ں اسفار میں پیش آنے والی عجیب وغریب ایمان افروز کارگزاریاں اور انتہائی عبرت آموز،
تاریخی حکایات اور واقعات پر مشتمل بیسیوں بیانات سے جمع کردہ خوبصورت گلدستہ

از

حضرت مولانا طارق جمیل مدظلہ العالی

مرتب مولانا فضل الرحمن الرشیدی

تبلیغی اسفار میں پیش آنے والی عجیب وغریب ایمان افروز کارگزاریاں اور انتہائی عبرت آموز،
تاریخی حکایات اور واقعات پر مشتمل بیسیوں بیانات سے جمع کردہ خوبصورت گلدستہ

از

حضرت مولانا طارق جمیل مدظلہ العالی

مرتب مولانا فضل الرحمن الرشیدی

دارالکتاب
کتاب مارکیٹ، غزنی سٹریٹ
اردو بازار، لاہور

نام کتاب	:	اللہ کے راستے میں نکلنے والوں کی حیرت انگیز کارگزاریاں
از:	:	حضرت مولانا طارق جمیل
مرتب	:	مولانا فضل الرحمٰن رشیدی
ناشر	:	دارالکتاب۔ کتاب مارکیٹ غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
طابع	:	حاجی حنیف سنز
اشاعت	:	مارچ 2006ء
قیمت	:	روپے

قانونی مشیر ____________ باہتمام

مہر عطاء الرحمٰن ایڈووکیٹ ہائی کورٹ لاہور
فون: 0300-4356144=7240120

حافظ محمد ندیم
7235094
0300-8477008

فہرس

حرفِ اَوّل

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم .... **امابعد!**

حضرت مولانا محمد الیاس نوراللہ مرقدہٗ کی شروع کردہ ترتیب دعوت و تبلیغ کوئی نیا کام نہیں اور نہ ہی کوئی نئی تحریک ہے بلکہ یہ تو وہ عمل ہے جس کے متعلق آنحضرت ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقع پر میدانِ عرفات میں سوا لاکھ صحابہ کرامؓ کو مخاطب کر کے فرمایا تھا:

اَلاھَل بَلَّغتُ ....

کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا پیغام تم تک پہنچا دیا۔ تو صحابہ کرامؓ نے بیک آواز فرمایا:

بَلَّغتَ الرِّسالہ ....

آپؐ نے اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا پیغام پہنچا دیا۔

اَدَّیتَ الاَمانہ ....

جو امانت آپؐ کے سپرد کی گئی تھی وہ امانت آپؐ نے ادا کر دی۔

وَنصَحتَ الاُمَّہ ....

اور امت کی خیر خواہی کا حق ادا کر دیا۔ اس پر فخر دوعالم ﷺ نے فرمایا:

فَلیُبَلِّغ الشَّاھِد الغائب ....

حاضرین کو چاہئے کہ غائبین تک اس پیغام کو پہنچا

دیں۔ پھر دنیا نے دیکھا کہ صحابہ کرامؓ نے آنحضرت ﷺ کے اس ارشاد پر کس طرح عمل کر کے دکھایا اور دنیا کے کونے کونے تک اللہ تعالیٰ کے پیغام کو پہنچا کر انھوں نے فریضہ تبلیغ کا حق ادا کر دیا۔

حضرت مولانا محمد الیاس دہلویؒ نے صحابہ کرامؓ کے اس عمل کو زندہ کیا اور چودہ سو سال میں اس عمل پر جو گرد بیٹھ گئی تھی اسے ہٹا کر اس عمل میں نئی روح پھونک دی اور مسلمانان عالم کو پھر سے اس فریضہ کی طرف بلایا۔ میوات کے چند آدمی جب اس فریضہ کی ادائیگی کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے تو چشمِ فلک نے دیکھا کہ کیسے کیسے لوگوں کو ہدایت ملی اور کیسے کیسے چہرے ضلالت و گمراہی کے گھٹا ٹوپ اندھیروں سے نکل کر نور و ہدایت کے مینار بن گئے۔ لوگوں کو گناہوں کی طرف بلانے والے خیر و بھلائی کے داعی بن گئے۔ فسق و فجور کو عام کرنے والے فکر آخرت پیدا کرنے والے بن گئے۔ شراب و شباب کی محفلوں میں زندگی گزارنے والے تہجد گزار بن گئے۔ حیوانیت کی آخری حدود کو چھونے والے انسانیت پر رحم کرنے والے بن گئے۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے بغاوت کرنے والے اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کے سامنے سر تسلیم خم کرنے لگ گئے۔ دن رات دوسروں کو غلط راستے پر ڈالنے والے اپنے گناہوں پر آنسو بہانے والے بن گئے غافل بیدار ہو گئے اور جو بیدار تھے وہ قافلوں کے سالار بن گئے۔ پوری

دنیا میں دینِ حق کی دعوت سے مسلمانوں میں نیا ولولہ..... نیا جوش پیدا ہوا۔ مسلمانانِ عالم کا آپس میں ربط پیدا ہوا۔ ایک دوسرے کے حالات سے واقفیت پیدا ہو گئی۔ بہت سے لوگ جو اسلام سے صرف اس لئے پیچھے ہٹ گئے تھے کہ اب دنیا میں کوئی مسلمان نہیں رہا۔ وہ دوبارہ اسلام پر مر مٹنے والے بن گئے۔ فن کار..... اداکار..... کرکٹر..... اور دنیا کی خرمستیوں میں مستغرق کتنے لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے کر لوگوں کی اصلاح کا ذریعہ بنایا۔

زیر نظر کتاب میں آپ پڑھیں گے کہ امریکہ، برطانیہ، فرانس، ہالینڈ، جرمنی اور دوسرے مغربی و مشرقی ممالک میں لوگ کس طرح دین کے شیدائی بن گئے اور کتنے گرجے..... مساجد و مدارس میں تبدیل ہوئے۔ مرتد دائرہ اسلام میں دوبارہ داخل ہوئے اور کتنے غیر مسلم مشرف بہ اسلام ہوئے۔ کتنے بے قرار دلوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کے ساتھ وابستگی میں سکون و اطمینان ملا اور کیسے کیسے متکبر عجز و انکساری کے پیکر بن گئے۔ ان کارگزاریوں اور قصوں میں پڑھنے والے کے لئے عبرت کا سامان ہوتا ہے۔

مؤلف **مولانا فضل الرحمٰن رشیدی** مہتمم مدرسہ مخزن العلوم کٹھانی نے ان واقعات کو یکجا کر کے دعوت و تبلیغ کے شیدائیوں کے لئے بہترین توشہ تیار کیا ہے۔

حضرت مولانا طارق جمیل دامت برکاتہم العالیہ کسی

تعارف کے محتاج نہیں۔ ملک کے اندر اور بیرون ملک ہر وہ شخص جس کا دعوت و تبلیغ کے ساتھ تھوڑا سا لگاؤ بھی ہو، وہ مولانا کے بیانات سے مستفید ہوتا ہے اور ہر شعبے سے تعلق رکھنے والے مولانا کے بیانات کو بڑے شوق و ذوق سے سنتے ہیں۔

تلمبہ (میاں چنوں) کے ایک زمیندار چوہدری کے گھر میں پیدا ہونے والا طارق جمیل میڈیکل سائنس میں ڈگری حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکلا تھا مگر قدرت نے اس کی قسمت میں کچھ اور لکھا تھا۔

آج ہر شخص چاہے عالم ہو، تاجر ہو، ڈاکٹر ہو، انجینئر ہو، زمیندار ہو، صنعتکار ہو، حکمران ہو، بڑی سے بڑی ڈگری بغل میں دبائے پھر رہا ہو۔ وہ بھی مولانا طارق جمیل صاحب پر رشک کرتا ہے اور ان کے بیان کے وقت دنیا ومافیہا سے بے نیاز ہو کر ان کی سحر بیانی پر داد دیئے بغیر نہیں رہتا۔قدرت نے انہیں بولنے کا وہ سلیقہ عطا فرمایا ہے جو بہت کم لوگوں کے حصے میں آتا ہے۔

مدرسہ عربیہ رائے ونڈ میں دینی علوم پڑھنے اور جامعہ رشیدیہ ساہیوال سے دورۂ حدیث میں سند فراغت حاصل کرنے کے بعد دعوت و تبلیغ کے لئے چل سو چل.......... کونسی براعظم، کونسی ملک اور ملک کے اندر کونی ایسا چپہ نہیں جہاں مولانا طارق جمیل صاحب کی سحر بیانی نے اپنا جادو نہ دکھایا ہو۔ آپ کی خطابت میں فصاحت، بلاغت، الفاظ کی ترتیب، قرآنی آیات، احادیث رسولؐ، سبق آموز عبرت انگیز واقعات ایسی

خوبصورتی سے سامعین کے قلوب کو اپنی طرف متوجہ کرتے ہیں کہ جی چاہتا ہے بیان کا سلسلہ کبھی ختم نہ ہو۔

اللہ کرے کہ یہ تالیف ہم سب کے لئے سرمایہ ہدایت ہو۔ دعوت و تبلیغ کا یہ سلسلہ مشرق و مغرب، شمال و جنوب میں ہر فرد بشر کے لئے ہدایت کا ذریعہ بن جائے۔۔۔۔۔ آمین۔۔۔۔۔

کبھی عرش پر کبھی فرش پر
کبھی ان کے گھر کبھی دربدر
غم عاشقی تیرا شکریہ
میں کہاں کہاں سے گزر گیا

وصل اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد و اٰلہ و اصحابہ اجمعین۔۔۔۔۔

حافظ مؤمن خان عثمانی

خطیب مرکزی جامع مسجد فاروق اعظم مدرسہ مخزن العلوم کتھائی

تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ۔۔۔۔۔۔ سرحد (پاکستان)

٦ فروری ٢٠٠٥ء ٢٦ ذوالحجہ ١٤٢٥ھ

تمہید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بفضلہٖ تعالیٰ آج پوری دنیا میں دعوت تبلیغ کے نام سے جو محنت ہو رہی ہے اس کے آثار اور برکات کسی سے پوشیدہ نہیں۔ یہ اخلاص پر مبنی تحریک ہے جس کی مثال کہیں موجود ہی نہیں۔ دار الکتاب لاہور کے مدیر حافظ محمد ندیم صاحب کافی عرصہ سے جماعت کی کارگزاریوں کے جمع کرنے کا اصرار کر رہے تھے لیکن بندۂ بار بار انکار کرتا رہا۔ آخر کار انہوں نے حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ العالی کے مطبوعہ بیانات کی کچھ کتابیں دے دیں اور ان سے مولانا صاحب کی بیان کردہ کارگزاریاں اور کچھ تاریخی واقعات جمع کرنے کو کہا۔

بندۂ نے جب ان کتب کا مطالعہ کیا.......... الحمد اللہ بہت زیادہ فائدہ ہوا۔ چونکہ مولانا صاحب کے بیانات للّٰہیت اور اخلاص سے بھرے ہوتے ہیں، سنگ دل سے سنگ دل انسان بھی اثر لئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

بندۂ نے مولانا صاحب کے بیانات سے چند کارگزاریاں اور کچھ واقعات جمع کر کے آپ حضرات کے سامنے پیش کئے ہیں۔ اللہ رب العزت ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بندہ مولانا فضل الرحمٰن الرشیدیؔ

مہتمم مدرسہ عربیہ مخزن العلوم کٹھائی

تحصیل اوگی ضلع مانسہرہ............سرحد (پاکستان)

۱۶ فروری ۲۰۰۵ء ۶ محرم الحرام ۱۴۲۵ھ

حضرت مولانا
طارق جمیل صاحب کی
حیرت انگیز کارگزاریاں

مولانا الیاس اور فکر اُمت

مولانا الیاس رحمتہ اللہ علیہ نے جب میواتیوں میں درس شروع کیا .... اور وہ مارتے تھے .... گالیاں دیتے تھے .... علماءؒ نے کہا کہ مولوی الیاس نے علم کو ذلیل کر دیا .... چونکہ کام وجود میں نہیں تھا .... کسی کو پتہ نہیں تھا .... علماءؒ کہتے کہ یہ علم کی ذلت ہے .... مولانا الیاسؒ نے کہا:

''ہائے! میرا حبیب (ﷺ) تو ابوجہل سے مار کھاتا تھا .... میں مسلمان کی منت کر کے ذلیل کیسے ہو سکتا ہوں .... میں تو اس اللہ کے کلمہ کے لئے .... ذلیل ہو کر عزت حاصل کرنا چاہتا ہوں .... کہ اللہ کے کلمہ کے لئے .... ذلت بھی عزت ہے۔''

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب کا علمی میدان میں پہلا قدم

۱۵،۱۶ فروری ۱۹۷۲ء .... تہجد کے وقت نکلا .... اور .... یہاں (مردان میں) عشاء پر پہنچا .... سارے راستے آج جیسا موسم .... سردی بہت شدید تھی .... ادھر ایک مسجد ہے وہاں ایک قافلہ چلایا تھا بزرگوں نے .... میں جب پہنچا تو بھائی عبدالوہاب بیان فرما رہے تھے!

مولانا حبیب الحق صاحب ترجمہ فرما رہے تھے...... مجھے اس طرح جگہ ملی مجھے کوئی نہیں جانتا تھا...... کوئی آشنائی نہ تھی...... شکر کے لئے یہ واقعہ بتا رہا ہوں...... تکبر کے لئے نہیں کیونکہ...... واما بنعمت ربک فحدث ...... یہ بھی اللہ ہی کا ارشاد ہے کہ اپنے رَبّ کی نعمتوں کو بیان کرو...... شکر کی کیفیت بڑھتی ہے...... اسی برکت سے۔ایک حدیث بڑے زمانے کے بعد یاد آئی:

اھل الشکر اھل الزیادۃ

''جو میرا شکر ادا کرتے ہیں میں زیادہ کر دیتا ہوں۔''

اھل طاعتی اھل کرامتی.

''جو میری اطاعت کرتے ہیں ان کو عذاب نہیں دیتا ہوں۔''

اھل ذکری اھل مجالسی.

''جو مجھے یاد کرتے ہیں میں انہیں یاد کرتا ہوں۔''

میری مجلسوں میں ان کا ذکر ہوتا ہے اور

اھل معصیتی اھل رحمتی.

''اپنے نا امید اور اپنے نافرمانوں کو بھی نا امید نہیں کرتا۔''

ان تابوا فانا حبیبھم.

''وہ توبہ کریں تو میں ان کا محبوب ہوں۔''

ان یتوبوا فانا طبیبھم.

''توبہ کریں تو ان کا طبیب ہوں...... ڈاکٹر ہوں...... سرجن ہوں۔''

ہمارے سارے زمیندار...... رشتہ دار...... اکھٹے ہوئے کہ:

تو مولوی بنے گا! ذلیل ہو جائے گا...... ڈاکٹر بنے گا...... تو بڑی عزت ہوگی۔

سارا خاندان مجھے سمجھا رہا تھا۔

تجھے پوچھے گا کون......؟ تجھے روٹی کون کھلائے گا......؟

تو ڈاکٹر بنے گا بڑی عزت ہوگی، شہرت ہوگی، اللہ تعالیٰ کا عجیب نظام ہے جو چاہے

کرے..........! یہی تو ہم سیکھ رہے ہیں تبلیغ میں کہ جو کچھ کرتا ہے وہ اللہ کرتا ہے۔

دوسرا واقعہ یہ ہوا.......... کہ مجھے ایسا درد اٹھا.......... کہ زندگی میں کبھی نہیں ہوا.......... یہ بھی مردان میں ہوا.......... مزے کی بات! کہ اتنی مشقت اٹھا کر میں مردان پہنچا.......... مگر پھر بھی عبدالوہاب صاحب نے کہا.......... کہ اس کو داخلہ نہیں دینا۔

اور جب میں رات سو رہا تو مجھے ساری رات پسوؤں نے کاٹا۔ میں صبح عبدالوہاب صاحب کے پاس پھر گیا.......... اور انہیں کہا! کہ آپ ہاں کریں تو میں واپس جاؤں..........؟

عبدالوہاب صاحب صبح مجھے زبردستی چارسدہ تک لے گئے۔ شام کو پھر میں نے عبدالوہاب صاحب سے کہا! آپ مجھے اجازت دیں تا کہ میں واپس جاؤں۔ تو مولانا جمشید صاحب کہنے لگا اس کو اجازت نہ دینا! یہ مجھے جذباتی نظر آتا ہے.......... کہیں یہ بھاگ نہ جائے۔ اتنا سفر بھی کیا اور انکار بھی ہو گیا.......... پھر اگلے سال مجھے داخلہ دیا.......... یہ بھی ایک سال مسلسل محنت کرنے کے بعد دیا۔

نماز اللہ تعالیٰ کے دھیان سے پڑھو ورنہ!

پرسوں میں نے مسجد میں ایک آدمی کو نماز پڑھتے دیکھا، اندر ہی اندر میں خون کے آنسو رو رہا تھا کہ یہ تو نمازیوں کا حال ہے، بے نمازیوں کا کیا حال ہوگا؟ وہ کوئی ڈیڑھ منٹ میں چار رکعت پڑھ کے فارغ ہو گیا اور کہا بس اب جنت ہماری ہو گئی اور جہاں رہنا نہیں وہاں سارا دن.......... دماغ بھی لگ رہا ہے.......... دل بھی لگ رہا ہے.......... اور جہاں مستقل رہنا ہے وہاں پانچ وقت کی نماز اور وہ بھی 95% چھوٹ ہو چکی۔

مفتی زین العابدین صاحب کا سفر میں رخِ قبلہ کا واقعہ

مفتی زین العابدین صاحب مہتمم دارالعلوم فیصل آباد کہتے ہیں کہ:

میں ریل گاڑی میں سفر کر رہا تھا، مغرب کی نماز کا وقت ہو گیا تو میں اٹھا، قبلہ رخ دیکھنے کے لئے باہر جانے لگا۔ ایک آدمی کہنے لگا! صوفی جی ہر جگہ نماز ہو جاتی ہے سیٹ پر بیٹھ کر پڑھ لو.......... جیسے آپ نے دیکھا ہو گا ریل گاڑی میں سیٹ پر بیٹھے بیٹھے پڑھ رہے ہیں.......... نہ قبلہ رخ.......... نہ

قیام .... یہ دونوں فرض ہیں۔ لوگ کہتے ہیں ہو جاتی ہے، ناپاک سیٹ پر بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ ان کو کہو کہ نماز نہیں ہوتی تو کہتے ہیں کہ تمہیں کیا خبر ہو جاتی ہے۔ ان کو کیا پتہ کہ میں مفتی سے بات کر رہا ہوں۔ مفتی صاحب کہنے لگے کہ بھائی ابھی میں نے فتوے کا کام تمہارے سپرد نہیں کیا .... وہ قبلہ نما دیکھ کر نماز پڑھنے لگے تو اس نے کسی سے پوچھا کہ یہ کون ہے؟ تو کہا یہ مفتی زین العابدین ہیں .... فیصل آباد کے اور وہ آدمی بھی فیصل آباد کا تھا۔ وہ ان کے نام کو جانتا تھا .... لیکن شکل سے نہیں جانتا تھا۔ وہ جب نماز پڑھ کے آئے تو کہنے لگے معاف کر دینا مجھے پتہ نہیں تھا کہ آپ ہیں۔ انہوں نے کہا آپ کا قصور نہیں ہے .... آج ساری امت ہی مفتی ہے .... لوگ کیا کیا باتیں بناتے ہیں؟ .... اس کو دیکھو! یہ کہاں کی تبلیغ ہے .... ؟ بوڑھے ماں باپ چھوڑ کے جاؤ .... ماں کے قدموں تلے جنت ہے .... ان کی خدمت کرو .... ! یہی جنت ہے .... ! حلال کھاؤ یہ بھی جنت ہے .... ! نماز پڑھو یہ بھی جنت ہے .... ! یہ ختم نبوت کا خوامخواہ جھگڑا ڈالا ہوا ہے .... پھر ختم نبوت کی بھی چھٹی .... چھ ارب انسانوں پر ظلم ہو رہا ہے وہ جہنم میں جا رہے ہیں۔

ہم کہتے ہیں .... ہمارے ذمے نہیں ہے .... اچھا ہمارے ذمے نہیں تو کس کے ذمے ہے .... ؟ کون جائے .... ؟ انہوں نے کہا کتاب بھیج دو .... کتاب تو مردہ چیز ہے .... اسے زندگی کیسے سمجھ میں آئے گی .... ؟ کتاب تو نقوش ہیں اس سے کیا پتہ چلے گا کہ اخلاق کسے کہتے ہیں .... ؟

بیس منٹ کا معمول

میں نے ایک مرتبہ .... مولانا احسان الحق صاحب جو کہ میرے استاد ہیں .... ان سے سبق کے کچھ اشکالات کا تذکرہ کیا .... تو انہوں نے کہا ....

روزانہ 20 منٹ دعا کا معمول بنا لو .... اس میں خوب اللہ تعالیٰ سے مانگو ....

(آج ہم دعا مانگتے نہیں پڑھتے ہیں .... جیسے طوطا رٹے رٹائے جملے بولتا ہے .... اسی طرح ہماری دعا کا حال ہے .... اللہ کے بندو! دعا تو دل کی گہرائی سے نکلی ہوئی آہ ہوتی ہے .... جو کہ سیدھی عرش کو چیر کر اللہ تعالیٰ تک جاتی ہے۔) ....

ہمارے کرتوت

یمن میں ہماری جماعت گشت کر رہی تھی...... تو کراچی کے ساتھی تھے عبدالرشید...... وہ گشت میں بات کر رہے تھے...... ایک بڑی دکان تھی تاجر کی...... اس سے کہا کہ ہم آپ کے بھائی ہیں...... پاکستان سے آئے ہیں۔ اس نے ایک دم گریبان سے پکڑ لیا اور کہا...... تم پاکستانی ہو اور پھر زور سے جھٹکا دیا...... تو سارے گھبرا گئے کہ پتہ نہیں کیا چکر ہے؟...... اس کو گھسیٹتا ہوا پیچھے سٹور میں لے گیا...... پیچھے بہت بڑا اسٹور تھا...... اس میں گھی کے کنستر لگے ہوئے تھے۔ کہنے لگا...... یہ سارا گھی پاکستان سے آیا ہے...... اس نے ایک کھولا اور الٹا دیا...... اتنا تھوڑا سا گھی باقی ساری مٹی بھری ہوئی تھی...... اس پاکستانی نے پیسہ تو کما لیا لیکن یہ نہیں سوچا کہ اس کے ساتھ کتنے جہنم کے بچھو قبر میں آ گئے......۔

کسی کی روزی چھین کر اپنی روزی بنانا

ایک بار میں فیصل آباد جا رہا تھا۔ صبح صبح نماز پڑھ کے نکلا، ایک ریڑھی والا...... سفید داڑھی...... سفید پگڑی...... ریڑھی لگا کے کھڑا اور روئے جا رہا تھا...... میں کھڑا ہو گیا۔ بڑے میاں...... نورانی چہرہ اور مزدوری کر رہے ہیں...... اس سے بڑا ولی کون ہوگا کہ وہ کیوں رو رہا ہے......؟ میں نے کہا بابا جی...... کیوں رو رہے ہو تو سیب کی پیٹی اس کے سامنے پڑی تھی...... وہ میرے سامنے الٹا دی تو اس کے اوپر کی سطح پر دس بارہ سیب تھے...... وہ ٹھیک تھے باقی سارے نیچے گلے ہوئے تھے...... وہ کہنے لگا کہ بیٹا میں غریب آدمی ہوں...... ایک پیٹی لاتا ہوں بارہ گیارہ بجے تک بک جاتی ہے...... جتنے پیسے ملتے ہیں اس میں سے روٹی لے کر گھر چلا جاتا ہوں...... آج کسی ظالم نے میرے بچوں کی روزی چھین لی ہے...... اس نے بھی تجارت کی ہے لیکن کسی کے بچوں کے منہ نوالہ چھین لیا ہے...... کسی کی ضرورتوں پر چھری چلا کر تجارت کی۔

یہ شیطان کا تاجر ہے، یہ رحمٰن کا تاجر نہیں ہے...... تو ہم وہ تجارت سیکھیں جس سے ہماری دنیا بھی بنتی چلی جائے اور آخرت بھی بنتی جائے...... اور جنت بھی بنتی جائے...... اور دنیا میں اسلام بھی پھیلتا جائے۔ ہم نے تو سیکھا ہی نہیں...... سیکھنے کے لئے ہی کہتے ہیں کہ وقت لگاؤ۔

ایک صحابی کے بیٹے نے کپڑا فروخت کیا..... جائز منافع ۲۰۰ روپے تھا..... لیکن بیٹے نے چار سو روپے منافع سے بیچا جو کہ زیادتی ہے..... ۲۰۰ بھی بچت تھی، ڈانٹا واپس کرایا..... لیکن آج کے دور میں کوئی اس طرح کرتا ہے..... تو باپ بیٹے کو شاباش دیتا اور اس کی ہنرمندی قرار دیتا ہے..... قصور والو! اپنی تجارت کو جائز طریقے سے رکھو.....

ایمان کی جھلک لاکھوں ریال قربان

پندرہ سال پہلے کی بات ہے..... مدینہ منورہ سے ایک شیخ آئے تھے سالم قرطی..... وہ پورا جو مدینہ کا صوبہ ہے..... اس کا وہ بنک کا سب سے بڑا افسر تھا..... آج سے پندرہ سولہ سال پہلے وہ ایک لاکھ ریال تنخواہ لیتا تھا..... یہاں آ کے بیس دن لگائے اس نے صرف بیس دن.....

مدینے میں رہنے والوں کو پتہ نہیں کہ سود اور سود کا کام حرام ہے..... سب پتہ ہے..... جو مسجد نبوی ﷺ میں نماز پڑھتا ہے..... لیکن وہ عہد کمزور پڑ چکا ہے لہٰذا گاڑی چل رہی ہے..... اور چار مہینے بھی میرے خیال میں اس نے ابھی تک نہیں لگائے..... چلہ..... وہ چلہ لگاتا ہے۔ پہلی دفعہ آیا تو بیس دن لگانے..... بیس دن کے بعد چلا گیا اور جاتے ہی اس نے بنک چھوڑ دیا..... استعفیٰ دے دیا.....

کوئی ان کے قانون کی کنڈیشن ایسی ہی تھی جس کے تحت وہ چھوڑ نہیں سکتا تھا..... یا جرمانہ دیتا تو اس نے وہ جرمانہ بھرا..... جس میں اس کی ساری جائیداد بک گئی..... لیکن اس نے جرمانہ بھر دیا..... جائیداد ساری بیچ دی..... بنک کو دے دی ساری..... اور اپنے آپ کو آزاد کر لیا..... اور مدینے سے باہر اس کا ایک کچا گھر تھا..... وہاں وہ شفٹ ہو گیا..... ۸۹ھ میں، میں حج پر گیا تو اس کے گھر میں جا کر کھانا کھایا، پرانا گھر مدینے سے کوئی چھ سات کلومیٹر باہر مضافات میں۔

اب کام شروع کیا اس نے۔ صحرا سے بکریاں لے کر آیا..... اور آ کر مدینے کی بکرا منڈی میں ان کو بیچا..... ایک لاکھ (سعودی) ریال کمانے والا پانچ سو ریال لے کر گھر جا رہا ہے.....

اور گھر جا کر بیوی کے ہاتھ میں رکھا اور .... دونوں رو پڑے کہ .... آج پہلی حلال روزی ہمارے گھر میں داخل ہوئی ہے .... خوشی سے رو رہے ہیں .... اور پانچ سو کہاں اور ایک لاکھ ریال کہاں .... ؟ اور وہ دونوں خوشی سے رو رہے ہیں کہ آج پہلا حلال رزق ہے .... جو ہمارے گھر میں آیا۔

اسی سال ہم چلے گئے حج پر .... تو اس نے وہاں بلا کر ہمیں کھانا کھلایا .... وہ تو پہلے بھی جانتا تھا کہ یہ کام حرام ہے .... پھر اس وقت کیوں نہیں چھوڑا .... ؟ ہجرت گھر چھوڑنا .... ایمان میں ایک لہر اٹھتی ہے .... ہر چیز کو تنکوں کی طرح بہا کر لے جاتی ہے .... لیکن شرط یہی ہے کہ وقت صحیح لگے ....

شاہ عبدالعزیز کے رونے پر تیل کے چشمے

شاہ عبدالعزیزؒ نے سارے شہر سے چوروں کو ختم کر دیا تھا .... سولیوں پر لٹکا دیا تھا .... ایک سعودی نے مجھے بتایا کہ سلطان عبدالعزیز جب مکے آتا .... تو بیت اللہ کے دیوار کے ساتھ ایسے ٹیک لگا کر بیٹھ جاتا .... اور اس کے ہاتھ میں تلوار ہوتی اور روتا جاتا .... روتا جاتا۔ عبدالعزیز کے استاد نے پوچھا .... کیوں اتنا روتا ہے .... ؟ کہنے لگا کہ میں نے سب کو چوری سے روک دیا .... اب انہیں روزی کہاں سے کھلاؤں .... ؟ تو اللہ تعالیٰ کے سامنے رو رہا ہوں .... سات سمندروں کے پار سے مخلوق آئی .... اور ان کی زمین سے تیل کے چشمے نکال دیئے .... یہ حرام چھوڑنے اور حلال پر آنے کی برکت ہے .... آج ان کو سمجھ نہیں آ رہی کہ اپنے پیسے کیسے سنبھالیں .... ؟ اب کوئی کہے گا کہاں سے کھائیں گے .... ؟

امانت دار حوالدار کی درد بھری کہانی

ایک حوالدار مجھے ملا .... بہاول نگر میں تبلیغ میں وقت لگایا .... حلال پہ آ گیا .... مشکل پیش آ گئی .... بڑی تنگی ہوگئی۔ کہنے لگا .... ایک دن افسر مجھ سے کہنے لگے تم اب گزارہ کیسے کرتے ہو .... ؟ میں نے کہا، جب آدمی طے کر لے تو گزارے ہو جاتے

ہیں.......نہ طے کرے تو نہیں ہوتے.......کہا، بتاؤ تو سہی گزارہ کیسے کرتے ہو.......؟ کہا، بات یہ ہے کہ ایک سال گزر گیا ہے.......میرے گھر میں سالن نہیں پکا.......چٹنی سے روٹی کھاتے ہیں.......ایک سال پورا ہو چکا ہے.......میرے گھر میں سالن نہیں پکا.......یہ وہ اللہ کا ولی ہے کہ بڑے بڑے اولیاء اس کی گرد کو قیامت کے دن نہیں پہنچ سکیں گے۔

گمراہی کے ماحول میں ایمان کی حفاظت کرنے والے کا واقعہ

۱۹۹۴ء میں انگلینڈ میں اجتماع تھا.......تو میں رات کو فارغ ہو کے باہر نکلا تو ایک نوجوان لڑکا پہرہ دے رہا تھا، بریڈفورڈ کا.......تھوڑا سا تعارف ہوا تو وہ بڑا خوش ہو کر کہنے لگا.......مجھے تو آپ سے ملنے کا بڑا شوق تھا۔ میں نے کہا تم ادھر کیسے؟.......کہنے لگا، میں نے تین دن لگائے تھے اللہ تعالیٰ نے میری ساری زندگی بدل دی.......تو اس نے بات کی بڑی خوبصورت جو مجھے آج تک یاد ہے۔ کہا.......

> ''جی ان کے پاس ہمیں گمراہ کرنے کے لئے اور نہیں ہے.......جو کچھ ان کے پاس ہے.......گمراہی کے جتنے سامان ہیں.......اسباب ہیں.......فحاشی کے.......عریانی کے.......بے پردگی کے.......عورت مرد کے ملاپ کے.......یہ Peak ہے، اس کے آگے اور ہے، کچھ نہیں.......ہم اس میں توبہ کر کے باہر آ رہے ہیں.......اب اور کوئی شکل نہیں ہے ان کے پاس ہمیں گمراہ کرنے کے لئے.......اور ہم اللہ تعالیٰ کے فضل سے اسے ٹھوکر مار کے آ رہے ہیں.......اور اس بصیرت کے ساتھ آ رہے ہیں کہ وہ باطل ہے اور یہ حق ہے.......وہاں کچھ نہیں، یہاں سب کچھ ہے۔''

امریکی ڈاکو اور اتباع سنت

امریکہ ہماری جماعت گئی.......شکاگو میں ایک مسجد میں ہم گئے تو دیکھا مسجد میں خیمہ لگا

ہوا ہے......... میں بڑا حیران ہوا کہ یہ خیمہ کیوں لگا ہوا ہے؟ تو پتہ چلا کہ یہاں اس علاقے کا بہت بڑا بدمعاش تھا سارے علاقے کا، وہ مسلمان ہوگیا......... اور پھر پاکستان آکر تبلیغ میں تین چلے لگائے تو واپس گیا ہے تو اس نے خیمہ لگایا ہوا ہے......... اور روزانہ آکر اس میں گھنٹہ دو گھنٹہ بیٹھتا ہے......... کہ میرا نبیؐ خیمے میں رہا کرتا تھا......... تو اب میں مستقل تو نہیں رہ سکتا......... کچھ دیر تو رہوں تا کہ میرے نبی ﷺ کی یہ سنت تو ادا ہو جائے......... یقین مانیں کہ مجھے اتنی شرم آئی کہ دیکھو نئے اسلام قبول کرنے والے کا یہ جذبہ، چھوٹا سا خیمہ اتنا سا تھا......... نام بھی اس نے ابوبکر رکھا ہوا تھا۔

یہ درد و غم نکل گیا کہ......... ہائے میں کیسے اپنے اللہ کو راضی کروں......... میری اولاد کیسے اللہ پاک کو راضی کرے......... یہ محنت ہی ختم ہوگئی......... نماز پڑھی تو بھی ٹھیک ہے......... نہیں پڑھی تو بھی ٹھیک ہے......... نہ پڑھنے کی خوشی......... نہ چھوٹنے کا غم......... قرآن پاک کی تلاوت ہو جائے تو خوشی کوئی نہیں......... رہ جائے تو غم کوئی نہیں......... یہ کیا مردہ دلی ہے.........؟

مولوی صاحب کا تبلیغی شخص سے شکوہ

ہمارے مردوں اور عورتوں کو اللہ تعالیٰ نے راستہ **بتا دیا ہے کہ**......... اے میرے بندو اور بندیو! مجھے سامنے رکھ کر چلو......... میں ہوں تمہارا خالق اور مالک......... میں ہوں تمہارا معبود......... مجھے راضی کرو۔ اللہ پر فدا ہونا......... ہماری زندگی ہے......... ایک اللہ کو راضی کرنا ہماری زندگی ہے......... منڈی بہاؤالدین ایک جماعت گئی تو وہاں کے مولوی صاحب کہنے لگے۔

نکل جاؤ تم سب مدرسوں کے مخالف ہو.........

میں نے کہا، وہ کیسے.........؟

کہنے لگے، یہ ہمارا تاجر پہلے ہمیں ہزار روپے چندہ دیتا تھا......... جب سے چلہ لگا کر آیا ہے سو روپیہ دیتا ہے۔ اچھا بلاتے ہیں جی اس کو۔ بلایا کہا......... یہ تو نے کیا کیا.........؟ کہا......... جی پہلے جھوٹ پہ کاروبار تھا......... سود پہ کاروبار تھا......... جب سے سن کے آیا ہوں جھوٹ بھی حرام......... سود بھی حرام......... اب سچ پہ کرتا ہوں تو روٹی بھی مشکل سے پوری ہوتی ہے......... اس میں سے سو روپے انہیں دیتا ہوں......... اگر یہ کہتے ہیں تو پھر وہی شروع کر دیتا ہوں......... ان کو

دوں گا خود بھی کھاؤں گا............

آج کا مسلمان کافر کے لئے رکاوٹ ہے

میں بنگلہ دیش سے آرہا تھا............ میرے ساتھ ایک گورا بیٹھا ہوا تھا............ ایک گھنٹے تک تو میں بولا نہیں، میں نے سمجھا............ کہ انگریزی تو مجھے بھول گئی ہو گی پچیس برس ہو گئے............ انگریزی بولے ہوئے تو اب مجھے کہاں یاد ہو گی............ پھر مجھے خیال آیا اسے دعوت دوں............ پھر خیال آیا بولا نہیں جائے گا............ ایک گھنٹہ اسی کشمکش میں گزر گیا کھانا ہو گیا............ آخر مجھ سے رہا نہ گیا۔ میں نے کہا یا اللہ! بہت بولی ہے یاد کروا دے............

تو میں نے اس سے بات شروع کی............ کوئی پندرہ بیس منٹ کے بعد میں نے دیکھا کہ چالیس فیصد الفاظ آنا شروع ہو گئے............ میں جو کہنا چاہتا تھا میں نے اس کو سنا دیا............ میں نے اس سے ایک سوال کیا............! میں نے کہا یہ بتاؤ تمہاری ساری زندگی ہے............ ناچنا............ شراب پینا............ ڈسکو کلب............ جوا............ ساری زندگی اسی کے گرد گھومتی ہے............ تم اپنے ضمیر سے پوچھو کیا اتنی بڑی کائنات کا............ اور کیا اتنے بڑے وجود کا یہی مقصد ہے............؟

کہ ناچا جائے............ گایا جائے............

اپنے دوست تبدیل کئے جائیں............

رات کو شراب پی جائے............

اور پھر بے سدھ ہو کر پڑ جایا جائے............

ہفتے اتوار کو سب کچھ لٹا دیا جائے............

اگلے دن پھر بیل کی طرح کام شروع کر دیا جائے............

میں نے کہا............ اپنے دل سے سوال کر کے مجھے جواب دو کیا زندگی کا مقصد یہی ہے؟............ وہ خاموش ہو گیا............

کہنے لگا............ یہ بات تو مجھ سے کسی نے کبھی پوچھی ہی نہیں............! میں نے کہا............

اگر زندگی کا مقصد یہی ہے تو ہمیشہ مقصد کے پانے کے بعد انسان اطمینان محسوس کرتا ہے.......... سکون محسوس کرتا ہے.......... چین محسوس کرتا ہے.......... تم اپنے دل سے سوال کرو.......... کبھی زندگی میں چین محسوس کیا ہے؟.......... کہنے لگا نہیں..........!

تو پھر زندگی میں کہیں خلا ہے.......... ہم وہ اسلام لائے ہیں جس میں یہ زندگی مکمل ہے لیکن ہم کیا کریں؟.......... ہم نے تو اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی ماری ہوئی ہے.......... اب میں نے اس کو اسلام کی بات شروع کی کہ اسلام ایک پاکیزہ مذہب ہے.......... اس کی یہ یہ خوبیاں ہیں.......... میرے منہ سے نکل گیا کہ شراب حرام ہے.......... یہ آدمی کو پاگل کر دیتی ہے..........

کہنے لگا..... ہائیں تمہارے ہاں شراب حرام ہے..........؟ میں نے کہا، ہاں..........!

کہا..... میں ساری دنیا میں پھرتا ہوں.......... سب سے بہترین شراب کراچی میں جا کر پیتا ہوں..........!

بس اس کے بعد میں چپ ہو گیا.......... میں نے کہا اب میں اسے کیا کہوں.......... میرا دل پارہ پارہ ہو گیا.......... آج کا مسلمان کافر کے لئے رکاوٹ بنا ہوا ہے.......... خیر پھر میں نے اسے کہا، ہمیں نہ دیکھو ہماری کتاب پڑھو۔ ہم تو کمزور ہیں، کتاب ہماری سچی ہے وہی پڑھ لو۔

اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں اتار دو

عبدالخالق صاحب ایس پی ہیں.......... فیصل آباد میں تھے.......... ہم نے ان کو تین دن کے لئے نکالا.......... پھر ان کی ٹرانسفر ہو گئی انہوں نے چار مہینے لگائے.......... داڑھی آ گئی.......... وہ چلے کے لئے فیصل آباد آ گئے.......... تو اس وقت جو ایس پی تھا ظفر عباس صاحب.......... وہ میرا کلاس فیلو تھا..... لاہور میں ہم اکٹھے پڑھتے تھے..... ہم دونوں..... میں اور عبدالخالق اس سے ملنے کے لئے گئے..........

وہ جو پولیس کا بڑا تھانہ ہے.......... اس کا ایک دروازہ بند رہتا ہے اور ایک دروازہ کھلا رہتا ہے عوام کے لئے.......... ہمیں وہ قریب تھا.......... ہم وہاں سے اندر جانے لگے.......... سامنے سپاہی کھڑا تھا تو عبدالخالق صاحب نے کہا.......... بھائی دروازہ کھولنا۔ اس نے دونوں کو دیکھا.......... صوفی

صاحب نظر آئے..........

اس نے کہا ..... اتوں آؤ (یعنی ادھر سے آؤ) انہوں نے کہا ..... بھائی تیری بڑی مہربانی کھول دے درواز ہ۔ اس نے کہا ..... سنیانتیں .... بندا اے اتوں آؤ .... پہلے تو تبلیغی اصول اپنایا ..... بھائی بڑی مہربانی کھول دے .... جب وہ نہ مانا تو کہا ..... میں عبدالخالق ایس پی .... پھر اس نے زوردار سلیوٹ مارا ....

چابی بھی نکل آئی .... اور تالا بھی کھل گیا .... دروازہ بھی کھل گیا .... کبھی وہ سپاہی آگے چلے .... کبھی پیچھے چلے .... اور سرسر .... کرنے لگا .... میں نے عبدالخالق صاحب سے کہا، آج مجھے ایک بڑی بات سمجھ میں آئی تیری برکت سے .... کہنے لگا کیا؟ میں نے کہا، جب تک حاکم کی عظمت نہیں ہوگی .... حکم کی عظمت دل میں نہیں آسکتی۔ اس نے آپ کو پہلے کہہ دیا کہ اتوں آؤ .... پھر سلیوٹ ماردیا .... پھر تالا کھول دیا .... پھر دروازہ کھول دیا .... پھر آگے پیچھے بھاگ رہا ہے .... کیوں؟

پہلے تمہیں صوفی سمجھ رہا تھا .... پھر تمہیں ایس پی سمجھا .... کہ یہ ایس پی تو میرا بہت کچھ کرسکتا ہے .... لہٰذا اس کا سارا وجود خوشامد میں ڈھل گیا .... تو ہم بھی اللہ تعالیٰ کی عظمت دل میں اتارلیں۔

ہماری جماعت کا صحابہ کرامؓ کی قبور پر گزر

ہماری جماعت اردن گئی تھی تو ہمیں وہاں لوگ صحابہؓ کی قبروں پر لے گئے .... معاذ ابن جبلؓ پہاڑ کی چوٹی پر اکیلے ہیں .... عبدالرحمٰن ....، ابن معاذؓ .... اور حضرت معاذؓ دونوں باپ بیٹا شہید ہوئے، دونوں کی قبریں ہیں .... ابن ازور کی قبر ایک ٹیلے پر ہے .... ابوعبیدہ بن جراحؓ کی ایک راستے کے کنارے پر قبر تھی .... آگے پہاڑوں میں گئے۔ موتہ ایک مقام ہے جہاں پر جنگ موتہ لڑی گئی۔ یہاں پر تین بڑے صحابہ زیدؓ .... جعفرؓ .... اور عبداللہ بن رواحہؓ کی قبریں وہاں موجود ہیں .... جب ہم حضرت جعفرؓ کی قبر پر گئے .... یقین مانئے ہماری ساری جماعت رو رہی تھی .... ہم اپنے آنسوؤں کو روکتے تھے لیکن آنسو نہیں تھمتے تھے ....

حضرت جعفرؓ کا سارا واقعہ آنکھوں کے سامنے گھوم گیا......... ان کی نوجوان بیوی تھی......... چھوٹے چھوٹے چار بچے تھے......... جب اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلے......... اور جھنڈا اٹھایا......... تو شیطان سامنے آیا اور کہا جعفر! تیرے چار چھوٹے بچے......... تیری جوان بیوی......... کیا بنے گا ان کا؟

حضرت جعفرؓ نے فرمایا، اب تو اللہ تعالیٰ کے نام پر جان دینے کا وقت آیا ہے......... آگے بڑھے، ایک ہاتھ کٹا......... دوسرا کٹا......... اور پھر دو ٹکڑے ہو کر زمین پر گر گئے......... آپ ﷺ نے دیکھ لیا کہ حضرت جعفرؓ شہید ہو گئے ہیں......... حضور اکرم ﷺ تشریف لے گئے، حضرت اسماؓ کے گھر۔ اسماؓ ان کی بیوی کا نام تھا......... کہنے لگیں میں بچوں کو نہلا چکی تھی......... کپڑے پہنا چکی تھی......... اور خود آٹا گوندھ رہی تھی......... کہ حضور ﷺ تشریف لائے......... میں گھبرا کر کھڑی ہوئی......... میں نے پوچھا......... یا رسول اللہ ﷺ کیا ہوا؟ فرمایا، میں تیرے لئے کوئی اچھی خبر نہیں لایا......... اور آپؐ کے آنسو نکل پڑے......... حضرت اسماؓ نے سنا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر گئیں......... چھوٹے چھوٹے بچوں کو چھوڑ کر......... جوان بیوی کو چھوڑ کر......... پہاڑوں پر سوئے ہوئے ہیں۔ کمال ہے......... آج سے چودہ سو سال پہلے وہ قبر بنی......... جب کہ وہاں کسی انسان کا گزر نہ ہوتا تھا۔

آنسو تھے کہ تھمتے ہی نہ تھے

حضرت زیدؓ کی قبر پر گئے تو ان کی قبر پر ایک حدیث لکھی تھی......... میں نے ساتھیوں کو اس کا ترجمہ کر کے بتلایا......... حضور ﷺ کو جب حضرت زیدؓ کی شہادت کی خبر ہوئی......... دوسروں کو بتایا تو حضرت زیدؓ کی چھوٹی بچی آپؐ کی گود میں آ کر رونے لگی......... آپؐ بھی رونے لگے......... ایک صحابی حضرت سعدؓ نے کہا......... یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ کس کے لئے رو رہے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا، اے سعد! یہ حبیب کا شوق ہے، حبیب کے لئے......... زید کو بیٹا بنایا ہوا تھا......... ساری جماعت وہاں رو رہی تھی......... کہ اوپر پہاڑ پر قبر ہے، دور دور تک آبادیاں نہیں تھیں......... ویرانے میں قبریں بنیں......... سناٹے میں قبریں بنیں......... اور پھر حضرت عبداللہؓ بن رواحہ کی قبر پر گئے۔

ان کی قبر پر بھی عجیب نور تھا........ آدمی اپنے آنسو روک نہیں سکتا تھا........ عبداللہؓ کے بارے میں روایت ہے........ کہ آگے بڑھے تو بیوی بچے یاد آ گئے........ تو ایک دم اپنے آپ کو جھٹکا........ "اے نفس! مجھے قسم ہے اپنے رَبّ کی........ میں جان اس پر قربان کروں گا........ تو چاہے یا نہ چاہے........ تو مانے یا نہ مانے........ تجھے عرصہ ہوا بیوی بچوں میں رہتے ہوئے........ اب جنت کا شوق کر........ لوگ اسلام کو مٹانے کے درپے ہیں تو بیوی بچوں کو رکھنے کے درپے ہے........ ایسے نہ قتل ہوا تو موت تو بہرحال آ کر رہے گی۔ اس لئے وہ کام کر جو تیرے ساتھیوں نے کیا........ آپؓ نے آگے بڑھ کر چھلانگ لگائی اور ان کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔ وہ مقام آج بھی محفوظ ہے جہاں تینوں شہید ہوئے........ اور پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

"ہاں ہاں میں دیکھتا ہوں کہ تینوں کے تینوں جنت کی نہروں میں غوطے کھاتے پھرتے ہیں۔ جنت کے پھل کھا رہے ہیں۔"

پیدل جماعتوں کی برکات

مڈغاسکر سے ایک جماعت سفر کر کے آئی ہے........ دس ہزار آدمی ایک سفر میں مسلمان ہوئے........ قبیلوں کے قبیلے افریقہ میں مسلمان ہو رہے ہیں........ پیدل جماعتوں نے لاکھوں انسانوں کو کلمہ میں داخل کر دیا........ تین ہزار مسجدیں فرانس میں بنی ہیں........

جب سلطان صلاح الدین ایوبی رحمۃ اللہ نے فلسطین فتح کیا........ بیت المقدس کو فتح کیا........ تو سارے یورپین شہزادے فرانس میں جمع ہوئے........ اور ایک گرجے میں سب نے مل کر قسم اٹھائی! کہ مسلمانوں سے بیت المقدس واپس لیں گے........! بس گرجے میں انہوں نے قسمیں اٹھائی تھیں وہ گرجا اس وقت مسجد بنا ہوا ہے۔ اب بتائیں کتنا بڑا انقلاب ہے۔ گشت ہو رہے ہیں........ تعلیم ہو رہی ہے........ جماعتیں نکل رہی ہیں۔ تو سب پر محنت کرتے ہوئے، سارے عالم میں پھرنا۔ یہ سیکھنے کے لئے چار مہینے ہیں چالیس دن ہیں۔ یہ تو سیکھنے کا نظام ہے۔ یہ کوئی حتمی چیز نہیں، سیکھنے کی ہے۔

چلہ کہاں سے لائے ہو؟ سوال جواب

ایک عرب کہنے لگا، چلہ کہاں سے لائے ہو؟........

میں نے کہا...... تم پینتالیس دن دے دو...... نہ لڑو...... یہ کوئی جھگڑنے کی چیز ہے بھائی......!

تربیت کے لئے وقت چاہئے۔ وقت کا ایک نظام بنایا۔ تربیت کے بغیر تو نہیں کچھ ہوتا۔ تربیت کے لئے تو وقت چاہئے۔ وقت کے لئے نظام ہے اور کوئی ایسا بے عقل بھی نہیں، پتہ نہیں چلّے میں کیا خصوصیت ہے؟

آدم علیہ السلام کا پتلا پڑا رہا چالیس سال...... پھر روح ڈالی۔

پھر ان کو رُلایا توبہ کے لئے...... چالیس سال پھر توبہ قبول کی۔

ان کے دو چلّے تو چالیس سال چالیس سال کے لگے۔

آگے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ کے ڈھیر پر بٹھایا...... چالیس دن۔

موسیٰ علیہ السلام کو کوہِ طور پر بٹھایا...... **ثم میقات ربه اربعین لیلة**...... چالیس دن بٹھایا۔ چالیس دن طور پر رکھا اور ساتھ روزہ، چلّے کا روزہ......

مثلاً آج سحری کھائی...... چالیس دن کے بعد جا کر افطاری کی اور چلے کے بعد تورات عطا کی...... یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں رکھا تو...... چالیس دن رکھا۔

تو ابراہیم علیہ السلام کا آگ کا...... چلّہ

موسیٰ علیہ السلام کا کوہِ طور کا...... چلّہ

یونس علیہ السلام کا مچھلی کا...... چلّہ

ہم نے تین اکٹھے کر کے کہہ دیا، دے دو تین...... چلّہ

اور خود حدیث پاک ﷺ میں آتا ہے۔ آپؐ نے فرمایا:

''جو چالیس دن تکبیر اولیٰ سے نماز پڑھے...... جہنم سے نجات...... نفاق سے بری ہو جائے گا۔''

یہ چلہ کیوں کہا؟...... جو چالیس نمازیں میری مسجد میں پڑھے...... میری شفاعت اس کے لئے واجب ہو جائے گی...... چالیس نمازیں کہیں...... پچاس کیوں نہیں کہیں؟...... تو کوئی خصوصیت تو ہے......

حضرت عمرؓ کے زمانے میں ایک شخص جہاد کے راستے سے واپس آیا۔ آپؓ نے فرمایا............ کتنے دن کے بعد آئے ہو؟ کہا............ ایک مہینے کے بعد............

فرمان عمرؓ! چلّہ لگالو (فائدہ ہوگا)

حضرت عمرؓ نے کہا............ ھلا اتممت اربعین .... اللہ کے بندے! چلّہ تو پورا کر ہی لیتے............ تو ایسا کوئی بے اصل بھی نہیں ہے کہ اٹھا کے چلّہ مانگنا شروع کر دیا۔

پھر ایک اور حدیث ہے............ من اخلص للّٰہ اربعین صباحا .... جو ایک چلّہ اللہ کو دے دے۔ انبت اللّٰہ ینابع الحکمۃ من قلبہ علی لسانہ .... اللہ اس کے دل کو حکمت سے بھر دیتا ہے اور اتنا بھرتا ہے کہ وہ چشمے بن کے اس کی زبان سے جاری ہو جاتی ہیں۔ یہ بھی چلّہ ہی ہے۔

بھائی ہم نے کوئی نئی چیز تو نہیں مانگی............ اگر سارے عالم میں پھرنا ہے تو اس کے لئے بھائی سال سال کی جماعتیں بن کے جائیں............

سوڈانی نوجوان کا واقعہ

ایک سوڈانی نوجوان مجھے ملا رائے ونڈ میں............ میں نے کہا...... کیسے ہدایت پہ آیا؟............ کہا...... پاکستان سے ایک جماعت آئی ہوئی تھی اور دو آدمی ساحل کے ساتھ ساتھ وہ کسی کو ڈھونڈنے کے لئے نکلے ہوئے تھے............ تو میں وہاں ننگ دھڑنگ لیٹا ہوا تھا............ وہاں جو تھے اوباش نوجوان امریکن............ انہوں نے ان کا مذاق اڑایا............ شور ہوا تو میں نے جو اٹھ کر دیکھا (مسلمان تو چھپتا نہیں دس کروڑ میں پتہ لگ جائے گا کہ مسلمان بیٹھا ہے۔ ہمیں تو بتانا پڑتا ہے جی میں مسلمان ہوں، مسلمان کی تو ایک پہچان ہے)

میں نے دیکھا کہ اوئے یہ تو مسلمان ہیں............ میں وَیسے ہیں ننگ دھڑنگ ان کے پیچھے پہنچا............

میں نے کہا............ السلام علیکم............ میں مسلمان ہوں...... میری غیرت کو جوش آیا

ہے...... آپ کی بے عزتی کی گئی ہے، آپ کہاں ٹھہرے ہیں؟............ میں آپ کے پاس آؤں گا۔ انہوں نے کہا...... فلاں جگہ ایک مسجد ہے............ ہم وہاں ٹھہرے ہوئے ہیں............ گھر گیا کپڑے بدلے............ سیدھا ان کے پاس پہنچا............ پہلی مجلس میں ایسی توبہ کی کہ پوری زندگی بدل گئی............

20لاکھ روپوں کا زیور پہننے والے کی توبہ

مانچسٹر میں ایک آدمی سے ملے سید ہاشمی............ حضرت حسنؓ کی اولاد............ ان کا بیٹا............ بیٹا بھی عیسائی............ دو بیٹیاں بھی عیسائی............ بیوی بھی عیسائی............ سارا شجرہ نسب گھر میں لٹکا ہوا تھا۔ شیخ عبدالقادرؒ کا درمیان میں نسب نامہ آتا تھا۔ میں نے اس کے بیٹے سے پوچھا، تم مسلمان ہو۔ کہا نہیں میں............ کتھولک............ ہوں۔ میں نے کہا، کیوں تیرا باپ تو مسلمان ہے............؟ کہا میری ماں............ کتھولک............ ہے میں بھی............ کتھولک ہوں............

یہ اس کا حال تھا۔ ہم ملنے گئے تو اس نے **ہم پر** ایسی چڑھائی **کی کہ** اچھا پاکستان میں اسلام پھیل گیا کہ انگلستان میں تبلیغ کرنے آ گئے۔ وہاں رشوت ہے............ زنا ہے............ یہ ہے............ وہ ہے............ جاؤ وہیں تبلیغ کرو۔ اب بے روزگاری بڑھ رہی ہے۔ ہم یہاں لوگوں میں تقسیم کر دیں گے............ اتنی بے عزتی کی کہ رَبّ کا نام............! اتنے میں اس کی بیوی آ گئی۔ اس نے............ ہیلو ہیلو............ کرنے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو ہم نے سلام نہیں کیا۔

ہم نے کہا بھئی ہم تو غیر عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتے............ تو اتنا غصے میں آیا کہ تم نے میری بیوی کی توہین کر دی............ ہمارے سامنے ہی کھڑے ہو کر اس کے گلے لگ کر چومنے لگا............ یہ بڑے جاہل لوگ ہیں............ ان کو آداب کا ہی نہیں پتہ............ میں نے کہا، ہم ایسے جاہل ہی رہیں اللہ کرے............ یہ میں اس سے پہلی ملاقات بتا رہا ہوں............ دو دن کے بعد میں نے اسے فون کیا............ میں نے کہا، حضرت! آپ ہمارا کھانا کھانا پسند فرمائیں گے۔ صرف آپ کو کھانے کے لئے بلانا ہے۔ پندرہ منٹ میں نے اس کی منت کی کہ آپ کھانا آ کر کھا جائیں۔ آخر وہ تیار ہو گیا کہ اچھا ٹھیک ہے لیکن مجھے لے کر جاؤ۔

ہم گئے اس کو لے کر آئے کوئی میرے خیال میں پندرہ بیس لاکھ کا اس نے زیور پہنا ہوا ہوگا سونے کا......... جواہرات کا......... اور ہیروں کا......... اور پتہ نہیں کیا کیا یہ کم سے کم میں بتا رہا ہوں، ممکن ہے اس سے زیادہ کا ہو۔ ہم نے اسے مسجد میں بٹھایا۔

اس نے بیان سنا...... جب ہم اسے چھوڑنے کے لئے گئے تو کہنے لگا...... ستائیس سال کے بعد پہلی دفعہ مسجد میں آیا ہوں......... ستائیس سال کے بعد......... ایک عید کیا......... جمعہ کیا......... نماز کیا......... میں تو یہاں آنا ہی بھول گیا تھا۔ ستائیس سال کے بعد آج مسجد میں آیا ہوں......... میں نے کہا...... کام بن گیا......... جو کہہ رہا ہے کہ ستائیس سال کے بعد مسجد میں آیا ہوں......... تو معلوم ہوتا ہے وہ پرانا ایمان جاگ رہا ہے......... پھر دو دن بعد دوبارہ اس سے ملنے گئے......... پھر اس کو مسجد میں لائے...... کھانا کھلایا...... بات سنائی......... پھر دو دن چھوڑ کے پھر اس کو لائے......... تیسرے دن کھڑا ہو گیا کہا...... میرا نام لکھو تین دن......... مجھے صبح صبح اس کا ٹیلیفون آیا...... تم لوگوں نے مسجد میں کیا جادو کر دیا ہے.........؟ میں نے کہا کیا ہوا؟ کہا...... میری زبان سے زور زور سے کلمہ نکل رہا ہے......... میں اپنے آپ کو روک بھی رہا ہوں مشکل سے......... مجھے کیا ہو گیا ہے.........؟ میں نے کہا، ایمان زندہ ہو گیا ہے......... اور کچھ بھی نہیں ہوا......... ہاں پھر جو اس نے ہمارے ساتھ وقت لگایا......... وہ جو روتا تھا......... اس کا رونا دیکھ کر ہم روتے تھے.........

پھر اس کے بعد اس کا خط آیا (ابھی تک اس کے خط آتے رہتے ہیں) کہا دو دن "آپ انگلستان آجائیں۔ سارا خرچہ میرے ذمے، رہائش میرے ذمے اور یہاں کی شہریت لے کے دینا میرے ذمے۔ یہاں آ کے تبلیغ کرو، یہاں کے مسلمانوں میں تبلیغ کی بھی بہت ضرورت ہے۔ ایسے لاکھوں، کروڑوں ہیرے بکھرے پڑے ہیں۔"

ایک عرب عالم کا جماعت میں لگنے کا سبب

ایک عرب جدہ (سعودی عرب) سے آیا، بہت بڑا عالم تھا......... کہنے لگا، جانتے ہو میں کیوں آیا ہوں؟ میں نے کہا فرمائیے۔ کہنے لگا......... میں جدہ میں ہوں اور ہمارے نوجوان سعودی

لڑکے امریکہ پڑھنے کے لئے جاتے تھے...... لیکن ساتھ میں ان کے بڑے گندے عزائم ہوتے تھے...... شراب...... زنا...... میں ڈوبے رہتے تھے۔ لیکن کچھ عرصے میں دیکھ رہا ہوں

کہ ان میں بہت سے لڑکے آتے ہیں......

انہوں نے داڑھیاں رکھی ہوتی ہیں......

پگڑیاں باندھی ہوتی ہیں......

اور اللہ رسول کی باتیں کرتے ہیں......

رات کو کھڑے ہو کر روتے ہیں......

میں حیران ہوں کہ یہ جب حجاز میں تھے تو بے دین تھے۔ امریکہ میں گئے تو اور بے دین ہونا تھا...... وہاں سے نبی کی سنت کو لے کر آرہے ہیں...... یہ کیا بات ہے؟ تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا چکر ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ...... پاکستان میں حضور اکرم ﷺ کے دین کو زندہ کرنے کی ایک محنت ہو رہی ہے...... وہاں سے جماعتیں امریکہ آتی ہیں...... ہم ان کے ساتھ وقت لگاتے ہیں...... میں بھی وقت لگانے آیا ہوں...... میری اس کی اکٹھی تشکیل ہوئی۔

فرانس کی پیدل جماعت کا واقعہ

فرانس میں پاکستان کی ایک جماعت پیدل چل رہی تھی...... ایک گاڑی رکی اور اس میں سے دو لڑکیاں نکلیں...... انہوں نے جلدی سے پیسے نکالے...... کہا جی! آپ نیک لوگ لگتے ہیں، یہ پیسے ہیں...... آپ لوگ سوار ہو جائیں، سردی بہت زیادہ ہے...... وہ پیدل چل رہے تھے...... پیدل چلتی ہیں یورپ میں جماعتیں...... انہوں نے کہا، بہن! ہمارے پاس پیسے تو ہیں...... کہا، پھر پیدل کیوں چل رہے ہو؟ اتنی زیادہ سردی میں؟

کہا، تم لوگوں کی خیر خواہی میں......

اور اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے......

کہ اللہ اپنے بندوں سے راضی ہو جائے......

اور اس کے بندے اللہ کے ماننے والے بن جائیں......

اس لئے ہم چل رہے ہیں اور ہم ان کے لئے دعا کرتے ہیں تو لڑکی نے کہا، ہمارے لئے بھی دعا کرتے رہو.......! کہا، آپ کے لئے بھی کرتے ہیں......اس لڑکی نے کہا، میں بتاؤں آپ کون ہیں؟ کہا، بتاؤ۔ کہنے لگی، آپ نبی ہیں.......! تو انہوں نے کہا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ ہم نبی ہیں؟ کہا، ہماری کتاب میں لکھا ہے کہ یہ کام نبی کیا کرتے ہیں......تو انہوں نے سمجھایا کہ بہن ہم نبی نہیں......اس نبی کے امتی ہیں جو ہمارے ذمے نبوت والی ذمہ داری لگا گیا تھا۔

......الا فلیبلغ الشاهد الغائب......

''اب میں جا رہا ہوں میرا پیغام آگے پہنچانا تمہارے ذمے ہے۔''

تو ہم اس کام کی ادائیگی کے لئے نکلے ہوئے ہیں۔......تو دونوں لڑکیاں مسلمان ہو گئیں......ایک نے ان سے روٹ پوچھا کہ فلاں دن کہاں رہوگے؟ ایک ہفتے کے بعد آٹھ لڑکیوں کو لے کر آئی اور ان کو بھی مسلمان کیا۔

ایک پادری کے اسلام لانے کا واقعہ

ہمارا ایک دوست سلمان ہے......امریکہ میں نوکری کرتا ہے......دوبئ میں رہتا ہے۔ دوبئ سے جا رہا تھا امریکہ......پیرس میں جہاز اترا......وہاں سے ایک پادری چڑھا......دونوں ایک سیٹ پر ہو گئے۔ راستے میں تعارف ہوا۔ آپ کہاں سے......آپ کہاں سے......

کہا......میں پادری ہوں امریکہ سے افریقہ گیا......فلاں ملک......فلاں بستی میں......کس لئے گئے تھے؟......اپنے مذہب کا پرچار کرنے......کیا نتیجہ نکلا؟ کہا......چار سال رہا سب عیسائی ہو گئے......

چار سال گھر نہیں گئے؟ کہا نہیں گیا......چار سال گھر نہیں گیا......باطل پھیلانے والے ایسی قربانی دے رہے ہیں اور حق پھیلانے والے پوچھتے پھر رہے ہیں کہاں لکھا ہے؟......بچے چھوڑ کے چلے جانا......ماں باپ چھوڑ کے چلے جانا......جہاں لکھا پڑھو تو سہی......صحابہؓ کی زندگی پڑھیں۔

سلمان نے اسے دعوت دی......آخر میں اس نے کہا اچھا آخری فیصلہ یہ ہے......

کہ میں کہتا ہوں کہ میں حق پر ہوں .... آپ آج سے یہ دعا مانگنی شروع کریں کہ اے اللہ! مجھ پر حق کو واضح کر دے .... یہ دعا مانگنی شروع کرو اور یہ میرا پتہ ہے، جب کوئی بات سمجھ میں آئے .... تو اس پتے پہ خط لکھ دینا .... سال کے بعد اس پادری کا خط آیا، تیری بتائی ہوئی دعا روزانہ مانگتا رہا .... یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر حق کھول دیا .... میں مسلمان ہو چکا ہوں .... اور اب میں دوبارہ اس بستی میں جاؤں گا، دوبارہ مسلمان بناؤں گا جن کو میں عیسائی بنا چکا ہوں۔

ہمارے ایک ساتھی کی حیرت انگیز کہانی

ہمارے گوجرانوالہ کا ایک بہت بڑا تاجر ہے .... اللہ تعالیٰ نے اسے تبلیغ میں لگایا .... اس نے اپنے بیٹے کو اسکول سے اٹھا لیا اور رائے ونڈ میں داخل کروا دیا .... ہمارے ساتھ وہ پڑھتا تھا .... ایک سال ہم سے پیچھے تھا .... بڑا خوبصورت جوان تھا .... حافظ قرآن بھی تھا .... اور بیس برس کی عمر میں اس کی شادی بھی کر دی تھی .... ایک بچی تھی .... اس کا آخری سال تھا .... میں تبلیغ میں سال لگا رہا تھا .... مسجد میں اس کی اور میری آخری ملاقات ہوئی .... میں جماعت میں چلا گیا .... وہ اچانک بیمار ہوا اور بے ہوش ہوا .... تین دن تک بے ہوشی میں رہا .... اٹھا کر ہسپتال لے گئے جہاں اس کا انتقال ہو گیا ....

اس کا باپ ایسا عجیب آدمی تھا کہ اس کا ایک آنسو نہیں نکلا ....! وہیں ہسپتال سے بیٹے کو اٹھایا اور سیدھا رائے ونڈ لے کر آ گیا .... اور کہنے لگا، یہ تمہاری امانت ہے .... تم سنبھالو .... نہ بہنوں کو پہنچنے دیا .... نہ پھوپھیوں کو پہنچنے دیا .... جب اسے قبر میں اتار چکے تھے .... پھر اس کی بہنیں پہنچیں اور اس کی پھوپھیاں پہنچیں .... انہوں نے فریاد کی کہ اللہ کے واسطے ہمیں صرف ایک نظر دیکھنے دو .... چنانچہ ان کے رونے پر پھٹے ہٹا کر ان کو دکھایا گیا اور رائے ونڈ کے قبرستان میں اسے دفن کر دیا۔

ہم اکٹھے رہتے تھے .... میرے ساتھ اس کا بڑا تعلق تھا .... رات کو تہجد میں جب اٹھتے تو بڑی مزیدار چائے بناتا .... مجھے بھی بلاتا .... خود بھی پیتا .... اور ایسا خوبصورت قرآن پاک

پڑھتا تھا کہ جی چاہتا پڑھتا چلا جائے .... جھوم جھوم کر قرآن پاک پڑھتا تھا ....

میرا دل کرتا تھا کہ اللہ کرے مجھے خواب میں مل جائے تا کہ مجھے پتہ چلے کہ .... اس کے ساتھ کیا ہوا؟ .... اللہ کی شان ..... کوئی قبولیت کا وقت ہوتا ہے ..... میری خواب میں اس سے ملاقات ہو گئی .... ویسا ہی قد وقامت ...... سفید لباس پہنے ہوئے ہنس رہا تھا۔ میرے پاس آیا .... میں نے کہا ..... ارے عبداللہ تم مر گئے ہو؟ کہنے لگا ہاں .... میں نے کہا تمہارا کیا حال ہے؟ .... کہنے لگا ....

.... ان اصحٰب الجنة الیوم فی شغل فکھون .... ھم وازواجھم فی ظلل علی الارائک متکئون .... لھم فیھا فاکھة ولھم ما یدعون .... سلٰم قولاً من رّبّ رّحیم ....

''ارے طارق! کیا پوچھتے ہو .... جنت میں ہم تختوں پر اپنی جنت کی عورتوں کے پہلو میں لیٹے ہوئے ہیں .... اور کبھی تختوں پر بیٹھ کر جنت کے پھل کھاتے ہیں .... اور اللہ تبارک وتعالیٰ سے جو ہم چاہتے ہیں وہ ہمیں دیتا ہے .... اور جو تمنا کرتے ہیں وہ پوری کرتا ہے اور اس سے بڑھ کر .... سلٰم قولاً من رّبّ رّحیم .... اور ہمیں سلام بھی کہتا ہے۔ ....

میں نے کہا ..... یار تجھے موت کی کوئی تکلیف بھی ہوئی تھی؟ .... تین دن تک وہ سکتہ میں رہا۔ کہنے لگا ..... اللہ کی قسم! مجھے کوئی تکلیف نہیں ہوئی .... بس ایک فرشتہ میرے پاس آیا اور اس نے میرے انگوٹھے کو بلایا اور کہنے لگا .... عبداللہ! چلو اللہ تمہیں بلاتا ہے .... میں اس کے پاس چلا گیا۔ میں نے پوچھا ..... تمہاری روح کیسے نکلی؟ کہنے لگا ..... بس چٹکی بجاتے ہی نکل گئی ....

اس کا باپ جانتا تھا کہ میرا اور اس کا تعلق تھا .... وہ میرے پاس آجاتا .... مولوی طارق صاحب بتاؤ عبداللہ زندگی کیسے گزارتا تھا؟ .... ایسے باپ اللہ تعالیٰ ہر جگہ پیدا کر دے .... مجھ سے پوچھتا، میرا بیٹا کیسے وقت گزارتا تھا؟ ..... متقی تھا؟ ..... وقت ضائع تو نہیں کرتا تھا؟ ..... کہیں اس کو قبر کا عذاب تو نہیں ہو رہا؟ ..... دیکھو کیسا درد ہے ....

آج کے باپ کو دیکھو اس کا درد کیا ہے؟......... حرام حلال اکٹھا کھلاتا ہے۔ جب اولاد جوان ہوتی ہے تو پھر باپ کے سر میں بھی جوتے مارتی ہے اور ماں کے سر میں بھی جوتے مارتی ہے......... جب اپنی اولاد کو آپ حرام کھلاؤ گے......... تو تم توقع نہ رکھو کہ یہ تمہارے فرمانبردار بنیں گے......... یہ تمہارے سر پر جوتے ماریں گے......... جس اولاد کی خاطر آپ اپنے سارے جذبے مٹا کر عمر برباد کر دیتے ہیں ہو، وہی اولاد جوان ہو کر تمہارے ہاتھ توڑتی ہے......... کہتی ہے تو تو بوڑھی ہو گئی ہے......... کیا بکتی ہے......... باپ سے کہتا ہے......... تو نے ہمارے لئے بنایا ہی کیا ہے.........؟ یہ آج کے روزمرہ کے واقعات ہیں۔

اس کا باپ جب بھی رائے ونڈ میں آتا......... کہتا ایک بات بتا دو، میرا بیٹا کیسے وقت گزارتا تھا؟......... جب میں نے خواب میں دیکھا تو میں نے کہا......... بھئی آپ خوش ہو جاؤ اللہ تعالیٰ نے مجھے تو یہ دکھایا ہے......... اب آپ گھبرایا نہ کرو......... پھر بھی وہ پریشان ہوتا رہا......... ایک دن بڑا خوش میرے پاس آیا، کہنے لگا.........

مولوی صاحب میں نے ابھی اپنے بیٹے کو خواب میں دیکھا ہے......... میں نے کہا......... بھئی آپ نے کیسے دیکھا ہے؟ کہنے لگا......... میں نے دیکھا کہ وہ بستر اٹھائے ہوئے جا رہا ہے......... اس کی مجھے کمر نظر آ رہی تھی......... چہرہ نظر نہیں آ رہا تھا۔ چلتے چلتے آگے ایک دیوار آئی......... اس دیوار کے اندر وہ غائب ہو گیا......... وہ دیوار کے اوپر بڑے **الفاظ** سے لکھا ہوا تھا......... **رضی اللّٰہ عنہ**......... اللہ اس سے راضی ہو گیا.........

اس وقت نہ ہمیں ایسے باپ نظر آتے ہیں جن کے یہ جذبے ہوں......... نہ مائیں ایسی نظر آتی ہیں جن کے یہ جذبے ہوں......... ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ تبلیغ میں نکل کر جان......... مال......... وقت لگا کر اندر کی دنیا کو کھرچ کر پھینکا جائے اور اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی محبت کے سوا سب جذبے مٹ جائیں.........

.... **یا رَبّ لک الحمد کما ینبغی لجلال وجھک وعظیم سلطانک**.........

ایک عرب نوجوان کے ذریعے اٹلی میں انقلاب

اس دفعہ میں حج پر گیا تو اٹلی سے ایک نوجوان آیا ہوا تھا عرب، حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے مراکش کا رہنے والا .... مجبوری کی وجہ سے اسے، اٹلی میں رہنا پڑ گیا۔ بائیس سال کی عمر اور اس اکیلے لڑکے نے اٹلی میں پورے مسلمانوں کو حرکت دے دی ....

وہاں تین سو مسجدیں بن گئیں .... جب کہ ایک مسجد بھی نہیں تھی .... اور حج پر ستر نوجوانوں کو لے کر آیا ہوا تھا۔ اتنی طاقت اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں میں رکھی ہے۔ وہ عالم نہیں ہے .... کوئی دنیاوی ڈگری تھی، اکنامکس یا فزکس کی۔ مجھے اچھی طرح یاد نہیں لیکن اس نے وہاں جو اس محنت کو زندہ کیا .... پوری اٹلی میں تین سو مسجدوں کا ذریعہ بن گیا .... اور ہزاروں نوجوانوں کی توبہ کا ذریعہ بن گیا ....

تو آپ کا کام ہے، آپ کی ذمہ داری ہے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ تبلیغی جماعت کے ممبر بن جاؤ، نہ کسی جماعت کی دعوت دے رہا ہوں .... میں اور آپ .... ہم سب .... اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے غلام بن جائیں .... اور اس غلامی کو آگے لوگوں میں پھیلانے والے بنیں .... اس پھیلانے میں جو تکلیف آئے .... اسے اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے برداشت کریں ....

تو اللہ کا حبیبؐ حوض کوثر پر اپنے ہاتھ سے ایک پیالہ پلائے گا ....

سارے دکھ درد نکل جائیں گے ....

وہاں اعلان ہوگا کہاں کہاں ہیں میرے آخری امتی ....

جب دین مٹ رہا تھا تو انہوں نے میرے دین کو گلے لگا کر میرے پیغام کو پہنچایا تھا .... پھیلایا تھا .... اللہ کا حبیبؐ اپنے ہاتھ سے جامِ کوثر پلائے گا۔

سری لنکا سے فجی تک سفر

اللہ تعالیٰ کے فضل سے پچھلے سال ہمارا سفر ہوا سری لنکا سے لے کر فجی تک ...... تھائی لینڈ ...... آسٹریلیا ...... اور سنگاپور ...... آپ اندازہ لگائیں کہ تبلیغ کا کام یہاں سے تھائی لینڈ گیا ہے، وہاں سے

صومالیہ جس کی اسی فیصد آبادی مسلمان ہے۔

وہاں یہ حال ہے کہ کوئی مسلمان بے نمازی نہیں رہا.........

کوئی عورت بے پردہ نہیں رہی.........

چوری ختم ہوگئی......... زنا ختم ہوگیا.........

شراب ختم ہوگئی......... لڑائیاں ختم ہوگئیں.........

نماز پر کھلی دکانیں چھوڑ کر مسجد میں چلے جاتے ہیں......... بندنہیں کرتے.........

سعودی عرب میں تو بند کر کے چلے جاتے ہیں اور بیس سال سے وہاں تبلیغ کا کام ہو رہا ہے......... سری لنکا میں ہم پہنچے دس لاکھ آبادی مسلمان......... چار لاکھ بالغ مسلمان ہیں......... تین لاکھ اجتماع میں موجود تھے......... چھ سو جماعتیں نکلیں......... ساری دنیا کی فضاء اللہ تعالیٰ نے بدل دی ہے......... ہوائی جہازوں میں اذانیں ہو رہی ہیں......... نمازیں پڑھی جا رہی ہیں......... ، پہاڑ کی چوٹیوں پر اذانیں ہو رہی ہیں.........

گونگوں کی جماعت

ہمارے علاقے میں گونگوں کی ایک جماعت آئی ایک گونگا دوسرے گونگے کو تیار کر رہا تھا، میں اس کو دیکھ رہا تھا......... وہ کہتا تو چل......... دوسرا چرسی تھا......... وہ کہتا میں نہیں جاتا.........

اب جب سارے حربے بیکار ہو گئے تو اُس نے اِس کو کہا تو مر جائے گا، اس نے کندھے کا اشارہ کیا، پھر کہا تیری قبر کھود رہے ہیں اب وہ اس کو دیکھ رہا ہے......... پھر کہا تجھے ڈال رہے ہیں......... پھر اوپر مٹی آگئی......... پھر آگے سانپ کا اشارہ کیا تبلیغ ہو رہی ہے......... قربان جائیں اللہ کے رسولؐ پر......... الشاھد نے گونگے بھی کھینچ لئے......... اور اللہ نے زندہ کر کے دکھا دیا......... کہ لفظ **الشاھد** ہی یہاں فٹ تھا۔ اب وہ سانپ کی آواز نکال رہا ہے.........

اپنے ہاتھ کے اشارے سے اس کو ایک ڈنگ اِدھر مارا.........

ایک اُدھر مارا......... پھر ایک تیلی جلائی.........

پھر کہا آگ تیری قبر میں جل رہی ہے.........

اب اس کا رنگ ایک آ رہا ہے .... ایک جا رہا ہے ....

پھر کہنے لگا .... تو بستر اٹھا! اور ہمارے ساتھ چل!

پھر اس نے کوئی اشارہ کیا جنت کا .... وہ تو مجھے یاد نہیں رہا لیکن اگلا اشارہ یاد رہا۔

حور کا .... کا اشارہ کیا .... حور اور بڑی خوبصورت حور ....

تجھے ملے گی، میرے سامنے وہ تین دن کے لئے تیار ہو گیا۔ اور ایسی توبہ اس نے کی ....

چرس بھی چھوٹی .... ہر چیز چھوٹی .... وہاں مدرسے میں رہتا تھا .... اور نماز سیکھی .... مسائل سیکھے .... طہارت سیکھی .... سب کچھ سیکھا اور نو مہینے بعد اللہ تعالیٰ کو راضی کرتا ہوا مر کے چلا گیا ....

ساری دنیا کے گناہ دھلوا کے وہ جنت میں گیا .... سستا سودا کر گیا .... جس کو کوئی عالم نہ تیار کر سکے .... کوئی مقرر نہ تیار کر سکے .... اس کو ایک گونگے نے تیار کر کے اٹھا دیا ....

آسٹریلیا کے ایک جزیرہ میں بھٹکے ہوئے عربوں کو دوبارہ اسلام کی دعوت

میرے بھائیو!

ساری دنیا کی نیت کر کے چار چار مہینے اس کو لگا کر سیکھ لیں .... پھر سارے عالم میں پھر کے اس کی دعوت دو۔ افریقہ .... امریکہ میں بڑی دنیا پڑی ہے جہاں آج تک کوئی نہیں گیا اور جانا ہمارے ذمے ہے ....

ایک جزیرہ تھا آسٹریلیا کا .... وہاں پاکستان کی نہیں جنوبی افریقہ کی ایک جماعت گئی وہاں دس ہزار کی عرب آبادی تھی لیکن وہ عیسائی ہو چکے تھے .... انہوں نے ایک جگہ میں اذان دے کر نماز پڑھی .... جب سلام پھیرا تو ایک بوڑھی عورت نے ان سے بات کی کہ یہ جو تم نے کام کیا ہے .... میرے باپ دادا کیا کرتے تھے .... ہم عرب ہیں، لیکن ہم بھول چکے ہیں سب کچھ .... انہوں نے کہا ہمارے پاس آؤ! ہم اس لئے آئے ہیں کہ اپنے بھائیوں کو بھولا سبق یاد دلائیں تو بوڑھی عورت گئی .... مکانوں سے نکال نکال کر نوجوان لڑکوں .... بڑے ....

چھوٹے .... سب کو لے لے کر آئی .... اور سارا گراؤنڈ انہوں نے بھر دیا آگے انہوں نے ان کو دعوت دے دے کر سب کو کلمہ دوبارہ پڑھایا ....

ایک جماعت کے ہاتھوں آٹھ سو آدمی مسلمان ہو گئے

پچھلے سال ہم امریکہ گئے تو شکاگو سے ایک جماعت ٹیکسی ڈرائیوروں کی جو ٹیکسی چلاتے ہیں وہ بھی تبلیغ میں وقت دیتے ہیں .... ایک چلّے کے لئے برازیل گئے .... ۸۰۰ آدمی ان کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے آٹھ سو .... پورا قبیلہ تھا آٹھ سو افراد کا .... جو قبیلے کا سردار تھا اس کو دعوت دی وہ مسلمان ہوا سارے قبیلے والوں کو اکٹھے کر کے دعوت دی تو سب مسلمان ہو گئے .... تو یہ تھوڑے تھوڑے کام کی برکات ہیں .... جب ہر مسلمان تبلیغ کا کام کرنے لگے تو ساری دنیا میں اسلام پھیل جائے گا ....

آج مسلمان غیروں کے لئے رکاوٹ بنے ہوئے ہیں

۱۹۸۲ء میں جب انگلستان گئے تھے تو ہمارے ساتھ ڈاکٹر امجد صاحب تھے ان کی عادت ایسی تھی کہ گوروں کو بھی دعوت دینا شروع کر دیتے ہیں .... تو ایک گورے کو دعوت دی تو اس نے کہا! کہ اسلام سے تو مجھے پیار ہے .... لیکن مسلمانوں سے نفرت ہے .... اسلام اچھا مذہب ہے .... اور مسلمان برا ہے .... دوسرے صاحب نے کہا کہ پہلے عملی طور مسلمان ہو جایئے .... تو پھر ہم سب مسلمان ہو جائیں گے۔

اس تبلیغ کی محنت کے ذریعہ سے ایک تو پورا دین سیکھنے کی دعوت دی جارہی ہے کہ ہم پہلے پورے دین کو سیکھیں .... اور اگلی بات کے لئے ذہن بنایا جارہا ہے کہ ساری دنیا کے انسانوں کے پاس اللہ کا پیغام لے کر جانا پڑے تو ہمیں جانا ہے .... یہ دعوت الی اللہ ہماری ذمہ داری ہے .... اسی پر تو یہ سارے مراتب اور فضائل ہیں .... اس وقت اسلام میں جو دیر ہو رہی ہے .... ہماری وجہ سے ہو رہی ہے ....

نیاگرا آبشار پر ایک شخص کا مسلمان ہونا

ہم دو سال پہلے کینیڈا گئے ہمارے ساتھ یہ واقعہ پیش آیا........ وہاں پر پوری دنیا کی سب سے بڑی آبشار گرتی ہے (جس کو نیا گرا آبشار کہتے ہیں) لاکھوں انسان وہاں پر دیکھنے کے لئے آئے ہوتے ہیں........ ہم اسکے قریب سے گزر رہے تھے........ تو نماز کا وقت آ گیا تو ہم نے یہیں نماز پڑھنے کا ارادہ کرلیا........!

ہم نے ایک طرف ہو کر اذان دی........ اور چادریں بچھائیں........ تو ایک امریکن کرسی پر بیٹھ کر دیکھتا رہا ہم نے اسی آبشار کی نہر سے وضوء کیا........ اور نماز کی تیاری کرنے لگے........ تو وہ کہنے لگا کہ آپ مسلمان ہیں؟ ہم نے کہا ہاں ہم مسلمان ہیں........ تو اس نے کہا کہ میرے بھی کچھ دوست مسلمان ہیں........ جب ہم نماز سے فارغ ہو گئے تو وہ ہمارے قریب ہو گیا تو کچھ ساتھیوں نے کہا آپ مسلمان کیوں نہیں ہو جاتے؟ تو کہنے لگا میرا دل چاہتا ہے شاید میری بیوی نہ مانے........ تو میں نے کہا کہ کوئی اور بیوی اللہ تعالیٰ دے دے گا........ اس کی کیا بات ہے تو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو گیا........ تو ہم نے اُس کو ایک اسلامک سینٹر کا پتہ دے دیا کہ آپ وہاں تشریف لے جائیے انشاءاللہ مزید رہنمائی مل جائے گی۔

کیلیفورنیا میں ایک لڑکی کا اسلام قبول کرنا

کیلیفورنیا میں ایک عرب لڑکا کھڑا تھا، پگڑی کرتہ پاجامہ پہنا تھا ایک لڑکی آ گئی اور کہنے لگی کہ تم کون ہو؟ کہنے لگا کہ میں مسلمان ہوں۔ اس لڑکی نے پوچھا کہ یہ لباس کیسا ہے؟ اس نے کہا کہ میرے نبی کا ہے........ تو اس نے کہا کہ یہ تو بہت خوبصورت لباس ہے........ دوسرے مسلمان یہ کیوں نہیں پہنتے ہیں؟ عرب بولا کہ یہ ان کی غفلت ہے اور کوتاہی ہے........ اس نے کہا کہ اسلام کیا ہے؟ مجھے بتاؤ تو سہی؟

پانچ منٹ بات کی تو مسلمان ہو گئی........ اس وقت جو دیر ہو رہی ہے........ یہ ہماری طرف سے ہو رہی ہے کہ ہم تبلیغ کو اپنا کام بنا کر دین سیکھ کر پوری دنیا میں پھیل جائیں........ تو ملکوں

کے ملک اسلام میں آئیں گے......... اب آپ بولئے اور بتایئے کون کون تیار ہے اس کے لئے...... اب آپ کی باری ہے...... ہم نے اپنی بات عرض کردی...... اب آپ فرمایئے کہ کون بھائی ۴،۴ ماہ کے لئے نقد تیار ہے.........

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں 16 لاکھ کے نقصان پر مبارکباد

ایک ساتھی روس کی جماعت میں گیا، پیچھے اس کو سولہ لاکھ کا نقصان ہوا۔ اب وہ واپس آیا تو اس کے سارے رشتے داروں نے اس کا جینا حرام کردیا...... تبلیغ کرتا رہ...... اور بھی کر...... سارا گھر لٹا دیا...... اسی کا نام اسلام ہے کہ اپنے بچے دردر بھیک مانگتے رہیں...... وہ نیم پاگل ہو گیا...... ایک دفعہ ہم گشت کررہے تھے بازار میں سوکڑ منڈی میں۔ تو وہاں وہ بھی بیٹھا ہوا تھا اور جو منڈی کا تاجر تھا، وہ کہنے لگا کہ مولوی صاحب یہ کوئی تبلیغی ہے، اس بے چارے کا سارا گھر لٹ گیا...... سولہ لاکھ کا نقصان ہوا۔ میں نے اس سے کہا، تجھے مبارک ہو۔ وہ حیران ہوگئے۔ انہوں نے کہا مولوی یہ کیا کہہ رہے ہو......؟ میں نے کہا، اجمالی بات تو یہ ہے کہ نقصان اس کے مقدر میں تھا......

ما أصابت لم یکن لیخطئک وما اخطئت لم یکن لیصیبک رفعت الأقلام وجفت الصحف......

نبی ﷺ کا فرمان ہے:

''جو تکلیف آنے والی ہے اسے کوئی ہٹا نہیں سکتا جو راحت آنے والی ہے اس کو کوئی روک نہیں سکتا......''

یہ تکلیف آنی تھی کاروبار میں گھاٹا آنا تھا...... تمہاری اس منڈی میں روزانہ گھاٹے پڑتے ہیں...... لاکھوں کے گھاٹے پڑتے ہیں...... تم نے کبھی شور مچایا، تم نے کبھی کہا......۔ اس کے بچے بھوکے مررہے ہیں...... سودی کاروبار کرتے کرتے جب برا وقت آتا ہے، دیوالئے نکل جاتے ہیں...... یہ تبلیغ میں گیا تھا، اس کا نقصان ہوا ہے اس لئے شور مچارہے ہیں۔ اس کا نقصان ہونا تھا لیکن یہ مبارک شخص ہے کہ اس کا نقصان صحابہ کرامؓ کے نقصان سے مشابہہ ہوگیا۔

بلوچستان کی دینی حالت

وہاں رائے ونڈ میں ایک جماعت نے بلوچستان سے خط لکھا کہ:

جب انہوں نے اذان دی تو بستی کے لوگوں نے کہا...... کہ آج یہاں کوئی سو سال کے بعد اذان دی گئی ہے...... یورپ کی بات نہیں بتا رہا...... پاکستان کی بتا رہا ہوں...... بلوچستان میں...... جو پاکستان کا حصہ ہے...... ساتھ ہی پاک لگا ہے۔ ساری ناپاکیاں یہاں ہو رہی ہیں تو نام رکھنے سے یا...... غلام رسول نام رکھنے سے کوئی غلام رسول تو نہیں بنتا ناں، غلامی سے...... غلام رسول بنتا ہے، نام رکھنے سے غلام رسول نہیں بنتا...... غلام محمد سے غلام نہیں بنتا، وجود کو غلامی میں ڈالنے سے...... غلام محمد...... بنتا ہے۔

سات سو سال پہلے ہمارے پاس عرب آتے تھے

ایک عربوں کی جماعت گئی تاجکستان، تو جب وہ نکلنے لگے تو کہنے لگے......! آج سے سات سو سال پہلے ہمارے پاس عرب آئے تھے...... وہ ہمیں کلمے دے گئے تھے...... آج سات سو سال بعد تمہیں دیکھا ہے...... اللہ کے واسطے! اب دوبارہ سات سو سال بعد مت آنا...... بلکہ بار بار آتے رہنا......

سارے راستے آزاد ہیں، مسلمان کلمے کو نہیں جانتے، کوئی پتہ نہیں۔ کلمے کا سو سو دفعہ ورد کرتے ہیں لیکن کلمہ زبان پر نہیں چڑھتا اور روتے ہیں اور دیواروں سے ٹکریں مارتے ہیں کہ ہمیں کلمہ کیوں نہیں آتا......؟ ان کو کس نے سکھانا ہے؟ کون یہ ذمہ داری لے گا؟ آپ کے ذمے نہیں، میرے ذمے میں کوئی نہیں تو پھر کس کے ذمے ہے......؟ اتنی بڑی ذمہ داری۔

سب سے بڑا عظیم الشان انسان جو اس کائنات کا سردار ہے، وہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہے اور آپ اس فکر کے لئے پتھر کھاتے پھر رہے ہیں...... اور دانت تڑوا رہے ہیں...... گھر چھوڑ رہے ہیں...... پیٹ پر پتھر باندھ رہے ہیں...... کافروں کی گالیاں سن رہے ہیں...... کمر پر اوجھڑی لادی جا رہی ہے...... گردن پر چادر ڈال کر مروڑا جا رہا ہے...... پتھر پڑ رہے ہیں...... گالیاں

پڑ رہی ہیں........ زخم لگ رہے ہیں........ صرف تبلیغ کے لئے........ اوراب اسی کی امت کو سمجھانا پڑ رہا ہے کہ تبلیغ تمہارا کام ہے........ تبلیغی جماعت کسی ایک کی جماعت نہیں........ بلکہ ہر مسلمان مبلغ اسلام ہے۔

میں نے دس سال سے بیت اللہ نہیں دیکھا

اس سے زیادہ عجیب بات بتاؤں........ ایک دن، بیت اللہ سے باہر نکلا، سامنے سڑک پار کی۔ سامنے ٹیکسی کھڑی تھی۔ اس سے کہا، فلاں جگہ جانا ہے، جب ان کے ساتھ بیٹھا تو وہ ہر سامنے سے گزرنے والے کو گالیاں دے رہا تھا تو میں نے سوچا کہ اس کو دعوت دینی چاہئے۔ جب دعوت دینا شروع کی تو اس نے کہا کہ میں نے دس سال سے بیت اللہ نہیں دیکھا، تیری کیا سنوں........؟

بیت اللہ سے سڑک پار کر کے ٹیکسی اسٹینڈ ہے، درمیان میں ایک فرلانگ کا فاصلہ، اس کا دل اتنا سخت ہو چکا ہے........ کہ جب بیت اللہ کو دیکھنے کے لئے سات براعظم کے لوگ کھنچ کھنچ کے آتے ہیں........ اور وہ دس سال سے بیت اللہ کی زیارت نہیں کرتا........ اس کی بات سن کر میرا چہرہ متغیر ہوا........ تو اس نے کہا، کیوں پریشان ہوتے ہو؟ میرے جیسے یہاں سینکڑوں ہیں۔

لب پہ میرے ذکر ہو یا ربّ تیرا ہر گھڑی

میرے بھائیو! دین اسلام کی قدر کرو........ شیشے میں تھوڑا سا داغ پڑ جائے تو نوکر سے کہتے ہیں........ کہ شیشے کو صاف کرو........ دل پر کتنے بڑے بڑے داغ پڑے ہوئے ہیں........ ان کو صاف نہیں کرنا ہے........ کپڑا میلا ہو جائے تو اتار کر پھینک دیتے ہیں........ اور دل کو اتنا گندہ کیا ہوا ہے کہ جس میں غلاظتوں کا گٹر ہے۔ دل تو اللہ تعالیٰ کے لئے تھا........

لا انہ فی الارض ولا فی السماء........

''نہ میں آسمان پہ آتا ہوں اور نہ زمین پر بلکہ میں اپنے بندے کے دل میں آتا ہوں۔''

مسلماں کا دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے........ جس میں اللہ تعالیٰ اپنی محبت کو اتارتا

ہے.......... اگر ہم اپنے لئے گندہ کپڑا پسند نہیں کرتے تو.......... اللہ تعالیٰ کے لئے گندہ دل کیوں پسند کیا ہوا ہے، اپنے دل کو بدلنا ہوگا۔

تبلیغ میں موقع شناسی کی اہمیت

میں آپ کو ایک اور واقعہ سناؤں۔ ہم ایک جگہ تبلیغ کے لئے گئے تو زمیندار آدمی گھوڑی کی بچی کو مکھن کا پیڑا کھلا رہا تھا۔ ہم لوگ گئے، وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی بات کو سننے سے انکار نہیں کر سکتا تھا۔ ہم بات کرتے تو کبھی ادھر متوجہ کبھی ادھر.......... اسے نہ حدیث سمجھ آ رہی تھی نہ قرآن.......... میرے ایک سنیئر ساتھی تھے.......... چوبیس سال سے تبلیغ کا تجربہ رکھتے ہیں.......... اب انہوں نے بات شروع کی، کہنے لگے.......... چوہدری مہر فاضل تیرے گھوڑے کے بچے کے پاؤں چھوٹے ہیں.......... وہ یک دم متوجہ وہ گیا اور سیدھا ہو گیا۔ "بلسان قومه" اس سانچے میں بات کرو کہ مخاطب لے لے..........

پھر اس نے کہا کہ اس گھوڑے کی گردن بھی چھوٹی ہے، اب وہ اس قدر متوجہ تھا کہ کیا کہنے۔ وہ اس کے گھوڑے کے عیب.......... بتاتے بتاتے.......... اور ان کا علاج بتاتے بتاتے.......... آہستہ آہستہ.......... اس کو اصل بات کی طرف لے کر آیا.......... جس طرح ریل گاڑی آہستہ آہستہ کانٹا بدلتی ہے، پھر اس کو قبر اور حشر کی باتیں بتائیں۔ یہاں تک کہ وہی مہر فاضل اسی بات کو سمجھ کر تیار ہوا اور نقد ہمارے ساتھ تبلیغ میں نکل کھڑا ہوا۔

تبلیغ کے فضائل و اہمیت

تو میرے بھائیو! یہ طریقہ سیکھیں، خالی تقریریں کرنے سے کیا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

.... **تامرون بالمعروف** ....

"تم بھلائیوں کی طرف بلاتے ہو"

.... **وتنهون عن المنكر** ....

"برائیوں سے روکتے ہو۔"

وتومنون باللّٰه..........

''اللہ کے عشق ومحبت میں ہی سب کچھ کرتے ہو۔''

تمہارا مطمع نظر صرف اللہ ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتے ہو۔ کیا مطلب..........؟ یہ ساری بھاگ دوڑ اللہ ہی کے اردگرد گھومتی ہے اور تمہارا کوئی مقصود ومطلوب نہیں ہوتا۔ نہ آہ، نہ واہ۔

تمہاری آہ اور واہ نے شاہ جی کو ہلا کر رکھ دیا۔

مولانا عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے تھے:

بیان کرتا ہوں تو کہتے ہو واہ! شاہ جی
جیل میں جاتا ہوں تو کہتے ہو آہ! شاہ جی
ووٹ مانگتا ہوں تو کہنے ہو ناں! شاہ جی
اسی آہ، واہ میں ہو گئے تباہ! شاہ جی

اب آپ کیا کرتے ہیں۔ آپ ایک تقریر یاد کرتے ہیں۔ مصنفوں کو اللہ تعالیٰ ہدایت دے جنہوں نے خطبات جمعہ لکھ دیئے۔ خطبات جمعہ اور پتانہیں اس عنوان پر اور کتنی کتابیں ہیں۔ اب جمعہ کو اس نے تقریر کرنی ہے.......... خطیب نے.......... وہ دیکھتا ہے آج جمعہ کو کون سی تقریر لکھی ہوئی ہے۔

وہ تقریر پڑھتا ہے..... اس میں کوئی اشعار ہیں..... کوئی قافیہ ہے..... کوئی ردیف ہے..... کوئی الٹی سیدھی فصاحت و بلاغت ہے.......... تک بندی کو فصاحت کے ساتھ تعبیر کیا ہوا ہے.......... پھر وہ آ کے منبر پر نو جوان بیٹھتا ہے اور تقریر شروع کر دیتا ہے.......... اسے نہیں پتہ کہ اس مجمع کو روٹی کی ضرورت ہے یا پانی کی.......... وہ اپنے ذہن سے خود سوچتا ہے کہ میں نے آج یہ خطبہ دینا ہے.......... میں نے جمعہ پہ یہ تقریر کرنی ہے، مجمع کی ضرورت ہے یا نہیں؟.......... گزر گئی..... اوپر سے گزر گئی.......... لوگوں کے ماحول کو نہیں سمجھا..... ان کے مزاج کو نہیں سمجھا..... ان کی فطرت کو نہیں سمجھا..... بات شروع کر دی..........

تبلیغ فرض ہے یا سنت

میرے دوستو اور بھائیو!

جب مستحب مٹ رہا ہوتا ہے تو تبلیغ کا کام مستحب ہوتا ہے .... اگر فرائض مٹ رہے ہوں .... تو تبلیغ فرض ہوتی ہے .... بازار میں کتنے لوگ آتے ہیں اور نمازی کتنے ہوتے ہیں ....

لا تلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله .... الخ

ہونا تو یہ چاہئے کہ ادھر .... اللہ اکبر .... کی آواز آئے .... اور ادھر دکانیں بند ہونا شروع ہو جائیں .... کیوں بھائی .... کہ بڑے نے بلالیا ....

جس نے دکان دی ہے .... اسی نے بلالیا ....

جس نے رزق دیا اس نے کہا آجاؤ، شکر ادا کرو میرا ....

میرے شکر کے لئے .... مسجد میں آجاؤ ....

یہ مسلمانوں کے بازار ہیں اس میں اذان کے ساتھ ہی یہ آواز ہوتی ہے کہ چلو اللہ کی طرف، چلو اللہ کی طرف، سارے کاروبار زندگی معطل ہو جائیں کہ .... اللہ اکبر .... کی پکار آگئی۔

کتنے ہمارے بھائی ایسے ہیں جن کو ہفتے میں ایک سجدہ نصیب نہیں سوائے جمعہ کے، اور کتنے ایسے ہیں جن کو جمعہ بھی نصیب نہیں سوائے عید کے، کتنے ایسے ہوں گے جن کو عید کی نماز نصیب نہیں۔

اللہ تعالیٰ کے گھر پہلی مرتبہ جانا ہوا

فیصل آباد میں گشت کر کے ہم دو آدمیوں کو مسجد میں لائے۔ وہ ہماری دعوت سے بڑے متاثر ہوئے اور کہنے لگے کہ ہم زندگی میں پہلی بار مسجد میں آئے ہیں .... ہم نے کہا، اس مسجد میں پہلی دفعہ، انہوں نے کہا نہیں نہیں .... مسجد میں ہی پہلی دفعہ آئے ہیں .... ہم نے کہا پہلے کبھی نماز نہیں پڑھی ہے؟ .... انہوں نے کہا نہیں پڑھی۔ چالیس سال کے درمیان ان کی عمریں تھیں .... جمعہ کی نماز اور عید کی نماز .... انہوں نے کہا .... نہ جمعہ کی .... نہ عید کی پڑھیں ....

یہ امت اپنے نبی کی وارث ہے .... پہلے کسی امت کو نبی کا وارث نہیں بنایا گیا لیکن اس امت کو حضور اکرم ﷺ کا وارث بنایا گیا .... جس کی وجہ سے اس امت کے درجے کو اتنا اونچا کیا گیا ....

اس امت کا اندر بڑا نرم ہے.......... باہر بگڑا ہوا ہے.......... جس کے دل میں محمد مصطفیٰ ﷺ کا کلمہ ہے اس کو کبھی برا نہ سمجھنا.......... آج جو عورت تمہیں سب سے بڑی فاحشہ نظر آتی ہے.......... اگر ایک قدم اسلام کی طرف بڑھالے.......... تو اسی پر فرشتے قربان ہو جائیں..........

آج کا نوجوان جو ہمیں رقص کرتا ہوا نظر آتا ہے.......... شراب کے جام لٹاتا ہوا نظر آتا ہے.......... یہی ایک قدم نبوی زندگی میں آگے بڑھ جائے.......... تو فرشتے اس کے سامنے زیر ہو جائیں.......... اس کے پیچھے بہت بڑی طاقت ہے.......... محمد مصطفیٰ ﷺ کی عرفات کی دعا ہے.......... اس لئے کسی مسلمان مرد و عورت کو برا نہیں سمجھنا چاہئے.......... یہ بڑی عظیم امت ہے.......... ایسی امت کبھی نہیں آئی.......... اس کی رگوں میں محمد مصطفیٰ ﷺ کا نور ہے.......... یہ کتنا ہی گر جائے مگر ایک دفعہ اس کی آنکھ کھل جائے.......... تو یہ ایسی صحیح ہوگی کہ فرشتے بھی پیچھے رہ جائیں گے۔

یہی تبلیغ کی محنت ہمارے ذمے لگی ہے کہ اس دین کو آگے پہنچا دیا جائے اور ساری دنیا اللہ تعالیٰ کے کلمے سے آباد ہو جائے.......... روشن ہو جائے.......... معمور ہو جائے.......... کوئی نیا کام نہیں شروع ہوا، پرانا کام تھا بھول گئے تھے۔

مدت ہوئی صیاد نے چھوڑا بھی تو کیا
تاب پرواز نہیں راہ چمن یاد نہیں

ایک زمانہ ہوا کہ پنجرے میں قید تھا، اب وہ پرندہ پرواز کی طاقت ختم کر چکا ہے.......... اور اگر اڑے بھی تو اسے پتہ ہی نہیں کہ کس باغ سے پکڑ کر لایا گیا تھا؟ یہ امت دنیا کی کمائی میں ایسا غرق ہوئی کہ آج ان میں پرواز کی طاقت ہی ختم ہوگئی.......... اور پرواز کرنا بھی چاہیں تو انہیں پتہ نہیں کہ کس باغ کے ہم پھول تھے..........؟ اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں یہ اتنی جماعتیں چل رہی ہیں.......... اور اتنے لاکھوں کروڑوں روپے خرچ ہو رہے ہیں۔

13 ارب روپے کہاں سے آئے؟

ابھی اجتماع ہوا ہے.......... تین سو جماعتیں باہر ملکوں میں جانے کے لئے تیار ہوئی

ہیں......... تین سو جماعتوں کا مطلب ہے کہ تقریباً تین ہزار آدمی......... اور ہر جماعت والے کچھ زیادہ خرچ کرتے ہیں......... کچھ کم خرچ کرتے ہیں مگر......... ایک لاکھ روپیہ آسانی سے خرچ ہوتا ہے......... تو تین سو جماعتوں نے جانا ہے......... ایک لاکھ روپیہ تقریباً ہر ساتھی کا خرچہ ہے......... تو یہ صرف تین سو جماعتوں کا خرچہ تقریباً تین ارب روپیہ بن جاتا ہے.........

اور رائے ونڈ سے ان کو تین پیسے بھی نہیں ملے......... یہ سارا کیوں خرچ کر کے جارہے ہیں؟ کہ وہ تبلیغ کو رائیونڈ سے نہیں جوڑ رہے......... تبلیغی جماعت سے نہیں جوڑ رہے......... وہ تبلیغ کے کام کو ایمان سے جوڑتے ہیں......... ہم ختم نبوت سے جوڑتے ہیں کہ ہمارے نبی آخری نبی ہیں، آپ کے بعد کوئی نبی نہیں......... پھر اس کام کے لئے عالم ہونا **شرط نہیں ہے**......... ایک بات بھی تمہیں آتی ہے تو اس کی تبلیغ کرنی شروع کرو......... اتنا تو پتہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ماننے میں نجات ہے......... اس کی دعوت دو۔

سیکھے بغیر گاڑی آگے نہیں چلتی تو سیکھنے کے لئے کہتے ہیں، نکلو تو سہی......... سیکھو تو سہی......... کہو بھی......... اور سکھاؤ بھی......... اور پہنچاؤ بھی......... تو سارے کام ایک ہی وقت میں ہوتے ہیں......... یہ نہیں کہ سیکھ لو پھر کرو......... جو آدمی تیرنا سیکھتا ہے کیا وہ بھی کبھی یہ کہتا ہے پہلے تیرنا سیکھ لوں......... پھر تیروں گا......... وہ تیرنا اور سیکھنا ایک ہی وقت میں کرتا ہے.........

پانی میں سیکھ بھی رہا ہے......... تیر بھی رہا ہے.........۔ کوئی کہے۔ کوئی گاڑی چلانا سیکھ لوں پھر چلاؤں گا۔ وہ تو کبھی بھی نہیں کرسکتا وہ گاڑی کو چلاتا بھی ہے......... سیکھتا بھی ہے......... سیکھنے والے کی ٹکر بھی معاف ہوتی ہے......... اوپر "L" لگادو معاف۔ ابھی ہم آرہے تھے کلمہ چوک میں ٹکر لگا دی۔ "L" والی گاڑی نے موٹر سائیکل گرادی......... اور "L" لگا ہوا ہے۔ بھائی! ہم تو سیکھنے والے ہیں، معاف۔ حکومت پاکستان معاف کر رہی ہے جو ظالم اتنی ہے تو اللہ تعالیٰ تو بہت رحیم ہے۔ اس لئے بھائیو! اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلو اور خود بھی سیکھو اور دوسروں کو بھی سکھاؤ.........

امت کے غم میں رونا سیکھو

میرے بھائیو!

یہ جوامت ٹوٹی پڑی ہے اس حالت پر مر گئے تو کہاں جائیں گے......؟

کوئی اس پر بھی تو ہائے کرنے والا ہو............

یہ ایک دوسرے کے گلے کاٹ رہے ہیں............

ایک دوسرے کے گریبان نوچ رہے ہیں............

کیا اسی لئے اللہ تعالیٰ کا نبی آیا تھا............؟ یہی سبق سکھانے آیا تھا............؟

کیا یہ کلمہ اتنا آسان ہے............؟ کیا یہ دین اتنا سستا ہے............؟

کہ صرف اپنے مسلک کے اختلاف کی وجہ سے ایک دوسرے کے احترام اور عزت کو پامال کر دو............ اس چمن کو آگ لگ گئی............ کہ پچھلے پچاس سال سے کوئی ایک جھونکا بھی بہار کا نظر نہیں آتا............ کوئی پھول کھلتا نظر نہیں آتا............ اجڑے چمن کے مالی سے جا کر پوچھو کہ اس کے دل پہ کیا گزرتی ہے؟ جس زمیندار کی فصل کو آگ لگ جائے............ یا موسم کھا جائے............ اس سے جا کے پوچھو کہ اس پر کیا بیتتی ہے؟

اپنے ہی ہاتھوں اسلام پر کلہاڑی مت چلاؤ

بارڈر کے مسلمانوں سے جا کر پوچھو جو بے چارے گھر سے بے گھر ہو رہے ہیں............ کہ ان پر کیا بیت رہی ہے؟ جن کا آگے سر چھپانے کا در کوئی نہیں............ چھوٹے چھوٹے معصوم بچے در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں............ ان کی آہ وزاری سنو............؟ پتھر بھی موم ہو جاتے ہیں............ ہم کیسے مسلمان ہیں کہ اپنے ہی ہاتھوں اپنے اسلام کے چمن کو کلہاڑا لے کر تباہ کر رہے ہیں............ جس شاخ پر بیٹھے ہیں اسی شاخ کو کاٹ رہے ہیں۔

یہ کون سا اقرار رسالت ہے............؟ یہ کون سی توحید ہے............؟ یہ کون سا عشق مصطفیٰ ﷺ ہے............؟

یہ جو کمپنیوں کے ایجنٹ ہوتے ہیں............ یہ کمپنی کا تعارف کرواتے ہیں............ ان کی دوائیں بیچتے ہیں............ ان کو پوری کمپنی سپورٹ کرتی ہے............ پیسے بھی دیتی ہے............ تنخواہ بھی دیتی ہے............ الاؤنس بھی دیتی ہے............ گھر بھی دیتی ہے............ گاڑی بھی دیتی

ہے...... ہم اللہ اور اس کے رسول کا تعارف کرواتے ہیں، یہ ہمارا کام ہے۔

ہمارے نوجوان کا بھی...... اور بوڑھے کا بھی...... پڑھے لکھے کا بھی...... ان پڑھ کا بھی...... ڈاکٹر کا بھی...... انجینئر کا بھی...... عورت کا بھی...... مرد کا بھی...... غریب کا بھی...... امیر کا بھی......

حضورؐ کے امتی ہونے کے ناتے ہمیں بڑی عزت والا کام ملا...... ہمیں اللہ تعالیٰ نے سفیر بنا دیا...... ہر سفیر کی طاقت اس کی حکومت کی طاقت کے بقدر ہوتی ہے...... ہم اللہ تعالیٰ کے سفیر ہیں...... ہمارے پیچھے اللہ تعالیٰ کی طاقت ہے...... آپ جہاں بھی جائیں اللہ تعالیٰ نے آپ کو سفیر بنا دیا ہے...... آپ میں سے کوئی حکومت کا سفیر بن جائے تو کیسا خوش ہوگا؟

دیگیں چڑھائے گا...... لوگ بھی مبارکباد دینے آئیں گے۔ ارے بھائی!...... ہمیں اللہ تعالیٰ نے اپنا اور اپنے حبیبؐ کا سفیر بنا دیا ہے کہ...... میرا اور میرے حبیبؐ کا پیغام بھی پھیلائیں گے...... پوری دنیا کے انسانوں کو یہ بات سمجھانا کہ...... سب کچھ اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے...... یہ ہمارا کام ہے...... ہم آپ حضرات کی خدمت میں ایک غم...... اور ایک درد...... اور ایک فکر کو لے کر آئے ہیں...... اور ہماری یہ تڑپ اور تمنا ہے کہ...... ہر امتی اس درد اور غم والا بن جائے۔......

حضورؐ والے غم کو اپنا غم بنالیں

میرے بھائیو! آج دنیا میں پھر کے دیکھو...... ساری کائنات میں...... مسلمان کے ہر گھر اور ہر بازار میں...... حضور ﷺ والا غم مٹا ہوا ہے۔ ہم یہ عرض کر رہے ہیں اور ہر ایک کی منت کر رہے ہیں...... اور ہر ایک کے دروازے پر جا کر...... اور ہر ایک کی دکان پر جا کر...... ایک بات عرض کر رہے ہیں کہ حضور ﷺ تمہیں اپنا وارث بنا کر گئے ہیں......

اور اب اسی کی امت کو سمجھانا پڑ رہا ہے کہ تبلیغ تمہارا کام ہے...... تبلیغی جماعت کسی ایک کی جماعت نہیں...... بلکہ ہر مسلمان مبلغ اسلام ہے۔

فقیر اور بادشاہ مگر قبر ایک ہی

قطر میں ہماری جماعت گئی ہوئی تھی ...... واپس آرہے تھے ...... ائیر پورٹ پر اترے تو راستے میں ایک محل دیکھا ...... بہت لمبا چوڑا ...... میں نے سمجھا شاید شاہی خاندان میں سے کسی کا ہے ...... تو میں نے پوچھا یہ کس امیر کا ہے ...... ؟ تو وہ ہمارے ساتھی بتانے لگے کہ یہ شاہی خدا ندان کا تو نہیں لیکن یہ قطر کا سب سے بڑا تاجر تھا ...... قطر میں سب سے زیادہ مالدار اور سب سے بڑا تاجر اور یہ اس کا محل ہے ...... بنایا ...... پانچ سال رہنے کی نوبت آئی پھر مر گیا ...... اور جہاں اس کی قبر ہے وہاں قطر کا سب سے فقیر بدو دفن ہے ...... ایک طرف قطر کا امیر ترین تاجر ہے اور اس کے پہلو میں قطر کا غریب ترین بدو ...... جو سارا دن بھیک مانگ کے چلتا تھا ...... ان دونوں کی قبر ساتھ ساتھ ہے کہ قبر میں دونوں کو برابر کر دیا گیا ...... مر کے مر جاتے تو مزے ہو جاتے ...... مر کے مرنا نہیں ......

بداعمال شخص اور عذابِ قبر

میرے اپنے قریبی گاؤں کا واقعہ ہے ...... وہاں ایک زمیندار مر گیا، اس کے لئے قبر کھودی گئی ...... تو قبر کالے بچھوؤں سے بھر گئی ...... اسے بند کر کے دوسری قبر کھودی گئی ...... اور لحد بنائی گئی تو وہاں پر بھی کالے بچھوؤں سے قبر بھر گئی ...... تین قبریں بنیں تو تینوں قبروں کا یہی حال ہوا ...... یہ زمین کے بچھو نہیں ہیں بلکہ یہ اس کی بداعمالیوں کے بچھو ہیں ...... یہ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی پردہ اٹھا کر دکھلاتا ہے ...... اسی طرح ہم سب سے اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ ذرا سنبھل کے چل ...... سب سے بڑا محسن دنیا کا اس وقت کون ہے ...... جو ان کو دوزخ سے بچالے ...... وہ محسن نہیں ہے کہ روٹی پر لڑادیں ...... زمین پر لڑادیں ...... کپڑے پر لڑادیں ...... محسن وہ ہے ...... جو دنیا والوں کو دوزخ سے بچالے ...... تبلیغ دنیا کو جہنم سے بچانے کی محنت کا نام ہے ...... یہ ہمارے نام لکھوانے سے لازم نہیں ...... ختم نبوت کا عقیدہ دل میں پکڑا تو ساتھ ہی تبلیغ ذمہ ہو گئی ...... اگر ہمارے ذمہ نہیں ...... مسلمان کے ذمہ نہیں ...... تو پھر آپ بتادو کس کے ذمہ ہے؟

میانی شریف کے ایک قبرستان پر گزر

میں میانی شریف قبرستان گیا ...... ایک ساتھی کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کے لئے ...... ایک قبر نے مجھے روک لیا ...... ایسی شکستہ اور ایسے برے حال میں کہ میں نے کہا، شاید اس کو سب نے ہی بھلا دیا ...... کوئی یہاں آتا ہی نہیں ...... حالانکہ میرا اس سے کیا واسطہ؟ لیکن ایمانی رشتہ ہے جو ہر مسلمان کا دوسرے سے ہے ...... تو میرے قدم رک گئے اور میں قبر کو دیکھنے لگا کہ یا اللہ اس طرح بھی انسان مٹ جاتے ہیں ...... پھر میں نے قریب ہو کر اس کے کتبے کو پڑا تو لکھا ہوا تھا ...... ''رستم ہند'' ...... میرے آنسو نکل پڑے ...... کہ یہ رستم ہند کی قبر ہے ...... تاریخ پیدائش 1844ء اور 1908ء تاریخ وفات لکھی تھی ...... مجھے اپنے ساتھی کی فاتحہ بھول گئی ...... اور میں نے اس کی قبر پر فاتحہ شروع کر دی ...... کہ اس کی قبر پر کوئی آتا ہی نہیں ہوگا ...... یہ بے چارا کس حال میں پڑا ہوا گا۔

یہ بے وفائی کب تک کرتے رہو گے؟

شراب کا نشہ بھی ایک دن ختم ہو جاتا ہے

میرے بھائیو اور بہنو!

ہم کب تک اپنے جسم و جان کے ساتھ وفا کریں گے؟ ...... تو اللہ تعالیٰ سے وفا کر لیں ...... وفا کرنا انسان کی سرشت ہے ...... بے وفائی کرنا بھی انسان کی سرشت ہے ...... انسان بے وفا بھی ہے ...... باوفا بھی ہے ...... اگر اللہ تعالیٰ سے وفا ہو جائے گی ...... تو نفس و شیطان کے بے وفا بن جائیں گے ...... پھر مزے ہی مزے ہوں گے ...... اور اگر اللہ تعالیٰ کے بے وفا ہو گئے ...... پھر نفس و شیطان کے وفادار بنیں گے ...... پھر مصیبت ہی مصیبت ہے ...... آج ہر گھر بجلی کے قمقموں سے روشن ہے ...... لیکن دل کالی رات سے زیادہ تاریک ہے ...... مصنوعی قہقہے گونجتے ہیں ...... مگر ان کے دل خون کے آنسو روتے ہیں ...... چہرے

ان کے چمکتے ہیں .... پر اندر ان کے ویرانی ہے .... لباس ان کے زرق برق ہیں پر اندر ان کے خاک آلود ہیں .... کوئی اندر اتر کے دیکھ نہیں سکتا۔

جس زندگی کو موت کھا جائے وہ بھی کوئی زندگی ہے

آج کی دنیا اور آج کی انسانیت کتنی دکھی انسانیت ہے .... کیونکہ اللہ تعالیٰ کے بے وفا ہو گئے .... تو اللہ تعالیٰ کیا کہہ رہا ہے ....

ارے! مٹ جانے والی بھی کوئی سلطنت ہوتی ہے .... ڈوب جانے والا بھی کوئی عروج ہوتا ہے ....

جس زندگی کو موت کھا جائے وہ بھی کوئی زندگی ہے ....

جس جوانی کو بڑھاپا کھالے وہ بھی کوئی جوانی ہے

جن خوشیوں کو غم نگل جائیں وہ بھی کوئی خوشیاں ہیں ....

جس مال پر فقر کا ڈر ہو وہ بھی کوئی مال ہے ....

جس صحت کے پیچھے بیماریاں ہوں وہ بھی کوئی صحت ہے ....

جس محبت کے پیچھے نفرتیں ہوں .... وہ بھی کوئی محبت ہے ....

اور جن گھروں نے اجڑ جانا ہو .... جہاں مکڑیوں کے جالے تن جانے ہوں ....

کل بیت وان قالت سلامتها .... یوما ستدر که النقباء والحبب ....

بڑے بڑے محل ذرا جا کر دیکھو تو سہی! .... آج وہاں مکڑیوں کے جالے ہیں .... مینڈکوں کا گھر ہے .... چوہوں کا گھر ہے .... مکڑیوں کا راج ہے ....

اور اس پہ راج کرنے والوں کو آج کیڑے کھا گئے .... اور ان کیڑوں کو اگلے کیڑے کھا گئے .... اور وہ کیڑے بھی مر کے مٹی ہو گئے .... اور ان کی قبریں اکھیڑ دی گئیں .... دنیا کا فاتح اعظم چنگیز خان ہے .... کوئی اس کی قبر تو بتا دے؟

فاتح اعظم چنگیز خان کی آج قبر نہیں ہے ....

دنیا ہماری محنت کا میدان نہیں .... ہم تو اللہ تعالیٰ کا گیت گاتے ہیں ....

گودو پہلوان کی کہانی

یہ تھانہ گودو پہلوان مرحوم .... یہ رائے ونڈ آیا ہے .... میں رائے ونڈ میں پڑھتا تھا .... یہ وہ شخص تھا .... جس نے سارے عالم کو چیلنج کیا اور کوئی اسے گرا نہ سکا .... تو میں نے جب اسے دیکھا تو نہ یہ کھڑا ہو سکتا تھا .... نہ بیٹھ سکتا تھا .... اسے سہارے سے اٹھایا گیا .... سہارے سے بٹھایا گیا .... تو یہ کائنات نے اکھاڑے میں آ کے اعلان کیا جسے کوئی نہ ہرا سکا .... اسے وقت کے بے رحم پہیئے نے .... لیل و نہار کی گردش نے ایسا چت کیا کہ اٹھنے کے قابل نہیں رہا۔

یہاں موت کا رقص جاری ہے ....
یہاں ہر قدم پر زندگی شکست کھا رہی ہے ....
اور مسلسل شکست کھا رہی ہے ....
ہر قدم پر موت جیت رہی ہے ....

فلو لا اذا بلغت الحلقوم وانتم حینئذ تنظرون ونحن اقرب الیه منکم ولکن لا تبصرون فلو لا ان کنتم غیر مدینین ترجعونها ان کنتم صدقین.

جب موت پنجے گاڑتی ہے .... وہ سکندر تھا یا چنگیز تھا .... وہ دارا تھا یا ہلاکو تھا .... تیمور تھا یا محمود تھا .... ذوالقرنین تھا یا دانیال تھا .... سب اس کے ہاتھوں شکست کھا گئے .... خاک میں خاک ہو گئے۔

ڈپٹی کمشنر مصطفیٰ زیدی کی موت

مصطفیٰ زیدی ایک ڈپٹی کمشنر مر گیا تھا .... تو اس کا پوسٹ مارٹم کیا گیا۔ میں اس وقت لاہور میں پڑھتا تھا .... اس وقت کی بات ہے تو اخبار والے نے لکھا وہ مصطفیٰ زیدی جو جہاں سے گزرتا تھا .... خوشبوؤں کے ہالے ساتھ لے کر گزرتا تھا .... آج جب اس کی قبر کو کھولا گیا تو سارے قبرستان میں اس کے جسم کی بدبو سے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا .... جس انسان کا انجام ایسا

ہونے والا ہو..... کچھ تو سوچنا چاہئے نا..... ہمارے دن رات کے کیا مسائل ہیں.....؟

نرس کی مریض سے التجا! آپ مجھ سے شادی کرلیں

گلاسکو میں ہمارا ایک ساتھی تھا..... بیمار ہو گیا..... ہسپتال میں داخل ہوا..... تین دن تک داخل رہا..... چوتھے دن نرس اس سے کہنے لگی..... جوانچارج نرس تھی..... آپ مجھ سے شادی کر لیں..... اس نے کہا کیوں؟ میں مسلمان ہوں..... تیرا میرا ساتھ نہیں ہو سکتا..... کہنے لگی میں مسلمان ہو جاؤں گی..... کیا وجہ ہے؟ کہا، میری جتنی سروس ہے ہسپتال میں، میں نے آج تک کسی مرد کو کسی عورت کے سامنے آنکھیں جھکاتے نہیں دیکھا سوائے تیرے..... تم میری زندگی میں پہلے شخص ہو..... جو عورت کو دیکھ کر نظر جھکا لیتے ہو..... میں آتی ہوں..... تو تم اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہو..... اتنا بڑا حیا سچے دین کے سوا کوئی نہیں سیکھ سکتا..... آنکھوں کی حفاظت نے اس کے اندر اسلام داخل کر دیا..... مسلمان ہو گئی..... دونوں کی شادی ہو گئی..... وہ لڑکی اب تک کتنی لڑکیوں کو اسلام میں لانے کا ذریعہ بن چکی ہے..... کتنی وہاں کی برٹش خواتین مسلمان ہو چکی ہیں۔

مولانا طارق جمیل کے والد کا رونا

میرے والد صاحب کبھی کبھی رویا کرتے تھے..... کہ ہم نے تمہیں چنا کس کام آیا؟ ایک بیٹی فیصل آباد ہے..... ایک لاہور ہے..... تو ہر وقت تبلیغ میں رہتا ہے..... اور چوتھا ڈاکٹر میں کبھی کہیں..... کبھی کہیں رہتا ہوں..... ہم دونوں اکیلے کے اکیلے رہ گئے..... مجھے بھی کبھی رونا آ جاتا تھا..... میں ان سے کہتا..... ابا جان! بس چند دنوں کی بات ہے..... پھر اللہ تعالیٰ ایسا اکٹھا کرے گا..... کہ جس کے بعد کوئی جدائی نہیں ہوگی..... جب ان کا انتقال ہوا..... تو ہمارے ساتھی نے ان کو خواب میں دیکھا..... کہ جنت میں ایک گنبد نما یا بارہ دری ہے..... جس میں وہ بیٹھے ہوئے ہیں..... انہوں نے کہا..... میاں صاحب آپ کہاں چلے گئے.....؟ اچانک انتقال فرمایا تھا..... انہوں نے کہا..... ہم تو بہشت کے تختوں پر

ہیں.......... آمنے سامنے بیٹھے ہیں.......... انہوں نے کہا.......... آپ ہمیں چھوڑ کے چلے گئے.......... کہنے لگے.......... نہیں.... نہیں.... عنقریب ہم سب اکٹھے ہو جائیں گے.......... اکٹھے ہونے کی جگہ اللہ تعالیٰ نے جنت بنائی ہے.......... دنیا.......... تو دنیا کے کاروبار میں بھی جدا کر دیتی ہے.......... اور اگر دین کے لئے جدائی ہوگئی.......... تو پھر کون سی بڑی بات ہے.......... اللہ تعالیٰ ہمیشہ اکٹھا کر دے گا۔

ایڈمرا میں چند لڑکیوں کا قبول اسلام

ہماری ایک جماعت ایڈمرا گئی تو نماز پڑھانے والے نوجوان امام نے سلام پھیرا تو چند لڑکیاں قریب آ گئیں۔لڑکی نے پوچھا تم انگریزی جانتے ہو.......... ؟ کہا جانتا ہوں.......... کہا یہ کیا کیا ہے.......... یہ واقعہ مجھے اشفاق احمد نے سنایا جو کہ ڈرامہ نویس ہیں۔اس نے کہا، میں اور میری بیوی بھی وہاں بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے کہا، آؤ ہم دیکھتے ہیں، یہ لڑکیاں اس سے کیا کہتی ہیں؟ وہ انگریزی میں امام سے کہنے لگیں، یہ تم نے کیا کیا ہے.......... ؟ نوجوان کہنے لگا، ہم نے عبادت کی ہے.......... وہ کہنے لگیں آج تو اتوار نہیں ہے۔لڑکے نے کہا، یہ ہم دن میں پانچ مرتبہ کرتے ہیں.......... لڑکی کہنے لگی یہ تو بہت زیادہ ہے۔

لڑکے نے اس پر واضح کیا، اللہ تعالیٰ کے احسانات کو سامنے رکھا جائے تو یہ بہت تھوڑا ہے.......... اور یہی وہ عمل ہے جو سکون کی بہار لاتا ہے.......... یہ تو مشقت نہیں یہ تو راحت ہے.......... پھر لڑکی نے ہاتھ بڑھایا جانے کے لئے تو اس نوجوان نے کہا، میں معافی چاہتا ہوں کہ میں یہ ہاتھ آپ سے نہیں لگا سکتا.......... اس نے کہا کیوں؟ اس نے کہا، یہ میری بیوی کی امانت ہے.......... تو وہ لڑکی کھڑی کھڑی زمین پر گر گئی۔

اس کی چیخ نکلی اور وہ رونے لگی اور کہنے لگی کہ کتنی خوش قسمت ہے وہ بیوی جس کو ایسا خاوند ملا۔ کاش یورپ کے مرد بھی ایسے ہوتے اور سسکیاں لیتی ہوئی وہاں سے چل دی۔

اشفاق احمد اپنی بیوی سے کہنے لگا، بانو آج وہ تبلیغ ہوئی ہے جو لاکھوں کتابوں سے بھی نہیں ہو سکتی.......... آج اس نے ایک عمل سے کر کے دکھادی۔

خاندانی منصوبہ بندی حقیقت یا فسانہ

آج یہ نعرہ خوب لگتا ہے کہ آبادی بڑھ رہی ہے، مت آبادی بڑھاؤ میں مدرسہ چلاتا ہوں ...... مجھے پتہ ہے کہ میرے مدرسہ میں 300 لڑکوں کی گنجائش ہے۔ اس کے بعد ہم کہتے ہیں ہمارے یہاں داخلہ بند ہے۔ ہم انسان ہو کر بھی گنجائش کو جانتے ہیں اور تنگی کو جانتے ہیں۔ کیا اللہ رب ہو کر نہیں جانتا کہ مجھے پاکستان میں کتنے پیدا کرنے ہیں ...... اس کا علم اتنا گھٹ گیا؟ کیا اس کے خزانے کم ہو گئے۔ اگر دو بچے ہیں، اگر ایک مر گیا تو کیا کرو گے؟

میرا ایک دوست میرے ساتھ گورنمنٹ کالج میں پڑھا کرتا تھا ...... گرنگو گرنگو ہم اس کو کہا کرتے ہیں۔ ایک زبردست آدمی تھا، مری سے دوڑتا تھا تو اسلام آباد تک پیدل چلا آتا تھا۔ مری سے اسلام آباد 45 کلومیٹر کا سفر ہے۔ بریگیڈیئر کا بیٹا تھا اس کی ماں بھی بڑے اونچے خاندان کی تھی ...... وہ شراب میں آوارگی میں پڑ گیا، گوروں سے اس کی دوستیاں ہو گئیں۔ اسلام آباد میں رہتا تھا، بڑے بڑے عجیب کام شروع کر دیئے۔

ہماری جماعت اسلام آباد گئی تو ایک آدمی مجھ سے کہنے لگا کہ آپ کا کوئی دوست ہے، اس نے یہاں بڑا گند پھیلایا ہوا ہے ...... آپ سے اس کو ملانا ہے ...... مجھے اس کا نام بھول گیا تھا ...... ملاقات کا وقت طے ہوا ...... اللہ تعالیٰ کے حکم سے اجتماع میں بارش ہو گئی ...... ملاقات نہ ہو سکی۔

اجتماع میں خشک جگہ تلاش کرتے کرتے میں ایک جگہ سنتیں پڑھنے لگ گیا۔ جب میں نے سلام پھیرا تو اسے ایک جگہ بیٹھے دیکھا۔ ایک دم مجھے خیال آیا کہ یہی مصطفیٰ ہے ...... اس نے مجھے غور سے دیکھا، میں نے اسے غور سے دیکھا لیکن نہ اس نے پہچانا نہ میں نے پہچانا۔ میں شرم کے مارے اس سے پوچھ نہ سکا، اس کا حلیہ بھی کافی حد تک بدلا ہوا تھا۔ سونے کے بندے اس نے کانوں میں پہنے ہوئے تھے۔ عجیب سا لباس پہنا ہوا تھا ...... جب نماز ختم ہو گئی تو میں نے ایک ساتھی سے کہا یہ جو نوجوان بیٹھا ہوا ہے اس سے پوچھو، تمہارا نام مصطفیٰ ہے؟ اگر یہ کہے کہ میرا نام مصطفیٰ ہے تو اس سے کہنا کہ تمہیں طارق جمیل بلا رہا ہے۔ تو وہ اس کے پاس گیا، پھر مصطفیٰ بھاگ کر میرے پاس آیا، پھر مجھ سے کہنے لگا کہ میں

نے سنا کہ تو تبلیغ کا بڑا بگ شاٹ بن گیا ہے۔ میں نے کہا میں تو کچھ نہیں ہوں تو کہنے لگا، میں نے تو تیرے بارے میں بہت کچھ سنا ہے۔ یہ ہماری پہلی ملاقات تھی پھر ہم اس سے ملتے رہے، ملتے رہے۔

آخر اس نے چلہ لگایا، چلہ لگانے کے بعد سارے گناہ چھوڑ دیئے .... آوارگی .... بدکاری .... شراب بھی چھوڑ دی۔ پھر دوبارہ گوروں سے دوستی ہوئی تو شراب شروع کر دی مگر زنا کے قریب نہ گیا، جوئے کے قریب نہ گیا۔

ایک دن میری اس سے ملاقات ہوئی۔ میں نے کہا، احمد مصطفیٰ یہ بھی چھوڑ دو۔ کہنے لگا 2000ء میں تین چلے لگاؤں گا، پھر پکی توبہ کرلوں گا .... حج بھی کروں گا .... اماں کو بھی کراؤں گا .... یہ 96ء کی بات ہے۔ میں نے کہا، تیرے پاس کیا گارنٹی ہے کہ تو 2000ء تک جئے گا؟

کہنے لگا نہیں مرتا ہوں۔ پھر 96 کے ستمبر میں اس سے بات ہوئی تھی اور اکتوبر 96 کو پتہ چلا کہ احمد کا انتقال ہو گیا .... مگر ایک بات وہ پانچ وقت کا پکا نمازی تھا، وہ اس حال میں بھی نماز نہیں چھوڑتا تھا۔

میں اس کے جنازہ میں گیا، پھر اس کے گھر گیا تعزیت کے لئے۔ اس کی والدہ کو پتہ چلا کہ میں باہر بیٹھا ہوں۔ انہوں نے مجھے اندر بلوایا، میں اندر چلا گیا، پھر اس کی ماں بچوں کی طرح رونے لگی اور کہنے لگی۔ احمد تجھے بڑا یاد کرتا تھا اور کہتا تھا میرا ایک ہی دوست ہے جس نے مجھے سچا راستہ دکھلایا۔ پھر کہنے لگی، میں نے اس بریگیڈیئر کو بہت سمجھایا، دو بچے ٹھیک نہیں، اولاد مانگنی چاہئے مگر وہ یہی کہتا کہ بچے دو ہی اچھے۔

پھر دونوں میاں بیوی کو ایسا صدمہ ہوا، دونوں میاں بیوی ایک ہی رات میں سوئے ہوئے سو گئے .... آج ان کا چار کینال کا خوبصورت محل ویران پڑا ہے۔

میرے بھائیو!

یہ بڑی گہری چالیں ہیں ہماری نسل کو برباد کرنے کے لئے۔ آج اگر کسی عورت کے بچے زیادہ ہوں تو اس کو طعنے ملتے ہیں، کیسی بے وقوف عورت ہے۔ آج آپ یورپ جائیں ۱۰۰ گاڑیاں گزرتی دیکھیں گے مگر بچہ شاید ہی کسی گاڑی میں بیٹھا نظر آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ہمارے تو ڈگیوں میں بھی بچے نظر

آتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت کا ادنیٰ نمونہ! ہمالیہ پہاڑ

جب ہم بنگلہ دیش جارہے تھے .... نیپال کے راستے سے .... ہم کھٹمنڈو سے آگے چلے تو کیپٹن نے اعلان کیا .... آپ لوگ خوش قسمت ہیں کہ آج ہمالیہ کا مطلع صاف ہے .... سارے سال میں صرف چند دن کے لئے اس چوٹی پہ بادل نہیں ہوتے .... آج اس پر بادل نہیں ہیں .... آپ سب حضرات اس کو ملاحظہ فرمائیں .... تو میں اس طرف بیٹھا ہوا تھا تو دوسری طرف ہم بھاگ کر گئے تو اللہ تعالیٰ کا شاہکار نظر آیا .... جو خاموش زبان میں کہہ رہا تھا اللہ اکبر .... جو خاموش زبان سے کہہ رہا تھا، میں مخلوق ایسی ہوں تو میرا خالق کیسا ہوگا؟ جو خاموش زبان سے کہہ رہا تھا .... کہ جب میں اتنا مضبوط ہوں تو میرا بنانے والا کتنا مضبوط ہوگا .... جو اپنی خاموش زبان سے پکار پکار کے کہہ رہا تھا جب میں اتنا طاقتور ہوں تو میرا بنانے والا کتنا طاقتور ہو گا .... وہ ہمالیہ .... وہ شاہکار میں نہیں بھول سکتا .... پھر اس کے بعد کئی مرتبہ وہاں سے گزرے .... بادل ہی نظر آئے .... بس وہی ایک ہی دفعہ بادل کے بغیر دیکھا تو زبان بے ساختہ پکار اٹھی .... اللہ اکبر سبحان الخالق ....۔

جنید جمشید اور سکون کی تلاش

ارے دنیا میں پاکستان کا سب سے بڑا گلوکار جنید جمشید جب اپنے گانے کے عروج پر تھا .... 1997ء میں مجھے ملا .... مجھ سے کہنے لگا ایک نوجوان جن لذتوں کے خواب دیکھتا ہے، جن صورتوں مورتوں سے خوابوں میں عشق کرتا ہے .... وہ سب مجھے حاصل ہوئیں .... میرے دائیں بائیں زندگی رقص کر رہی ہے .... حسن میرے دائیں بائیں رقص کر رہا ہے .... لیکن میرے اندر اندھیرا ہے .... میں وہ کشتی ہوں جس کی کوئی منزل نہیں۔ میں وہ کشتی ہوں جس کا کوئی گھاٹ نہیں۔ مجھ سے کہنے لگا، یہ کیوں ہے؟

میں نے کہا، میرے عزیز اس دل پر اللہ تعالیٰ کا پہرہ ہے ....

یہاں نہ عورت جاسکتی ہے نہ موسیقی جاسکتی ہے .... نہ دولت جاسکتی ہے۔
یہ دل کے کان پیسے کی کھنک نہیں سنتے ....
دل کی آنکھیں پیسوں کی چمک نہیں دیکھتیں ....
یہ دل ان تمام خرافات کی چیزوں سے نا آشنا ہے ....
اسے صرف اللہ چاہئے! جس دن اللہ تعالیٰ اس دل میں آجائے ....
اس دن تیرے دل کی کشتی کو ساحل ملے گا .... تیری کشتی کو گھاٹ ملے گا ....
تیرے اندھیرے کو اجالے ملیں گے .... تیری زندگی کو منزل ملے گی۔
آج کا نوجوان سمجھتا ہے کہ:
شاید موسیقی سے .... دل بہل جائے ....
شاید مال کی چمک سے .... دل بہل جائے ....
شاید مورت اور صورت سے .... دل بہل جائے ....
یہ مٹی کی صورتیں .... یہ دھوکے کا گھر .... یہ مچھر .... یہ مکڑے کا جالا ....
یہ گناہ کا گھاٹ۔

جاؤ ٹوٹی قبریں دیکھو .... حسن کے انجام کو دیکھو .... چڑھتا ہوا سورج نہ دیکھو مغرب میں ڈوبتا سورج دیکھو ....

جوانی کو نہ دیکھو .... بڑھاپے کی جھریاں دیکھو .... گانا نہ سنو .... رونے والیوں کی بین سنو، دلہن کا گھر نہ دیکھو .... ٹوٹی قبریں دیکھو۔ چلتی باراتیں نہ دیکھو .... اٹھتے جنازے دیکھو۔ سیاست دانوں کے جلسے نہ دیکھو .... یہ خود بھی اندھے .... ان کے نعرے لگانے والے بھی اندھے۔ عنقریب خوفناک قبر کا منہ کھلے گا .... اور اس وقت تم کو یاد آئے گا .... ہائے ہائے !!!! میں کیا کر بیٹھا .... اس وقت کوئی فائدہ نہ ہوگا ....

ارے اگر اس وقت تیری آنکھ سے ایک قطرہ آنسو بھی نکل گیا .... جو مکھی کے سر کے برابر ہوگا .... تو تیرے ہزاروں برس کے گناہ اللہ تعالیٰ دھو کے معاف کردے گا ....

جنید کے رونے نے مجھے بھی رُلا دیا

میں نے کہا، تو جہاں تلاش کرتا ہے، وہاں یہ سودا ملتا نہیں......... جہاں ملتا ہے وہاں تو آتا نہیں......... تو کام کیسے بنے گا؟ درد دائیں گھٹنے میں ہے......... دوا بائیں گھٹنے میں لگ رہی ہے......... درد اپنی جگہ پہ......... دوا اپنی جگہ پہ۔

مرض　بڑھتا　گیا　جوں　جوں　دوا　کی

اب اللہ تعالیٰ نے اسے 1997ء سے 2003ء میں استقامت دی......... اور وہ بدلا......... اور داڑھی رکھی......... اور مجھ سے بڑی پگڑی......... تو ٹی وی وغیرہ میں بہت سے لوگوں نے اسے ناچتے دیکھا ہوگا......... میں نے اس نوجوان کو رات کو بچے کی طرح تڑپ تڑپ کر روتے دیکھا ہے......... کہ یا اللہ! میں کیا کر بیٹھا......... میں نے کتنوں کو گمراہ کیا.........

وہ ایسا رویا کہ میں بھی رو پڑا اس کا رونا دیکھ کر......... اگر ان چیزوں میں سکون ہوتا......... تو یوں دنیا برباد نہ ہوتی......... یوں دنیا کے سینے ویران نہ ہوتے......... دل کالے نہ ہوتے۔ آجاؤ......... آجاؤ......... اللہ تعالیٰ پکار رہا ہے.........

.... یایتھا النفس المطمئنہ.........

مولانا طارق جمیل کا دعوت کے میدان میں پہلا قدم

1971ء میں......... میں ۳ دن میں گیا تھا......... وہیں ۳ دن سے ۴ مہینے کئے......... تو ہمارے علاقے میں مشہور ہوگیا کہ بھئی وہ مولوی بخش کے بیٹے کو مولوی اغواء کر کے لے گئے......... یہ سارے علاقہ میں مشہور ہوگیا......... ایک تبلیغ میں جانا کیا اغوا ہوگیا.........

بس میں نے کالج چھوڑ کر مدرسہ میں داخل ہونے کا ارادہ کیا تو والد نے بھی ڈنڈا اٹھا لیا......... والدہ نے کہا......... تمہیں عاق کر دیں گے......... گھر سے نکال دیں گے......... تو ملا بننا چاہتا ہے......... ہماری ناک کٹوانا چاہتا ہے......... ہم نے درجنوں پیسے خرچ کئے......... اب تو کہتا ہے میں ملا بنوں گا......... ہم ہرگز یہ برداشت نہ کریں گے.........

یہ آج سے ۲۶ سال پہلے کا دور بتا رہا ہوں .... آج وہ دور ہے کہ شہزادوں کی اولاد ہمارے مدرسے میں آ کر دین پڑھ رہی ہے .... شہزادوں کے بچے چٹائیوں پر بیٹھ کر قرآن وحدیث پڑھ رہے ہیں .... تو نیت کریں کہ اللہ تیری مان کر چلیں گے .... اور تیرے نبی کے طرز پہ زندگی گزاریں گے .... آدمی جب نیت کر لیتا ہے تو اسی دن سے اجر شروع ہو جاتا ہے .... ۵ وقت نماز کا اہتمام ہو .... جس میں کبھی بھی ناغہ نہ ہو .... نہ سفر میں نہ حضر میں .... قرآن پاک کی تلاوت .... اللہ تعالیٰ کا ذکر .... اپنی اولادوں کو دین سکھانے کا جذبہ .... اپنے گھروں میں دین لانے کی مشق کی جائے اور اللہ تعالیٰ سے مانگا جائے کہ اللہ پاک ہماری زندگی کو اسلام کے پھیلنے کا ذریعہ بنائے۔

۷۰ پی ایچ ڈی مسلمان ہو گئے

میں 1998ء میں امریکہ گیا تھا .... وہاں پر ہمارے ایک دوست ہیں .... پی ایچ ڈی فزکس کا سیمینار تھا .... یونیورسٹی میں ساڑھے چار سو پی ایچ ڈیز مدعو تھے .... ان میں ان کا ایک مقرر تھا .... اس نے بھی پی ایچ ڈی کی تھی .... اس نے عیسائیت پر تقریر کی .... پھر اس نے کہا کہ .... کچھ سوال جواب ہو جائیں .... تو مصری عالم نے کھڑے ہو کر کہا .... میرا ایک سوال ہے کہ خدا تین نہیں بلکہ ایک ہی ہے .... مقرر نے کہا کہ کیا تمہارے پاس کوئی دلیل ہے .... تو اس مصری نے کہا، قرآن پاک آسمانی کتاب ہے ....

اس میں اللہ تعالیٰ کا دعویٰ ہے .... قل ھو اللہ احد .... تو اس مقرر نے کہا

اس کی کیا دلیل ہے .... ؟ کہ یہ آسمانی کتاب ہے .... ؟ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے؟

میں نے کہا تمہارے پاس سپر کمپیوٹر ہے .... اس کو اس میں ڈالو .... دیکھو ....

اس میں انیس کا ہندسہ کہیں ٹریول کرتا ہے .... اگر نہیں تو سمجھو یہ اللہ تعالیٰ کی کتاب نہیں .... تم اپنی انجیل بھی اس میں ڈالو .... تم دیکھو گے کہ وہ قدم قدم پر ٹوٹے گا .... اسی ہندسہ کے ساتھ اس کو جوڑنا ہوگا .... اگر میری بات سچی ہوگی .... اگر یہ تحقیق سچی ہوگی تو میری بات بھی سچی ہو گی ....

تو اس نے ایک ہفتہ کی مہلت مانگی...... ایک ہفتہ کے بعد پھر سیمینار ہوا...... انہوں نے کہا کہ بھئی ہم نے پورا ہفتہ ریسرچ کیا ہے...... انیس کو ہم نے دائیں بائیں ہوتے نہیں دیکھا...... اتنی بڑی کتاب کو صرف ایک ہندسہ پر جمع کرنا صرف اللہ تعالیٰ ہی کا کام ہے...... کوئی ریاضی دان یہ نہیں کر سکتا...... اس پر ۷۰ پی ایچ ڈیز مسلمان ہوئے اور وہ مقرر اور پادری خود بھی مسلمان ہوا۔

مولانا کو علم حاصل کرنے کی پہلی ترغیب

بھائیو!

آپ سے گزارش یہ ہے کہ آپ حضرات اس محنت کو اس تبلیغ کو کام بنا کر کریں...... ایک دور تھا جب ہمیں پوچھتا بھی کوئی نہیں تھا...... ہر طرف سے بس دھکے ہی دھکے تھے...... ایک وقت آیا کہ شہر کا سب سے معزز طبقہ ہمیں بلاتا ہے کہ آؤ بھائی بات کرو...... میں میڈیکل کا اسٹوڈنٹ تھا...... میرے والد صاحب مجھے ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے...... میرا تعلق ڈسٹرکٹ خانیوال سے ہے...... میرا تعلق زمیندار گھرانے سے ہے...... باپ مر گیا...... ہم دو بھائی رہ گئے...... میرا چھوٹا بھائی ہارٹ اسپیشلسٹ ہے لاہور میں اور مجھے اللہ تعالیٰ نے ادھر راغب کر دیا...... میں اللہ تعالیٰ کی تقدیر پر راضی خوش ہوں۔ تو میں گورنمنٹ کالج میں تھا تو میرا ایک دوست مجھے تین دن کے لئے لے کر گیا...... زبردستی کھینچ کر لے گیا۔ وہیں سے اللہ تعالیٰ نے میری زندگی کا رُخ موڑا...... وہیں سے میں نے چار مہینہ تبلیغ میں لگائے۔

چار مہینہ کے آخر میں تھا تو مجھے ایک لڑکے نے کہا، تم کیا کرتے ہو؟

میں نے کہا کہ میں ڈاکٹر بننا چاہتا ہوں......

اس نے کہا...... تیرا باپ کیا کرتا ہے؟

میں نے کہا...... زمیندار ہے......

کہا...... پھر تمہیں کیا ضرورت ہے ڈاکٹر بننے کی...... روٹی تو ویسے ہی گھر کی ہے...... علم پڑھ لے...... آخرت بن جائے گی۔

رائے ونڈ مدرسہ میں داخلہ

اللہ تعالیٰ نے اس کی بات کو ذریعہ بنایا اور میں رائے ونڈ کے مدرسہ میں داخل ہو گیا.............. میں نے وہاں اپنی تعلیمی زندگی کے آٹھ سال گزارے.......... ایک جلسہ میں تھا 1972ء میں.............. لوگ بہت گالیاں دیتے تھے.......... دھکے دیتے تھے کہ تم وہابی ہو.......... وہ بے چارے وہی کہتے.......... جیسا ان کے مولویوں نے پٹی پڑھائی تھی۔ ایک دن میں نے تنگ ہو کر اپنے امیر صاحب سے کہا.......... کوئی دن آئے گا کہ لوگ ہماری سنیں گے۔ اکتوبر 1972ء کی بات آپ کو بتا رہا ہوں.......

پھرتے ہیں میر خوار کوئی پوچھتا نہیں
اس عاشقی میں عزت سادات بھی گئی

تو انہوں نے کہا کہ بیٹا غریبوں میں کام کرتے رہو.......... ایک دن آئے گا کہ بادشاہ بھی تمہاری بات سنے گا.......... سمندر کی خاموش سطح کے نیچے بڑے طوفان چھپے ہوئے ہیں.......... بڑی مدتوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے ایک کام دیا ہے.......... آپ بھائیوں کی خدمت میں گزارش ہے کہ اس میں اپنا وقت لگائیں.......... آپ کو ایمانی نفع بھی ہو گا.......... روحانی نفع بھی ہو گا.......... آپ کے کام میں بھی نفع ہو گا اور اللہ تعالیٰ بھی راضی ہو گا.......... یہ جہاں بھی بنے گا اور وہ جہاں بھی بنے گا.......... اس لئے جس بھائی کے دل میں آ رہا ہے وہ نام لکھائیں۔

جنید جمشید کا ڈھائی کروڑ روپیہ ٹھکرا دینے کا واقعہ

جنید جمشید کس اسٹیج کا آدمی ہے؟.......... چھ سال صرف اس کو سلام کرتے رہے.......... وہ حرام کام کر رہا ہے.......... ہمارے سامنے گا رہا ہے.......... لیکن استعداد نہیں.......... ہضم کی استعداد نہیں.......... چھ سال چلتے چلتے اس نے چار مہینے لگائے.......... چار مہینوں کے بعد کیا ہے؟ پیپسی والوں نے ڈھائی کروڑ کی پیشکش کر دی.......... داڑھی منڈھا دی.......... لبنان پہنچ گیا.......... لبنان میں ایک لڑکی تھی۔ نوال.......... اس نے کہا تھا میں گانا گاؤں گی صرف جمشید کے ساتھ.......... پیپسی والوں نے دانہ ڈالا اور انسان کمزور ہے پھسل گیا.......... ذرا ما تھے پر شکن نہیں آنے دی عورتوں کی

طرح۔

بھائی بات سنو، بات سنو! پتہ چلاو، چلاگیا ہے ...... میں نے صلوٰۃ الحاجت پڑھی، ...... میں نے پچاس نفل پڑھے کہ یااللہ! اسے بچالے ...... یااللہ! اسے بچادے ...... پتہ نہیں اس کے اندر کیا آگ لگی؟ ...... لبنان میں ہوتے ہوئے ...... پھر اس نے بیگ اٹھایا اور کراچی واپس۔

پھر ٹیلی فون کر کے رائے ونڈ بلایا ...... تو کہا میں نے داڑھی منڈھا دی ہے ...... تو میں نے کہاتو کیاہوا؟ تم آجاؤ انسان ہی تو ہے ...... شہسوار بھی تو گرتے ہیں میدان میں۔

دین ڈنڈے سے نہیں پھیلا

ہمارے پاس جادو کی پڑیا تو نہیں ہے کہ سب کو پلا دی جائے ...... اگر میں آپ سب سے کہوں کہ کل تک آپ سب عالم بن جائیو ورنہ میں سب کو الٹا لٹکا دوں گا تو کیا یہ ممکن ہے؟ ...... اگر آپ کو کہوں کل تک آپ سب ڈاکٹر بن جاؤ ورنہ میں سب کو الٹا لٹکا دوں گا، کیا یہ ممکن ہے؟ اگر میں کہوں میں آپ سب کو کہ کل تک آپ سب کو دس دس کروڑ روپیہ دوں گا، کیا ممکن ہے؟ ...... ممکن نہیں ...... کیوں ...... ؟ کہ ڈاکٹری ایک لیبل نہیں ایک محنت ہے ...... اسی طرح میں کہوں کہ کل تک تمام فیصل آباد والے ٹھیک ہو جائیں ...... ورنہ میں سب کو الٹا لٹکا دوں گا یہ ناممکن ہے ...... تقویٰ اتنا سستا نہیں ہے ...... دین اتنا سستا نہیں ہے کہ ڈنڈے سے آجائے گا۔

یہ چلنے سے آتا ہے ...... رکنے سے نہیں۔ جان مال کو کھپانے سے ...... اللہ تعالیٰ دل میں ایمان کی شمع روشن کرتا ہے ...... پھر دل میں ایمان کی شمع روشن ہوتی ہے ...... تو اسے کوئی دنیا کا تیز و تند طوفان بھی بجھا نہیں سکتا ...... اندر روشن نہ ہوا تو اسے باہر کی کوئی طاقت روشن نہیں کر سکتی ...... تو جب کوئی کرتا ہے تو بہت سے بے دین لوگ دین داروں سے نفرت کرتے ہیں۔

لوگوں کے عیوب کو چھپاؤ ظاہر نہ کرو

ایک صحابیؓ آ کر کہتا ہے کہ یارسول اللہ ﷺ میں نے زنا کیا ہے، منہ سے اقرار کرتا ہے

لیکن آپؑ نے دوسری طرف منہ ادھر پھیر لیا کہ تو نے زنا نہیں کیا۔

وہ اقراری مجرم پر چادر ڈالنے والے اور ہم دوسروں کے عیوب تلاش کریں۔ یہ تبلیغی کیا کرتے ہیں؟ یہ مولوی کیا کرتے ہیں؟ یہ مدرسہ والے کیا کرتے ہیں؟ بھائیو! تم برباد ہو جاؤ گے اگر تم کسی زانی شرابی کو بھی حقیر سمجھ کر مر گئے تو ساری نیکیاں برباد ہو جائیں گی۔ اس اسٹیج پر ناچنے والی لڑکی کو بھی حقیر سمجھا تو تم اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں گر جاؤ گے .... حقارت کبیرہ گناہ ہے .... یہ نیک لوگوں کے گناہ بتا رہا ہوں .... حقارت تکبر ساتھ لاتی ہے .... حقارت اور تکبر بہن بھائی ہیں۔ اگر میں اوروں کو حقیر سمجھوں گا تو یقیناً تکبر میں مبتلا ہو جاؤں گا۔

ایک مرتبہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام گزر رہے تھے .... ان کے دو ساتھی بھی تھے .... اتنے میں ان میں سے ایک نے حقارت سے پیچھے دیکھا تو اس نے منہ یوں پھیرا .... اور بولا بڑے آئے نیک لوگ .... نیک پاک بڑے لوگوں کا استقبال کرتے ہیں .... تو اس نے صرف یہ کہا تھا تو اللہ تعالیٰ نے فوراً جبرائیلؑ کو بھیجا اور وحی آ گئی .... تیرے پیچھے دو آدمی آ رہے ہیں۔ ایک ساتھی ہے تیرا ...... اور ایک عادی مجرم ہے ...... اس مجرم کو کہو میں نے سارے گناہ معاف کر دیئے ...... عمل کر **اور اپنے** ساتھی کو کہہ کہ میں نے تیری ساری نیکیاں ختم کر دیں تو نے حقارت سے **دیکھا** ہے۔ نئے سرے سے **عمل** کر ...... تو کیا ٹھیکیدار ہے؟ .... میرے بندوں کو حقیر نظروں سے مت دیکھو محبت دو ....

مولویوں کی قربانی

بھائیو!

دھکے دینا آسان ہے لیکن انسانیت نہیں ہے .... دھکا دینا کون سا مشکل ہے؟ .... کوئی تھوڑا اچھے چاہے تبلیغی ہو .... یا مولوی ہو .... اگر یہ علم والے نہ ہوتے تو تم نہ تو آج مسلمان ہوتے اور نہ قرآن پاک سینوں میں ہوتا تو کیا ہم مسلمان ہیں؟ تو دعاء دو قاریوں کو .... جن کی تنخواہ 3000/- ہوتی ہے دوائی لے کر دے سکتا ہے بیٹی کی شادی نہیں کرنی تو 3000/- میں شادی ہو سکتی ہے۔ اتنی معمولی تنخواہ ہونے پر ذلت الگ رگڑے الگ مولوی آپ تو بہت لالچی ہو .... تنخواہ

بڑھانے کا کہو، آپ کو اللہ تعالیٰ پر توکل نہیں ہے۔

ایک ڈاکٹر کا مولوی پر اعتراض

یہ آج سے پندرہ سال پہلے کی بات ہے ہم ایک دعوت میں تھے، ہمارے ساتھ ایک ڈاکٹر صاحب تھے۔ انہوں نے کہا کہ کوئی امام صاحب کو سمجھائے، ہم نے ان کی تنخواہ پندرہ سو کی ہے، وہ کہتے ہیں کہ میرا گزارہ نہیں ہو رہا .... میری تنخواہ بڑھا دیں .... وہ کہنے لگے۔ ایک ساتھی قریب ہی تھے ڈاکٹر صاحب کہ آپ کے ایک دن کے ناشتہ کا خرچ -/1500 ہے۔ وہ ڈاکٹر صاحب اس حقیقت سے پردہ اٹھنے پر ایسے چپ ہو گئے کہ پھر چوں بھی نہ کی۔ اگر یہ لوگ نہ ہوتے تو دین بھی مشکل سے ملتا۔ معاشرے میں کوئی مقام دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔

انجینئر کا اشکال

ایک دفعہ میں اپنے ڈیرے میں بیٹھا تھا .... ایک انجینئر آ گیا اور کہنے لگا کہ تبلیغ والے ایسے اور تبلیغ والے ویسے .... جب ساری بات مکمل ہو گئی تو میں نے کہا .... بھئی بات سنو۔ یہ حکومت پاکستان بڑی ظالم ہے لیکن پھر بھی وہ اتنی رحمدل ہے اپنے بچوں کے لئے .... کہ اگر کوئی بچہ ۱۰۰ میں سے ۳۳ نمبر لے کر آئے اور ۶۷ نمبر ضائع کر دے تو اس کو بھی پاس کر دے تو میں نے کہا .... میرا معاملہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہے .... اگر میں دس بارہ نمبر لے گیا تو میں اللہ تعالیٰ سے کہوں گا .... اے اللہ! میری ظالم حکومت پاکستان بھی اپنے بچوں کو پاس کر دیتی ہے اور میرا معاملہ تو رحمان ورحیم اللہ کے ساتھ ہے ....

قیامت کے دن ایک آدمی کی ایک نیکی کم پڑ جائے گی .... اللہ تعالیٰ کہے گا کہ تیری ایک نیکی کم پڑ گئی ہے .... **دوسرا** کہے گا مبارک ہو تجھے میرے پاس ایک نیکی ہے .... دوزخ میں ویسے بھی جانا ہے، یہ نیکی بھی تم لے لو .... وہ لے کر اللہ تعالیٰ کے پاس جائے گا خوش خوش کہ یا اللہ میرا کام بن گیا .... اللہ تعالیٰ کہے گا کس طرح؟ .... وہ کہے گا فلاں نے مجھ کو ایک نیکی دے دی ....

حسن اخلاق کی کرامت

ایک شخص اسلام آباد میں آیا میرے پاس داڑھی منڈھی ہوئی .... آنکھیں جھکی ہوئیں .... سر اٹھائے نہ .... میں نے کہا، کیوں گھبرا رہے ہو؟ میں نے کہا، کھانا لاؤ بھئی .... چائے لاؤ بھئی اللہ تعالیٰ نے چند مہینوں کے بعد ایسا جمایا، ایسا جمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے حج کی جماعت میں دو مہینے لگائے .... چلّہ لگایا .... مجھ سے بڑی داڑھی ہے .... مجھ سے بڑی پگڑی ہے .... پہلے نہیں تھی۔

فاحشہ سے صحابیہؓ کیسے بنی؟

ایک دفعہ آپ ﷺ کھانا تناول فرما رہے تھے، ایک فاحشہ عورت گزر رہی تھی۔ اس نے دیکھا تو کہا اوروں کو پوچھتا نہیں کیسی بدتمیزی ہے؟ آپؐ نے کہا، آ جا تو بھی کھالے۔ وہ آ کر بیٹھ بھی گئی۔ اس نے کہا نہیں .... نہیں .... وہ جو تیرے منہ میں ہے وہ مجھ کو کھلا .... اس کا نصیب خوب ہے۔ نبی ﷺ کے منہ سے نکال کر کھائے گی۔ آپؐ نے منہ کا نوالہ یوں منہ میں ڈال دیا اس کے ساتھ ایمان بھی اس کے اندر چلا گیا **ایک دم ایمان کی دولت مل گئی اگر آپ ﷺ** اس طرح کہتے او بدتمیز عورت .... تو مجھ سے اس طرح بات کرتی ہے تو اس کی قسمت میں دوزخ تھی۔ نوالہ منہ میں گیا، وہ صحابیہؓ بن گئی .... فاحشہ سے صحابیہؓ بن گئی .... ایک اور شخص کو آپ کہہ رہے ہیں کلمہ پڑھ لو۔ کہتے ہیں نہیں پڑھتا .... کہا کلمہ پڑھ لو، کہتے ہیں نہیں پڑھتا .... صحابیؓ فرماتے ہیں چھوڑو جی گردن اڑا دو۔ آپؐ نے فرمایا نہیں .... نہیں .... اس کو چھوڑ دو .... پھر وہاں سے بھاگے بھاگے گئے۔ غسل کر کے آئے اور کہا۔

.... لا الہ الا اللہ .... محمد رسول اللہ ....

ہاں! جہاں تلوار نہیں چلتی، وہاں اخلاق چلتے ہیں۔ میں تلواروں کے ڈر سے مسلمان نہیں ہوا ۔ یہ بتانا چاہتا تھا کہ میرے قتل کا حکم ہو رہا تھا، میں مسلمان نہیں ہوا۔ میں بتانا چاہتا تھا کہ مجھے تلوار نے فتح نہیں کیا، اس کملی والے کے اخلاق نے فتح کیا ہے .... تو یہ شفقت اور محبت .... اس

طرح محنت ہوتی ہے تو ان کے قلوب کھنچ آتے ہیں .... قریب آیا .... قریب آیا قریب آ .... تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ مبارک محنت دی، پوری دنیا میں اس کو پھیلا دو۔

27 سال سے اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کرنے والے کی توبہ کا واقعہ

ہم انگلینڈ گئے، ایک آدمی سے ملے، اندر آ کر بیٹھے، اس کی بیوی انگریز تھی .... اس نے کہا، ہیلو! تو ہم نے ہاتھ یوں کر لئے تو وہ آدمی ہم سے اتنا ناراض ہوا .... اس نے ہمیں اتنی گالیاں دیں .... اللہ تعالیٰ کی پناہ .... کہ میری بیوی کی توہین کر دی .... کہ تم نے اس سے ہاتھ نہیں ملایا۔ ہم اسے کیسے سمجھاتے؟ .... کہ پاگل ہم نے تیری بیوی کی عزت کی .... یہ توہین نہیں تھی۔ اس نے ہماری کوئی بات نہ سنی صرف رگڑا دیتا رہا۔ کون ہو؟ .... کہاں سے آئے ہو؟ .... زیادہ پیسہ ہے مجھے دو .... ادھر برطانیہ میں بے روزگاری ہے میں لوگوں میں تقسیم کروں کہ کسی کا بھلا ہو جائے .... منہ اٹھا کر چلے آتے ہیں .... ایک گھنٹہ تک باتیں سناتا رہا چپ کر کے سنتے رہے۔

ایک بزرگ ہمارے ساتھ تھے۔ میں نے کہا .... ایک مشکل ملاقات کے لئے جا رہا ہوں کیا کروں؟ .... فرمایا یا رؤف پڑھتے رہیں .... ایک گھنٹہ بعد اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تو میں نے کہا مسجد کی طرف چلتے ہیں تو اس نے کہا نہیں .... میں نے کہا کوئی بات نہیں آج نہیں تو کل۔ پھر ٹیلی فون کیا .... کیا خیال ہے آئیں گے، آ جائیں گے تو بڑی مہربانی ہوگی .... اس نے کہا آ کر لے جاؤ تو آ جاؤں گا۔ جب اس کو لے کر مسجد میں آیا تو اس نے کہا .... آج 27 سال بعد مسجد میں آیا ہوں۔ یہ لاہور کا تھا جمعہ کوئی نہیں .... نماز کوئی نہیں .... عید کوئی نہیں .... 27 سال تک کوئی .... نماز نہیں پڑھی اگر ہم .... بدتمیز ہمیں گالیاں دیتا ہے .... اس کو چھوڑ کر آ جاتے تو وہ جاتا جہنم میں .... تین چار ملاقاتوں میں تین دن دے دیئے، تین دن دے دیئے۔ تو رو رو کر میرے قدموں پر گرا کہ میری ماں مری میں نہ رویا .... میرا باپ مر گیا میں نہ رویا .... میری ساری زندگی کے آنسو آج نکل گئے ہیں اور آج اس بات کو 22 برس ہوئے ہیں .... اس کی تہجد قضا نہیں ہوتی۔ مالدار آدمی تھا .... اس کا عجیب شوق تھا .... پندرہ لاکھ کی صرف انگوٹھی پہنتا تھا .... سونے کی زنجیر .... پتا نہیں کیا کچھ .... ستائیس لاکھ کی زکوٰۃ ایک ہفتہ میں پاکستان آ

کر رشتہ داروں میں تقسیم کر کے چلا گیا۔ وہ دن اور آج کا دن نہ نماز قضا ہوئی .... نہ روزہ قضا ہوا .... نہ تہجد قضا ہوئی .... تو میرے بھائیو! یہ محبت سے لوگوں کو قریب کرنا ہے۔ زندگی میں تبدیلی لانی ہے .... تبلیغ محنت ہے .... حکمت ہے .... بزدلی نہیں ہے .... جس سے یہ نقشہ وجود میں آرہا ہے۔

تبلیغ کی محنت کے ثمرات

میرے بھائیو!

زندگی پلٹا کھا رہی ہے تو بھائیو! مبارک محنت کو غنیمت سمجھو .... اللہ تعالیٰ نے اس کو ہمارے دیس میں شروع کر دیا۔

ہم آرہے تھے واپس کویت سے .... فیصل آباد کے ساتھیوں کی جماعت تھی .... تو فلائٹ گھنٹہ لیٹ ہوگئی۔ ہم نے کہا، لیٹ کیوں ہوگئی ...... فلائٹ؟ .... تو انہوں نے کہا، کینیڈا سے چند پاکستانی آرہے ہیں۔ ان کی وجہ سے تو ہم اگلی سیٹوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تو چند لوگ آئے، نوجوان بیس سے پچیس سال کی عمر کے .... ایک دو نہیں بلکہ تیس نوجوان۔

ٹوپیاں پہنی ہوئی تھیں .... میں نے کہا کہ یہ سب کہاں سے آرہے ہیں؟ کینیڈا کی وجہ سے ہمارے ذہن میں سوٹ بوٹ .... پینٹ کوٹ ...... ٹائیاں تھیں تو یہ سب کہاں سے آئے؟ .... تو ہم نے کہا کہ تعارف ہو جائے۔ میں نے کہا کہ .... پتہ کرو لگتا ہے یہ سب رائے ونڈ جا رہے ہیں ....
پھر معلوم کیا تو معلوم ہوا کہ یہ سب رائے ونڈ ہی جا رہے ہیں .... چھٹیاں تھیں اور جماعت میں وقت لگانے جا رہے ہیں ....

تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے ایک فضاء بنا دی، ساری دنیا کے پلٹنے کا رخ بن گیا۔

تو میرے بھائیو!

آج ہم سب یہ نیت کریں کہ اللہ تعالیٰ کی راہوں میں نکل کر وقتوں کو فارغ کریں۔ یہ تبلیغی جماعت کو وقت نہیں دے رہیں اور ہم اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو وقت دے رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کی تبلیغ میں اسی مقصد کو رکھا ہے۔

تبلیغ میں خاموش انقلاب آ رہا ہے......... دل پلٹ رہے ہیں......... اس وقت اسٹیج میں کام ہو رہا ہے......... لاہور میں چھ اسٹیج ہیں پہلے تعلیم ہوتی ہے......... پھر انٹرول میں تعلیم ہوتی ہے......... پانچ اسٹیج ایسے ہیں جہاں لڑکے اور لڑکیوں کا حلقہ تعلیم الگ الگ لگتا ہے......... باجماعت نماز ہوتی ہے۔ یہ خالد ڈار جو ہے نا، وہ میرا کلاس فیلو ہے۔ اس وقت تعارف نہیں ہوا تھا لیکن تبلیغ کی وجہ سے تعارف ہوگیا کہ ایک وقت وہ تھا کہ ڈرامہ سے فارغ ہو کر شراب اور لڑکی کی تلاش ہوتی تھی اور اب یہ دور آ گیا ہے کہ لوٹے مصلّے کی تلاش ہوتی ہے نماز پڑھنے کے لئے......... ان کی جماعت نکلتی ہے سہ روزہ کی۔ باقاعدہ قصور......... شیخوپورہ......... گجرات......... کے بیچ میں چلتے ہیں......... رات تک تبلیغ کرتے ہیں......... پھر عشاء کرتے ہیں......... پھر عشاء کے بعد ڈرامے کرتے ہیں، پھر آ کر مسجد میں سو جاتے ہیں۔

فنکارہ کی توبہ کا واقعہ

ایک لڑکی کے بارے میں بتایا ہمارے ساتھی نے، وہ فیصل آباد سے تھے، ڈرامہ کے لئے اسے لاہور سے لاتے......... ڈرامہ کر کے واپس لے جاتے۔ دو دن تو گانے لگائے......... چوتھے دن تمہارے بیان کی کیسٹ لگائی تو اس نے کہا، یہ کیا لگایا ہے؟ تو میں نے کہا اگر اچھا نہ لگے تو بند کر دوں گا۔ دس منٹ کے بعد میں نے بند کر دیا تو کہا سناؤ......... فیصل آباد تک تمہارا بیان چلتا رہا۔ واپس جانے لگے تو اپنی ماں سے کہنے لگی، میں ڈرامہ نہیں کروں گی آج کے بعد۔ میں نے کہا، تو کھائے گی کہاں سے؟

اس نے کہا، میں بھوکی مر جاؤں گی لیکن آج کے بعد ڈرامہ نہیں کروں گی۔ ہمارے ساتھی نے بتایا کہ وہ لڑکی کبھی اسٹیج پر نہیں آئی ایک اور لڑکی کو ایسے ہی قریب کیا، وہ آہستہ آہستہ پیچھے ہٹنا شروع ہوئی۔ پہلے عصمت فروشی کو چھوڑا......... پھر بے پردگی کو چھوڑا......... پھر صرف ڈرامہ پر رہ گئی......... پردہ شروع کر دیا......... نماز شروع کر دی......... اور پھر ڈرامہ بھی چھوڑ دیا۔ پھر ایک دن اس کا ٹیلی فون آیا کہ آج میرے گھر میں فاقہ ہے لیکن میں نے قسم کھائی ہے......... میں آج بھوکی مر جاؤں گی لیکن دروازے سے باہر میرے قدم نہیں جائیں گے۔

یہ خاموش انقلاب دل کو پلٹ رہا ہے۔ تو میرے بھائیو! یہ مبارک کام کرتے رہو۔ دنیا بھی

بنے گی اور آخرت بھی۔

جنید جمشید کی توبہ کا واقعہ

جنید جمشید میرے ساتھ تھا ...... ،باعت میں خانیوال میرا ضلع ہے تو ایک جگہ اسے بیان کے لئے بھیجا۔ وہاں اس نے اپنی موسیقی کے دور میں گانے گائے تھے۔ آج وہ داڑھی پگڑی کے ساتھ بات سنانے گیا تو ان کو کہنے لگا۔ آپ کہتے ہیں کہ موسیقی روح کی غذا ہے۔ اگر موسیقی روح کی غذا ہوتی تو میں کبھی نہ چھوڑتا، یہ روح کی غذا نہیں ہے ...... یہ روح زخمی کر دیتی ہے ...... یہ روح کو پارہ پارہ کر دیتی ہے ...... یہ دودھاری تیز خنجر ہے ...... جو روح کو زخمی کر دیتا ہے ...... اگر موسیقی روح کی غذا ہوتی تو جنید کبھی نہ چھوڑتا نہیں ...... نہیں ...... یہ شیطان کا سحر ہے ...... یہ شیطان کا جادو ہے ...... جس سے وہ سحر کرتا ہے ...... اور انسانیت کو بے حیائی کی آگ میں دھکیل دیتا ہے اور بے حیائی کے حوض میں ننگا پن کر دیتا ہے ...... پھر ننگا پن تہذیب بن جاتا ہے ...... چادروں سے باہر آنا ثقافت بن جاتا ہے ...... اور گھنگروؤں کی چھن چھن اور پائل کی جھنکار ...... کانوں کی **لذت** کا سامان بن جاتا ہے۔

ایک گورے کو دعوت

میں تمہیں کیا بتاؤں، میں بنگلہ دیش سے آ رہا تھا تو ایک گورا میرے پاس بیٹھا تھا تو میں نے اس کو دعوت دینی شروع کر دی۔ تو وہ گورا ایسا بیٹھ کر میری بات سنتا رہا۔ کوئی آدھا پونا گھنٹہ ہو گیا بات کرتے کرتے تو پتہ نہیں میرے منہ سے کیسے نکل گیا ...... ابھی نہ مجھے ...... یاد ہے کہ مضمون کا سیاق و سباق کیا تھا؟ شراب کا قصہ چھڑ گیا۔ میں نے کہا، ہمارا مذہب بہت پاکیزہ ہے، اس میں شراب حرام ہے، یہ انسان کو بے عقل کر دیتی ہے۔ وہ ایسا بیٹھا سن رہا تھا۔ جب میں نے کہا کہ شراب حرام ہے تو کہنے لگا، میں یہ اس کا انداز تھا ...... میں نے کہا کہ کیا ہوا ...... وہ گارمنٹس کا تاجر تھا ...... ساری دنیا میں پھرتا تھا ...... کہنے لگا میں ساری دنیا میں پھرتا ہوں ...... اپنی تجارت میں، سب سے اچھی شراب میں کراچی میں آ کر پیتا ہوں ...... ہائے ارے بھائیو! ان کو دوش نہ دو۔ اپنے اندر ڈھونڈو

میر کارواں سے پوچھا جاتا ہے۔

70 سال تک گانا سننے والے کون؟

ایک دفعہ مجھے جنید کہنے لگا کہ ہمارا گانا ہوتا ہے ساڑھے تین منٹ کا لوگ خوش ہوتے ہیں، تو ہم ایک گانا گاتے ہیں تو دس منٹ آخری حد ہے، اس کے بعد تبدیل۔ میں نے کہا، تمہارا گانا لمبا سے لمبا دس منٹ کا اور جنت کا چھوٹے سے چھوٹا گانا ستر سال کا کون سنے گا؟......... اللہ تعالیٰ اعلان کرے گا میرے وہ بندے کہاں ہیں.......؟ جو خانیوال میں گانا نہیں سنتے، جو دنیا میں گانا نہیں سنتے تھے۔

کہاں....... ہیں وہ بندے جو دنیا میں گانا نہیں سنتے تھے، آؤ آؤ آج سنو۔ اپنے رحمٰن کی جنت میں اور ایک آدمی ایسے بیٹھا ہوگا....... یوں لیٹا ہوگا....... یہ اس کا ہاتھ ہوگا....... دو لڑکیاں ایسے بیٹھی ہوں گی اور دوسرہانے میں، پھر ان سے کہے گا....... میں خانیوال میں گانے نہیں سنتا تھا، اللہ تعالیٰ نے حرام کیا تھا....... میں نہیں سنتا تھا....... تو وہ کہیں گی تم نے کس گندی چیز کا نام لیا آؤ....... ہم تمہیں جنت کا گیت سناتے ہیں....... وہ ایسے ہی **بیٹھا** ہوگا اور دوسری طرف اور دو پاؤں کی طرف بیٹھی ہوں گی۔

وہ ایک دم ایک سر اٹھائیں گی....... اس کے ساتھ درخت ساز بن جائے گا.......

ہوا موسیقار ہوگی....... درخت ساز ہوگا.......

حور کی آواز ہوگی....... یہ تین مل کے شروع ہوں گے تو ستر برس تک وہ گائیں گے.......

مولانا طارق جمیل صاحب کا اپنے والد کا جنازہ پڑھانا

جب کوئی مسجد کا امام آ کر یا کوئی اور عالم آ کر جنازے کی نماز پڑھاتا ہے تو وہ دعائے جنازہ پڑھاتا ہے مانگتا نہیں ہے۔ مجھے اس بات کا پتہ چلا پہلی دفعہ جب میں نے اپنے باپ کا جنازہ خود پڑھایا۔ 14 اگست 1988ء کو، تو مجھے اس دن پتہ چلا کہ میں جنازہ کی دعا مانگ رہا ہوں....... پڑھ نہیں رہا ہوں مانگ رہا ہوں....... ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ آج کی اولاد کو پتہ نہیں کہ جنازہ پڑھانا....... کیسے

ہے۔ حالانکہ ایک چیز ہے پڑھنا اور پڑھانا۔ غسل ماں باپ کو اولاد دے۔ ماں بیٹی کو دے، باپ کو بیٹا دے۔ تو پھر اس کے ساتھ ساتھ ہائے ہائے بھی ہوگی، دعا بھی ہوگی............ جس محبت سے وہ باپ **کا** پہلو بدلے گا دوسرا تو نہیں بدلے گا........... تو نادان ماں باپ ہیں جو کہتے ہیں کہ میرا بیٹا ڈاکٹر بن جائے........... انجینئر بن جائے............ تاجر بن جائے.......... زیادہ پیسے کمائے.......... ارے بابا! تیرے کس کام کے۔ اولاد کا مقدر ماں باپ نہیں بنایا کرتے۔

مولانا الیاسؒ اور بوڑھا

ایک بوڑھے سے مولانا الیاسؒ نے کہا کہ چار مہینے لگا۔ وہ کہنے لگا، میں کیا چار مہینے لگاؤں مجھے تو کلمہ بھی نہیں آتا........... تو انہوں نے کہا کہ ایسا کر بستی بستی جاؤ اور لوگوں سے یوں کہو کہ لوگو! میری عمر ستر سال ہوگئی ہے اور میں نے کلمہ نہیں سیکھا۔ تم یہ غلطی نہ کرنا، تم کلمہ سیکھ لو، اس کا نام موجو میراثی تھا........... اس موجو کو جو کلمہ نہیں جانتا تھا........... اس کے ہاتھ پر اٹھارہ ہزار آدمی نمازی بنے اور تائب ہوئے۔

میرے بھائیو!

ساری دنیا کی نیت کر کے چار چار مہینے لگا کر اس کام کو سیکھا جائے اور پھر ساری دنیا میں اس کی محنت لے کر پھرا جائے اور دنیا کا کوئی کام سیکھنے کے بغیر نہیں آتا........... تو اللہ تعالیٰ کا یہ دن بغیر سیکھنے نہیں آئے گا........... اور جب اس امت نے گھر چھوڑا تو کلمہ دنیا میں پھیلا۔ اپنے گھروں کو الوداع کہو تو کائنات میں اسلام گونجے گا۔ اس لئے بھائی ساری دنیا کے انسان اللہ تعالیٰ کے حکموں پر آ جائیں........... یہ اس پوری امت کی ذمہ ہے........... گھر بیٹھنے والا اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں کلمہ کو لے کر پھرنے والا کل قیامت کے دن کبھی برابر نہیں ہوں گے۔

دنیا بھر میں تبلیغ کا کام جاری ہے

کینیڈا کے برفانی علاقوں میں جا رہے ہیں جہاں صفر کے نیچے پچاس درجے تک درجہ حرارت چلا جاتا ہے، جہاں 50- درجہ حرارت ہے........... وہاں بھی پیدل جماعتیں جا رہی ہیں۔ یہ کیوں اس

طرح گھر چھوڑ کر جارہے ہیں؟ کہ تبلیغ کے اس کام کا تعلق تبلیغی جماعت کے ساتھ نہیں ....ہم آپ کے پاس اس لئے نہیں آئے کہ ہم تبلیغی جماعت کے آدمی ہیں اور آپ کو تبلیغ کرنے آئے ہیں۔ جماعت کے آدمی ہوتے تو جماعت والوں سے پیسے لے کر آتے کہ پیسے دو بھائی، تمہارے کام کو جارہے ہیں اور نہیں تو سواریاں تو دو، پٹرول تو دو۔ جب ووٹ مانگنے کے لئے کمپین شرع ہوتی ہے تو جو Candidat ہوتا ہے وہی خرچ کرتا ہے۔ گاڑیاں بھی دیتا ہے...... پیسے بھی دیتا ہے...... پٹرول بھی دیتا ہے...... روٹی کے پیسے بھی دیتا ہے...... دفتر بھی کھولتا ہے...... اس کا بل بھی دیتا ہے اور جوان کے واہ واہ کرنے والے ہوتے ہیں ان کو بھی روٹیاں کھلاتا ہے۔ سارا کام تو اس کے گھر سے ہو رہا ہوتا ہے............ اور یہ اتنی جماعتیں چل رہی ہیں اور اتنے لاکھوں کروڑوں روپے خرچ ہورہے ہیں............

ابھی اجتماع ہوا ہے تین سو جماعتیں باہر ملکوں میں جانے کے لئے تیار ہوئی ہیں۔ تین سو جماعتوں کا مطلب ہے کہ تقریباً تین ہزار آدمی اور ہر جماعت کے کچھ اوسط کچھ زیادہ خرچ ہوتے ہیں۔ کچھ کم خرچ ہوتا ہے............ ایک لاکھ روپیہ آسانی سے خرچ ہوتا ہے............ تو تین سو جماعتوں نے جانا ہے............ ایک لاکھ روپیہ تقریباً ہر ساتھی کا خرچہ ہے............ تو یہ صرف تین سو جماعتوں کا خرچہ تقریباً تین ارب روپیہ بن گیا............ اور رائے ونڈ سے ان کو تین پیسے بھی نہیں ملے۔

ستائیس سال کی زکوٰۃ ایک دن میں نکالی

مانچسٹر میں ایک ادھیڑ عمر ہمیں ملا تھا............ ہمارے ساتھ تین دن لگائے۔ ستائیس سال کی زکوٰۃ ایک دن میں نکالی۔ پیسے والا تھا، عورتوں کی طرح پندرہ سولہ لاکھ کا تو اس نے اپنا زیور بنوایا ہوا تھا، یہ کیا ہے؟ میرا شوق تھا تو جتنا مالدار طبقہ ہے، زکوٰۃ ادا کرے، اہتمام کے ساتھ۔

شیطان کی بازی اور اللہ تعالیٰ کی بازی نہیں لگ سکتی............ شیطان کہتا ہے کہ مجھے سخی سے ڈر لگتا ہے چاہے نافرمان کیوں نہ ہو اور مجھے بخیل بڑا اچھا لگتا ہے............ چاہے عبادت گزار کیوں نہ ہو............

شیطان سے کسی نے پوچھا، تجھے انسان میں کون سی باتیں اچھی لگتی ہیں۔ اس نے کہا کہ تین باتیں اگر اکٹھی ہوں تو میرا بھی پیر ہے............ خیر یہ اضافہ میرا ہے............ میں ایسے ہی مذاقاً کہہ رہا

ہوں۔ تین اکٹھی ہوں تو پھر تیری گھاٹی بھاری ہے اور ایک بھی ہو تو میرا کام ہو گیا۔ کہا:

ا: ایک غصے والا مجھے بڑا اچھا لگتا ہے۔

۲: ایک نشے والا ہو، مجھے بڑا اچھا لگتا ہے۔

۳: ایک بخیل ہو، مجھے بڑا اچھا لگتا ہے۔

تو بھائیو!

اللہ تعالیٰ نے جنت الفردوس کو بنا کر کہا کہ بولو تو جنت الفردوس بولی، ایمان والے کامیاب ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ مجھے میری عزت کی قسم بخیل تیرے اندر داخل نہ ہوگا..........

جو آدمی زکوٰۃ دیتے ہیں وہ بخیل نہیں سخی بھی نہیں.......... بخل سے نکل گیا، سخاوت میں آیا نہیں۔ سخی وہ ہے جو کہ زکوٰۃ سے بڑھ کر دے اور سخی وہ ہے جو کسی کی ضرورتمند کے آنے سے پہلے اس کی ضرورت کا انتظام کر کے اس کے گھر میں پہنچائے.......... اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ نے فرمایا۔ سب سے بڑا سخی اللہ ہے.......... اور اس کے بعد سب سے بڑا سخی میں ہوں..........

تو بھائیو!

لوگوں میں آج رواج ختم ہو گیا ہے.......... اللہ تعالیٰ کے نام پر لگانے کا، اپنی خواہش پر کروڑوں روپے ضائع کر دیتے ہیں.......... جیسے اپنی طاقت سے کما کر بیٹھے ہوں۔ اس لئے بھائیو! آج غریب بڑا دکھی ہے.......... جس ملک میں سودی نظام ہو، وہاں کبھی خوشحالی نہیں آسکتی.......... آج کا غریب بہت دکھی ہے.......... مصیبت یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے مانگتا بھی نہیں.......... وہ بھی نافرمان ہے.......... مالدار بھی نافرمان ہے.......... اور اللہ پاک کو غریب نافرمان زیادہ برا لگتا ہے.......... بہ نسبت مالدار نافرمان کے.......... تجھے کس چیز نے دھوکہ دیا کہ تو سجدے چھوڑ گیا تو غریب تو اللہ تعالیٰ سے مانگیں اور سجدوں میں پڑ جائیں..........

ایک نسخہ بتاتا ہوں، غریب کو بھی مالدار کو بھی۔ جو باوضو رہے گا اللہ تعالیٰ اس کا رزق بڑھا دے گا.......... ایک صحابیؓ نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ مجھے تنگی ہے۔ میرا مال بڑھ جائے، کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ باوضو رہ بڑھ جائے گا..........

تو بھائیو! سخی مالدار بنو، مال اللہ تعالیٰ کے نام پر پھر پھر کر خرچ کرو، پھر اس طرح خرچ کرو کہ

کسی کو پتہ بھی نہ ہو، کہاں دیا، کس کو دیا؟ یہ جو اللہ تعالیٰ کے نام پر چھپ چھپ کر دینا ہے، یہ اللہ تعالیٰ کے غصے کو ٹھنڈا کر دیتا ہے......... جہنم کی آگ کو بجھا دیتا ہے......... تو اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرنا سیکھو۔ خالی بلڈنگیں اور گاڑیاں بنانا نہ سیکھو، اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرنا بھی سیکھو کہ اللہ پاک کو یہ بات بڑی پسند ہے۔

ایک زمین دار کا قصہ

ایک ہمارا زمین دار تھا، اللہ تعالیٰ نے سخاوت کا بڑا جذبہ دیا تھا......... ایک سیزن کا ایک جوڑا بناتا تھا......... ایک دن کسی نے کہا کہ میاں صاحب اللہ تعالیٰ نے اتنا رزق دیا ہے۔ کوئی چار جوڑے اپنے بھی بنالیا کریں۔ کہنے لگا کہ بیٹا! اگر اپنے بنانا شروع کر دوں تو پھر غریبوں کو دینے کا دل نہیں چاہتا.........

جب آدمی اپنی دنیا بنانے لگ جاتا ہے، پھر غریبوں کو دیتے ہوئے اس کا دل تنگ پڑ جاتا ہے......... تو اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ اللہ تعالیٰ آپ کو سخاوت بخشے، غریب ہو تو بھی اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرو......... کچھ وقت قرآن پاک کی تلاوت کے لئے وقف کرو کہ اس سے دل نرم ہوتا ہے......... اور تعلق بنتا ہے......... کچھ وقت اللہ تعالیٰ کے ذکر کے لئے مقرر کرو۔ اپنی زندگیوں کو علماء سے پوچھ پوچھ کر شریعت کے مطابق ڈھالنے، چلانے کی کوشش کریں......... تو انشاءاللہ یہ ہمارا طرزِ زندگی بھی ہمیں جنت تک پہنچائے گا......... اور پچھلی کمیوں، کوتاہیوں کے معاف ہونے کا ذریعہ بنے گا......... اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کی توفیق بخشے......... آمین.........۔

دنیا کی وجہ سے دین قربان مت کرو

اللہ تعالیٰ کے احسانات ہیں جس نے سب سے بڑی دولت انسان بنایا......... اور سب سے بڑی دولت کہ اس نے ایمان عطا فرمایا......... اور پھر اس سے بڑا احسان کہ حضور کا امتی بنایا......... اتنے احسانات کے بعد ہم صرف ڈالر کی خاطر، امریکہ کی خاطر، یہاں کے پاسپورٹ کی خاطر، یہاں کے Green Card کی خاطر ہم اللہ تعالیٰ کے دین کو توڑیں۔ یہاں سے ہم پیسہ **اکٹھا**

کرتے ہیں، اولاد کو ہم کفر کی وادیوں میں دھکیلتے ہیں.......... ہم نے کیا کمایا ہے؟

غفلت کی زندگی

انگلینڈ میں ہماری جماعت گئی اور ایک آدمی ملا۔ کہا پونڈ تو کما لئے لیکن ایمان گنوا بیٹھے اور اولادیں ہمارے ہاتھوں سے چلی گئیں، ہم پونڈ کو آگ لگائیں کیا کریں؟ اس وقت ہوش نہیں تھا جب آئے تھے.......... ہوش آیا ہے تو چڑیاں اڑ چکی ہیں.......... اب لوٹ کر آنا مشکل ہے..........

تبلیغ کے کام میں تاثیر

اگر دعوت وتبلیغ کا کام کرو، اس کام میں اللہ تعالیٰ نے تاثیر رکھی ہے.......... اپنے لوٹ کر آئیں گے.......... اور پرائے داخل ہوں گے.......... یہ نبی ﷺ کی محنت کا اثر ہے.......... کہ جہاں نبی ﷺ کا کام ہوتا ہے، جہاں حضرت محمد ﷺ کی محنت چلے گی.......... وہاں اللہ تبارک وتعالیٰ **سے تعلق کو بھی جوڑے گا** اپنے گئے ہوؤں کو بھی واپس لے کر آئے گا.......... اور پرائے کے لئے بھی اسلام کا دروازہ کھلے گا.......... **اگر یہیں** رہنا ہے اور اپنی اولادوں کو، اور اپنے ایمان کو بچانا ہے.......... یہاں سے نہیں جانا اور اپنے سکون کو، ایمان کو باقی رکھنا ہے.......... تو میرے بھائیوں تبلیغ کا کام کرو..........

تبلیغ وہ محنت ہے، تبلیغ وہ کام ہے.......... کہ جس سے ایمان بنتا ہے.......... اور ایمان بڑھتا ہے.......... اور، اوروں کے لئے اسلام کا دروازہ کھلتا ہے.......... یہ اللہ پاک کے ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاءؑ کی محنت ہے.......... ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء علیہ السلام کی تاریخ گواہ ہے کہ جب نبیؑ نے برے سے برے ماحول میں.......... لا الٰہ الا اللہ.......... کی دعوت دی.......... اور آواز لگائی تو قومیں لوٹ لوٹ کر رَبّ کی طرف آئیں اور قبائل کے قبائل اسلام میں آئے.......... اور باطل ٹوٹا..........

حضور ﷺ کی محنت عالم کی محنت ہے.......... ساری انسانیت کی محنت ہے.......... سارے جہانوں پر محنت ہے۔ اگر آپ یہاں رہتے ہوئے اس کام کو اپنی محنت سمجھیں گے.......... حضورؐ کے آپ امتی ہیں.......... میں بھی ہوں، آپ بھی ہیں.......... ہمارے نبی ﷺ آخری نبیؐ

ہیں ...... آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہے ...... ہم سب نے یہ بول بولا ہے ...... اپنے عقیدے میں شامل کیا ہے کہ ہمارے نبی ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں، آپؐ آخری نبیؐ ہیں ......

آخری نبیؐ ہونے کا مطلب کیا ہے ...... کہ اب قیامت تک جو نبوت کا دعویٰ کرے گا، وہ باطل ہے، وہ کافر ہے ...... وہ مرتد ہے ...... لیکن انسانوں کو اسلام کی بات پہنچانے کا اور سمجھانے کا جو انتظام ہے اب وہ کس کے سپرد کیا جائے گا ......

دو باتیں تھیں یا تو یہ تھا کہ حضورؐ کے بعد کفر باقی نہیں رہے گا ...... کفر تو آج بہت زیادہ ہے ...... یا یہ تھا کہ مسلمان جو ہیں وہ کبھی گمراہ نہیں ہوں گے ...... آپ دیکھ لیں اپنی اولادوں کو کہ اسلام چھوڑ کر عیسائیت میں جا رہی ہیں ...... اسلام چھوڑ کر مرتد ہو رہے ہیں ......

عربوں کی نسلیں مرتد ہوں گی، ہم تو عجمی ہیں۔ ساؤتھ افریقہ میں لاکھوں نسلیں عیسائی ہو گئیں ہیں ......

پچھلے سال ہم آسٹریلیا گئے ...... کتنی افغان فیملیاں، کتنی عرب فیملیاں ...... ان کے بچوں کو پتہ نہیں کہ ہمارے ماں باپ مسلمان تھے ...... عرب نسل ہے لیکن اسلام چھوڑ چکی ہے ...... تو مسلمان مرتد ہو رہے ہیں ......

جو مسلمان ہیں وہ بڑی خستہ حالت میں ہیں ...... بڑی کچی حالت میں ہیں ...... یہ مسلمان اسلام پر باقی رہیں ...... جو بھول گئے وہ واپس آ جائیں، جو نہیں ہیں وہ اسلام میں آ جائیں۔ اس کے لئے اللہ تبارک وتعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کی امت کو ......

...... الا فليبلغ الشاهد الغائب ...... كنتم خير امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنهون عن المنكر وتؤمنون بالله ......

تم سب سے بہتر امت ہو کہ تم میرا پیغام پہنچانے کے لئے گھروں سے نکالے گئے ہو ......

تبلیغ کا کام ایک فریضہ ہے

میرے بھائیو!

تبلیغ کا کام، یہ وہ فریضہ ہے کہ جو ہمیں ختم نبوت کی وجہ سے ملا ہے ...... تبلیغی جماعت کی

وجہ سے نہیں ملا۔ کون دیوانہ ہے جو کسی کے کہنے پر گھر چھوڑے، کون دیوانہ ہے کہ جو کسی کے کہنے پر دھکے کھائے اور دردر کی خاک چھانے۔ گالیاں سنے تو بھی دعا دے، پتھر کھائے تو بھی دعا دے..........

ایک دفعہ میں ایک جگہ سے گزر رہا تھا، ایک جماعت بے چاری بیٹھی ہوئی تھی۔ سامان سڑک کے کنارے رکھا ہوا، اوپر کپڑے ڈالے ہوئے اور بیٹھے تعلیم کرا رہے ہیں۔ میں نے کہا کہ تمہیں کیا ہوا؟ کہنے لگے کہ مسجد والوں نے نکال دیا..........

ان کو کس چیز نے مجبور کیا کہ یہ سڑک کے کنارے مصلّے بچھا کر بیٹھ گئے، کون توہین برداشت کرتا ہے؟ کوئی یہ منگتے تو ہیں نہیں..........

یہ ختم نبوت کی نورانیت ہے کہ جس نے اس سینے میں روشنی پیدا کر دی کہ دنیا میں اللہ تعالیٰ کی بات سنانا، پہنچانا ہمارے ذمہ ہے۔ کوئی مانے یا نہ مانے میرا فرض ہے..........

مجھے ہے حکم اذان لا الہ الا اللہ

تبلیغ کی محنت سے تبدیلی

بھائیو!

کوئی تبلیغی جماعت کو نہیں مضبوط کرنا، ایمان مضبوط کرنے کے لئے گھر چھوڑو، اوروں کو ایمان پر لانے کے لئے گھر چھوڑو۔ یہ گھر چھوڑنے کے نتیجے ہیں کہ آج چھ براعظموں میں اللہ تعالیٰ کی خلقت اللہ کے پیغام کو لے کر پھر رہی ہے.......... اور کتنی عجیب وغریب باتیں ہیں۔ جنید جمشید جیسا گانے والا، وہ سارے جہاں میں اپنے گانے بجانے والا، ساری دنیا میں ناچنے والا، آج وہ چار مہینے لگا رہا ہے.......... تین چار دن پہلے ملتان کے سب سے بڑے مدرسے میں، سینکڑوں طلباء میں اور بڑے بڑے علماء ومشائخ میں اس نے بات کی۔ سارے علماء رو رہے ہیں، سارے بخاری پڑھنے والے طلبا رو رہے ہیں۔ اسٹیج پر ناچنے والا آج اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کا داعی بن چکا ہے..........

میں نے خود اس کو فیصل آباد میں دیکھا۔ میرے جتنی بڑی داڑھی ہو چکی، مجھ سے بڑی پگڑی باندھی ہوئی.......... میں مسجد میں پہنچا تو بیان کر رہا تھا.......... ارے لوگو میں پاگل نہیں ہوں.......... میں نے چار سال کے بچے سے لے کر ساٹھ سال کے بوڑھے پر ان کی زبان پر اپنے گانے جاری کر

دیئے، ساری دنیا .... دل دل پاکستان .... پکار اٹھی۔ میں پاگل نہیں ہوں کہ سب کچھ چھوڑ کر ادھر آ گیا ہوں .... وہ کچھ نہیں تھا، دھوکہ تھا، فریب تھا، مجھے حقیقت اب ملی ہے۔ اب میں گانے والا نہیں ہوں، حضور ﷺ کا امتی ہوں ....

یہ کسی نے محنت کی تو یہ نتیجہ نکلا، کوئی تو جا کر اس کو ملا ہوگا کہ وہ اتنی قربانی دے گا۔ آپ کو تو کچھ کرنا پڑتا ہے، کوئی لین دین۔ وہ اسٹیج پر آیا اور ٹن ٹن کیا اور دو لاکھ لئے، جیب میں ڈالے اور وہ گیا .... اتنے بڑے پیسے چھوڑ کر آیا ....

تو میرے بھائیو!

اتنے کتنے اور نوجوان ہیں جو توبہ کر سکتے ہیں۔ ایک تو ہم سب توبہ کریں .... یہ نیت تو سارے کر لو .... توبہ کرو بھائی۔ اس میں تبلیغی جماعت کا کون سا مطالبہ ہے؟ .... یہ میں نے کوئی ناجائز مطالبہ کیا ہے؟ .... کہ ہمیں توبہ کی ضرورت نہیں .... تو اللہ کے واسطے آج توبہ تو کرو .... اتنی تو میری بات مانو .... میں ہاتھ جوڑتا ہوں .... مجھے کوئی ضرورت نہیں آپ کی واہ واہ کی .... مجھے آپ کی ضرورت ہے کہ میری بھی آخرت بچ جائے .... آپ کی بھی آخرت بچ جائے .... ہم بھی قبر کی پکڑ سے بچ جائیں اور آپ بھی بچ جائیں .... اس زندگی سے توبہ کرو، میرے رَب کی قسم! اس زندگی پر مر گئے تو برباد ہو گئے، کوئی پرسان حال نہ ہوگا .... توبہ کرو۔ یہ کوئی ناجائز مطالبہ ہے .... میں کوئی نئی حدیث بیان کر رہا ہوں .... کوئی نیا دین بیان کیا ہے میں نے؟

ایک ایک بات کے ساتھ قرآن پاک پڑھا ہے اور حدیث پڑھی ہے۔ تو اللہ بھی کہہ رہا ہے:

توبوا .... الی اللّٰہ جمیعا ایھا المؤمنون ....

اے ایمان والو سارے مل کر توبہ کرو، توبہ تو کرو۔ عبادت کی توبہ تو آسان ہے .... ادھر توبہ کی، ادھر عمل شروع کر دیا۔ نماز نہیں پڑھتے، آج شروع ہو جاؤ، زکوٰۃ نہیں دیتے حساب کر کے دینا شروع کر دو، روزے نہیں رکھے قضا رکھنا شروع کر دو .... معاملات کی توبہ بھی کچھ مشکل نہیں ....

رقاصہ کا قبول اسلام

کینیڈا ہماری جماعت گئی تھی تو وہاں ایک کرنل امیر الدین صاحب ہیں، ہندوستان کے ہیں

لیکن وہیں آباد ہیں ...... تو Danvir میں ایک کلب مسلمان کا کلب ...... جہاں ناچ گانا ہوتا ہے تو وہاں گشت میں گئے ...... بوڑھے آدمی تھے اس لئے ان کو بھیجا ...... وہاں کیا ہو رہا تھا؟ کہ وہاں ایک لڑکی اسٹیج کے اوپر ننگی ناچ رہی تھی اور ایک لڑکا اس کے ساتھ ڈرم بجا رہا تھا ...... یعنی ساتھ ساز اور دیکھنے والے کون تھے؟ سارے مسلمان بیٹھے ہوئے تھے ...... عرب شراب پی رہے تھے اور یہ ہمارے کرنل امیر الدین صاحب تھے، بڑے بارعب آدمی تھے ...... بڑا لمبا چہرہ، سفید داڑھی پھیلی ہوئی ہے ایسے، رہے بھی فوجی تو انہوں نے جاتے ہی ایک دم زور سے ڈانٹا، تو وہ لڑکی بھی چپ ہوگئی اور وہ رقص بھی رک گیا ...... جو شراب پی رہے تھے وہ ایک دفعہ ہل گئے ان کی بارعب شخصیت، کیا بات ہے؟ بات تو سنو میری، ان کو دعوت دی، اور جب وہ دعوت دینے لگے تو وہ لڑکی جو تھی وہ چپکے چپکے سے اسٹیج سے اتری اور مینہ پوش جو ہوٹل میں ہوتے ہیں وہ اتار اتار کر اس نے اپنے اوپر باندھ لئے ...... نیچے بھی اوپر بھی اور اپنا سارا جسم ایسے چھپا لیا ...... انہوں نے دعوت دی ان کی تو سمجھ میں نہیں آئی وہ تو سارے شراب میں مست پڑے ہوئے تھے ان کو پتہ نہیں کہ میرے پیچھے لڑکی آ کر کھڑی ہوگئی ہے ...... وہ پیچھے سے بولیں کہ جو بات آپ نے سمجھائی ہے وہ مجھے سمجھ آگئی ہے ...... ان کو نہیں آئی ...... آپ مجھے بتائیں میں کیا کروں؟ میں یہ زندگی چاہتی ہوں تو انہوں نے کہا کہ بیٹی ہم کلمہ پڑھنے کو کہتے ہیں ...... مجھے پڑھا دیں تو وہیں اس نے کلمہ پڑھا تو ساتھ کہنے لگی کہ یہ میرا خاوند ہے جو ڈرم بجا رہا تھا ...... اس کو کلمہ پڑھاؤ ...... دونوں میاں بیوی نے کلمہ پڑھا ...... اب ہمیں کیا کرنا ہے، کہنے لگے کہ ہماری جماعت یہیں ہے تین دن ہمارے پاس آتی رہو، ہم بتاتے رہیں گے ......

تو دونوں میاں بیوی آتے رہے اور یہ کرنل صاحب ان کو بتاتے رہے۔ پھر جب واپس جانے لگے تو انہوں نے فون نمبر دیا ...... وہاں Danvir میں اسلامک سنٹر کا پتہ بھی دے دیا کہ جب کوئی ضرورت پڑے تو ہم سے رابطہ کر لینا ...... دو مہینے کے بعد اس لڑکی کا فون آیا ...... Toranto میں تھے ...... ہیلو مسٹر کرنل امیر الدین میرا خیال ہے وہ رقاصہ ہے جن کے ساتھ Danvir میں بات چیت ہوئی تھی ...... ہاں میں وہی ہوں ...... کیا ہوا؟ کہا ایک مسئلہ پیش آگیا ہے ...... کیا مسئلہ پیش آیا؟ کہنے لگی، بہت زبردست مسئلہ ہے۔ بتاؤ تو سہی کیا ہوا ہے؟ تو کہتی ہے کہ جب میں ناچتی تھی تو ایک رات کا پانچ سو ڈالر لیتی تھی ...... یعنی تیس ہزار روپے ایک رات کا لیتی

تھی......... جب میں اسلام میں آئی تو پتہ چلا کہ اسلام تو عورت کو باہر نکلنے کی اجازت نہیں دیتا......... تو اب میں نے اپنے خاوند سے کہا کہ اب تو کما میں گھر میں ہوں......... تو اس کو اور تو کوئی شغل نہیں آیا، اس نے ایک فیکٹر میں مزدوری شروع کر دی ہے......... اس کو چالیس ڈالر روز ملتے ہیں یعنی تین ہزار روپے روزانہ......... وہ کہاں پر آ گئی تھی، تقریباً تین ہزار روپے پر آ گئی......... ستائیس ہزار روپے ایک دن کی آمدنی گھٹ گئی......... تو میرا گھر بک گیا......... گاڑیاں بک گئیں......... ہمارا ایک چھوٹا سا کرائے کا مکان ہے اس میں رہتے ہیں......... دو کمرے کا ہے۔

ہماری پاکستان کی عورت کے سارے بازو ننگے ہوتے چلے جا رہے ہیں اور وہ پوری ننگی ہونے سے ادھر کو آئی کہ چوتھائی بازو غلطی سے اس کا ہٹا تو میں دوزخی تو نہیں ہوگئی، رو پڑی.........

میرے بھائیو اور بہنو!

یہ تبلیغ کا کام ہے جو ایسی فاحشہ کو ایسا ولی بنا دے۔ بنانے والا تو اللہ تعالیٰ ہے کہ دنیا دارالاسباب ہے، اس سے ہوتا ہے۔ تو انہوں نے کہا کہ بیٹی ایسے غم کی بات نہیں......... رونے کی کوئی بات نہیں......... اللہ تعالیٰ بہت رحیم و کریم ہے......... بہت مہربان ہے۔ تم غم نہ کرو یہ تو سہواً ہوا ہے......... جان بوجھ کر نہیں ہوا ہے اور دوسرا اللہ تعالیٰ نے اس کی معافی رکھی ہے کہ اگر غلطی سے ہو جائے تو اس کا ازالہ ہو جائے گا.........

تو اس لئے ہم مردوں کو بھی کہتے ہیں، عورتوں کو بھی کہتے ہیں کہ یہ کیا ہو گیا.........!

آپ نے کہا تھا کہ ہم اوروں کو جا کر اسلام کی دعوت دیا کریں، رشتہ داروں کو دعوت دینا تو مسلمان مردوں کا کام ہے......... عورتوں کا بھی ہے؟ تو کہنے لگی، میں اور میرے میاں دونوں جا رہے تھے بس میں تو بس کے پیچھے ٹیک کو میں نے پکڑا ہوا تھا تو ایک جگہ بس کی لگی بریک اور مجھے جھٹکا لگا......... تو میرا جو کرتے کا آستین ہے یہ پیچھے ہٹا اور میرے بازو کا چوتھا حصہ ننگا ہو گیا تو اس پر میں دوزخ میں تو نہیں جاؤں گی......... یہ کہہ کر ٹیلیفون پر رونا شروع کر دیا......... صرف دو مہینے پہلے وہ لڑکی عورت کے لئے ایک ذلت کا نشان تھی اور صرف دو مہینے کے بعد وہ اس پر رو رہی ہے کہ میرے بازو کا چوتھا حصہ ننگا ہو گیا۔

جماعتوں میں نکل کر یہ صفات سیکھیں جو مختصر میں نے آپ کی خدمت میں پیش کی ہیں کہ جن

کو لئے بغیر نہ مرد، مرد بن سکتا ہے.......... نہ عورت، عورت بن سکتی ہے.......... یعنی نہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والے مرد، نہ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے والی عورتیں.......... لوگوں کو سامنے رکھ کر زندگی نہ گزاریں.......... ہماری عورتوں کے لئے نمونہ آج کی عورتیں نہیں ہیں..........

ہماری عورتوں کے لئے تو نمونہ اماں عائشہؓ ہیں..........

اماں خدیجہؓ ہیں..........

حضرت فاطمہؓ ہیں..........

حضرت میمونہؓ ہیں..........

آج کی عورت ہماری عورتوں کے لئے نمونہ نہیں..........

امریکہ کی نومسلم عورتوں کی رائے ونڈ میں آمد

ایک اور واقعہ سناتا ہوں.......... امریکہ کی نومسلم عورتیں آئیں، نیا اسلام قبول کیا.......... پھر وہ رائے ونڈ میں چلّہ لگانے آئیں جیسے مرد چالیس دن کا چلّہ لگاتے ہیں، باہر ملک سے عورتیں آگئیں اور اسی طرح پاکستان سے جماعتیں بن کر باہر جارہی ہیں.......... اپنی بیویوں کے ساتھ اور میں خود اپنی بیوی کے ساتھ چار مہینے کے لئے دو دفعہ باہر جاچکا ہوں۔ایک دفعہ ہم نے چار مہینے لگائے سعودی عرب میں، قطر میں، امارات میں۔ایک دفعہ ہم نے چار ماہ لگائے کینیڈا میں، امریکہ میں۔یعنی پانچ مرد اور پانچ عورتیں، چھ مرد اور چھ عورتیں۔تو ہمارے اس سفر سے ایک ایک شہر میں ساٹھ ساٹھ، ستر ستر عورتیں تین دن میں چار دن میں برقعے میں آکر جاتی تھیں، نوکریاں چھوڑ دیتی تھیں.......... برقعے میں آنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ پہلے برقعہ نہیں پہنتی تھیں.......... اب برقعہ کرلیا.......... برقعے میں آنے کا مطلب یہ ہے کہ وہ کئی کئی ہزار ڈالر مہینے کی تنخواہ لیتی تھیں.......... دفتروں میں کام کرتیں تھیں، ان کو چھوڑا برقعہ پہن لیا۔

یہ عورتیں آئیں، ان کا جہاز کراچی سے آیا تھا.......... تو پیچھے ساری مسلمان عورتیں کھڑی تھیں.......... تو اس نے ازراہ مذاق کہا کہ یہ پیچھے بھی مسلمان کھڑی ہیں.......... جن بے چاریوں کے لباس ہی مختصر ہوتے جارہے ہیں.......... تو ان عورتوں نے کہا کہ ہمارے لئے یہ عورتیں نمونہ نہیں

ہیں .... ہم نے ان کو دیکھ کر تو اسلام قبول نہیں کیا .... ہمارے لئے نمونہ ہمارے نبی ﷺ کی عورتیں ہیں .... ہم تمہیں شکل نہیں دکھائیں گی .... ہمیں ادھر بھیج دو .... لڑکیاں بھی بیٹھی ہوتی ہیں تو انہوں نے اپنے نقاب اٹھائے اور وہ پاسپورٹ سے دیکھتیں تو فوراً اپنے نقاب گرا لیتیں .... تو یہ لڑکی حیران ہو کر کہنے لگی .... مجھ سے کیوں پردہ کر رہی ہوں؟ میں تو تمہاری طرح عورت ہوں۔

تو یہ نو مسلم عورتوں نے کہا کہ جو عورت بے پردہ ہو، ہمارا اسلام ہمیں اس سے بھی پردہ میں رہنے کا حکم دیتا ہے .... اسی لئے حیاء آگئی ....

باطل کی خواہش

تو میرے بھائیو!

جس دن کوئی ساتھ نہیں ہوگا اس دن ہمارا عمل ہی ہمیں ساتھ دے گا .... اور اس وقت نیکی کی قدر معلوم ہوگی کہ ایک حسنہ کتنی زبردست ہے .... تو اس وقت کا جو باطل ہے .... اس وقت کا جو کفر ہے .... وہ ہمارا ملک نہیں چھیننا چاہتا، ہمارے ملک نہیں لینا چاہتا۔ ہماری نسل لینا چاہتا ہے .... ہمارا ایمان لینا چاہتا ہے .... ہمیں ختم کرنا چاہتا ہے .... آخرت کے لحاظ سے کہ ان کی تو برباد ہوئی پڑی ہے .... ان کی بھی برباد کردو .... ان کی نسل نے اپنے آپ کو گناہوں میں ڈبویا .... اور اب وہ ہماری طرف حملہ کررہے ہیں .... یہ ایٹم بم سے زیادہ خطرناک حملہ ہے کہ یہ جو نوجوان نسل جو بیٹھی ہے، یہ گانے بجانے کی عادی ہو جائے تو بس پھر یہ بک گیا .... اب یہ بکریوں کی طرح بکاؤ مال ہے، اسے جہاں مرضی بیچ دو۔ جن کے قدموں میں ثبات نہیں، جن کے قدموں میں ٹھہراؤ نہیں، یہ ایک جھونکے سے ہوا میں اڑ جائیں گے ....

تو اس وقت پوری دنیا کے مسلمان قابل رحم ہیں، یہ تبلیغ کا کام دیکھو نا سارا باطل محنت کر رہا ہے کہ ان کی نسل کو خراب کردو .... پوری ان کی اسکیم ہے ....

تبلیغی جماعت کی کارکردگی

ہماری جماعت آ رہی تھی .... بلجئیم سے انگلینڈ بحری جہاز میں۔ چار گھنٹے کا سفر

تھا......تو ہم پچاس آدمی تھی......ہماری جماعت تو اس وقت چار آدمیوں کی تھی......لیکن ہمارے ساتھ مل گئے......بلجئیم سے، انگلینڈ سے، فرانس سے تو ہم کوئی پچاس آدمی تھی......تو ہم نے وہاں اذان دی اور مغرب کی نماز پڑھی......پھر عشاء کی نماز پڑھی......نماز پڑھی تو اس پورے جہاز میں ایک فضاء قائم ہوگئی......ایک وقار بن گیا۔ نماز اتنا طاقتور عمل ہے......

ایک پادری کی نصیحت

1978ء میں ایک پادری آیا تھا، عبدالمجید اس کا نام تھا......فرانس میں رہتا تھا......وہ مسلمان ہوا تیونس کی ایک جماعت کو دیکھ کر۔ اس جماعت کے امیر کا نام بھی عبدالمجید تھا تو اس نے اپنا نام بھی عبدالمجید رکھا......جب وہ رائے ونڈ میں آیا تو وہ پچھتر برس کے اوپر تھا......اسی کے درمیان تھا......لمبا سا۔ تو اس نے کہا کہ میں تیس برس سے قرآن پڑھتا تھا......لیکن قرآن پاک کے مطابق کسی کو دیکھتا نہیں تھا......یہ ٹھیک تھا کہ قرآن پاک حق ہے......لیکن کوئی نظر نہیں آتا تھا......تو یہ جماعت اسے مل گئی کہنے لگا کہ مجھے کچھ خوشبو آئی......ان کو اپنے گرجے میں ٹھہرایا اور میں خود مسلمان ہو گیا......

پھر وہ کہنے لگا کہ میں آپ کو دو باتوں کی وصیت کرتا ہوں۔ ایک تو یہ کہ آپ کا جو لباس ہے، پگڑی ہے، داڑھی ہے، کرتا ہے، شلوار ہے، اس کو نہ چھوڑیں چاہے آپ جہاں ہیں......اس میں جو طاقت ہے وہ کسی چیز میں طاقت نہیں......جو آپ کا ظاہری حلیہ ہے......دوسری چیز کیا ہے کہ جب آپ یورپ میں پھریں تو اذان دے کر باجماعت نماز پڑھیں۔ یہ دو باتیں خنجر کی طرح سینے میں لگتی ہیں......پچھتر سال جو پادری رہا ہوں یہ اس کا نچوڑ بتا رہا ہوں......پھر دعا کرتا تھا کہ یا اللہ میری فرانس میں موت نہ آئے، کسی مسلمان ملک میں موت آئے......تو چلّے پر گیا ہوا تھا......تیونس وہیں اس کا انتقال ہوا، وہیں دفن ہوا۔

تو ایک فضائی تو انہوں نے فوراً ٹی وی کھول دیئے اور اسلام کی جو تضحیک شروع ہوئی......لندن پہنچنے تک انہوں نے پروگرام چلایا، صرف اسلام کی تضحیک کی......اور مذاق۔ وہ تو بیدار ہیں، وہ تو سوئے بھی نہیں، انہوں نے ہمارے گھروں میں ہماری نسل کو اپنا بنالیا، ہمارے گھروں میں ہماری نسل

ان کی بن گئی..........

تبلیغ کا کام احسان عظیم

تو یہ تبلیغ کا کام احسان عظیم ہے پوری دنیا پر اور مسلمانوں پر کہ ہم ان کے پیچھے پھر پھر کر ان کو مسجد والا بنادیں.......... جب تک ایک طبقہ یہ ذمہ داری نہیں محسوس کرے گا.......... کہ آپ لوگ نمازی ہیں مسجد میں آئے ہیں.......... تو پہلے ذمہ دار تو آپ ہیں.......... کہ آپ یہ درد محسوس کریں کہ ہماری نسل جہنم کی طرف جا رہی ہے.......... اور ان کو ہم اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچانے کے لئے کوشش کریں.......... یہ عمل اللہ کے غیبی نظام کو ساتھ کر دیتا ہے..........

..........**انهم يكيدون كيدا**.......... **واكيدا كيدا**.......... **فمهل الكفرين امهلهم رويدا**..........

یہ آیت اس وقت زندہ نہیں ہے.......... یعنی موجودہ عمل میں نہیں۔ کیا کہہ رہے ہیں اللہ تعالیٰ، یہ بھی تدبیر کریں.......... اور میں بھی کر رہا ہوں.......... جب اللہ تعالیٰ کافروں کے خلاف تدبیر کرے گا تو پھر کون اللہ تعالیٰ سے آگے بڑھ سکتا ہے؟

قد مكروا مكرهم وعند اللّٰه مكرهم وان كان مكرهم لتزول منه الجبال..........

ان کا بھی مکر ایسا ہے کہ پہاڑ ٹوٹ جائیں، لیکن ہمارے بھی تو ہاتھ میں زمین و آسمان ہے..........ہم ان کے مکر چلنے نہیں دیں گے..........

تو میرے بھائیو!

یہ تبلیغ کا کام آپ کا اپنے اوپر بھی احسان ہے.......... ساری فضاؤں میں، جو مسجد سے متعلقہ نہیں، ان کو آخرت کی بات سننے کو نہیں ملتی.......... انہیں پتہ بھی نہیں کہ موت کی تیاری بھی کسی چیز کا نام ہے.......... اور آخرت کی تیاری بھی کسی چیز کا نام ہے.......... تو ہم خود یہ ذمہ داری محسوس کریں.......... کہ اپنے دین کو بھی بچانا ہے.......... اپنے ایمان کو بھی بچانا اور اس پوری حضور ﷺ کی امت کے ایمان کو بچانا ہے.......... جس رخ پر یہ چل رہے ہیں.......... یہ ان کو ہلاکت کی طرف لے

جائے..........اور اس ہلاکت سے بچانے کے لئے راستہ کوئی نہیں کہ سوائے اس کے کہ یہ لوگ توبہ کریں..........اگر یہ توبہ نہیں کرتے..........تو اللہ تعالیٰ کا غیبی نظام ہمارے خلاف چلتا رہے گا..........

میرے بھائیو!

اپنی کمائیوں کو حلال پہ لائیں، اپنی اولاد کو اور بیویوں کو سمجھا دیں کہ ہم تمہاری خاطر دوزخ میں نہیں جا سکتے۔ ہم اس پر توبہ کریں اور مسجد کی یہ آبادی ہر وقت ہونی چاہئے..........چلو جو کوئی جہاں سے بھی آیا ہے۔ میرے بھائیو! مسجد کے عادی ہنو..........

تبلیغی کرنیں اردن میں

1991ء میں اردن میں ہماری جماعت گئی تھی۔ ہم اسرائیل کے بارڈر پر چلے گئے۔ آمدورفت..........بات چیت ہوتی رہتی ہے..........چونکہ کچھ عرب ادھر رہتے ہیں کچھ عرب ادھر رہتے ہیں..........رشتے داریاں ہیں تو کہا..........یہ یہودی ہم سے پوچھتے ہیں..........تمہارے فجر میں نمازی کتنے ہوتے ہیں..........اور تمہارے جمعے میں نمازی کتنے ہوتے ہیں..........ہم نے پوچھا..........یہ تحقیق کیوں کرتے ہیں..........؟ انہوں نے کہا..........ہماری کتابوں میں یہ ہے کہ جب فجر کی نماز کے نمازیوں کی تعداد..........جمعہ کی نماز کے نمازیوں کی تعداد کے برابر ہو جائے گی تو یہودی دنیا سے مٹ جائیں گے..........اب یہاں فجر میں ڈیڑھ صف ہوتی ہے..........اور جمعے میں باہر بھی صفیں بنانی پڑیں..........چلو میں کہتا ہوں، مان لیا 1/3 طبقہ باہر سے آیا ہے..........یہ 2/3 تو یہیں سے اٹھ کر آیا ہے، یہ ہر نماز میں کیوں نہیں آتا..........؟

میری نظرامت کے غریبوں پر گئی

ایک شخص ملا..........کہنے لگا کہ میں نے 35 لاکھ کی گھڑی..........پانچ ہزار کی جوتی پہنی ہوئی ہے..........میں حیران ہوا..........میری نظر امت کے غریبوں پر گئی..........۔

یہودیت کا زوال

95% لوگ نماز چھوڑ چکے ہیں .... رمضان المبارک میں بھی 20% لوگ نمازی نہیں .... لیکن فلسطین کے بارڈر پر جماعت کے ساتھ تھا .... مجھے وہاں کے مسلمانوں نے بتایا کہ اسرائیلی فوجی پوچھتے ہیں کہ تمہاری صبح کی نماز میں نمازی کتنے ہوتے ہیں .... کہنے لگے کہ یہ بار بار پوچھتے تھے کہ ایک دفعہ میں نے وجہ پوچھی تو کہنے لگے .... ہماری کتابوں میں لکھا ہے جس دن مسلمانوں کی فجر کی نماز میں اتنے نمازی ہوں گے جتنے جمعہ کے دن ہوتے ہیں .... تو یہودیت کو خود بخود زوال آجائے گا ....۔

مولانا سعید احمد خانؒ اور سنت پر عمل

جس نے حضور اقدس ﷺ کے شب و روز دیکھے ہوں .... وہ حضرت مولانا سعید احمد خان کو دیکھ لیتا .... وہ غیر اختیاری طور پر سنتوں پر عمل کرتے تھے .... 92 سال کی عمر میں فوت ہوئے .... میرا بھائی ڈاکٹر طاہر کمال سفر حج میں میرے ساتھ تھا .... مجھ سے کہنے لگا، باباجی سارا دن بستر پر نڈھال ہو کر ایسے پڑے رہتے ہیں کہ جیسے سانس ہی نہیں لیکن حیرت ہے .... جب نماز کا وقت ہوتا ہے .... تو نامعلوم ان کے اندر کہاں سے طاقت آجاتی ہے ....؟

کوشش بہت کی گئی کہ ان کی قبر جنت البقیع میں نہ بن سکے .... لیکن آخرکار جنت البقیع کی مٹی نصیب ہوئی ....۔

اللہ تعالیٰ کی وسعت کے دروازے کھلوائے

ایک دفعہ ایک سفر میں تھے .... افریقہ کے ایئرپورٹ پر پہنچے تو وہاں ایک صاحب نے حضرت سے کپڑوں کا سوال کیا کہ اپنا سوٹ مجھے دے دیں .... حضرت نے جتنے بھی سوٹ اور کپڑے تھے وہ تمام اسے دے دیئے .... سفر کے ساتھی نے عرض کیا کہ آپ کے پاس مزید پہننے کے لئے کوئی اور کپڑے نہیں ہیں .... فرمانے لگے .... بخیل نہ بن۔ میں نے بڑی مشکل سے اللہ

تعالیٰ کی وسعت کے دروازے کھلوائے ہیں...... وہ بند کرانا چاہتا ہے...... حیرت کی بات ہے جب ہم دوران سفر چین کے ایئرپورٹ پر پہنچے...... تو بغیر اطلاع کے ایک صاحب چھ سوٹ ہدیئے کے لئے کھڑے تھے......۔

منصوبہ بندی کے نقصانات

معاشی تنگی کا سبب آبادی نہیں...... سود کی معیشت ہے...... سود نے ہمارا بیڑا غرق کر دیا ہے......۔

ٹرین میں منصوبہ بندی کے ڈاکٹر آپس میں ایک دوسرے کو کہہ رہے تھے کہ بچے بند کرنے سے جسم پر موٹاپا چڑھ جاتا ہے...... چہرے اور جسم پر بال اگنا شروع ہو جاتے ہیں...... اور عورت بے شمار بیماریوں میں پھنس جاتی ہے...... وہ ڈاکٹر انگلش میں باتیں کر رہے تھے...... اب تو بچہ جننے پر جرمنی میں چھ سو امریکن ڈالر دیتے ہیں......، جرمنی میں گوری نسلیں ختم ہو رہی ہیں اب ترغیب دیتے ہیں کہ بچے زیادہ پیدا کرو......۔

تین چلّے کے دوران تکالیف اور مجاہدے

مولانا طارق جمیل صاحب نے 27 اکتوبر 1971ء میں چار ماہ شروع کئے اور فروری 1972ء میں چار ماہ ختم کئے...... کہنے لگے اس دن سے میرا معدہ خراب ہوا...... حکم تو اللہ تعالیٰ کا ہے لیکن ذریعہ باسی اور ٹھنڈا کھانا ہے...... دودھ نہیں ملتا تھا...... سیالکوٹ کے دیہاتوں میں ہماری تشکیل تھی...... کوئی دودھ نہیں دیتا تھا۔ کبھی پیاز، نمک سے اور مرچ کو پانی میں گھول کر کھانا کھاتے تھے...... گاؤں کا کوئی شخص دودھ دینے کو تیار نہیں تھا...... بار بار مسجدوں سے نکالا جاتا...... سخت سردی...... غذا کا نہ ملنا...... بہت سخت مجاہدہ کا ذریعہ بن گیا......۔

اسی سفر میں سب سے پہلی تشکیل حجرہ شاہ مقیم میں ہوئی تھی۔

اللہ تعالیٰ سے تعلق کی بات

کچھ لوگ ملتان سے مولانا کو ملنے آئے...... بیان ختم ہو گیا تھا...... کہنے لگے وہ بیان

پھر سنائیں۔ مولانا فرمانے لگے .... کہ اب وہ طاقتیں اور قوتیں نہیں رہیں .... کہ حضرت شاہ اسماعیلؒ کی طرح .... وہ جامع مسجد کی سیڑھیاں اتر رہے تھے .... ایک بابا جی تاخیر سے پہنچے تو انہیں پھر سے تمام بیان سنا دیا .... ہمارے ایک استاد تھے شیر انوالہ گوجرانوالہ کے رہنے والے۔ فرمانے لگے .... ایک دفعہ حضرت انور شاہ کاشمیریؒ تشریف لائے .... حضرت کی نماز کے بعد سنتیں لمبی ہوگئیں .... طلباء میں بیان کرنا تھا .... طلباء ایک ایک کر کے اٹھ اٹھ کر چلے گئے لیکن یہ مفتی صاحب بیٹھے رہے۔ حضرت کاشمیریؒ .... ایک شخص کی خاطر منبر پر بیٹھ گئے اور بیان شروع کر دیا .... اور پھر آہستہ آہستہ طلباء جڑتے گئے .... پھر مولانا نے ان ملتان والوں سے اللہ جل شانہٗ سے تعلق کی بات کی ....۔

امت کی فکر میں علمی چاہت کی قربانی

جس طرح چکی کے دانے اندر ڈالنے کی بجائے اوپر رکھ دیں تو کبھی باریک نہیں ہوں گے .... اسی طرح تبلیغ کا حال ہے کہ تبلیغ ترغیب سے ہوتی ہے .... یہ ندائے وقت ہے .... وقت کی آواز ہے اور ترغیب سے سارے عالم کو لایا جارہا ہے .... لوگ رسالت اور آخرت سے ناآشنا ہیں .... دس ہزار طلباء میں سے صرف ایک طالب علم سچے جذبے کے ساتھ دین کی محنت کرتا ہے۔

جب میں خود تدریس میں تھا، کتنی کتنی کتابیں مجھے ازبر یاد تھیں .... عربی اشعار دیوان کے دیوان .... منطق اور فلسفہ کی مناسبت نہ ہونے کے باوجود کتابوں کی کتابیں یاد تھیں .... ابھی تک یہ آگ ٹھنڈی نہیں ہوئی ....۔

لیکن بنیادی طور پر خلوت پسند ہوں .... مدرسے کا عادی ہوں .... لیکن جب پڑھ کر آیا تو اللہ تعالیٰ نے حاجی عبدالوہاب کو ذریعہ بنایا .... میں نے پڑھانا شروع کر دیا .... لیکن حاجی صاحب نے فرمایا کہ تو جماعت کو لے کر چل .... ٹوٹے دل بوجھل قدموں کے ساتھ گیا .... سب سے پہلے اندرون ملک سال میں نے لگایا لیکن مطالعہ اور مدرسے کا ذوق نہ گیا ....۔

میرے مدرسے کے ایک طالب علم نے آٹھ ماہ میں قرآن پاک حفظ کیا .... لورالائی

کے ایک طالب علم نے بھی آٹھ ماہ میں قرآن پاک حفظ کیا۔

بچوں کو فضائل سنا کر قرآن پاک پڑھاؤ

کھانا مرچ مصالحے کے بغیر نہیں کھایا جاتا، ہم اس کو ذائقہ دار بنا کر کھاتے ہیں .... روٹی کو ذائقہ دار بنا کر کھاتے ہیں۔ تو بچوں کو ہم قرآن پاک کے فضائل سنائے بغیر سختی سے پڑھاتے ہیں۔ میں نے اپنے مدارس میں یہ ترتیب شروع کی ہے کہ بچوں کو فضائل سنا سنا کر .... ترغیب دے دے کر .... کہ ان کے اندر کا شوق پیدا ہو .... کہ وہ خود پڑھنے کی طرف مائل ہوں۔

قائداعظم میڈیکل کالج بہاول پور میں میرا بیان تھا۔ بیان کے بعد ایک کلین شیو میڈیکل کا طالب علم مجھے ملا۔ کہنے لگا .... مجھے علم القرآن، دین اور علماء سے سخت الرجی ہے .... مدرسہ میں میرے ساتھ جو سلوک ہوا .... اور سختی ہوئی .... اس کی وجہ سے میں تمام قرآن پاک بھول گیا .... اور میں نماز نہیں پڑھتا۔ آج کتنے سالوں کے بعد مجھے احساس ہوا کہ نہیں دین کا ایک رخ یہ بھی ہے .... جس میں نرمی ہے۔

مولانا طارق جمیل صاحب فرمانے لگے .... میں نے پنجاب کے ایک مدرسے میں دیکھا کہ پچاس بچوں کو زنجیر لگے ہوئے ہیں .... فیصل آباد کے مدرسے میں ایک جوان حافظ قرآن تھا .... شادی کا کارڈ چھپا۔ اس کارڈ پر ان کے نام کے ساتھ حافظ لکھا گیا تو کارڈ پھاڑ دیا کہنے لگا .... کہ مجھے لفظ حافظ جی سے سخت نفرت ہے ....

میں خود مدارس چلا رہا ہوں .... میری درخواست ہے کہ بچوں کو ترغیب کے ساتھ پڑھایا جائے۔ ان سے محبت کی جائے .... سختی نہ کی جائے اور مارا بالکل نہ جائے .... ورنہ تو دل میں استاد کی بظاہر محبت لیکن اندر سے نفرت ہوگی۔ پھر خود ہی فرمایا 95% حافظ قرآن دین سے دور اور اکثر قرآن پاک بھول جاتے ہیں .... اس کی وجہ یہ ہے کہ انہیں سختی سے پڑھایا جاتا ہے۔ اگر نرمی .... ترغیب .... اور محبت سے پڑھایا جائے تو یہی پورے عالم میں دین کا ذریعہ بنیں۔

عالمی سوچ

مولانا طارق جمیل صاحب فرمانے لگے:

دیپال پور کے مرکز میں، میں بیمار تھا۔ نمازِ فجر کے بعد سویا لیکن مجھے نیند نہیں آ رہی تھی تو ایک پٹھان صبح کا بیان کر رہا تھا اور وہ بار بار کہہ رہا تھا .... ٹول عالم .... ''سارا عالم''۔ لیکن میں اندر ہی اندر سوچ رہا تھا کہ اس پہاڑی شخص کے اندر یہ عالمی سوچ .... دعوت کے کام کا اعجاز ہے اور حیرت میں تھا اور حتیٰ کہ میں نینداور تھکان بھی بھول گیا۔

جماعت میں نکلنے کی برکت سے اللہ تعالیٰ پر اعتماد اور بھروسہ

سردار ظہور خان لغاری مرحوم ہر ماہ پندرہ دن جماعت میں لگاتے تھے .... ایک دن بٹوہ گم ہوگیا .... لیکن دین کے ماحول کی وجہ سے کہنے لگا .... میرے اندر مال کے جانے کا 1% بھی احساس نہ ہے۔ اگلے دن میں اور لغاری صاحب نے ایک باباجی پٹھان کو دیکھا .... بستر اٹھائے رائے ونڈ لاہور کی طرف جا رہے تھے۔ ہم نے گاڑی روک کر پوچھا .... باباجی کہاں جاؤ گے .... ؟ کہا بونیر جاؤں گا .... جو سوات سے آگے ہے۔ کہا کیسے جاؤ گے .... ؟ کہا اللہ تعالیٰ پہنچائے گا۔ اتنا توکل .... بھروسہ .... اعتماد تھا کہ ہم نے کرایہ دیا، بڑی مشکل سے لیا۔

کسی سے سوال نہ کرنا

ایک دفعہ مولانا جمشید صاحب کے پاس ایک صاحب بیٹھے تھے .... کہنے لگے ٹنڈو آدم .... سندھ جانا ہے لیکن رقم نہیں .... کہا، کسی سے سوال نہ کرنا پیدل چلے جاؤ .... وہ چل پڑا۔ یہ گھر پہنچے تو وہ شخص ملا .... کہنے لگا میں جا رہا تھا تو ایک ٹرک میرے قریب آ کر رکا .... کہ تم نے کہاں جانا ہے .... میں نے کہا ٹنڈو آدم .... وہ ٹرک کراچی جا رہا تھا .... میں نے انکار کردیا .... میرے انکار پر زبردستی اٹھا کر ٹرک میں بٹھا دیا .... کھانا بھی کھلایا اور گھر پہنچا دیا۔

دل سے نکلے ہوئے الفاظ کی تاثیر

جب 1997ء میں منیٰ میں آگ لگی .... پولیس کہہ رہی تھی .... نکلو۔ ہم دور کھڑے بے بسی سے دیکھ رہے تھے .... ایک عرب اس آگ والے کو میرے پاس لے آیا .... اس نے کہا .... نکلو .... اس کے دل سے جو بات نکلی .... اس نے ہمیں دوڑا دیا ....

اس نے صرف ایک لفظ کہا تھا ...... لیکن وہ لفظ دل سے نکلا تھا۔

تنہائی میں ذکر ...... دعا کی طاقت ...... رونا دھونا ...... نماز کی طاقت ...... ہماری دعوت کی طاقت کو بڑھا دے گی ...... اور لوگوں کے دل ہدایت کی طرف پھر جائیں گے ......۔

نعیم بنگالی کی نماز نے میرے دل کی دنیا بدل دی

میں نے کبھی نعیم بنگالی کی بات نہیں سنی تھی ...... ایک دن اس کو نماز پڑھتے دیکھا ...... نماز کھا گئی ...... اس کی کوئی بات سمجھ نہ آئی ...... ہم ہاسٹل کینٹین پر چند دوست عزیز اللہ ...... اکرم اور محمد علی بلوچ بیٹھے ہوئے تھے۔ نعیم بنگالی کا حادثہ ہوا تھا ...... وہ ہاسٹل کی سیڑھیوں سے گھسٹتا ہوا نیچے آ رہا تھا ...... قدرتی میرا منہ سیڑھیوں کی طرف تھا ...... وہ دو منزلوں کی سیڑھیاں اترتے ہوئے گھسٹتا ہوا برآمدے میں آیا ...... اس طرح گھسٹتا ہوا مسجد میں گیا ...... مجھے کھانا بھول گیا ...... پھر اس طرح گھسٹتا ہوا نماز پڑھ کر واپس چڑھا ...... بس اس کے اس مجاہدے نے دل کی دنیا بدل ڈالی ......۔

میں نے جنرل امیر حمزہؒ کو دیکھا ...... کہتے تھے یا اللہ! جس طرح تیرے نیک بندوں نے نماز پڑھی ...... میں ویسے پڑھتا ہوں ...... پھر بعد میں کہتے نہیں پڑھی گئی افسوس ہے ......۔

ہمارے ایک بیل کی کہانی

میرے والد صاحب کے پاس ایک قیمتی بیل تھا ...... اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ...... بہت حیلے کئے ...... آخر ایک سمجھدار معالج دوسرے گاؤں سے منگوایا ...... اس نے بیل کو دیکھا ...... کہنے لگا اس کو گھاس کون ڈالتا ہے ......؟ اس ملازم کو لایا گیا ...... ملازم کے آتے ہی معالج نے بیل کے سامنے اسے جوتے مارنا شروع کر دیئے ...... اور بہت سخت سست کہا ...... پھر کہا گھاس لاؤ ...... اب اس کو گھاس ڈالو تو بیل نے کھانا شروع کر دیا۔ والد صاحب حیران ...... معالج نے بتایا کہ دراصل اس نے بیل کو مارا تھا ...... اس کی عزت نفس مجروح کی

تھی تو اس نے عالم غصہ میں کھانا پینا چھوڑ دیا........ اب جب بیل نے دیکھا.... کہ اس کا بدلہ لے لیا گیا ہے تو وہ خوش ہو گیا........۔ ایک بیل کی عزت نفس بھی ہے........ اور انسان اشرف المخلوقات کتنا قابل احترام ہوگا........۔

نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں ملنے سے خوشی

سنٹرل ماڈل سکول لوئر مال لاہور آٹھویں جماعت کا رزلٹ آیا........ میرے مرید کے ایک کلاس فیلو کے ہاتھ رزلٹ کارڈ تھا........ وہ زور سے پکار رہا تھا........ عالم خوشی میں کہ میں پاس ہو گیا........ مجھے وہ منظر نہیں بھولتا کہ قیامت کے دن........ جس کا نامہ اعمال دائیں ہاتھ میں ملے گا وہ بھی ایسی ہی خوشی سے پکارے گا........۔

مولانا صاحب کا بیان ایک بچے کو من وعن یاد ہونا

سعودی عرب میں بیان ہوا........ ایک پاکستانی خاندان کے چھ سالہ بچے نے پورا بیان اس طرح یاد کیا تھا........ جہاں آہ کی........ جہاں آیت پڑھی........ جہاں کسی کا قول بیان کیا........ وہ بیان بھی من وعن یاد تھا۔ یورپ میں ایک بچے نے بیان سنا........ اور سمجھتا تھا لیکن بول نہیں سکتا تھا........ اس نے انگلش میں بیان یاد کیا ہوا تھا........ اس امت کے ہر فرد میں دین کو سمجھنے کی استعداد ہے........ لیکن کچھ محنت کی ضرورت ہے........۔

کرنل امیر الدین کے ہاتھوں ہزاروں لوگوں کا مسلمان ہونا

لاس اینجلس امریکہ میں عورتوں کا بیان تھا،........ ایک حیرت انگیز کہرام مچا ہوا تھا........ اور عجیب بات یہ تھی کہ عورتیں کہہ رہی تھیں کہ ہمیں کہاں چھوڑ کر جا رہے ہیں........۔

کرنل امیر الدین وہ شخص ہیں........ جن کے ہاتھوں پانچ ہزار لوگ مسلمان ہو چکے ہیں........ ان کے بعد انہوں نے گننا چھوڑ دیا........۔ امریکہ کے ایک ڈانسنگ ہال میں پہنچے........ ننگی برہنہ عورتیں ناچ رہی تھیں........ انہوں نے خاص ترکیب سے وہاں کے مردوں کو علیحدہ دعوت دی........ اور عورتیں بھی بند ڈھانپ کر وہاں پہنچ گئیں........۔ ایک عورت نے اسلام

قبول کیا.......... اس کا خاوند ڈرم بجایا کرتا تھا.......... اور وہ ناچتی تھی.......... کرنل صاحب بتانے لگے.......... ایک روز اس عورت کا ٹیلی فون آیا.......... کہ بس میں سفر کرتے ہوئے اچانک میری کلائی سے کپڑا ہٹ گیا تو مجھے کتنا عذاب ہوگا..........؟

یورپ اور امریکہ میں عورتیں باپردہ اور فیصل آباد میں بے پردہ

میں فیصل آباد میں بیان کے لئے آیا.......... تو محسوس ہوا کہ 50% عورتیں ننگے سر اور 20% عورتوں نے سر ڈھانپا ہوا تھا.......... امریکہ میں400/500 عورتوں کا مجمع بیان کے لئے آیا.......... ساری پردے کے ساتھ تھیں.......... انگلینڈ میں بھی تمام عورتیں پردے کے ساتھ تھیں لیکن فیصل آباد میں شرم کی بات ہے..........۔

سکھر میں ایک کمیونسٹ کی منت سماجت

سکھر میں ایک کمیونسٹ ملا۔ اس کی خوب منت کی.......... بار بار منت سماجت کی.......... آخر وہ نرم ہوا.......... اس کو مسجد میں لے آئے۔ کہنے لگا.......... تو پہلا آدمی ہے.......... تو مسجد میں لے جا رہا ہے.......... مسجد میں آیا.......... تو اس کی حالت بدل گئی۔ کہنے لگا.......... میں تیرے اوپر کتاب لکھوں گا..........۔

ایک ہی ملاقات میں کایا پلٹ گئی

جام ساقی حیدر آباد میں ملنے آیا۔ سوشلزم.......... کیپٹلزم.......... سرمایہ کاری.......... کے علاوہ نہ بات کرتا تھا.......... نہ بات سنتا تھا۔ بیان سننے کے لئے آیا.......... تو کایا پلٹ گئی اور حالت بدل گئی۔ کہنے لگا.......... زندگی میں آج تک کسی عالم کو نہیں سنا.......... کسی مولوی کے بارے میں سوچا تک نہیں تھا.......... لیکن آج پتہ چلا کہ واقعی ہم سب کو دین کی ضرورت ہے..........۔

ڈاکٹر فوزی کا قصیدہ

قطر کے شہزادہ عبداللہ بن خالد کی شان میں ڈاکٹر فوزی نے ایک قصیدہ کہا.......... شاعر کوئی

لینڈ کروز ردی......... اس قصیدے کا مرکزی خیال شہزادے کی ماں تھی......... اس کی ماں پر قصیدہ کہا کہ اس کی ماں نے مسجد بنوائی ہے......... پھر اس نے ڈاکٹر فوزی کو 30 ہزار درہم دیئے......... پھر اس نے دس لاکھ درہم میں مسجد بنوا کر تبلیغ والوں کو دی.........۔

ڈاکٹر صاحب کی دعوت

لاہور میں ایک ڈاکٹر صاحب کی دعوت پر مولانا سعید احمد خان صاحب بھی......... مولانا عبدالرحمٰن اشرفی جامعہ اشرفیہ والے بھی تھے......... ڈاکٹر صاحب کی مسجد کے قاری صاحب بھی تھے.........۔ ڈاکٹر صاحب نے اشرفی صاحب سے عرض کیا......... کہ قاری صاحب کو سمجھائیں......... ان کی تنخواہ 1500 ہے......... کہتے ہیں بڑھا دیں۔ اشرفی صاحب نے فوراً کہا......... کہیں قاری صاحب کو آپ کے کچن کے اخراجات کا پتہ چل گیا ہے......... کہ وہ روزانہ 1500 روپے سے زیادہ بل ہوتا ہے.........۔

طلبہ کی تربیت کی ضرورت ہے

طلباء میں استعداد ہے......... تربیت نہیں......... ذہین طلبہ مدارس کی طرف متوجہ ہیں.........۔ انہیں تقریریں اور الفاظ یاد نہ کرائیں بلکہ علمی تحقیق کی بنیاد پر چلائیں......... چونکہ میرے مدرسے میں عربی کی طرف زیادہ توجہ کی جاتی ہے......... میں نے ایک سال کے طالب علموں کو دیکھا......... وہ عرب عالم کی لکھی ہوئی سیرت نبویؐ اور بخاری شریف......... عربی میں لکھی ہوئی کا مطالعہ کر رہے تھے.........۔ ایک طالب علم سے مولانا طارق جمیل صاحب نے فرمایا......... کہ میں نے شرح جامی کو تین دفعہ دہرایا......... شرح مایۃ عامل کو تکرار کے علاوہ 8 دفعہ دہرایا......... فرمایا کتابوں کو حفظ یاد کرتا تھا......... دوران تعلیم شعر......... اشعار کی قسم کا ذوق نہیں تھا۔ نیند......... کھانے پینے......... اور گھر میں سے وقت نکال کر ہر پل پڑھتا تھا.........۔ اسی دوران ایک نوجوان نے غزلیں اور اشعار سنائے۔ فرمانے لگے......... کوئی حدیث یاد کر لیتا تو موت تک نفع دیتی.........۔

مولانا کی طلبہ کو نصیحت

ایک دفعہ طالب علموں کو مولانا طارق جمیل صاحب نے بیان کرتے ہوئے طلباء کو فرمایا ...... کہ حدیث کو عربی میں سند کے ساتھ یاد کریں ...... یہ ایک عجیب رواج ہو گیا ہے طلباء حدیثیں یاد نہیں کرتے ...... بلکہ مجمع کو وقتی طور پر گرمانے کے لئے لفظ اور اشعار یاد کرتے ہیں ...... مقرر کی تقریر میں مضمون اور پیغام نہیں ...... وہ صرف الفاظ و اشعار کی دنیا میں پھرا کر ...... مجمع سے اپنی بات کا لوہا منوانا چاہتے ہیں ...... الّا ماشاء اللہ ورنہ اکثریت کا یہی حال ہے ...... تبلیغ کا مزاج سادہ اور عام فہم بات ہے ...... ۔

میں اکثر بچوں کو کہتا ہوں کہ میرا درد اور مضمون بیان کرو ...... میرا لہجہ اختیار نہ کرو ...... ۔ یہ نقل معلوم ہوتی ہے ...... اپنے فطری لہجے میں پڑھو ...... جو اپنے فطری لہجے سے باہر جاتا ہے ...... وہ فطرت سے باہر چلا جاتا ہے ...... ۔

انضمام کی طلبہ سے بات

انضمام کرکٹر نے کالج کے طلباء سے ...... کہا کہ ہم Five Star ہوٹلوں میں رہتے تھے ...... اور کبھی بھی رات 2 بجے سے پہلے نیند نہیں آتی تھی ...... ۔ اب 10:00 بجے کے بعد مسجد میں نیند آنی شروع ہو جاتی ہے ...... یہ حیرت انگیز بات ہے ...... ۔ علم ملک کرکٹر نے ملنے والے بہت بڑے مجمع سے بات کی ...... کہ آج ایسے محسوس ہوا کہ جیسے ہمارا کام مکمل ہو چکا ہو ...... اور ایسا سکون ملا کہ جو کبھی نہیں ملا تھا ...... اور یہ سب برکات اللہ تعالیٰ کے راستے کی ہیں ...... ۔

مراکش کے شاہی محل کے گلوکار کی تبدیلی

عبدالواحد مراکش کے شاہی محل کا گلوکار تھا ...... پہلے اس کا باورچی تبلیغ میں لگا ...... اس نے اس کو تیار کیا ...... ۔ اس نے تبلیغ میں وقت لگایا ...... داڑھی رکھ لی ...... ہزاروں نوجوانوں نے اس کو دیکھ کر داڑھی رکھ لی ...... ۔ شاہ حسن نے اس کو گرفتار کیا ...... قید کیا اور زبردستی

اس کی داڑھی منڈوادی......... پھر اس کوٹی وی پر لایا گیا......... لیکن شرابیوں نے شراب چھوڑ دی اور احتجاج کیا.........

فلمی اداکاروں میں کام

دس راتیں جاگ کر......... ہم نے فلمی اداکاروں میں کام کیا۔ وہ رات بارہ بجے شوٹنگ ختم کر کے ہمارے پاس آتے......... دس یوم صرف ان کے لئے کام کیا......... ان میں سے کئی لوگوں نے چار ماہ لگا دیئے......... سہیل انور کے دو بچوں نے قرآن پاک حفظ کیا......... عرفان ہاشم کا بیٹا اور بیٹی قرآن پاک حفظ کر رہے ہیں......... خالد ڈار میرا اسکول کا کلاس فیلو تھا۔ کہنے لگا......... پہلے ڈرامے کے بعد لڑکی اور شراب ڈھونڈتے تھے......... اب مصلیٰ اور لوٹا ڈھونڈتے ہیں......... جواد وسیم نے بتایا......... کہ فیصل آباد ایک ڈرامے کے لئے جا رہے تھے......... میرے ساتھ شوٹنگ کے لئے ایک لڑکی اور **اس کی والدہ بیٹھی تھیں**۔ جب فیصل آباد پہنچے تو اس لڑکی نے موجودہ زندگی سے توبہ کر لی......... اور پردہ کیا......... اور زندگی بدل ڈالی......... ہمایوں قریشی کہنے لگا......... شوٹنگ سے پہلے جوأ کھیلتے تھے......... اب بیان سنتا ہوں اور نماز پڑھتا ہوں......... مشتاق کرکٹر نے خود بتایا کہ......... سب سے پہلے مولانا کی کیسٹ 6/7 منٹ سنی......... اس کے بعد مولانا کی کھانے پر دعوت کی......... انضمام الحق نے جو نیا گھر بنایا......... اس نے ایک کمرے کے نیچے صرف قالین اور تکئے لگائے کہ یہ تبلیغ والوں کے لئے ہیں.........

پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی

ایک وہ وقت تھا جب میں نے چار ماہ لگائے......... اور لوگ ہر طرف دھکے دیتے تھے......... میں نے امیر صاحب سے کہا......... کہ لوگ ہماری بات نہیں سنتے......... تو امیر صاحب نے کہا کہ ایک وقت آئے گا......... بادشاہ ہماری بات سنیں گے......... کہاں 1970ء کی بات......... اور کہاں 1994ء کی بات......... کہ ہم جب صدر پاکستان سے صدارتی محل میں ملنے جا رہے تھے تو وہ پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی.........

مولانا سعید احمد خان کے احوال

مولانا سعید احمد خان صاحب......... کھیڑا افضال سہارنپور کے پیدائشی تھے......... بھوک خوب لگتی تھی......... رات کو روٹی ساتھ رکھتے تھے.........۔24 کلومیٹر دور تانگے سے بھاگتے ہوئے جاتے......... تدریس کے لئے مرغن کھانا کبھی نہ کھایا......... چست تھے......... 90 سال کے بعد کہا کہ بوڑھا ہو گیا ہوں۔ دودھ زیادہ پیتے......... چائے نہیں پیتے تھے۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے......... آدھا علم یہ ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا.........۔

زمینداروں میں کام کی ابتداء

مولانا طارق جمیل صاحب نے اپنے بارہ میں فرمایا......... کہ میرا مزاج تدریس کا تھا......... میں مدرّس بنانا......... مدرسہ چلانا چاہتا تھا......... حتیٰ کہ رائے ونڈ میں ایک سبق بھی مل گیا۔ پڑھانے کے لئے میں مرکز میں رہنا چاہتا تھا......... لیکن حاجی عبدالوہاب صاحب کے اندر زمینداروں کا غم تھا.........۔آخر بھائی نواز صاحب سعید والا کلورکوٹ والا......... اور فقیر عبدالمجید صاحب پپلاں ضلع بھکر والے......... سے مل کر پہلی تشکیل دیپالپور میں ہوئی......... اور وہاں سے سلسلہ شروع ہوا۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا......... کہ میاں عبدالقیوم صاحب دیپال پور والے کھانا تیار کر رہے تھے......... کپڑے کالے ہو گئے تھے......... لیکن انہوں نے ستر آدمیوں کا کھانا خود تیار کیا.........۔

شیخ الحدیثؒ کی دعا

فیصل آباد میں حضرت شیخ الحدیثؒ کو چینی کی ضرورت پڑی......... مولانا طارق جمیل صاحب گھر سے چینی لائے۔ انہوں نے فرمایا......... کیا دعا کروں.........؟ انہوں نے عرض کیا......... کہ حضرت ہدایت کی دعا کریں۔ حضرت شیخ الحدیث نے فرمایا......... کہ اللہ تعالیٰ ایک خاص طبقے میں سے کام لے گا.........۔

طالبان کی داستان

ہم بیٹھے تھے......... دو طالبان کے ساتھ جہاد میں شریک پاکستانی جواب آیا تھا۔ وہ شبرگان جیل میں قید رہے تھے......... انہوں نے اپنے ساتھیوں کی شہادت کے احوال سنائے......... اور بہت غم زدہ کیا۔ پھر کہنے لگے......... جہاد میں فرنٹ لائن میں عرب......... اس کے بعد پنجابی......... پھر پٹھان......... اور چوتھے نمبر پر افغانی تھے......... ۔ انہوں نے بتایا کہ ہمارے بعض ساتھیوں کی لاشیں......... سات دن سے بالکل تروتازہ پڑی تھیں......... اس وقت تک بھی خون رس رہا تھا......... جب کہ اس کے برعکس کفار کی لاشوں میں بدبو تھی......... ۔

ان باتوں کو سن کر مولانا طارق جمیل صاحب نے فرمایا......... ہم بنتے بنتے جہاں تک پہنچے ہیں.........عرب بگڑتے بگڑتے وہیں پہنچے ہیں......... ۔

یہ ملفوظ مولانا یوسفؒ کا ہے۔ پھر فرمایا کہ عرب رازدار ہوتے ہیں......... ۔

علم اور عمل کا مادہ ایک ہی ہے

میں اور مولوی عبدالودود صاحب بنوں والے اکٹھے پڑھتے رہے......... ۔1970ء میں داخل ہوئے......... میں 72ء میں اور 80ء تک اکٹھے رہے۔ ہمارا جامعہ رشیدیہ ساہیوال دورہ کا سال تھا......... ایک دن گشت کر رہے تھے......... طے ہوا کہ بیان مولوی عبدالودود صاحب کا ہو......... جو بات اس دن مولوی عبدالودود صاحب نے کی تھی......... آج وہ بات تقریباً 22 سال بعد انہیں کے مدرسۃ البنات میں دہرا رہا ہوں......... ۔ انہوں نے سفید چادر اوڑھی ہوئی تھی......... مولوی عبدالودود نے بیان کیا......... کہ علم و عمل کا مادہ ایک ہے۔......ع......ل......م...... دونوں کے الفاظ ایک ہیں.........اور علم اس وقت قبول ہوگا جب اس میں عمل ہوگا......... ۔

ع......ل......م......... علم

ع......م......ل......... عمل

دونوں کی بنیاد ایک ہے......... اگر عمل نہیں تو ایسے ہے جیسے گدھا کتابوں کا بوجھ اٹھائے پھر

رہا ہو............۔ایک زمانہ یہ تھا کہ علم کی محنت ایسے کروائی جاتی تھی کہ عمل خود بخود آ جاتا تھا..............اب عمل کی محنت خود کرنی پڑتی ہے...............۔

جنت لینی ہے رقم نہیں لینی

کراچی کا مرکز مدنی مسجد دراصل ایک عورت کی جائیداد تھی.............اس کا نام عائشہ تھا..............۔اس کی زمین کے ساتھ اسماعیلی فرقے کا عبادت خانہ تھا..............۔انہوں نے اس عورت کو کہا کہ ہم چیک دیتے ہیں تم اس پر جتنا چاہے لکھ لو..............کروڑوں روپے جتنا دل چاہے..............آٹھ دس ایکڑ زمین..............اربوں روپے کی جائیداد..............اس نے وقف کر دی۔ کہا..............میں نے جنت لینی ہے رقم نہیں لینی..............۔

لاہور کا نیا مرکز کیسے بنا؟

لاہور میں دو تاجروں نے سہ روزہ لگایا۔انہوں نے بیان کے دوران یہ بات سنی..............کہ جب تک اپنی قیمتی چیز وقف نہیں کرو گے..............جنت نہیں ملے گی..............۔ان کا تین کروڑ روپے کا فارم اور بنگلہ تھا..............جس میں ہرن اور گھوڑے..............اور دوسرے خوبصورت جانور رکھے ہوئے تھے..............۔تین دن کے بعد رائے ونڈ والوں کو دے دیا..............کہ لاہور کا مرکز چھوٹا ہو گیا ہے اور مرکز کے لئے جگہ کی ضرورت ہے..............آپ قبول کریں اور مزید کروڑوں روپیہ اوپر لگا دیا..............۔ مولانا طارق جمیل صاحب فرمانے لگے..............مرکز بنانے والے وہ صاحب مجھے ملے..............اور کہا اللہ تعالیٰ نے لگانے سے دس گنا زیادہ میرے منہ پر مار دیا..............۔

ایک شاندار دعوت کی کہانی

بخیل سے کبھی اللہ تعالیٰ کی دوستی نہیں ہوسکتی..............یہ مزاج اللہ تعالیٰ نے عرب میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے کہ وہ بہت سخی ہیں..............ہماری جماعت کی دعوت قطر کے سلطان نے کی.............. پورا اونٹ بھونا ہوا دسترخوان پر پڑا ہوا تھا..............صرف ایک بوٹی کھائی گئی..............ایک شیخ کے دسترخوان پر پورا بکرا بھونا ہوا تھا..............اوپر کشمش سجائی ہوئی تھی..............گوشت نظر نہیں آتا تھا۔ پیٹ

کھولا .... اندر سے مرغ نکلا جو کہ بھونا ہوا تھا .... مرغ کھولا تو اندر انڈے نکلے جو ابلے ہوئے تھے .... ۔

ایک اور جگہ ایک عرب شیخ نے دعوت کی .... ایک بڑی گائے بھونی ہوئی تھی .... اس کا گلہ کٹا ہوا تھا .... ۔آنکھیں بالکل تروتازہ .... زبان بالکل تازہ جیسے زندہ کی ہو .... اور گلے سے خون بہہ رہا تھا .... ۔حیران ہوئے .... معلوم ہوا کہ گلے پر بہتا خون دراصل مٹھائی ہے .... آنکھوں کی چمک ایک خاص قسم کی مٹھائی .... اور تازہ زبان بھی کھانے کی ایک عمدہ چیز ہے .... ۔ جب اس کا پیٹ کھولا تو اندر بکرا نکلا جو بھونا ہوا تھا .... بکرے کے پیٹ سے مرغا .... اور مرغے کے پیٹ سے انڈے نکلے .... ۔

مولانا صاحب کی وزیراعلیٰ سرحد کو نصیحت

ہم مولانا طارق جمیل صاحب کے ساتھ بنوں میں تھے۔وزیراعلیٰ سرحد اکرم درانی مولانا کی زیارت کرنے آیا .... اس نے نئی نئی داڑھی رکھی ہوئی تھی .... ۔مولانا کا بیان شروع ہوا تو بارش شروع ہوگئی .... سردی تھی حتیٰ کہ بارش تیز ہوگئی .... ایک شخص مولانا پر چھتری تان کر کھڑا ہو گیا .... مولانا نے اسے منع کر دیا۔فرمایا .... جو بیٹھنا چاہے وہ بیٹھا رہے .... جو برداشت نہ کر سکے وہ اٹھ جائے .... لیکن عالم حیرت کہ ہزاروں کا مجمع پل کے لئے بھی نہ ہلا اور مکمل بیان سنا۔ بیان کے بعد مولانا نے وزیراعلیٰ سرحد سے باتیں کیں اور فرمایا .... ایک دنیا کا اقتدار ہے .... اور ایک آخرت کا اقتدار ہے .... ۔آپ کوشش کریں کہ نماز کو عام کریں .... دفاتر اور پارلیمنٹ میں بھی نماز کی ترغیب دیں .... اپنے دیگر عہدہ داروں کو ایمان اور نماز پر لے آئیں .... اگر یہ کوشش کرتے رہیں گے .... تو دنیا کا اقتدار تو فانی ہے مگر آخرت کا دائمی اقتدار نصیب ہوگا .... ۔

ہر سال حج کی منظوری

میں ایک دفعہ اپنے خاندان کے ساتھ حج پر گیا .... میں نے دیکھا کہ ایک بوڑھی عورت جھنگ کی بولی بول رہی تھی اور رو رہی تھی .... میں نے محسوس کیا کہ یہ راستہ کھو چکی ہے .... اس

سے اس کا پتہ پوچھا........ گاڑی میں اپنی بیوی کو رہائش پر چھوڑا........ اس کو گاڑی میں بٹھایا........ اور پوچھتے پوچھتے اس کو لے کر جس بلڈنگ میں ان کا قیام تھا وہاں چھوڑا........ ۔ جب وہاں چھوڑ کر آیا تو اس عورت کے دل سے دعائیں نکلیں........ کہ بیٹا اللہ جل شانہٗ تمہیں ہر سال حج کرائے........ کرائے جائے........ کرائے جائے۔ فرمایا........ وہ دن اور آج کا دن کہ اللہ تعالیٰ ہر سال حج کی منظور کر دیتے ہیں........ ۔

حج کی منظوری

ایک شخص نے مجھ سے ایک دفعہ بیان کیا........ کہ میں نے کعبہ کا غلاف پکڑ کر کہا........ کہ مولانا طارق جمیل اس دفعہ حج پر ضرور ہو گا........ کیونکہ تو اس کی حج کی منظوری کر چکا ہے........ کہ یا اللہ مجھے اس سے ملاقات کرادے........ میں دعا سے فارغ ہوا تو آپ پر نظر پڑی........ ۔

خلیفہ مہدی کی دعاء

خلیفہ مہدی کے دور میں سخت قحط پڑا........ جانور تو جانور انسان بھی مرنے لگے........ خلیفہ مہدی سخت پریشانی میں رات کو سو رہا تھا........ نیند نہیں آ رہی تھی۔ ایک غلام سے کہا........ کہ کوئی کہانی سناؤ........ اس نے کہا........ کہ ایک لومڑی کہیں سفر میں جا رہی تھی اس کے پاس اسکا ایک بچہ تھا........ سوچنے لگی کہ بچہ ساتھ لے کر کہاں پھرتی رہوں گی........ جنگل کا بادشاہ شیر ہے اسکے حوالے کر جاؤں حفاظت کرے گا........ جب واپس آؤں گی تو لے لوں گی........ ۔ وہ اپنا بچہ شیر کے پاس لے کر آئی اور اپنا مدعا بیان کیا........ شیر نے کہا کہ تو امانت میرے حوالے کر رہی ہے تو اس لئے یہ بچہ اپنے سر پر بٹھا لیتا ہوں۔ لومڑی اپنے سفر پر چلی گئی........ اس دوران اڑتا ہوا عقاب لومڑی کے بچے کو اٹھا کر لے گیا........ لومڑی جب سفر سے واپس آئی تو شیر سے بچہ واپس لینے آئی تو اس نے کہا........ کہ میں زمین کی حفاظت تو کر سکتا ہوں........ لیکن جہاں اوپر سے حفاظت نہ ہو وہاں کیا کر سکتا ہوں........ بے بس ہوں۔ زمین کے معاملات کی ذمہ داری لے سکتا ہوں........ لیکن آسمانی

معاملات میں بے بس ہوں............ ۔ جب خلیفہ مہدی نے یہ کہانی سنی تو اٹھا.......... مصلیٰ بچھایا.......... خوب رویا.......... بارش ہوئی.......... اور قحط ختم ہو گیا.......... ۔

ایک سفیر کا سہ روزہ لگانا

مولانا کے پاس ایک شخص جن کا نام جلال الدین تھا.......... وہ روس کی ریاستوں میں سفیر رہے تھے۔ کہنے لگا.......... کہ حکومت پاکستان کے سفیر کی حیثیت سے میں ایک دفعہ نیو یارک گیا.......... وہاں تبلیغ والوں سے میرا تعارف ہوا.......... اور میں نے وہاں تین دن لگائے.......... ۔

مولانا صاحب کے مزاج میں غریب پروری

میں نے مولانا طارق جمیل صاحب کے مزاج میں غریب پروری بہت دیکھی ہے..........

بیان کے بعد وزیراعلیٰ سرحد.......... مولانا سے ملاقات کر رہا تھا اور مولانا وزیراعلیٰ کو فرما رہے تھے.......... آپ دو نفل صرف اس نیت سے پڑھیں کہ یا اللہ! مجھے سمجھا دے کہ میں حکومت کیسے چلاؤں.......... ؟ اسی دوران ایک غریب آدمی آگے بڑھنے کی کوشش کر رہا تھا.......... لوگوں نے اسے دور کرنے کی کوشش کی لیکن مولانا نے اسے بلا لیا.......... اس سے محبت کی.......... اور اس سے وعدہ لیا.......... وہ تہجد میں میرا نام لے کر ضرور دعا کرے گا.......... ۔

بلندیٔ اخلاق

ہمارے ایک استاد تھے.......... ماسٹر رئیس الدین.......... پرائمری سکول میں پڑھاتے تھے.......... ان کا اڑھائی مرلے کا مکان تھا.......... اس پر کسی نے قبضہ کر لیا۔ کسی طاقتور آدمی نے کہا کہ میں خالی کرا دوں۔ کہنے لگے.......... نہیں کہ تبلیغ بدنام ہو جائے گی.......... کیا بلندی ہے اخلاق اور درگزر کی.......... ۔

حضرت کے ملفوظات

1982ء میں پہلا جوڑ تھا مرکز نظام الدین.......... میں نے وہاں حضرت جی کے **ملفوظات**

نوٹ کئے .... خانقاہی نظام کا محور اپنی ذات کی اصلاح کے گرد گھومتا ہے .... لیکن مولانا الیاسؒ نے اسے عالمی بنایا کہ پوری امت کا غم .... کہ کوئی شخص بغیر کلمے کے مر گیا تو ہم لٹ گئے .... کوئی بے ایمان چلا گیا تو ہمارے اندر درد اٹھے .... ایک مسلمان کا بغیر کلمے کے مر جانا .... ساری کائنات اس کمی کو پوری نہیں کر سکتی۔ ایک مسلمان کا کلمہ کے ساتھ مر جانا .... ساری کائنات کے خزانے اس کا احاطہ نہیں کر سکتے ....۔

تین دن اور تیس سال کے مجاہدے

میرے استاد محترم مولانا ظاہر شاہ صاحبؒ ایک دفعہ فرمانے لگے .... کہ تیس تیس سال کے مجاہدے میں جو لوگ حاصل کرتے ہیں .... تین دن لگالیں، .... اس راستے میں وہی کچھ مل جائے گا ....۔

اللہ تعالیٰ پر اعتماد کی حد

ایک دفعہ مولانا فرمانے لگے .... کہ میرے مدارس کا ہر ماہ تقریباً 4 لاکھ روپے خرچ ہے .... جب تک اللہ تعالیٰ چاہے گا چلتا رہے گا .... اور جب نہیں چلے گا چھوڑ دوں گا ....۔ کسی سے سوال نہ کروں گا .... اور حرام ذرائع اختیار نہیں کروں گا ....۔

اپنے مقصد کے حصول میں ناکامی

میں جب لاہور میں پڑھتا تھا۔ میرا روم میٹ تھا .... میٹرک کے بعد گورنمنٹ کالج میں چلا گیا .... 22 سال بعد پتہ چلا کہ میرا دوست بڑا میوزیکل انسٹرومنٹ کا تاجر بن گیا ہے .... ایک دن اس سے ملنے گیا .... بڑی محبت سے ملا .... کہنے لگا۔ اس مقام تک پہنچنے کے لئے بہت کوشش کی .... میرا مقصد دولت .... عزت .... شہرت تھا .... میں نے پالیا۔ لیکن 22 سال کے بعد آپ کا بیان سننے کے بعد پتہ چلا .... کہ میں مقصد کے انتخاب میں غلطی کر گیا ....۔ 22 سال کے بعد طارق جمیل کہاں اور میں کہاں ....؟

1980ء میں ایک گاؤں میں جانا ہوا۔ سب گاؤں میں داڑھی.......... پگڑی.......... نماز.......... مسجد آباد۔ میں نے پوچھا کیسے ہوا.......... ؟ کہنے لگا، پٹھانوں کی جماعت آئی.......... تھی ہم نے بات نہیں سنی تو مسجد میں زور کی آوازیں آئیں.......... تو ہم نے جا کر دیکھا کہ سارے لوگ رو رہے تھے اور زور زور سے.......... ہم نے کہا کہ تم کیوں روتے ہو.......... ؟ کہا.......... تم نے ہماری بات نہیں سنی.......... ہمیں بات کرنے کا سلیقہ نہیں آتا.......... ۔ ہم نے کہا بات سناؤ.......... ہم نے بات سنی.......... تین دن میں پہلی جماعت نکلی.......... پورے گاؤں کا نقشہ بدل گیا.......... ۔

ان پڑھ جماعت سے فائدہ

عام طور پر ہم پڑھی لکھی جماعت ڈھونڈتے ہیں.......... اس میں تشکیل کراتے ہیں.......... میری تشکیل میں تمام ان پڑھ تھے.......... ۔ ایک جوان.......... باقی تمام بوڑھے۔ وہ بوڑھے روزانہ لڑتے تھے.......... روز بھاگنے کو جی چاہتا تھا.......... میں سوچتا کیسے سیکھوں گا.......... ؟ کیونکہ معلومات کے اضافے کو ہم سیکھنا کہتے ہیں.......... صفات میں ترقی کو سیکھنا نہیں سمجھتے.......... ۔ میں بھاگا نہیں.......... مجھے جو فائدہ اس جماعت میں ہوا اور کہیں نہیں ہوا.......... مجھے بیان.......... تعلیم اور گشتوں میں بولنا پڑتا اور سمجھ آ گیا.......... کہ سارا دن اعمال میں لگے رہے تو کام بن جائے گا.......... ۔

معلومات کی طرف ذہن نہ چلے جائیں

بھائی احمد حسن صاحب نے ایک دفعہ میرا بیان سنا۔ میں نے پوچھا بتائیں کیسے تھا.......... ؟ کہنے لگے کہ خطرہ محسوس ہوا کہ لوگوں کے ذہن معلومات کی طرف نہ چلے جائیں۔ اس وقت مجھے محسوس نہیں ہوا.......... کئی سال کے بعد یہ بات محسوس ہوئی کہ انہوں نے درست کہا تھا.......... ۔

ایک عرب کی چڑھائی

میں عربوں کے کمرے میں بیٹھا تھا.......... ایک عرب نے میرے اوپر چڑھائی کر دی۔

کہنے لگا.......... تم مجھے بے وقوف سمجھتے ہو یا بچہ سمجھتے ہو.......... کہ تم تو چھ نمبر بار بار بیان کرتے ہو.......... میں اکنامکس کا پی۔ایچ۔ڈی ڈاکٹر ہوں.......... میں چلّہ میں آیا ہوں.......... میں نے ان سے عرض کیا کہ علم کے نمبر سے مراد علم الیقین سکھانا ہے.......... علم مسائل نہیں.......... مسائل پھر علماء سے پوچھتا رہتا ہے۔ علم یقین سے مراد.......... اعمال کے نفع اور اعمال سے ہونے کا یقین۔ میں نے پوچھا کہ تم دوبئی سے کیا کرنے آئے ہو.......... ؟علم تو تمہارے پاس زیادہ ہے لیکن تبلیغ سے مراد صفات اور یقین میں اضافہ ہے.......... ایمانیات صرف کیفیات اور محسوسات ہیں.......... اس کا صرف ادراک اور اس کا اثر سننے.......... بولنے.......... اور غور کرنے سے ہوتا ہے.......... دل جب بار بار ایک بات کو سنتا ہے.......... تب جاکر اس کا اثر ہوتا ہے.......... قرآن پاک میں ایک ایک چیز کو بار بار بیان کیا گیا ہے.......... اس لئے قرآن پاک میں تکرار ہے.......... اس لئے ایک عیسائی نے قرآن پاک پر نعوذ باللہ اعتراض کیا کہ اس میں تکرار ہے.......... اگر ایک مضمون اکٹھا کریں تو چھوٹی سی کتاب بن جائے.......... ۔سورۂ رحمٰن میں 31 بار ''فبای آلاء'' آیا ہے اور 136 بار حضرت موسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ہے۔ قرآن پاک کی تعلیمات میں تکرار کا پہلو.......... اس کے مضامین کو دل میں اتارنے اور راسخ کرنے کے لئے ہے۔

تبلیغ کو خطابت نہ سمجھنا

اسلام آباد میں چھ سات طلباء رائے ونڈ کے پڑھے ہوئے ملے۔ سال لگا رہے تھے.......... آخری تشکیل تھی.......... میں نے ان سے روزانہ بات کی۔ کہنے لگے اب سال ختم ہو رہا ہے.......... بات اب سمجھ آئی ہے.......... ۔سمجھتے رہے کہ تبلیغ سے مراد شاید تشکیل جوڑ وغیرہ ہے.......... حالانکہ اس سے مراد امت میں صفات.......... اور یقینوں کی تبدیلی ہے.......... تبلیغ کو خطابت نہ سمجھنا چاہئے۔

ووٹ کی اہمیت ہے لیکن سنت کی نہیں

مولانا طارق جمیل صاحب نے اپنا واقعہ سنایا۔ سابق وزیراعلیٰ پنجاب غلام حیدر وائیں مرحوم ایک گھر میں ووٹ لینے گئے.......... 8-10 ووٹ تھے اس گھر کے.......... گھر والوں نے دروازہ نہ

کھولا .... وہ گھر کے سامنے کرسی ڈال کر بیٹھ گئے .... رات دو بجے تک وہیں بیٹھا رہا۔ آخر کار انہوں نے دروازہ کھولا .... اور گلے شکوے دور کرا کر ووٹ دینے کا وعدہ کیا .... ایک ووٹ کے لئے یہ محنت ہو رہی ہے .... اور ایک سنت اگر چھوٹ جائے تو لحاظ اور خیال کتنا رکھا جانا چاہئے .... ؟

مولانا صاحب کا تبلیغ میں پہلا ارادہ

ابھی میں تبلیغ سے واقف نہیں تھا .... جماعت والے عمومی گشت کر رہے تھے .... ہمیں مسجد میں لے گئے۔ بیان پٹھان نے کیا .... اردو اور پشتو دونوں زبانوں میں ٹوٹا پھوٹا .... ۔ ہم ہنس ہنس کر لوٹ پوٹ ہو گئے اور لطیفے بنائے .... ۔ آخر ایک بوڑھا پٹھان کہنے لگا .... اٹھو اور ارادہ کرو .... میں بمشکل اٹھا .... ۔ وہ میرے پاؤں اور کندھے دبا رہے تھے۔ پوچھا .... کیا لکھیں .... ؟ کہا .... جو بابا کہتا ہے .... مجھے علم بھی نہیں تھا کہ کیا لکھوانا ہے .... بس اس پٹھان بابے کی رغبت نے پہلی دفعہ کھڑا کر دیا .... ۔

اللہ تعالیٰ آپ کو وزیر اعظم بنا دے

مولانا ایک دفعہ فرمانے لگے:

لاہور ایک اجتماع میں میرا بیان ہوا .... بیان کے بعد ایک شخص ملا .... کہ میں نے حرم میں آپ کے لئے دعا کی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو وزیر اعظم بنا دے۔ میں نے کہا .... آپ نے میرے لئے بددعا کی ہے .... ۔

تمام طبقات صرف دین پر ہی اکھٹے ہو سکتے ہیں

ہم سب بیٹھے ہوئے تھے۔ تارڑ خاندان کا بڑا چوہدری افضل تارڑ .... جو سابق صدر پاکستان کا سمدھی ہے .... مولانا سے ملنے آیا .... بڑی محبت اور عقیدت سے ملا۔ مولانا نے چوہدری افضل تارڑ کا واقعہ سنایا۔ فرمانے لگے کہ:

. ایک دفعہ حافظ آباد کی بار میں بیان تھا........ تمام وائلڈ موجود تھے.......... چوہدری افضل تارڑ بھی تھا........ بیان سے خوب متاثر ہوا۔ کہنے لگا........ کہ میں زمینداروں کو اکٹھا کرنا چاہتا ہوں وقت دیں........ میں نے وقت دے دیا........ میں نے سمجھا کہ کچھ لوگ ہوں گے........ جب میں بیان کے لئے پہنچا تو حیران ہو گیا........ ہر طرف بینر لگے ہوئے تھے........ ہزاروں کا مجمع تھا اور بغیر سیاست........ خاندانی فرق کے........ تمام لوگ موجود تھے اور یہ تمام اکٹھے جب بھی ہوں گے........ صرف دین کے اوپر ہو سکتے ہیں۔ کبھی رنگ اور نسل........ خاندان اور سیاست پر اکٹھے نہیں ہو سکتے........ ۔

اردن کی مستورات میں پردے کا رواج

1991ء میں اردن میں تشکیل ہوئی........ وہاں مستورات میں بیان ہوا۔ پہلے 70 عورتوں نے پردہ کا انتظام کیا........ پھر آہستہ آہستہ عورتیں ذریعہ بن گئیں اور پردہ کا رواج چل پڑا........ اور اب اردن میں عورتوں نے پردہ کرنا شروع کر دیا ہے........ وہاں میرا عورتوں میں جب بیان ہو رہا تھا تو عورتوں کے رونے کی آوازیں آ رہی تھیں........ ۔

مولانا عبدالرحمٰن جو پہلے بس کنڈیکٹر تھے.

میرے استاد حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب رائے ونڈ کے بہت بڑے استاد تھے........ یہ پہلے بس کنڈیکٹر تھے........ تبلیغ میں لگے۔ 35 سال سے زیادہ عرصہ ہو گیا........ یہاں رائے ونڈ میں بیٹھے ہیں........ ۔ استاد محترم کہتے تھے........ کہ میں سوچتا تھا کہ پہلی کلاس میں امراء کے بیٹے ہیں........ ان کے پاس تو مال ہوگا مجھے کون پوچھے گا........ ؟ لیکن ان میں اکثر دنیا میں گھل گئے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے آخرت کا کام لے لیا........ ۔

اپنے ہونٹ سی لئے

1984ء میں مجھے حضرت مولانا سعید احمد خانؒ نے فرمایا تھا........ کہ اپنے ہونٹ سی

لے.......... کسی کی شکایت اور غیبت بیان نہ کر.......... آج 2002ء ہو گیا ہے.......... میں نے ہونٹ سی لئے..........۔

مولانا صاحب کی ترغیب پر ایک ارب کا سود قربان

میں نے ستارہ گروپ آف انڈسٹریز کے مالک کو ترغیب دی کہ اپنے کاروبار میں سود کو ختم کریں.......... ایک ارب روپے کا سود تھا.......... ترغیب دی کہ فضول خرچی نہ کریں.......... مزید جائیداد اور مزید مل نہ لگائیں.......... کاروبار نہ بڑھائیں.......... پھر ان کی جائیداد کی تفصیل لکھوا کر مفتی تقی عثمانی صاحب کے پاس بھجوائی.......... تین سال میں سود اتر گیا۔ انہوں نے تمام ادارے کی اصلاح کی.......... آخر مفتی صاحب نے لکھ دیا کہ یہ ادارہ سود سے پاک ہے.......... ان کے پاس جائیداد لا متناہی ہے.......... یہ اوپر کے سو آدمیوں میں سے ایک ہیں.......... اب ان کے مالک اخبارات میں اشتہار دیتے ہیں.......... کہ سود سے پاک کاروبار کے لئے ہم مفت مشورہ دیں گے.......... اور سود سے پاک صنعت چلائی جا سکتی ہے..........۔

اوگی سے رائے ونڈ تک پیدل چل کر تین چلّے لگانا

دعوت کی منزل کی بنیاد مال نہیں.......... رقم نہیں.......... بلکہ مجاہدہ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے.......... اگر اس کی بنیاد مال ہوتا تو افریقہ میں تبلیغ کا کام نہ ہو سکتا.......... وہاں غربت ہے۔ ''چلاس'' میں تبلیغ کا کام نہیں ہو سکتا.......... وہاں غربت ہے۔ ہمارے استاد مولانا ظاہر شاہ صاحب نے بتایا.......... کہ ''اوگی''، ضلع مانسہرہ سے.......... ایک پٹھان رائے ونڈ تک 10-8 دن پیدل چلتا رہا اور ہر سال تین چلّے لگاتا تھا.......... اس کام کی بنیاد مجاہدہ اور اللہ تعالیٰ کا حکم ہے.......... کبھی دین میں ہم نے فقر کو رکاوٹ بنتے نہیں دیکھا.......... مال کو رکاوٹ ہر جگہ بنتے دیکھا..........۔

حضرت کے صحبت یافتہ صرف حاجی صاحب رہ گئے ہیں

آج ہمارے پاس ایک تو محبت کی کمی ہے.......... دوسرا علم کی کمی.......... ۔مولانا الیاسؒ

اٹھ گئے.......... ان کے صحبت یافتہ صرف حاجی صاحب ہیں۔ہمیں میدان بنا بنایا مل گیا ہے.......... اس کی قدر کریں.......... بہار کو دیکھ کر ہر کوئی واہ واہ کرتا ہے.......... لیکن مالی کا خون پسینہ کون جانتا ہے..........؟

اللہ تعالیٰ کی محبت باپ کی محبت سے بھی زیادہ ہے

میں چوتھی جماعت میں پڑھتا تھا.......... گرمیوں کے دن تھے.......... بستہ میرے گلے میں.......... گرمی سے چہرہ سرخ تھا..........۔ جب گھر پہنچا تو والد صاحب کھڑے تھے.......... فوراً سینے سے لگایا.......... بعد میں احساس ہوا.......... اس سے کہیں زیادہ اللہ پاک جل شانہٗ بندے سے محبت کرتا ہے..........۔

خلیفہ غلام رسول سے ملاقات

ہم مولانا کے ساتھ خلیفہ غلام رسول صاحب جو حضرت لاہوری کے خلیفہ ہیں.......... کی زیارت کرنے جا رہے تھے..........۔ ایک پروفیسر نے گاڑی میں ان کے حالات بتائے.......... 1903ء میں پیدا ہوئے.......... ''سواگ شریف'' میں خواجہ حسن صاحب سے بیعت ہوئے.......... یہ خواجہ عثمان موسیٰ زئی شریف والوں کے مرید تھے.......... اس کے بعد خلیفہ غلام رسول حضرت لاہوریؒ کے مرید ہوئے..........۔ یہاں سے یعنی ڈیرہ اسماعیل خان سے.......... لاہور پیدل اپنے مرشد کے پاس جاتے تھے.......... بہت غریب تھے..........۔ حضرت لاہوریؒ نے ایک عمل بتایا کہ سورۂ یٰسین پڑھیں۔ ہر مبین پر.......... گیارہ مرتبہ یا اللہ، یا رحمٰن، یا رحیم پڑھیں..........۔ جب ''کن فیکون'' پر پہنچیں تو ''کن'' سے پہلے.......... ''یا حی یا قیوم یا غنی یا مغنی یا فتاح''25 بار پڑھیں..........۔اس کے بعد ''کن'' کہے.......... یہ عمل روزانہ کریں۔اس عمل کے کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ نے غذا کے دروازے کھول دیئے..........۔ اس کے بعد غلام رسول حضرت مولانا شمس الحق افغانی کے پاس کوئٹہ چلے گئے.......... انہوں نے بھی مجاز کیا راستہ میں چلتے ہوئے مولانا طارق جمیل صاحب نے فرمایا.......... چونکہ میرے والد حضرت لاہوریؒ کے مرید تھے.......... اور مجھے بچپن میں مولانا عبید اللہ انورؒ سے بیعت

کرایا تھا......... اس لئے مجھے قادری سلسلہ سے نسبت ہے............ جب ہم خلیفہ صاحب کے پاس پہنچے.......... حیران کن بات یہ تھی .... بڑھاپے کے عالم میں خود چل کر آئے .... داڑھی کے بال گر چکے تھے اور نئے سیاہ بال نکل رہے........... تھے۔اس کے بعد انہوں نے خلوت میں مولانا طارق جمیل صاحب کو وقت دیا........... کچھ دیر تک رہے........... نامعلوم کیا راز و نیاز ہوا............

مولانا الیاسؒ کی شفقت

ایک عالم تھے........... تبلیغ میں وقت لگایا........... جذبہ آیا........... زندگی دے دی۔ جماعت میں تشکیل ہوئی........... ایک عیسائیوں کی بستی میں گئے........... کسی کے چکر میں آ کر عیسائی ہو گئے........... چھ ماہ کے بعد مرکز نظام الدین آئے تو لوگوں نے نفرت کی........... حضرت جی نے استقبال کیا........... اکرام کیا........... پھر گئے........... دوبارہ عیسائی ہو گئے........... حضرت جی نے میواتیوں کو ڈانٹا........... ان کا استقبال ہوا........... آخر ایمان سلامت رہا........... پھر ٹک گئے اور ایمان پر موت واقع ہوئی........... اور قبر مرکز نظام الدین میں بنی...........

ایک شخص نے مرکز نظام الدین میں چوری کر لی........... لوگوں نے کہا اس کو نکالیں........... حضرت نے فرمایا........... میں تو چوروں کے لئے بھی بیٹھا ہوں...........

منہ پر تعریف

مولانا طارق جمیل صاحب فرمانے لگے کہ:

میں نے اب تک دو آدمی دیکھے ہیں........... جو اپنی تعریف کرنے سے منہ پر ہی روک دیتے ہیں۔ایک مولانا سعید احمد........... اور دوسرے مولانا احسان صاحب مدظلہ...........

اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے وہم وگمان سے زیادہ دیتا ہے

1984ء میں پشاور میں ہماری جماعت گئی........... شیخ زائد کا داماد محمد حمدان ہمارے ساتھ ساتھ تھا........... ہم مسجد مہابت خان سے دوسری جگہ جا رہے تھے۔ایک سائل آیا........... بار بار کہہ رہا

تھا ۔۔۔۔۔۔ ''اللہ دا پارا'' ۔۔۔۔۔۔ شیخ حمدان نے سو کا نوٹ دے دیا۔ وہ اتنے بڑے نوٹ کی توقع نہیں کرتا تھا ۔۔۔۔۔۔ خوشی سے اچھل پڑا اور بھاگ گیا کہ کہیں واپس نہ لے لیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ بھی اپنے بندے کو اس کے گمان سے بڑھ کر دیتا ہے ۔۔۔۔۔۔۔

کمزوروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے

ایک لڑکا رشید احمد چارسدہ کا جس کے ہاتھ پاؤں ٹیڑھے تھے ۔۔۔۔۔۔ رائے ونڈ کے مدرسے میں داخلے کے لئے آیا ۔۔۔۔۔۔ اس کو داخلہ نہیں دے رہے تھے ۔۔۔۔۔۔ مولانا احسان صاحب نے فرمایا ۔۔۔۔۔۔ اس کو رکھ لیں ۔۔۔۔۔۔ اس کی وجہ سے سارے مدرسے میں برکت ہوگی ۔۔۔۔۔۔۔ وہ پڑھ نہیں سکتا تھا ۔۔۔۔۔۔ آواز میں لکنت تھی ۔۔۔۔۔۔ عالم بننے کے لئے آخری سال میں انتقال کر گیا ۔۔۔۔۔۔ کمزوروں اور معذوروں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد ہے ۔۔۔۔۔۔۔

حاجی صاحب کی مولانا کو نصیحت

حاجی عبدالوہاب صاحب نے مجھے خود فرمایا ۔۔۔۔۔۔ کہ مولانا یوسفؒ نے فرمایا ۔۔۔۔۔۔ صحت مانگتے رہنا ۔۔۔۔۔۔ بیماری بٹھا دیتی ہے۔ عافیت مانگتے رہنا ۔۔۔۔۔۔ بعض اوقات معاشی مسائل لوگوں کو بٹھا دیتے ہیں ۔۔۔۔۔۔۔

کرکٹر کے ذریعہ سے قاری محمد حنیف کی وصولی

انضمام الحق کرکٹ والا نے قاری محمد حنیف صاحب کو (خیر المدارس والے) وصول کیا ۔۔۔۔۔۔ اور انہوں نے تبلیغ میں اللہ تعالیٰ کے راستے میں وقت لگایا ۔۔۔۔۔۔۔

کرکٹ والوں کی وصولی

سعید انور کرکٹر کے پاس ذوالقرنین کرکٹر نے خوب کوششیں کیں ۔۔۔۔۔۔ محنت کی ۔۔۔۔۔۔ وہ اللہ تعالیٰ کے راستے پر نکلا ۔۔۔۔۔۔ پھر اس نے انضمام کرکٹر کو وصول کیا ۔۔۔۔۔۔ سعید انور نے مجھے ایئر پورٹ پر ریسیو کیا ۔۔۔۔۔۔ میں حیران ہوا کہ اس نے پگڑی باندھی ہوئی تھی ۔۔۔۔۔۔۔

ہم اپنی تہذیب بھول گئے

گلبرگ لاہور میں ایک سکول جدید طرز کا بہت چلتا تھا۔ میاں بیوی کچھ دین کی طرف مائل ہوئے.......... انہوں نے بچوں کے لئے شلوار...... قمیص لازم کر دی اور بچیوں کا سکارف لازم کر دیا.......... ہزار میں سے آٹھ سو بچیوں کو والدین نے ہٹالیا............ ۔جو قوم اخلاق میں اتنی پست ہو چکی ہو.......... اپنی تہذیب بھول چکی ہو.......... چھوٹے بچوں کو ٹائی بندھوا کر یہ تربیت دی جا رہی ہے.......... اور انہیں بتائے بغیر کافر کا غلام بنایا جارہا ہے.......... ۔

ادھر کھجور کا تنا حضور ﷺ کی جدائی برداشت نہ کر سکا اور تڑپ اٹھا.......... کیسی بے حس امت ہے.......... جو لباس اور شکل میں حضور ﷺ کی جدائی اختیار کر چکی ہے، ہمیں احساس نہیں.......... ۔

دنیا کے لئے قربانی دینی آسان......دین کے لئے مشکل

اُردن سے ایک انجینئر آیا۔ جب چار ماہ کی بات ہوئی تو بیوی نے کہا.......... مجھے طلاق دے اور بچہ ساتھ لے جا.......... ماں باپ نے کہا کہ ہماری خدمت بڑا جہاد ہے.......... ہم کہاں جائیں..........؟ تو پریشان تھا کہ کیا کروں..........؟ آخر کویت آیا.......... وہاں سے ٹیلی فون کیا.......... کہ امریکہ میں تین سال کے لئے بھاری معاوضہ پر نوکری مل رہی ہے.......... میں سوچ رہا ہوں چھوٹے چھوٹے بچے ہیں.......... جوان بیوی ہے.......... بوڑھے ماں باپ ہیں.......... ان کا کیا بنے گا..........؟ سب کہنے لگے، ہمارا اللہ وارث ہے.......... ۔جس چیز کے نفع کھلے ہوتے ہیں اس چیز کے لئے نکلنا آسان ہے.......... ۔

چلی میں مسلمانوں کی حالت

ساؤتھ افریقہ جانا ہوا.......... پھر چلی کے ملک گئے.......... پچھلے ساٹھ برس سے مسلمان داخل ہو رہے ہیں.......... پتہ چلا وہاں صرف پندرہ سو مسلمان ہیں.......... باقی سب گم ہو گئے اور

اس معاشرہ کا حصہ بن گئے.......... دراصل کسی نے دعوت نہیں دی اور عورتوں کے اختلاط نے انہیں اسلام سے دور کر دیا..........

پچھلے سال یعنی 2000ء میں ایک جماعت ہمارے ہوتے ہوئے آئی.......... پتہ چلا ان کی محنت سے 800 آدمیوں کا پورا قبیلہ اسلام میں داخل ہوا.......... جب محنت ہو گی تو ایسا ہو گا..........

دنیا کے لئے سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار

آغا حسن عابدی حبیب بینک میں ملازم تھا۔ اس نے یونائیٹڈ بینک بنایا.......... دن رات محنت کی.......... آخر بیوی نے کورٹ میں دعویٰ کر دیا کہ چھ چھ ماہ شکل نہیں دکھاتا.......... اس نے کہا.......... اپنا کام نہیں چھوڑ سکتا.......... بیوی کو طلاق دے سکتا ہوں.......... وہ سود پھیلانے کے لئے بیوی چھوڑنے کو تیار تھا.......... ہم دین کے لئے بیوی تو بیوی گھر ہی نہیں چھوڑ سکتے..........

امت میں دین کی طلب

ایک دفعہ کوٹ مومن ضلع سرگودھا میں ظہر کے بعد بیان ہوا۔ مستورات کا بیان تھا.......... مغرب کے بعد مستورات کی ایک بس پہنچی کہ ہم دیر سے پہنچے ہیں.......... مجھے سخت تکلیف تھی.......... کہنے لگے کہ بیان پھر سنائیں۔ میں نے معذرت کی انہوں نے کہا کہ پہلے سننے والے نہیں تھے.......... اب سننے والے ہیں تو سنانے والا کوئی نہیں.......... بات دل کو لگ گئی اور عشاء تک بیان کیا..........

جہاں کی دعوت چلتی ہے وہیں کا اثر لیتے ہیں

ہم گاڑی میں سفر کر رہے تھے۔ پلاسٹک سرجن ڈاکٹر نے مائیکل جیکسن کے بارہ میں واقعہ بتایا.......... کہ وہ ہر ہفتے نئی سرجری کراتا ہے.......... تیس ہزار کی گھڑی اس کے بندر کے گلے میں بندھی ہے.......... آواز پتلی کرنے والی گولیاں کھاتا تھا.......... جنسی نظام ناکارہ ہو گیا۔ ڈاکٹر صاحب کہنے لگے.......... میرے پاس ایک لڑکی آئی کہ میرے ہونٹ پتلے کر دیں.......... پھر فیشن بدل گیا کہ اب

موٹے کر دے .... جس طرح کھیتی کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے .... اس طرح سارا معاشرہ سالہا سال سے دین کی بات نہیں سنتا .... ۔اس لئے جہاں کی دعوت چلتی ہے وہیں سے اثر لیتے ہیں .... اور جب بات سنتا ہے .... اثر تو ہوتا ہے لیکن ماحول غالب رہتا ہے .... ۔

راوی آٹو زوالوں کا گھر 70 کنال میں باغ اور مکان ہے .... پانچ سو عورتوں نے مہندی میں فیصلہ کیا .... کہ اب لہو ولعب نہیں ہوگا کیونکہ ان کا گھرانہ دینی ہے۔ میں نے ان کے گھر جا کر دیکھا .... ان کا پودا پچاس پچاس ہزار کا تھا .... جب دین کا ماحول ملا تو ماحول بدل گیا۔

مولانا سعید احمد خان کے ساتھ چھ برس

مولانا سعید احمد خانؒ کے ساتھ چھ برس گزرے .... ان کے ساتھ گزرے لمحات عجیب تھے .... اخلاق انہیں سے سیکھا .... ۔

حاجی عبدالوہاب صاحب نے فرمایا .... تمہیں علم ملے گا دعا سے .... اور دعا ملے گی خدمت سے .... اور خدمت تموی مجمع کی .... اور ہم خدمت کرتے ہیں کہ شاید کوئی چھپا ہوا مل جائے .... ۔

ہر کام ترغیب سے کریں

ڈیوز بری انگلینڈ میں ایک طالب علم کو سختی سے پڑھایا .... عرب گھرانے کا تھا .... ۔حفظ کے بعد پہلے شیو کرائی اور داڑھی شاپر میں ڈال کر استاد کو بھیج دی .... پوری دنیا میں ترغیب کا کام ہو رہا ہے .... تبلیغ کا کام ڈنڈے سے نہیں ہوتا .... وقتی غصہ تو نکل جاتا ہے .... ترغیب سے غصہ پینا پڑتا ہے .... فرق یہ ہے یہاں اپنے تن پر جھیلنی پڑتی ہے .... وہاں لڑکے کے تن پر .... ۔بالجبر حفظ نہ کرائیں اور ہاں ترغیب دے کر حفظ کرائیں .... بچوں کو ماریں مت بلکہ ہلکی سختی کریں .... ۔

مولانا صاحب کی کرکٹ والوں سے بات

مولانا کرکٹ والوں سے بات کر رہے تھے۔فرمانے لگے:

تین وکٹیں ہیں۔ توحید...... رسالت...... اور آخرت...... بلّہ ایمان ہے...... اور بولنگ شیطان کرا رہا ہے...... ایمان کے بلے سے توحید...... آخرت...... اور رسالت کو بچانا ہے۔

ایک عالم کو سال کی دعوت

ہماری تشکیل پنجگور میں ہوئی...... ایک بہت بڑے عالم سے ملاقات ہوئی۔ ان سے بات چلی...... تو میں نے ایک سال کی دعوت دی...... کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں لگا دیں...... وہ اپنی مصروفیات پیش کرتے رہے اور میں درخواست کرتا رہا...... آخر ہم واپس آئے...... صبح پتہ چلا کہ فوت ہو گئے۔

سہ روزہ کی برکت

سکھر کے ایک نوجوان نے سہ روزہ کا ارادہ کیا لیکن سہ روزہ پر نہ جا سکا...... میرے پاس آیا کہ میں نے خواب دیکھا ہے...... کہ اس کا نامہ اعمال بائیں ہاتھ میں ہے...... فرشتے جہنم میں گھسیٹتے ہوئے لے جا رہے ہیں لیکن اسی اثناء میں ایک ہاتھ آیا...... جس پر تین لکھا ہوا تھا...... ساتھ 49 کروڑ...... تین کو 49 کروڑ سے ضرب ہوئی۔ فرشتوں نے کہا...... یہ کامیاب ہے...... اور مجھے جنت کی اجازت دے دی گئی۔

ایک جادوگر کا واقعہ

بھائی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ جادوگر اور بیس سال کی دوستی۔ ایک ڈاکٹر تھا...... وہ ایک منٹ کی ایک ہزار ڈالر فیس لیا کرتا تھا...... دنیا کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں اس کے پروگرام ہوتے تھے...... عرب کا شامی اور اس نے مسخر کئے ہوئے تھے شیاطین...... اور پتہ نہیں کیا عجیب چیز تھا وہ...... تو ہمیں بھی اس نے بہت سی چیزیں دکھائیں...... تو ایک دن جمعہ کی نماز کے بعد میرے پاس آ کر کہنے لگا...... میرا شیطان آیا تھا میرے پاس...... اور آ کے بیٹھ کر رونے لگا۔ کہنے لگا...... ڈاکٹر راکی...... راکی اس نے اپنا نام رکھا ہوا تھا۔ **اصل نام عبدالقادر** ویسے وہ عبدالقادر

جیلانی ؒ کی نسل سے تھا......... نسل عربی......... حسنی ...... قادری...... اور کام یہ کر رہا تھا تو کہنے لگا......... کہ آج میرا شیطان میرے پاس آیا تھا اور کہہ رہا تھا......... کہ ڈاکٹر راکی تم نے بیس سال کی دوستی کو پانچ منٹ میں توڑ دیا......... تو میں نے اس سے کہا......... بیس سال میں نے جھوٹ کو آزمایا ہے......... اب کچھ دن سچ کو بھی آزمانے دو۔ تو آگے مجھ سے کہتا ہے......... بات تو تمہاری ٹھیک ہے کہ سچ ہی میں نجات ہے لیکن پھر جلدی کیا ہے......... بعد میں توبہ کر لینا......... ۔ یہاں آ کے مار دیتا ہے کہ ابھی جلدی کیا ہے......... پھر توبہ کر لینا......... اس میں بہت سے بغیر توبہ کے مر جاتے ہیں......... ۔ دوسرا کیا کہتا ہے توبہ کا کیا فائدہ......... ادھر کروں گا تو ٹوٹ جائے گی......... ایسی توبہ کا کیا فائدہ......... ۔

مولانا طارق جمیل اور ان کا بھائی

دنیا کی کوئی کتاب پڑھنے سے کچھ نہیں ملتا......... اگر چہ اس کی انتہاء تک پہنچے اور اس کے اصل فن تک جا پہنچے......... ۔ پڑھے ہوئے بھی جوتیاں چٹخاتے پھرتے ہیں......... ۔ جب میں رائے ونڈ میں پڑھتا تھا تو میرا چھوٹا بھائی میڈیکل کالج میں پڑھتا تھا......... جب میں کبھی گھر جاتا تھا......... مجھ سے کہتا تھا کہ آپ کے مستقبل کے بارے میں بڑی فکر ہے......... ۔ میں اس سے کہتا تھا...... کہ تو اپنی فکر کر......... ہم مسجد میں ایک روٹی پر گزارہ کر لیں گے......... جب وہ فارغ ہو گیا تو اس کو کوئی ملازمت نہیں ملی۔ جوتیاں چٹخانے لگا......... تو کہنے لگا کہ مجھے اب اپنی فکر ہے۔

دنیا میں ڈگریاں حاصل کرنے کے بعد کچھ نہیں ملتا......... اور اس طرح اللہ تعالیٰ کی کتاب اٹھا کر گھر سے نکلا......... اور مسجد میں جا کر پڑھنے لگا تو ماں باپ کے پچھلے سارے گناہ معاف ہو گئے......... ۔ ہائے!......... جو قوم ذہنی طور پر غلام ہو چکی ہو تو اسے ایٹم بم بنانا کوئی عزت نہیں دے سکتا......... جو ذہنی طور غلام ہیں......... جن کو حضور ﷺ کی زندگی میں حسن دکھائی نہ دے......... وہ کہاں جا کر فلاح پائیں گے.........؟ یہ زمین اللہ کی ہے......... زمین وہ چیز نکالتی ہے جو اللہ کہتا ہے......... اور ہوائیں اس کے تابع ہیں جو آسمانوں میں رہتا ہے......... زمین اور آسمان کی لگام اس کے ہاتھ میں ہے......... اس میں اس کا کوئی شریک نہیں......... ۔

والد صاحب کو خواب میں دیکھنا

میرے والد صاحب فوت ہوئے تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ بڑے خوفزدہ ہیں......میں نے کہا کہ کیا ہوا......؟تو کہنے لگے......بیٹا آخرت کے سانپ بڑے خطرناک ہیں۔میں نے کہا کہ آپ کے ساتھ کیا ہوا......؟تو فرمایا اللہ نے میری حفاظت فرمائی......پھر بھی آخرت کے سانپ بڑے خطرناک ہیں......جہنم کے بچھو......جن کے قد خچر کے برابر ہیں......اگر ایک بار ڈس لیں تو آدمی چالیس سال تک تڑپتا رہے گا......اور اس کو ہمیشہ ہمیشہ ڈستے ہی رہنا ہے۔جہنم کے آدمی پر موت اور نہ اس پر موت آئے گی......تو انسانیت کو ان بچھوؤں سے بچانے کی ضرورت ہے......۔

خواب میں حور دیکھنے سے تین مہینے تک بے ہوش

مری میں ہمارے ایک دوست نے خواب میں ایک حور دیکھی تو تین مہینہ تک بے ہوش رہا۔ سارے ڈاکٹروں نے پوچھا کہ کیا ہوا؟ تو کہا کہ حور دیکھی ہے اور کچھ نہیں......سچی بات ہے جب خواب میں نشہ طاری ہو گیا تو ویسے دیکھ لیں تو کیا ہوگا؟ اسی لئے ادھار رکھنا پڑا......جس حور کی انگلی کو سورج نہیں دیکھ سکتا، اس حور کے چہرے کو ہم کیسے دیکھ سکتے ہیں۔

سکون کی تلاش

اللہ کی قسم جو گناہ کرتا ہے اس کے دل کی دنیا اجڑ گئی۔

جنید جمشید نے 1996ء میں کہا۔ایک پاکستانی نوجوان جن لڑکیوں کا،جن خوبصورتیوں کا خواب دیکھتا ہے،وہ مجھے حقیقت میں اس دنیا میں حاصل ہے لیکن اس کے باوجود میرے سینے میں اندھیرا ہے......میرے اندر خلاء ہے......بے چینی ہے۔مجھے لگتا ہے......میں وہ کشتی ہوں جس کا کوئی ساحل نہیں،اس کی کیا وجہ ہے؟

یہی بات مجھ سے سعید انور نے کہی،مجھ سے کہنے لگا۔میں یہ سمجھتا تھا کہ عزت اور دولت میری

زندگی کا مقصد ...... مجھے صرف 22 سال کی عمر میں سب کچھ مل گیا مگر اندر کی خوشی نہ ملی، اندر کی ویرانی اور اداسی باقی رہی ...... دنیا کی رونق ...... مگر دل کی تنہائی ...... ان سب کے باوجود بے قراری کیوں ہے، بہار کیوں نہیں؟

پھر اس نیک صحبت کی برکت سے میرے دل میں بات اتر گئی کہ میری زندگی کا مقصد کوئی اور ہے ...... یہ نہیں جس کو میں سامنے رکھ کر چل رہا تھا۔

میرے بھائیو!

اللہ تعالیٰ اعلان کرتا ہے، ساری دنیا کی محفلوں میں جاؤ، ہر گھاٹ کا پانی پیؤ ...... ہر دھن ...... ہر ساز ...... ہر آواز سے دل کو بہلانے کی کوشش کرو ...... حسین سے حسین پری چہرے سے دوستی کرلو ...... سونے چاندی کا ڈھیر لگا دے ...... دنیا بھر میں اپنا نام چمکالو ...... اگر ان چیزوں میں تمہیں چین مل جائے تو مجھے اپنا رب ہی نہ سمجھنا۔

الا: **سنو** ...... الا: **سنو**! ''الا بذکر اللّٰہ تطمئن القلوب.''

''جب تک مجھے یاد نہیں کرو گے اس وقت تک چین کبھی نہ پاؤ گے۔''

ایک بات سنو بہت سے لوگ کہتے ہیں۔ ہم اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں مگر ہمیں سکون نہیں تو بذکر اللہ کا مطلب سمجھو۔ ذکر عربی زبان میں یاد کو کہتے ہیں ...... یاد آ رہی ہے، یاد آ رہا ہے۔ یاد زبان کا لفظ نہیں، یاد ...... **دل** کا فعل ہے۔ سکون کا وعدہ کس کے لئے ہے بذکر اللہ۔

پروفیسر کے کتے کی کہانی

ایک پروفیسر اپنے کتے کے ساتھ یونیورسٹی جاتا ...... اس کا کتا اس کو چھوڑنے جاتا۔ جب آنے کا وقت ہوتا تو کتا اس کو اسٹیشن لینے جاتا ...... دونوں ساتھ واپس آتے۔ ایک دن مالک کو یونیورسٹی میں ہارٹ اٹیک ہوا اور وہ مر گیا۔ کتے کو تو پتہ نہیں ہے کہ میرا مالک مر گیا، وہ اپنے وقت پر آیا اور بانہیں پھیلا کر بیٹھا رہا، شام تک مالک کا انتظار کرتا رہا ...... پھر بڑے اداس بوجھل قدموں سے واپس چل دیا ...... اگلے دن وہ پھر آیا ...... اگلے دن وہ پھر آیا۔

نو برس وہ کتا روزانہ آتا رہا اور ہمیں پڑھا کر اس دنیا سے چلا گیا ...... وہیں اپنی قبر بنا

لی............اور ہمیں سمجھا گیا کہ:

''تم تو مجھ کتے سے بھی گئے گزرے ہو۔''

نو برس صرف روٹی کھلانے والے مالک سے وفا نبھا گیا۔ میں تو نطفہ تھا، میرے رَبّ نے انسان بنایا۔ ہم جاہل تھے............ہندو تھے۔ ہمیں اللہ تعالیٰ نے مسلمان بنایا۔

عورتوں کی آزادی

آج کل یہ نعرہ خوب لگ رہا ہے کہ عورتوں کو آزادی دی جائے۔ ظاہری بات ہے کہ جب عورت آزاد ہوگی تو مردوں کی خوب نظر خراب ہوگی۔

ادھر 1972ء میں ایک آدمی مر رہا ہے............ایڈمس متھ اس نے معاشیات کی آزادی پر کتاب لکھی کہ انسان کمانے میں آزاد ہے............چاہے عورت نچا کر کمائے............شراب بیچ کر کمائے............جوا کھیل کر کمائے............جس طرح کمانا ہو کمائے............اب یہ دو آزادیاں بازار میں آ گئیں۔ عورت آزاد ہے............مال کے کمانے میں ہم آزاد ہیں۔ (یہ انگریزوں کا نعرہ ہے)

اس آزادی کا آخری روپ کیا بنا کہ جو عورت صرف چار بچوں کو سنبھالنے پر تیار نہیں تھی وہ 400 آدمیوں کی غلامی کر رہی ہے اور ہر ایک کو مسکرا مسکرا کر کہہ رہی ہے۔ Water (پانی) Tea (چائے) یہ آزادی ہے یا وہ آزادی۔

اب 400 انسانوں کی ہوسناک نظریں اس پر پڑ رہی ہیں............اور وہ کبھی ادھر بھاگ رہی ہے............کبھی ادھر بھاگ رہی ہے............کبھی کھانا لا رہی ہے............کبھی چائے لا رہی ہے............دوسری ایئر لائنوں میں شراب بھی دیتے ہیں۔ پھر جن کو چڑھ جاتی ہے، وہ خوب غل غپاڑہ مچاتے ہیں۔

انگلستان میں یہ سروے کیا گیا 1792ء کا نظریہ ان کے ہاتھوں دم توڑ گیا۔ 2000ء میں انگلستان میں سروے ہوا کہ آپ گھر لوٹنا چاہتی ہیں یا آزادی چاہتی ہیں تو 98% عورتوں نے کہا کہ وہ گھر لوٹنا چاہتی ہیں لیکن ہم کیا کریں، نہ ہمیں خاوند میسر ہیں............نہ ماں باپ میسر ہیں۔

ہالینڈ میں ایک لڑکی گھر کی سیڑھی پر بیٹھی رو رہی تھی۔ کسی نے پوچھا تم کیوں رو رہی

ہو؟.......... کہنے لگی، میرے باپ نے مجھے گھر سے نکال دیا ہے.......... وہ کہتا ہے پہلے کرایہ جمع کراؤ، پھر گھر میں رہنا.......... تو وہاں اس آزادی کا نتیجہ یہ نکلا کہ عورت کو خاوند نہیں ملتا اور خاوند کو بیوی نہیں ملتی.......... وہاں سارے روپ ختم ہیں.......... صرف ایک شکل باقی ہے محبوب اور محبوبہ۔

جب تک محبوب کا دل نہیں بھرا.......... اس، کا **نفع** باقی ہے.......... اور جب دل بھر جاتا ہے تو اسے استعمال شدہ اوراق کی طرح پھینک دیا جاتا ہے۔

مولانا جمشید صاحب کا تقویٰ

میں ایک دفعہ مولانا جمشید صاحب کی خدمت میں شہد لے کر گیا.......... یہ میرے استاد ہیں، میں ان کے پاس رائے ونڈ میں پڑھتا تھا.......... مجھ سے کہنے لگے، کہاں سے لائے ہو؟.......... میں نے کہا، میرے اپنے باغ کا ہے.......... مجھ سے کہنے لگے، تمہارے باپ نے زمین میں سے اپنی بہنوں کو حصہ دیا ہے.......... بات شہد کی ہے اور مجھ سے باپ کی وراثت کا پوچھ رہے ہیں.......... میں نے کہا، وہ صرف دو ہی بھائی تھے، بہنیں ہی کوئی نہ تھیں.......... پھر کہنے لگا، تمہارے دادا نے اپنی بہنوں کو حصہ دیا تھا۔ میں نے کہا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مکلّف بنایا ہے.......... آپ بھی مجھے اتنا ہی مکلّف سمجھیں.......... کہنے لگے، اچھا اچھا ٹھیک ہے ٹھیک ہے.......... پھر کہنے لگے یہ بوتل بھی ہدیہ ہے یا صرف شہد ہدیہ ہے.......... جن کو آخرت کا خوف ہوتا ہے وہ ایسے تحقیق کرتے ہیں۔

ایک لطیفہ

ہمارے علاقے کے ایک زمیندار کا نکاح ہوا سیدھا سادھا دیہاتی.......... مولوی صاحب نے کہا، فلاں بنت فلاں کو تیرے نکاح میں دیا، تجھے قبول ہے.......... اس نے کہا آوڑدے (آنے دو) اس کے بھائی نے اس کو پیچھے سے کہنی ماری تو کہنے لگا جاوڑدے (جانے دو) پھر بھائی نے کہنی ماری، کیا کہہ رہا ہے؟ تو کہنے لگا.......... جیسے سب کی صلاح ہووے.......... مولوی صاحب نے کہا، سب کی صلاح سے کام نہیں بنتا، تیری صلاح سے کام بنے گا۔

اچھے اخلاق سب سے بڑا سرمایہ ہیں، اچھے اخلاق سے بڑھ کر کوئی تحفہ نہیں۔ اخلاق ہی گھر

بناتے ہیں .... زبان کا ایک لفظ بعض اوقات گھر بگاڑ دیتا ہے .... اخلاق کو اپناؤ گے تو بیویاں فدا ہو جائیں گی، قربان ہو جائیں گی اور اگر اپنا مولوی پنا دکھاؤ گے تو ساری زندگی سلگتی آگ میں سلگتے رہو گے .... یہ آگ تمہیں بھی سلگاتی رہے گی اور تمہارے درودیوار میں بھی آگ لگا دے گی ....

مولانا جمشید صاحب فرمایا کرتے ہیں .... ایک چپ سو گر ہیں ....

جالینوس کی بیوی بڑی غصہ والی تھی .... وہ کپڑے دھو رہی تھی اور یہ نواب صاحب کتابیں پڑھ رہے تھے .... بیوی کو یہی غصہ تھا کہ یہ کتابیں ہی پڑھتا رہتا ہے .... (وہ کتابوں کو اپنی سوکن سمجھتی تھی کہ یہ مجھ سے زیادہ کتابوں کو وقت کیوں دیتا ہے) بیوی اس کو کوستی رہی، کوستی رہی .... اور یہ چپ کر کے سنتا رہا .... بیوی نے دیکھا کہ اس پر کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا تو وہ جس ٹپ میں کپڑے دھو رہی تھی .... وہ سارا اٹھا کر اس کے اوپر پھینک دیا .... جالینوس ہنس کر کہنے لگا .... آج تو بادل گرجنے کے بعد برس بھی گیا .... اتنی بات میں بات ختم کر دی .... آپ بھی اپنے اخلاق ایسے کرو .... دونوں جہاں میں نفع اٹھاؤ گے ....

انگریزوں کی سازش قرآن پاک سے دور کرو

ہمیں پیسوں کی غلامی .... مال کی چمک اور کھنک ملی ہے غلامی کے صلہ میں .... یہ جو سو سال انگریز کی غلامی دیکھی اور نظریاتی طور پر اس نے ہمارے دھارے کا رخ آخرت سے موڑ کر دنیا کی طرف کر دیا .... ہم نے میدان جنگ میں بڑی شکست کھائی .... شکست کھانا کوئی بری بات نہیں .... حضرت محمد ﷺ جیسی ہستی اور صحابہؓ کی مقدس جماعت، جن جیسا دنیا میں پیدا نہ ہوگا، ان کو اُحد کی لڑائی میں شکست ہوئی .... میدان کی شکست انبیاءؑ نے اٹھائی ہے .... ہمارے نبی ﷺ نے اٹھائی ہے .... نظریات کی شکست دنیا کی سب سے بدترین شکست ہوتی ہے .... یہ پچھلے سو سال سے ہوا ہے کہ ہمارا رخ بدل گیا ....

.... 4 مئی 1831ء میں سید احمد شہید ہوئے .... 1834ء میں لارڈ میکالے کو بھیجا کہ اس قوم کو قابو کرنے کی کوئی تدبیر سوچو .... یہ قوم ڈوبتی ابھرتی ہے .... 1834ء میں لارڈ میکالے آیا کہ بھئی ان کا کیا کیا جائے؟ تو اس نے نظریہ دے دیا .... جس کو عملی جامہ پہنانے کا

موقعہ نہیں ملا۔۔۔۔۔ 1857ء میں پھر تحریک اٹھی۔۔۔۔۔ وہ ناکام ہوگئی۔۔۔۔۔ پھر اس کے بعد ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر کو لایا گیا۔۔۔۔۔ اس نسل کو کنٹرول کرنے کا کیا طریقہ اختیار کیا جائے۔۔۔۔۔ اس نے ایک سال سروے کیا۔۔۔۔۔ اس کے بعد مجلس عمل کو رپورٹ دی۔۔۔۔۔ ان کو کنٹرول کرنے کا ایک طریقہ ہے کہ ان کو قرآن پاک سے کاٹ دو۔۔۔۔۔ قرآن پاک سے ناآشنا کر دیا جائے اور اپنا نظام تعلیم ان کو دیا جائے۔۔۔۔۔ 50 سال میں یہ ہماری جھولی میں ہوں گے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

حضرت مولانا طارق جمیل صاحب کے حیرت انگیز واقعات

عدل کا مثالی واقعہ

بنوامیہ نے جب شکست کھائی 132 ہجری میں تو ایک نوجوان تھا عبدالرحمٰن بن معاویہ بن ولید بن عبدالملک ...... یہ دھکے کھاتا ہوا اندلس پہنچ گیا ...... اس کے بعد 137 ہجری میں وہاں اس نے ایک حکومت کی بنیاد رکھی ...... جو پھر سات سو سال تک چلی ...... اس کے خاندان نے کوئی 250 سال تک حکومت کی ...... پھر مختلف خاندان آتے گئے اور حکومت کرتے رہے ...... اس کا ایک بادشاہ گزرا ہے منذر ...... اس کا اکلوتا بیٹا تھا ولی عہد ...... اس نے ایک یہودی کو قتل کر دیا ...... کیس عدالت میں گیا ...... اس نے ورثاء کو منہ مانگے پیسے دے کر خون بہا ادا کر دیا ...... اور فیصلہ جج نے ورثاء کے پیسہ لینے کے مطابق کر دیا ...... صبح یہ عدالتی کاروائی جب بادشاہ کے سامنے گئی ...... اس نے پڑھا ...... اپنے بیٹے کا فیصلہ پڑھا تو اس نے سب کے سامنے کہا کہ اس کا فیصلہ سب کے سامنے دربارِ عام میں ہوگا۔

دربارِ عام ہوا ...... یہودی کے ورثاء بلائے گئے ...... اپنے خاندان کو بلایا ...... عوام کو بلایا ...... خود منبر پر کھڑا ہوا اور کہا ...... لوگو! میں کسی کے لئے غلط سنت جاری نہیں کرنا چاہتا کہ بادشاہ کی اولاد حکومت کے تکبر میں رعایا کو قتل کریں ...... اور مال کے زور پر اپنی جان بچائے ...... میں یہ بری عادت اپنے پیچھے نہیں چھوڑنا چاہتا ...... بطور چیف جسٹس میں اس فیصلے کو

کالعدم قرار دیتا ہوں .... میں اس کے قتل کی سزا کو بحال کرتا ہوں .... پھر کہا .... بیٹا یہ سزا میں ہی انجام دوں گا .... مجھے پتہ ہے تیرے بعد میں بھی زندہ نہیں رہ سکتا اور تیری ماں کو بھی بڑا دکھ ہو گا .... لیکن مجھے تجھ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا حکم پیارا ہے اور نیچے اتر کر اپنے ہاتھوں سے اپنے بیٹے کو قتل کر دیا اور پھر دو ہفتے تک نیند نہیں آئی .... چھتوں کو دیکھتا رہا اور 42 سال کی عمر میں خود بھی انتقال کر گیا۔

جس قوم کے پیچھے اتنا روشن ماضی ہو .... اس قوم کا عدل روپوں میں فروخت ہو رہا ہے اور مظلوم کی آہوں سے عرش ہلتا ہے .... مگر عدالت کے کانوں پر جوں تک نہ رینگتی ہو .... یہ کل اللہ تعالیٰ کو کیا منہ دکھائے گی .... تو جو کچھ ہماری عدالتوں میں ہو رہا ہے .... اس کا بہت برا انجام سامنے آنے والا ہے .... وہ سویا ہوا نہیں ہے .... وہ غافل نہیں ہے .... وہ نادان نہیں ہے ....

ہماری دھوبن تھی .... کپڑے دھونے والی .... وہ تھی لڑاکا۔ وہ آگئی میری بہن کے پاس۔ ان سے اپنی بہوؤں کا گلہ کر رہی ہے کہ میری بہوئیں مجھ سے بہت لڑتی ہیں، مجھے کوئی ایسا تعویذ دے کہ وہ میری غلام ہو جائیں۔ انہوں نے کہا بہت اچھا۔ انہوں نے ایک کاغذ پر لکھا .... الٹا سیدھا اس کو بند کیا کہا، ماسی! جب تیری بہوئیں لڑنے لگیں تو یہ تعویذ دانتوں کے نیچے لے لینا .... دانت نہیں کھولنا .... تو ایک ہفتہ اس پر عمل کر، ساری بہوئیں تیری غلام ہو جائیں گی۔ اب وہ آٹھویں دن بڑی خوشی خوشی آئی کہ بی بی! میری ساری لڑائی ختم ہو گئی۔

اب ساری لڑائی ختم کیونکہ تعویذ زبان کے نیچے ہے۔ ہمارے یہاں رواج ہے تعویذ گنڈے کا زیادہ۔ وہ سمجھی کہ نہ جانے کیا ہے اس میں، حالانکہ اس کی زبان روکی تھی اس تعویذ سے۔

گنہگار بندے کی توبہ کا حیرت انگیز واقعہ

بنی اسرائیل میں ایک نوجوان تھا .... بڑا نافرمان تھا .... شہر والوں نے اس سے بائیکاٹ کر دیا .... اس کو شہر سے باہر نکال دیا .... وہ ویرانے میں چلا گیا .... کسی کو راہ راست پر لانے کا یہ طریقہ نہیں ہوتا .... کہ اس کا بائیکاٹ کر دیا جائے .... بلکہ اس سے محبت

کی جائے .... اس کے لئے دعا کی جائے .... اس کو سمجھایا جائے تو انہوں نے نکال دیا .... وہ ویرانے میں چلا گیا .... وہاں کوئی آنے والا نہیں .... جانے والا نہیں .... حالات کی تنگی نے جب جھٹکا دیا تو بیمار ہو گیا .... بیمار ہوا تو کھانے کو کچھ نہیں .... پینے کو کچھ نہیں .... موت کے آثار شروع ہوئے .... مرتے دم تک توبہ نہیں کی .... اکڑتا رہا .... جب موت کے آثار نظر آئے تو اب کہنے لگا ....

اے اللہ! ساری زندگی کٹ گئی تیری نافرمانی میں .... اب موت دیکھ رہا ہوں .... سامنے ہے .... لیکن مجھے بتا، مجھے عذاب دینے سے تیرا ملک زیادہ ہو جائے گا؟ اور معاف کرنے سے تیرا ملک تھوڑا ہو جائے گا؟ .... اے میرے رَبّ! اگر مجھے یہ پتہ ہوتا .... کہ مجھے عذاب دے گا اور تیرا ملک بڑھ جائے گا اور معاف کر دے گا تو تیرا ملک گھٹ جائے گا .... تو میں تجھ سے کبھی بخشش نہ مانگتا .... مجھے پتہ نہیں .... کہ مجھے عذاب دے تو تیرے ملک میں زیادتی نہیں .... مجھے معاف کرے تو تیرے ملک میں کمی نہیں .... یہ دیکھ لے میں نافرمان تو ہوں .... اور بڑی ذلت میں مر رہا ہوں .... کوئی میرا سنگی نہیں .... کوئی ساتھی نہیں .... سب نے مجھے چھوڑ دیا .... میرے سارے سہارے ٹوٹ گئے ہیں .... اب تو مجھے نہ چھوڑ .... مجھے معاف کر دے ....

مجھے معاف کر دے اور اتنے میں جان نکل گئی ....

موسیٰ علیہ السلام پر وحی آئی .... کہ:

''اے موسیٰ! میرا ایک دوست وہاں کھنڈرات میں مر گیا ہے .... اس کا جا کے غسل کا انتظام کرو .... اس کا جنازہ پڑھو اور شہر کے سارے نافرمانوں میں اعلان کرو .... آج جو بخشش چاہتا ہے اس کا جنازہ پڑھ لے .... اس کی بھی بخشش ہو جائے گی۔''

جب موسیٰ علیہ السلام نے اعلان کیا تو لوگ بھاگے ہوئے گئے .... دیکھا تو وہی

جواری......شرابی...... زانی...... تو انہوں نے موسیٰ علیہ السلام سے کہا، آپ کیا کہتے ہیں؟...... یہ تو وہ ہے جس کو ہم نے نکال دیا تھا اور آپ کا رَبّ کہہ رہا ہے...... کہ جس کو بخشش چاہئے...... اس کا جنازہ پڑھ لے...... اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب عرض کی تو اللہ پاک نے فرمایا......

''یہ بھی سچے ہیں...... میں بھی سچا ہوں...... یہ ایسا ہی تھا جیسے بتا رہے ہیں...... لیکن یہ مرنے لگا:

فرأيت نفسه حقيره وصغيرة و ذليله......

میں نے اس کو دیکھا...... کہ ذلیل ہو کر مر رہا ہے...... تنہائی میں مر رہا ہے...... ولا کریما ولا قریبا...... کوئی دوست نہیں...... کوئی رشتہ دار نہیں...... ایسی بے بسی میں جب اس نے کہا:

اے اللہ! سب نے چھوڑا تو نہ چھوڑنا تو میری رحمت کو اور میری محبت کو جوش آیا...... میری غیرت کو جوش آیا...... کہ جب سب چھوڑ چکے ہیں...... میں اپنے بندے کو نہیں چھوڑوں گا...... اے موسیٰ! میری عزت کی قسم! وہ کم ظرف نکلا...... صرف اپنی بخشش مانگی...... میری عزت کی قسم! اگر آج پوری دنیا کے انسانوں کی بخشش مانگتا تو میں سب کو معاف کر دیتا......

ہم صرف یہی کہتے ہیں...... کہ اس رَبّ سے صلح کر لیں اور ہم کچھ نہیں کہہ رہے...... ہم کہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے جڑ جاؤ بھائیو...... اور کچھ نہیں کہہ رہے...... کیوں کہ ہمارا واسطہ اللہ تعالیٰ کی ذات سے پڑنے والا ہے...... یہ جہاں چھوٹ جائے گا اور پھر مسئلہ آسان ہے...... کہ اللہ پاک کو راضی کرنے کے لئے ہمیں یہ گھر نہیں چھوڑنے...... ان گھروں کے طریقے چھوڑنے ہیں...... ہمیں اس شہر کو نہیں چھوڑنا...... اس میں غلط طریقوں کو چھوڑنا ہے اور اللہ تعالیٰ کے محبوب مصطفیٰ سید الکونین تاجدار مدینہ ﷺ کا طریقہ داخل کرنا ہے...... بس اور کچھ نہیں کرنا...... بس ہم وہ کریں جو اللہ تعالیٰ کا حبیب ہمیں بتا گیا ہے۔

ڈاکٹر راکی کی کہانی

بھائی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ایک ڈاکٹر تھا، وہ ایک منٹ کی ایک ہزار ڈالر فیس لیا کرتا تھا...... دنیا کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں اس کے پروگرام ہوتے تھے...... اور اس نے مسخر کئے ہوئے تھے...... شیاطین اور پتہ نہیں کیا چیز، عجیب چیز تھا وہ...... ہمیں بھی اس نے بہت سی چیزیں دکھائیں...... تو ایک دن مجھ سے کہنے لگا...... جمعے کی نماز کے بعد میرے پاس آ کر کہنے لگا...... میرا شیطان آیا تھا...... میرے پاس اور آ کے بیٹھ کر رونے لگا...... کہنے لگا، ڈاکٹر راکی...... راکی اس نے اپنا نام رکھا ہوا تھا...... عبدالقادر تھا...... ویسے وہ عبدالقادر جیلانیؒ کی نسل میں سے تھا...... نسل عربی...... حسنی...... قادری اور کام یہ کر رہا تھا۔ تو کہنے لگا...... کہ آج میرا شیطان میرے پاس آیا تھا...... اور کہہ رہا تھا...... کہ ڈاکٹر راکی تم نے بیس سال کی دوستی پانچ منٹ میں توڑ دی......

تو میں نے اس سے کہا، بیس سال میں نے جھوٹ کو آزمایا ہے...... اب کچھ دن سچ کو بھی آزمانے دو تو آگے مجھ سے کہتا ہے...... بات تو تمہاری ٹھیک ہے...... کہ سچ ہی میں نجات ہے...... لیکن پھر بھی جلدی کیا ہے...... بعد میں توبہ کر لینا...... یہاں آ کے مار دیتا ہے...... کہ ابھی جلدی کیا ہے...... پھر توبہ کر لینا...... اس میں بہت سے بغیر توبہ کے مر جاتے ہیں...... دوسرا کیا کہتا ہے...... توبہ کا کیا فائدہ ادھر کروں گا...... تو ٹوٹ جائے گی...... ایسی توبہ کا کیا فائدہ......

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی سچائی پر ڈاکوؤں کی توبہ

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ قافلے میں علم حاصل کرنے کے لئے جا رہے تھے...... چودہ سال کی عمر تھی...... راستے میں ڈاکہ پڑ گیا، لوٹ لیا انہوں نے...... یہ بچے تھے کسی کو خیال نہیں آیا...... کہ ان کے پاس کچھ ہوگا...... ایک ڈاکو نے ایسے ہی سرراہ پوچھا بیٹا! تیرے پاس کچھ ہے...... کہا ہاں ہے...... کیا ہے؟...... کہا چالیس دینار ہیں...... چالیس دینار کا

مطلب تھا......کہ وہ پورے ایک سال کا راشن ہے تو بہت بڑی دولت تھی......چالیس دینار......تو وہ حیران ہوگیا......کہنے لگا کہاں ہیں؟ کہا یہ میرے اندر سلے ہوئے ہیں...... اندر کی آستین میں......اس نے کہا، بچہ اگر تو مجھے نہ بتاتا تو مجھے کبھی خبر نہ ہوتی......کہ تیرے پاس ہیں......تو تو نے کیوں بتادیا......کہا، مجھے میری ماں نے کہا تھا......کہ بیٹا سچ بولنا...... چاہے جان چلی جائے......سب یہ ماں کا سبق ہے ناں......

اور جب ماں کو ہی نہ پتا ہو......کہ سچ بولنے میں نجات ہے......تو وہ بچے کو کیا بتائے گی......تو وہ ڈاکو اس کو پکڑ کر......ڈاکوؤں کے سردار کے پاس لے گیا......کہ سردار اس بچے کی بات سنو......تو ساری کہانی سنائی......تو سردار نے کہا بیٹا کیوں تو نے بتادیا......نہ بتاتا تو ہمیں تو کوئی پتا نہ چلتا......کہا میری ماں نے مجھے کہا تھا......جھوٹ نہ بولنا......سچ بولنا......چاہے جان چلی جائے......اس پر جو وہ رویا ہے ڈاکوؤں کا سردار اور اس کی داڑھی آنسوؤں سے تر ہوگئی......

اے اللہ! یہ معصوم بچہ اپنی ماں کا اتنا فرمانبردار اور میں پوار مرد جوان ہو کر تیرا نافرمان۔ مجھے معاف کردے......سارے ڈاکوؤں سے توبہ کروائی......اور اس کا ذریعہ وہ ماں بنی، جو گیلان میں بیٹھی ہوئی ہے......جس کو پتہ بھی نہیں ہے......کہ اس کا بچہ کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا ہے......

ادھر توبہ ادھر مغفرت کا پروانہ مل گیا

بنی اسرائیل میں قحط آیا......جو بڑا زبردست قحط تھا......بنی اسرائیل نے کہا، اے موسیٰ! دعا کرو اللہ تعالیٰ قحط دور کردے......موسیٰ علیہ السلام نے ستر ہزار لوگوں کو لے کر نماز پڑھی اور دعا مانگی......اے اللہ! بارش برسا......

فما زادت الشمس الا تقشعا......

سورج کی آگ اور بڑھ گئی......وہ کہیں یا اللہ! ہم بارش کی دعا کر رہے ہیں...... آپ سورج کی تپش کو بڑھا رہے ہیں......تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا......

ان فیکم رجلا یبارزنی بالمعاصی منذ اربعین عام.........

تم میں ایک آدمی ہے......... جس نے پچھلے چالیس سال میں ایک نیکی بھی نہیں کی اور چالیس برس ہو گئے......... مجھے للکار رہا ہے......... اور میری نافرمانی پہ تلا ہوا ہے......... اس کی وجہ سے بارش رکی ہوئی ہے......... اسے کہو......... کہ باہر آ کر اپنے آپ کو ظاہر کرے......... تب بارش ہوگی.........

موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا.........

.........یا من عصی اللّٰہ اربعین سنة.........

ارے او بدبخت انسان......... جسے چالیس سال گزر گئے......... کوئی اچھا کام نہ کیا......... باہر آؤ۔ تیری وجہ سے ہم عذاب میں ہیں......... اسے تو پتہ ہے......... کہ میں کون ہوں......... لیکن کسی کو نہیں پتہ......... کہ کون ہے......... نہ اللہ تعالیٰ نے بتایا......... کہ فلاں آدمی ہے......... اب لوگوں نے ادھر ادھر دیکھا......... کوئی بھی باہر نہ نکلا......... وہ اپنے دل میں کہنے لگا......... میں اگر باہر نکل کے آؤں تو اپنے آپ کو ذلیل ورسوا کروں......... اور اگر کھڑا رہوں تو میری وجہ سے بارش رکے......... ساری مخلوق پریشان ہوگی.........

اس نے اپنی چادر میں اپنے منہ کو چھپا لیا......... کہ کوئی دیکھے نہیں......... کہ میرے آنسو نکل پڑے ہیں......... سر جھکایا اور سر پر چادر ڈال کر آنسوؤں کے دو قطرے نکالے اور کہنے لگا:

''یا اللہ!......... عصیتک اربعین سنة فامهلتني......... یا اللہ! میں چالیس سال نافرمانی کرتا رہا اور تو مجھے مہلت دیتا رہا......... تو نے کسی کو نہ بتایا......... کہ میری رات کیسے گزرتی ہے......... تو نے کسی کو نہ بتایا......... کہ میرا دن کیسے گزرتا ہے......... فجئتک تائبا فاقبلني......... اب میں تیرے سامنے توبہ کرتا ہوں......... تو کسی کو نہ بتا میری توبہ قبول کرلے.........

ابھی اس کی دعا پوری نہیں ہوئی......... کہ کالی گھٹا اٹھی اور چھما چھم بارش ہوئی۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے یا اللہ! نکلا تو کوئی بھی نہیں......... تو بارش کیسے ہوگئی؟......... ارشاد فرمایا جس کی

وجہ سے رکی تھی .... اس کی وجہ سے کر دی .... وہ تائب ہوگیا ہے .... ایسا بڑا زمین و آسمان کا بادشاہ اور مہربان ایسا .... کہ چالیس سال کی نافرمانیوں کو دو آنسوؤں سے دھو دیا .... موسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے یا اللہ! اب تو بتادے وہ کون ہے؟ .... ارشاد فرمایا .... جب میرا نافرمان تھا .... تو میں نے کسی کو نہ بتایا، جب میرا فرمانبردار ہوگیا ہے تو اب میں کسی کو کیسے بتاؤں ....؟

دعوت کی برکت سے مسلمانوں کو چنگیزی فتنہ سے نجات

چنگیز خان کے قاصد پر ظلم کیا۔ علاؤ الدین خورزم کے گورنر تھے .... ان کا نام تھا اینل جگ، اس نے ان کو لوٹ لیا .... مال بھی لوٹ لیا اور بندے بھی قیدی کر لئے .... تو چنگیز خان نے علاؤ الدین کے پاس آدمی بھیجا کہ یہ تیرے گورنر نے ظلم کیا ہے .... ہمیں اس کی تلافی کرو .... تو اس بے وقوف نے ایک قدم اور آگے بڑھایا .... اس نے پورے وفد کو ہی قتل کروا دیا .... ایک آدمی چھوڑا، آدھی اس کی داڑھی کاٹ دی، آدھی مونچھیں کاٹ دیں .... آدھی بھویں کاٹ دیں .... اور کہا کہ جا کر چنگیز کو میرا پیغام دے دو .... تو وہ بہکال جھیل ہے روس میں، وہاں شکار کھیل رہا تھا .... جب یہ آدمی پہنچا تو اس نے کہا کہ یہ میرے ساتھ ہوا ہے .... تو وہ ٹیلے پر چڑھ گیا .... اور کہنے لگا کہ اے مسلمانوں کے خدا مجھ پر ظلم ہوا ہے .... تو تم میری مدد کر ان ظالموں کے خلاف ....

ایران میں جب وہ داخل ہوا ہے .... اور مسلمانوں کا لشکر آمنے سامنے ہوا ہے .... تو ایک اہل اللہ میں سے نکلے جہاد کے لئے .... تاتاریوں کے خلاف تو دیکھا کہ فرشتے چنگیز خان کے لشکر کے پیچھے کھڑے ہوئے ہیں .... اور کہہ رہے ہیں ....

کافروں کی جماعت ان ظالموں کی جماعت کو قتل کرو .... تو چنگیز وہ عذاب بن کر اترا مسلمانوں پر کہ جو اس بڑے شہر کو جن کی آبادی بیس لاکھ سے متجاوز تھی .... اس نے ایسے برابر کر دیئے .... آگ لگادی ....

افغانستان میں بامیان ہے، یہاں لڑائی میں اس کا پوتا قتل ہوگیا .... چغتائی جو تیسرے نمبر کا اس کا بیٹا تھا .... چغتائی، اس کا بیٹا لڑائی میں قتل ہوا تو جب شہر فتح ہوا تو اس نے کہا، اس شہر کے

کتے اور بلے بھی ذبح کر دیئے جائیں...... کوئی زندہ نہ چھوڑو...... معصوم بچے بھی ذبح ہو گئے...... اور مرد، عورت، بوڑھے، سب اور پہلے جو شہر فتح ہوتا تھا تو نوجوان لڑکیوں کو اور لڑکوں کو الگ الگ الگ کر کے غلام بناتے تھے، بوڑھوں کو قتل کر دیتے تھے، مال لوٹ لیتے تھے......

اس شہر میں کیا کیا؟ کہ سب پر تلوار چلا دی، کتے اور بلے بھی ذبح کر دیئے...... تو وہ قہر اللہ کی طرف سے نازل ہوا تھا۔ حکومتیں ٹوٹ گئیں...... بنو عباس کی اینٹ سے اینٹ بج گئی...... ایران کی اینٹ سے اینٹ بج گئی...... ترکستان کی اینٹ سے اینٹ بج گئی...... افغانستان کی اینٹ سے اینٹ بج گئی...... یہ دریائے سندھ تک آیا ہے...... چنگیز خان، دریائے سندھ کے قریب آخری لڑائی ہوئی ہے جلال الدین اور چنگیز خان کی......

تو اس میں مسلمانوں کو شکست ہوئی تو یہ مشہور ہو گیا کہ تاتاریوں کے بارے میں کوئی کہے کہ ان کو شکست ہو گئی تو یہ کبھی نہ ماننا کہ ان کو شکست ہو ہی نہیں سکتی...... تو یہ اتنی طاقت بن گئے تھے، ان کو سیاسی طور پر اور مادی طور پر توڑنا ناممکن ہو گیا تھا......

تبلیغ ہی نے چنگیزی فتنہ کو توڑا

تو پھر اللہ تعالیٰ نے تبلیغ کی طاقت کو ظاہر فرمایا اور اس دعوت کی طاقت کو اللہ تعالیٰ نے ظاہر فرمایا...... چنگیز خان مر گیا...... اس کا بیٹا تھا جوجی۔ اس کو اس نے روس کی سلطنت دی۔ دوسرا بیٹا تھا افدائین، اس کو اپنا Capital دیا...... قراقرم، صحرائے گوبی میں...... تیسرا لڑکا تھا...... چغتائی جس کو اس نے ترکستان کی سلطنت دی...... چوتھا لڑکا تھا طلوائی، اس کو اس نے ایران سے عراق تک سارا علاقہ اور افغانستان یہ سارا دیا......

تو ہلاکو خان کا زمانہ تھا...... ہلاکو یہ اس کا پوتا ہے...... چنگیز خان کا جس نے بغداد کو تباہ کیا...... اور مصر پر حملہ کرنے جا رہا تھا...... اور مصر آخری ملک رہ گیا تھا۔ مسلمانوں کے پاس باقی سب ہاتھ سے نکل چکا تھا...... کہنے لگا کہ بس اب ہم ختم، ان میں لڑنے کی طاقت ہی نہ تھی......

تو اللہ تعالیٰ کا ایک نظام چلا۔ کچھ لوگوں نے اور ایک کتاب میں یہ بھی تھا کہ رکن الدین بیبرس

جومصر کا بادشاہ تھا.......... اس نے کچھ علماء کو تاجروں کے بھیس میں بھیج دیا تاتاریوں میں کہ ذرا جا کران کو دعوت دو، تبلیغ کرو، کوئی ان میں مسلمان ہو جائے اور ہم میں کوئی طاقت نہیں ان سے ٹکر لینے کی..........

تو بڑا بیٹا جوجی تھا.......... اس کا پڑپوتا تھا درقا خان، عبا کہ اور اس کا بیٹا درکہ، پوتا، وہ اس وقت میں روس کا حکمران تھا.......... تو یہ ترکی تاجر ساتھ سودا بیچتے اور ساتھ تبلیغ کرتے.......... تو تاتاری خال خال مسلمان ہونے لگے.......... ان میں ایک وزیر تھا تھا جو بڑا آدمی تھا برقا خان کا ہم نشین وہ مسلمان ہو گیا.......... اس نے برکہ خان کو اسلام کی باتیں بتائیں.......... یہ بیا اچھا.......... یہ باتیں تھیں کس نے بتائیں؟ کہا.......... یہ جو مسلمان تاجر آتے ہیں اچھا۔ اب آئیں تو مجھے بتانا تو ایک قافلہ آیا.......... وہ اس کو لے کر گیا کہا کہ تمہارا اسلام کیا ہے؟ قرآن پاک سنایا تو وہ مسلمان ہو گیا..........
اس کے اسلام پر جو پوری روسی شاخ تھی، ایک دن میں ساری کی ساری مسلمان ہوگئی۔ وہ سارے مسلمان ہو گئے۔ ادھر ہلاکو خان نے مصر پر چڑھائی کی پیغام بھیجا کہ دیواریں گرادو، دروازے کھول دو۔ زمین پر دو خاقان نہیں رہ سکتے۔ اگر یہ سب کچھ کرو گے تو تمہاری جان بخشی جائے گی ورنہ نیل تمہارے خون سے سرخ کر دیا جائے گا۔

تو ادھر وہ لشکر نکلا اور ادھر ان کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت دے دی تو جب اسے پتہ چلا کہ وہ آرہا ہے بیبرس کو تو اس نے فوراً برکہ خان کو خط لکھا تو برکہ نے اسی وقت اسے پیغام بھیجا کہ مصر پر حملہ سے پہلے تمہیں مجھ سے نمٹنا پڑے گا، وہ حیران ہو گیا.......... اس نے کہا کہ تجھ سے کیوں؟ تو نے قانون نہیں پڑھا چنگیز خان کا کہ کبھی دو تاتاری آپس میں مت لڑیں تو برقا خان نے پیغام بھیجا۔ تو بھی کافر ہے، وہ بھی کافر تھا، میں مسلمان ہوں اب میرا تمہارا کوئی رشتہ نہیں.......... اب اگر تم نے مصر پر حملہ کیا تو پہلے مجھ سے ٹکر لینی ہوگی تو وہ نکل پڑا تو جب وہ نہیں باز آیا.......... تو درکہ خان اپنے لشکروں کو لے کر نکلا.......... اور ہلاکو بھر گیا.......... تو پچاس برس کے بعد پہلی دفعہ تاتاری تلواریں آپس میں ٹکرائیں.......... اور ان کے پیچھے کام کیا تھا؟ چند تبلیغ والوں کا..........

حقیقی انقلاب

بغیر طاقت کے انقلاب آ گیا،، کہتے ہیں کہ تمہارے پاس حکومت تو ہے نہیں تم انقلاب کیسے

لاؤ گے؟ انقلاب کے لفظ پر غور کریں ...... انقلاب، انقلاب ہے قلب سے، قلب دل، دل کا پلٹ جانا ...... یہ ہے اصل معنی انقلاب کا۔ پھر اس کو مجازی طور پر استعمال کرتے ہیں۔

تختہ الٹ دیا ......

حکومت لے لی ......

سیاست پر آ گئے ......

اور حقیقی انقلاب دل کا بدل جانا، دل کا یوں ہو جانا ...... یہ اصل انقلاب ہے ......

جب دل اللہ تعالیٰ کی طرف پھر جاتا ہے تو خود بخود انقلاب آ جاتا ہے ......

اور جب دعوت چلتی ہے اور تبلیغ کا کام چلتا ہے تو اس طرح اللہ تعالیٰ دلوں کی زمین کو نرم کرتا ہے ...... تو بغیر کسی طاقت کے اللہ تعالیٰ نے پوری اس قوم کو کہا، آؤ ٹکر لے لو ...... اب دو ہاتھی نہ وہ مرے نہ وہ مرے ...... لیکن اس لڑائی میں ہلاکو زخمی ہوا ...... وہ لڑائی سے تو نہیں زخمی ہوا ...... وہ خود زخمی ہوا ......

تیمور کو دعوت اسلام

ہلاکو خان کا بیٹا تغلق تیمور ...... اس کی نسل میں سے، تھا دو بزرگ ایک تھے وہ جلال الدین رحمۃ اللہ تھے اور دوسرا رشید الدین ...... انہوں نے اس کو دعوت دی۔ اس نے کہا کہ ابھی تو میں ولی عہد ہوں ...... جب بادشاہ بنوں تو آ جانا ...... یہ چغتائی نسل میں تھا ...... تو جب وہ مرنے لگے تو ابھی وہ بادشاہ نہیں بنا تھا ...... تو انہوں نے کہا، بیٹا! میں دنیا سے جا رہا ہوں تو میرا تیمور تغلق جب بادشاہ بنے تو اس کو میرا پیغام پہنچانا ہے ......

تیمور کا قبول اسلام

جب یہ تیمور تغلق بادشاہ بنا تو یہ وہاں سے چلے، اس کا Capital منگولیا کے قریب کہیں ...... تھا۔ تو وہاں اس نے پہنچنے کی کوشش، راستہ نہیں ملا ...... تو ایک رات اس نے فجر سے پہلے زور سے اذان دی ...... اذان جو دی تو بادشاہ کی آنکھ کھلی۔ اس نے کہا کہ یہ کیا نغمہ ہے؟ کہ

کون اتنی زور زور سے شور مچا رہا ہے؟ پکڑ کر لاؤ۔ پکڑ کر لائے تو پوچھا درویش کون ہو؟ کہا کہ میں رشید الدین، جلال الدین کا بیٹا۔ کیسے آئے ہو؟ کہا کہ آپ نے کہا تھا میرے باپ کو کہ جب میں بادشاہ ہو جاؤں تو مجھ سے مل لینا۔ ہاں ہاں، بتاؤ اسلام کیا ہے؟ دعوت دی۔ وہ مسلمان ہو گیا.........

دین کی سربلندی کیلئے کشتی

مسلمان ہوتے ہی ایک وزیر کو بلایا اور بلا کر کہا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تو کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا کہ میں تو پہلے سے ہوا پڑا ہوں تیرے ڈر سے نہیں بتایا......... اس کے چار وزیر تھے......... ایک مسلمان ہوا پڑا ہے......... تین اور تھے۔ ان کو بلایا، دعوت دی، وہ تینوں مسلمان ہو گئے......... چاروں مسلمان ہو گئے......... پھر اپنے سالار کو بلایا......... کہا کہ میں مسلمان ہو گیا ہوں تم کیا کہتے ہو؟ اس نے کہا کہ میں زبان کا بول نہیں سمجھتا تلوار کا بول سمجھتا ہوں......... یہ مجھ سے لڑے جو آپ کو اسلام کی دعوت دینے آئے ہیں......... مجھے یہ زیر کر لے تو مسلمان ہو جاؤں گا......... نہیں کرتا تو پھر نہیں ہوتا......... اس نے کہا یہ تو نہیں کہ تم ایک عقلی چیز کو تلوار سے سمجھنا چاہتے ہو.........

کہا بس میرے پاس اور کوئی راستہ نہیں سمجھنے کا۔ تو رشید الدینؒ کہتے ہیں، میں اس سے لڑوں گا۔ کہا کہ مارا جائے گا یہ تو جن ہے......... ساری زندگی لڑائیوں میں گزری......... تو کہاں لڑے گا، اس نے کہا۔ میں اس سے لڑوں گا.........

اگلا دن طے ہو گیا، شہر میں منادی ہو گئی......... اس نے رات کو اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ اللہ! تیرے کام کو آیا ہوں، مروانا ہے تو مروا دے۔ کروانا ہے تو کروا دے......... اگلے دن شہر اکٹھا ہوا لوہے کی دو زریں پہن کر آیا اور دونوں ہاتھ میں تلوار، ان کے ہاتھ میں خنجر بھی نہیں خالی ہاتھ۔ اس کے دونوں ہاتھوں میں تلوار۔ جب مقابلے میں آیا تو کہا یہ لو میری تلوار۔ انہوں نے الٹے ہاتھ میں تلوار لی اور سیدھے ہاتھ سے اس کے سینے پر یوں مکہ مارا۔ جب اس کو مکہ لگا ہلکا سا، تین قلابازیاں کھا کر وہ زمین پر گرا اور بے ہوش ہو گیا......... جب ہوش میں آیا تو کہنے لگا کہ مجھے ایک ہی مکے سے اسلام سمجھ میں آ گیا......... کافی ہے، زیادہ کی ضرورت کوئی نہیں.........

تیمور کی محنت

تو اس بادشاہ کے ہاتھ پر دس لاکھ تاتاری مسلمان ہوئے، منگولیا میں اس کی قبر اب بھی موجود ہے۔ اس کی قبر پر اب بھی یہ سارا لکھا ہوا ہے کہ بادشاہ شاہ تاتار جس کے ہاتھ پر دس لاکھ تاتاری مسلمان ہوئے۔ تو وہ چند لوگ کتنا بڑا احسان کر گئے مسلمان امت پر جو تبلیغ کرتے تھے۔ اگر وہ تاتاری مسلمان نہ ہوتے تو دنیا کی کوئی طاقت ان کو زیر نہیں کر سکتی تھی .... یہ تین تین دن بغیر کھائے گھوڑے کی پشت پر دوڑے چلے جائیں ....

زیادہ پیاس لگتی تھی تو یوں گھوڑے کی پشت پر خنجر مارتے تھے .... اس میں خون نکلا وہی پی لیا .... یہ ان کا پانی تھا .... تو ایسی قوم سے کون ٹکر لے سکتا تھا .... اللہ تعالیٰ نے انہیں مسلمان کر دیا تو تاتارستان میں اب بھی کوئی نہیں سارے مسلمان ہیں .... روس میں جو ریاست ہے .... تاتارستان ....

تو جب ہم تبلیغ کے کام کی گہرائی کو سمجھیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو بڑا عظیم الشان کام دیا ہے .... اپنی گزار کر ہر کوئی تو چلا ہی جائے گا .... کیوں نہ ایسی گزرے کہ آنے والی نسلوں پر ہم احسان کر کے جائیں .... اور ہمارے لئے ثواب کے سلسلے چلتے رہیں .... اس میں اپنے ایمان کی بھی حفاظت ہے۔ باہر کی فضا تو دیکھیں .... تو اس لئے بھائی گزارش یہ ہے کہ آپ خود اپنے طور پر مسجد میں آئے یہ بھی ٹھیک ہے .... اگر ختم نبوت سے مناسبت ہے تو یہ سوچیں کہ اور کتنوں کو مسجد میں لانا ہے؟ .... اپنی گلی میں سوچیں کہ کتنے لوگ ہیں کہ جو مسجد میں آتے ہیں .... کتنے نہیں آتے۔ جو نہیں آتے تو ان کو سلام کرنا۔ اپنی اپنی گلی میں آپ دیکھیں .... اپنے گھر میں دیکھیں۔ ہمارے گھر میں کتنے نماز پڑھتے ہیں، کتنے نہیں پڑھتے؟ ان کو کیسے نماز پر لاؤ؟ میری گلی میں کتنے ہیں جو نماز نہیں پڑھتے .... یہ نہیں کہ پہلے اپنے گھر والوں پر بعد میں اور .... یہ ضروری نہیں۔ اپنے گھر والوں پر بھی ہو، ساتھ والوں پر بھی ہو، برابر والوں پر بھی ہو۔ یہی سنت ہے۔

ایک غلط تصور

ہمارے ہاں ایک غلط بات ہے کہ پہلے اپنے گھر والوں کو سمجھاؤ، پھر اوروں کو سمجھاؤ ....

گھر والوں کو بھی سمجھاؤ، پہلے کا لفظ نہیں۔ گھر والوں کو بھی، اوروں کو بھی۔ اگر یہ بات ہوتی تو جب تک بنو ہاشم مسلمان نہ ہوتے تو آپ ؐ کسی کو تبلیغ نہ کرتے .... اور بنو ہاشم میں صرف دو مسلمان ہوئے مکی زندگی میں، ایک حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ اور ایک حضرت عقیلؓ، ایک حضرت جعفرؓ۔ چار جو معروف آدمی ہیں .... بنی ہاشم آپ ؐ کا خاندان، قبیلہ نہیں، خاندان۔ آپ ؐ کے خاندان کے مسلمان چچا میں حضرت حمزہؓ اور عباسؓ، دو آدمی .... دو چچا، باقی کوئی مسلمان نہیں ہوا اور آگے ان کی اولادوں میں عقیلؓ اور جعفرؓ، باقی کوئی اور مسلمان نہیں ہوا ....

اگر یہ ہوتا کہ پہلے گھر والوں کو تبلیغ کرو، پھر پڑوسیوں کو کرو، پھر محلے کو کرو، پھر شہر کو کرو، پھر ملک کو کرو، پھر جہاں کو کرو تو پھر آپ ﷺ ساری زندگی مکے میں رہتے، مدینے نہ جاتے .... مکہ میں کل 250 آدمی مسلمان ہوئے اور مکہ چھوڑ کر مدینے چلے گئے .... پھر دوسری بات کیا تھی؟ پھر خاندان ہے .... پھر قبیلہ .... پھر آپ ﷺ قریش کو دعوت دیتے۔ جب قریش مسلمان نہ ہوتے، پھر کسی اور کو دعوت نہ دیتے۔ یہ بات بھی نہیں تھی ....

ہدایت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے

ہدایت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ کیا پتہ اللہ تعالیٰ کس کو دے دے .... لہٰذا سب پر محنت کرو۔ خدانخواستہ اولاد کے مقدر میں نہیں، پڑوسی کی اولاد کے مقدر میں ہے .... اس کو نہ ملے، اس کو تو مل جائے .... پھر تو نوح علیہ السلام تبلیغ کر ہی نہ سکتے کہ ان کا بیٹا آخر تک مسلمان نہیں ہوا .... وہ کہتے، میں کیسے اوروں کو بات کروں، میرا تو بیٹا ہی مسلمان نہیں۔ اپنی بیوی مسلمان نہیں ہوئی، کیا کہتے کہ میری بیوی مسلمان نہیں، پہلے اس کو مسلمان کروں گا .... پھر اوروں کو کروں گا .... کیونکہ کسی کو ٹھیک کرنا یہ ہمارے ذمہ نہیں ہاں .... ٹھیک کرنے کی محنت کرنا، ہمارے ذمہ ہے۔ ڈاکٹر کسی کو ٹھیک نہیں کرسکتا، ٹھیک کرنے کی محنت اس کے ذمہ ہے .... شفا نہیں دے سکتا، شفا تک پہنچانے کی محنت اس کے ذمہ ہے کہ ہم اپنے محلے پر .... گھر پر .... پڑوسیوں میں محنت کریں۔ پتہ نہیں کس کو اللہ پاک ہدایت دے دے ....

حبیبؒ کا خوبصورت لڑکی کی طرف نہ دیکھنا

حبیبؒ ابن عمیر تابعی ہیں۔ صحابہ کرامؓ کے شاگرد، بڑے خوبصورت .... قید ہو گئے تھے، کل دس آدمی تھے .... نو انہوں نے قتل کر دیئے، ان کو پکڑ لیا۔ رومن سردار نے کہا، میں غلام بناؤں گا۔ قید میں لے کر کہنے لگے، اگر تو عیسائی ہو جائے تو میں تجھے اپنی بیٹی دے دوں گا .... تجھے اپنی ریاست میں حصہ بھی دوں گا۔ انہوں نے فرمایا تو اگر سارا جہان بھی دے دے، یہ نہیں ہو سکتا۔

کفر تو بے حیاء ہوتا ہی ہے .... حیاء تو سراسر اسلام میں ہے .... اس نے اپنی بیٹی سے کہا کہ اس سے بدکاری کرو .... جب یہ اس رخ پر آئے گا تو اسلام بھی چھوڑ جائے گا .... روم کی لڑکی تھی .... ادھر روم کا حسن .... ادھر عرب کی جوانی .... آگ بھی تیز ہے اور قوت بھی جوان ہے .... اور دو ہیں ...... تیسرا ہے کوئی نہیں۔

اب یہاں ساری رکاوٹیں ختم ہیں .... اور وہ عورت دعوت دے رہی ہے .... اور یہ نوجوان اپنی نظر جھکانے کی لذت چکھے ہوئے ہے .... اسے پاک دامنی کی لذت کا پتہ ہے .... لہٰذا اس کی نظر اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتی .... اس نے سارے جتن کر مارے .... اپنے حسن کا ہر تیر آزمایا .... اپنے مکر کا ہر جال پھینکا لیکن پاکدامنی کی تلوار نے .... ہر ہر جال کی .... ہر ہر تار کو .... تار تار کر دیا .... اور ہر تیر کو بے کار کر دیا۔

آخر تین دن کے بعد اس نے ہتھیار ڈال دیئے، کہنے لگی۔

ما اذا یمنعک منی

''اللہ کے بندے یہ تو بتا تجھے روکتا کون ہے؟''

آج تیسرا دن ہے تو نے مجھے نظر اٹھا کر نہیں دیکھا، روکنے والا کون ہے .... ؟ اس نے کہا مجھے روکنے والا وہ ہے۔

لا تاخذہ سنة و لا نوم

''جو نہ سوتا ہے نہ اونگھتا ہے۔''

جو مجھ سے غافل نہیں .... میں اس سے غافل ہوں .... وہ میرا ربّ ہے ....

جو عرش پر بیٹھا مجھ دیکھ رہا ہے ...... کہ میری محبت غالب آتی ہے ...... یا شہوت غالب آتی ہے ...... مجھے آگے کرتا ہے ...... یا شیطان کو آگے کرتا ہے۔ اے لڑکی! مجھے میرے رَبّ سے حیاء آتی ہے ...... اس لئے میں نے اپنی طاقت کو روک رکھا ہے ...... وہ باہر نکل کر اپنے باپ سے کہنے لگی۔

الیٰ این ارسلتنی الیٰ حدید او حجر لا یاکل لا ینظر .

''آپ نے مجھے کس پتھر کے پاس بھیجا ہے، کس لوہے کے پاس بھیجا ہے جو نہ دیکھتا ہے نہ کھاتا ہے میں کہاں سے گمراہ کروں۔''

حضرت جریرؓ کی امانت داری

(جریر بن عبداللہؓ نے گھوڑا خریدا)

نوکر سے کہا، خرید کے لاؤ۔ وہ لے کے آیا، تین سو روپے میں سودا ہوا۔ جب گھوڑے کو دیکھا تو گھوڑا مہنگا تھا۔ مالک کو خود بھی پتہ نہیں تھا اپنی چیز کی قیمت کا۔ تو وہ مالک سے کہنے لگے، تیرے گھوڑے کے چار سو روپے تجھے دے دوں۔ چار سو در ہم ...... کہنے لگا ...... جی بڑی اچھی بات ہے۔

کہا، اگر پانچ سو کر دوں؟

کہا، یہ اس سے بھی اچھی بات ہے۔

کہا، چھ سو کر دوں؟

کہا، یہ اس سے بھی اچھی بات ہے۔

کہا، سات سو کر دوں؟

اب جو بیچنے والا تھا، وہ چکر میں پڑ گیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کبھی خریدار نے بھی قیمت بڑھائی ہے۔

یہ جو دکاندار بیٹھے ہیں، یہ کیا کرتے ہیں؟ قیمت بڑھاتے ہیں اور جو لینے والا ہوتا ہے وہ کیا کرتا ہے؟ وہ قیمت گھٹاتا ہے۔ گھٹاؤ۔ وہ کہتا ہے، نہیں۔

وہ کہتا ہے گھٹاؤ، وہ کہتا ہے نہیں۔

یہاں الٹا ہو رہا ہے...... خریدنے والا رقم بڑھا رہا ہے...... بیچنے والا حیران ہو کے سن رہا ہے۔

پھر کہنے لگے، آٹھ سو دے دوں؟

وہ کہنے لگا، میں تو تین سو پہ بھی راضی تھا۔

کہنے لگے، آٹھ سو دے دو، گھوڑا رکھو۔

جب وہ چلا گیا تو ان کے نوکر...... غلام نے کہا، یہ کیا کیا؟ میں تو تین سو میں پکا سودا کر کے لایا تھا۔ یہ پانچ سو کس خوشی میں دے دیئے ہیں؟

ارشاد فرمایا...... یہ گھوڑا آٹھ سو کا تھا...... میں تین سو میں رکھ کر اللہ تعالیٰ کو کیا جواب دیتا؟...... جب کہ میں نے اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے ساتھ وعدہ کیا تھا...... جب تک زندہ رہوں گا مسلمان کی خیر خواہی چاہوں گا......

حضرت سلمان فارسیؓ اور خوفِ خدا

حضرت حسن بصریؒ نے فرمایا کہ:

اگر تمہارا دشمن اللہ تعالیٰ کا نافرمان ہے تو تجھے بدلہ لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اللہ تعالیٰ خود اپنے نافرمان کا بدلہ چکائے گا، جو مجرم بن کے مر گیا تو کس عبرتناک طریقے سے قبر اس کا حشر کرے گی...... ساری دنیا کے انسانوں کو اس آنے والے دن سے بچانا ہے اور اپنے آپ کو بھی بچانا ہے...... گرمی سردی سے بھی بچانا ہے۔ یہ حقوق کا معاملہ ہے لیکن اپنے آپ کو جہنم کی آگ سے بچانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

قوا انفسکم واھلیکم نارا وقودھا الناس...... الخ.

جس آگ کا ایندھن ہم اور آپ ہیں۔

اس آیت کو سننے کے بعد...... حضرت سلمان فارسیؓ روتے ہوئے باہر نکل گئے......

تین دن غائب رہے اور کسی کو نہیں ملے...... آپؐ نے فرمایا...... ان کو تلاش کرو...... جب تلاش ہوئی تو پہاڑوں میں بیٹھے ہوئے تھے...... سر پر مٹی ڈالی ہوئی تھی...... اور رو رہے

تھے .... کہ ہائے .... اس آگ کی کیا حالت ہوگی .... جس کا ایندھن .... انسان اور پتھر ہیں .... ان کو پکڑ کر آپ ؐ کی خدمت میں لایا گیا .... تو فرمایا کہ .... اس آیت نے مجھے بے قرار کر دیا ہے .... آپ ؐ نے فرمایا .... آپ ان میں سے نہیں ہیں .... سلمانؓ تو وہ ہے .... جس کو جنت خود چاہتی ہے .... جس کو جنت چاہے وہ جنگلوں اور پہاڑوں میں نکل جائے .... اور جس کو کچھ پتہ ہی نہیں جنت اور جہنم کا .... وہ مزے کی نیند سو جائے۔

ایک صحابی تہجد کی نماز میں رو رہے ہیں کہ اے اللہ! .... جہنم کی آگ سے بچا۔ آپ ؐ نے آ کر دیکھا اور فرمایا .... ارے بھائی تو نے کیا کر دیا؟ .... تیرے رونے کی وجہ سے آسمان میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے .... تیرے رونے نے فرشتوں کو بھی رلا دیا ہے .... کیا درد و غم ان کے اندر اتر گیا تھا ....

تیرے رونے نے فرشتوں کو بھی رُلا دیا

میرے بھائیو!

کیا کریں کبھی تو بیٹھ کے اتنا رونا آتا ہے کہ ہم کہاں سے کہاں چلے گئے .... ایک لڑکے کی دعا پر آسمان کے فرشتے اترتے تھے .... ایک نوجوان صحابیؓ اپنے گھر میں نماز پڑھ رہے تھے .... دوزخ کی آیت پڑھ کر چیخ نکلی .... آپ ﷺ گلی میں سے گزر رہے تھے .... آپ ؐ نے رونے کی آواز کو سنا .... مسجد میں وہ صحابیؓ جب نماز پڑھنے کے لئے آئے تو آپ ؐ نے فرمایا .... ارے اللہ کے بندے .... آج تیرے رونے نے .... آسمان کے بے شمار فرشتوں کو رلا دیا .... ایسے جوان تھے .... جن کے رونے پر فرشتے رویا کرتے تھے۔

دیکھو میرا بندہ ایسا ہوتا ہے

ایک نوجوان نے دوزخ کا ذکر سنا اور کپڑے اتارے اور جا کر ریت پر لیٹ گیا .... اور تڑپنے لگا اور کہنے لگا .... اے نفس! دیکھ دوزخ کی آگ .... یہ ریت کی آگ برداشت نہیں، دوزخ کی آگ کیسے برداشت کرے گا؟ .... رات کو مردار بن کر ساری رات سوتا ہے .... اور

دن کو بے کار پھرتا ہے...... تیرا کیا بنے گا؟...... حضور اکرم ﷺ یہ سارا منظر دیکھ رہے تھے...... فرمایا، ادھر آ تجھے خوشخبری سناؤں...... تیرے لئے آسمان کے سارے دروازے کھول دیئے گئے...... اور اللہ تعالیٰ خوش ہو رہا ہے...... اور فرشتوں سے کہتا ہے...... کہ دیکھو میرا بندہ ایسا ہوتا ہے۔

چنگیز و ہلاکو خان کا ذکر

چنگیز خان نے چالیس شہر ایسے تباہ کر دیئے جن کی آبادی تیس لاکھ سے تجاوز تھی...... اور ایسے تلوار چلائی جیسے بکریوں پر تلوار چلائی جاتی ہے...... لیکن وہ اپنی موت آپ مر گیا...... اس کو دنیا کی کوئی عدالت سزا نہیں دے سکی...... اس کا پوتا منگو خان اپنی موت آپ مر گیا...... ہلاکو خان اپنی موت آپ مر گیا...... ان پر اللہ تعالیٰ کی تلوار نہ برسی اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے عذاب کا کوڑا برسا۔

آج کے فرعون ہوں یا موسیٰ علیہ السلام کا فرعون ہو...... اللہ تعالیٰ ان کی گردنوں کو ایک دن مروڑ دے گا......

ان یوم الفصل کان میقاتا.

اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ میرے قانون کی خلاف ورزی پر یا میرے قانون کی پابندی پر جزا سزا کا ایک پورا نظام مقرر ہے...... اس میں بھی کوئی سقم نہیں ہے لیکن انتظار کرو۔

پرستش آگ کی ابتداء

کسریٰ کے محل میں ایک ہزار سال سے آگ جل رہی تھی...... جس کی پرستش کی جاتی تھی...... ضحاک کے زمانے سے پرستش شروع ہوئی آگ کی۔

ضحاک ایک مرتبہ شکار کو نکلا ہوا تھا...... ایک سانپ حملہ آور ہوا...... اس نے اسے پتھر مارا...... پتھر آگے پتھر پہ پڑا...... اس سے نکلا شعلہ...... اس شعلے نے سانپ کو لپیٹ میں لے لیا...... اس نے کہا...... یہی میرے لئے نجات دہندہ ہے۔ یہاں سے آگ کی پرستش ایران میں داخل ہوئی......

اس کو ہزار برس ہو چکے تھے......اور ایک پل کے لئے یہ آگ بجھنے نہیں پائی تھی......
اس کو جلاتے رہتے تھے......جلاتے رہتے تھے......جلاتے رہتے تھے......
ساگوان......عود کی لکڑیوں سے......دار چینی کی لکڑیوں سے......عجز کی لکڑیوں سے......یہ آگ جلائی جاتی تھی......

جونہی آپ ﷺ پیدا ہوئے......آگ ایک دم بجھ گئی......سارا زور لگایا......جلتی نہیں تھی۔

بت پرستی کا زوال

یمن میں ایک کاہن کبھی باہر نہیں نکلتا تھا......جس دن حضور اکرم ﷺ پیدا ہوئے، گھبرا کے باہر نکلا......کہنے لگا......اے اہل یمن! آج سے بتوں کا زمانہ ختم ہو گیا ہے......آج سے بتوں کا زمانہ ختم ہو گیا ہے......جس دن آپ ﷺ پیدا ہوئے......بڑے بڑے بت خانوں کے بتوں سے آواز آئی کہ ہمارا زمانہ ختم......ہمارا زمانہ ختم......اب نبی آخر ﷺ کا زمانہ شروع ہو گیا......بتوں کو توڑنے والے کا زمانہ آ گیا ہے۔

اور آپ ﷺ کے ہاتھوں بت ٹوٹے......آپؐ طواف فرما رہے ہیں......تین سو ساٹھ بت کھڑے ہوئے ہیں......آپؐ اپنی اونٹنی پر طواف فرما رہے ہیں......آپؐ کے ہاتھ مبارک میں کمان ہے......آپؐ چلتے جا رہے ہیں اور بت کو یوں اشارہ کرتے ہیں......

جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقاً.

اور یوں اشارہ فرماتے ہی بت ٹوٹ کے گرتا ہے......

پھر یوں اشارہ کرتے ہیں اور بت ٹوٹ کے گرتا ہے......

پھر یوں اشارہ کرتے ہیں اور بت ٹوٹ کے گرتا ہے......تین سو ساٹھ بت جو بیت اللہ میں رکھے تھے......ہاتھ کے اشارے سے......حالانکہ اس وقت کمان ہاتھ میں تھی......کمان کو لگایا نہیں کسی بت سے......کمان کو لگایا نہیں......یوں کیا......اشارہ کرتے چلے جا رہے تھے......اور بت ٹوٹتے چلے جا رہے تھے......کہ بتوں کے توڑنے والے کا زمانہ آ گیا۔ جب

آپؐ کی نبوت وجود میں آئی.......... تو سارے عالم میں زلزلہ آ گیا.......... سارے عالم کے بت گرے.......... سارے عالم کے بادشاہ گونگے ہو گئے..........۔

آپ ﷺ کی پیدائش پر یہودی کا شوروغل

ایک یہودی مکے کی گلیوں میں شور مچاتا پھرتا ہے.......... آج کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ انہوں نے کہا، فلاں کا لڑکا پیدا ہوا ہے.......... کہا اس کا باپ زندہ ہے؟ کہنے لگے ہاں.......... کہا نہیں نہیں.......... کوئی ایسا بچہ بتاؤ جس کا باپ مرا ہوا ہو.......... انہوں نے کہا عبدالمطلب کا پوتا پیدا ہوا ہے.......... اس نے کہا.......... مجھے دکھاؤ.......... جب دیکھا تو چیخ نکلی.......... اور کہنے لگا..........

یا ویل لبنی اسرائیل..........

''اے بنی اسرائیل تیری ہلاکت''

قد خرجت النبوۃ منھا..........

''آج بنو اسرائیل سے نبوت نکل گئی''

وذھبتم بھا یا معشر قریش..........

''اور اے قریش کی جماعت.......... تم نبوت کو آج ہم سے لے گئے''

ایک وقت آئے گا..........

ولیسطون بکم سطوۃ یخرج صوتھا فی المشرق و المغرب.

''یہ ایک دن ٹکر لے گا.......... جس کی ٹکر کی آواز مشرق اور مغرب میں سنائی دے گی۔''

ابھی تو آپؐ پیدا ہو رہے ہیں.......... ابھی کام شروع نہیں کیا۔

راہب کی بشارت

ابھی آپ ﷺ کی عمر دس برس ہے.......... اور ابوطالب آپؐ کو لے کر جا رہے ہیں.......... تجارتی قافلے میں بحیرہ راہب راستے میں پڑتا ہے.......... اس کی نظر پڑی قافلے

پر...... کہنے لگا...... قافلے کا سردار کون ہے؟...... انہوں نے کہا میں ہوں...... کہا کہ کل آپ سب کی دعوت ہے...... وہ کہنے لگے کہ آپ نے پہلے تو کبھی ایسا کام نہیں کیا...... کہا یہ کام ایک عرصے سے کر رہا ہوں......

اگلے دن سارے قافلے والے آ گئے...... درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے...... دیکھا تو اللہ کے رسول ﷺ نہیں ہیں...... بحیرہ نے کہا سارے ہیں...... کوئی باقی ہے؟...... کہنے لگے ایک بچہ ہے...... وہ اونٹ چرانے گیا ہے...... وہ کہنے لگا...... اسی کی برکت سے تو تمہیں بلایا ہے...... وہ نہ ہوتا تو میں تمہیں کیا پوچھتا تھا؟...... اس کو بلاؤ......

اب ایک آدمی بھاگا بھاگا گیا...... تو ان کو بلا کر لائے۔ اب بحیرہ کی نظر پڑھ رہی ہے...... اور دیکھ رہا ہے...... اور جب آپؐ تشریف لائے تو کوئی جگہ سایہ کی نہیں، سایہ ختم ہو چکا ہے...... سارے لوگ سائے کے نیچے بیٹھ چکے ہیں...... تو آپؐ دھوپ میں بیٹھ گئے...... ایک شاخ تیزی سے آگے بڑھی اور آپؐ پر سایہ کر دیا...... یہ دس سال کی عمر میں ہو رہا ہے...... اس درخت کو پتہ ہے کہ یہ بچہ آخری رسول ﷺ ہے...... یہ درخت جانتا ہے کہ آخری رسول ﷺ ہے......

آپؐ کا معجزہ خشک درخت کھجور دینے لگ گیا

آپؐ سردی میں باہر نکلے...... دیکھا کہ حضرت علیؓ پریشان حال باہر پھر رہے ہیں...... آپؐ نے فرمایا، علیؓ کیا ہوا؟ کہا، یا رسول اللہ ﷺ! بھوک لگی ہے...... بیٹھا نہیں جا رہا...... آپؐ نے فرمایا، مجھے بھی بھوک لگی ہے...... میں بھی اس لئے باہر نکل آیا ہوں بیٹھا نہیں جا رہا...... آگے گئے تو کچھ صحابہؓ بیٹھے تھے...... آپؐ نے فرمایا کیا ہوا؟...... کیوں بیٹھے ہو؟...... کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ! بھوک لگی ہے، بیٹھا نہیں جا رہا...... ہم نے کہا کہ چلو باہر آ کر گپیں مارتے ہیں...... کوئی رات تو کٹے...... تو آپؐ نے اس وقت فرمایا...... یہ سردیوں کا زمانہ ہے...... علی جاؤ جا کر اس اس کھجور کے درخت سے کہو کہ اللہ کا رسول ﷺ کہتا ہے، ہمیں کھجوریں دو...... کھجور تو گرمی میں آتی ہے اور یہ زمانہ سردی کا ہے...... حضرت علیؓ دوڑ کر

گئے ...... آگے انہوں نے یہ بھی نہیں کہا یارسول اللہ ﷺ یہ کیسے ہوگا؟ ...... جیسے ہم کسی دکاندار سے کہیں کہ سچ بولو ...... اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کا فرمان ہے ...... کہتا ہے کہ پھر دکان کیسے چلے گی ...... پھر کاروبار کیسے چلے گا ......

وہ کہتے کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ کہاں سے پھل آئے گا ...... یہ تو سردی کا زمانہ ہے ...... وہ دوڑتے ہوئے گئے ...... کہا ...... ایھا النخلہ ...... اے کھجور! اللہ تعالیٰ کا رسول ﷺ کہتا ہے ...... تازہ کھجور دو ...... ٹپ ٹپ ٹپ ...... پتوں سے کھجوریں گرنے لگیں ...... تازہ ......

آپ ﷺ کی نبوت کی گواہی جانور کی زبانی

مدینے کی بات ہے ...... ایک بدو گزرا ...... آپ ﷺ مجلس میں تشریف فرما تھے ...... کہنے لگا کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ وہی ہے جو آسمان کی خبریں بتاتا ہے ...... اچھا یہ وہ ہے ...... آیا ......

انت الذی تقول ما تقول ......

''تو ہی نبوت کے دعوے کرنے والا ہے۔''

آپؐ نے کہا ...... ہاں میں ہی ہوں۔ اس نے کہا ...... اگر میری قوم نے تیرے ساتھ عہد نہ کیا ہوتا ...... لقتلتک کر قتلۃ ...... میں تمہیں برے طریقے سے قتل کر دیتا ...... حضرت عمرؓ کو غصہ آیا ...... دعنی اضرب عنقہ ...... یارسول اللہ! اجازت ہو تو گردن اڑادوں ...... آپؐ نے کہا عمر! صبر کرو ...... تمہیں پتہ ہے ...... درگزر کرنا نبوت کی شان ہے ...... ہم تو درگزر چھوڑ و ...... ایک کی دس نہ سنالیں تو صبر ہی نہیں آتا ......

آپ نے کہا ...... بھائی بدو میری مجلس میں آ کے تو میری بے اکرامی کرے ...... یہ بات مناسب تو نہیں ہے ......

وہ آگے سے کہتا ہے ...... آگے سے باتیں بھی بناتے ہو!

وہ ایک گوہ کو شکار کر کے لایا ہوا تھا اور اسے اپنے اونٹ کے پالان کے ساتھ باندھا ہوا

تھا......... غصے میں آیا......... اس کو کھولا اور آپؐ کے سامنے یوں پھینکا، کہنے لگا.........

لا اومن او یومن ھذا الضب.........

میں تیری نبوت کو نہیں مان سکتا......... جب تک یہ گوہ تیری نبوت کی گواہی نہ دے......... اب گوہ مری پڑی ہوئی ہے۔

آپؐ نے فرمایا......... یا ضب......... اے گوہ......... **فاجاب بلسان عربی فصیح مبین** ۔گوہ فصیح عربی زبان میں بولی......... **لبیک وسعدیک یا زین من وافی یوم القیٰمۃ**......... کیا بولی؟ میں حاضر......... لبیک......... اور میری سعادت ہے......... تو کون ہے......؟

یا زین من وافی یوم القیٰمۃ......... اے وہ ذات جو قیامت کے دن کے انسانوں کو مزین کردے گی......... میں حاضر ہوں......... حکم کیجئے۔

آپؐ نے فرمایا......... **من تعبد**......... (الوہیت کا پہلا سوال کیا)......... **من تعبد**......... تو کس کی بندگی کرتی ہے......؟ گوہ کہتی ہے.........

من فی السماء عرشہ......... وفی الارض سلطانہ......... وفی البحر سبیلہ......... وفی الجنۃ رحمتہ......... وفی النار عقابہ.........

بدو سن رہا ہے اور صحابہؓ سن رہے ہیں کہ مردہ گوہ بول رہی ہے، کیا کہتی ہے؟

.........**من فی السماء عرشہ**.........

''میں اس کی بندگی کرتی ہوں جس کا عرش آسمانوں پر ہے۔''

.........**وفی الارض سلطانہ**.........

''میں اس کی تابعدار ہوں جس کی سلطنت زمینوں پر ہے۔''

.........**وفی البحر سبیلہ**.........

''میں اس کی غلام ہوں جس کے مسخر کردہ راستے سمندر میں ہیں۔''

.........**وفی الجنۃ رحمتہ**.........

''میں اس کی غلام ہوں جس نے جنت کو اپنی رحمت کی جگہ بنایا ہے۔''

..........وفی النار عقابه..........

''اور میں اس کے سامنے اپنا ماتھا ٹیکتی ہوں جس نے دوزخ کو انسانوں کی بربادی کے لئے بنایا ہے۔''

پھر آپ ﷺ نے فرمایا:

..........مــن انـا..........دوسرا سوال کیا کہ میں کون ہوں؟ (سب سن رہے ہیں..........بدو بھی دیکھ رہا ہے) آپ سوال فرمارہے ہیں..........من انا..........میں کون ہوں..........؟ گوہ کہتی ہے۔

انت رسول رَبّ العالمین..........وخاتم النبیین..........قد افلح من صدقک..........وقد خاب من کذبک..........

''یارسول اللہ آپ رَبّ العالمین کے رسول ہیں اور خاتم النبیین ہیں..........جو آپ کی مانے گا وہ کامیاب ہو جائے گا..........جو آپ کی بات ٹھکرائے گا..........وہ ہلاک و برباد ہو جائے گا..........''

اس گوہ کی گواہی آج ہم پر صادق آرہی ہے۔

سرکش اونٹوں کی فرمانبرداری کا واقعہ

آقا کی خدمت میں ایک انصاری صحابیؓ آئے اور حضورِ اکرم ﷺ سے عرض کہ میرے دو اونٹ سرکش ہو گئے ہیں..........آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے لے چلو..........آپؐ گئے..........تو دروازہ بند تھا..........ایک اونٹ سامنے کھڑا تھا..........بلبلا رہا تھا..........آپؐ نے انصاری سے فرمایا، دروازہ کھولو۔ اس نے کہا، یارسول اللہ! مجھے ڈر لگتا ہے کہ آپؐ کو نقصان پہنچائیں گے۔ آپؐ نے فرمایا، یہ مجھے کچھ نہیں کہیں گے۔ تم دروازہ کھولو۔

جب اونٹ کی نگاہ آپؐ پر پڑی..........دوڑ کر آ کے قدموں میں گر گیا۔..........الـقـی بجرانه..........آپؐ نے رسی سے باندھ دیا۔ دوسرے کی طرف دیکھا تو وہ بھی اسی طرح آیا اور آپؐ کے قدموں پر سر ڈال دیا۔

آپؐ نے اس کو بھی رسی سے باندھ دیا اور فرمایا، اس کو بھی لے لو، اب یہ کبھی نافرمانی نہیں کرے گا۔ جانوروں کو بھی پتہ ہے کہ آپؐ اللہ تعالیٰ کے رسولؐ ہیں۔

حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ جب درختوں کے پاس سے گزرتے تو درخت کہتے............ السلام علیک یا رسول اللّٰہ............ یہی حال پتھروں کا تھا۔

جھاڑیوں نے دیوار بنادی

آپ ﷺ پیشاب کرنے نکلے............ دیکھا تو جھاڑیاں چھوٹی چھوٹی سی تھیں............ ان کے پیچھے پردہ نہیں ہوسکتا تھا............ جابرؓ سے فرمایا کہ ان جھاڑیوں سے کہو کہ آپس میں اکٹھی ہو جاؤ............ جابرؓ نے ان سے کہا تو جھاڑیاں دوڑتی ہوئی آئیں اور آپس میں اکٹھی ہوگئیں............ جب آپؐ پیشاب سے فارغ ہو گئے تو آپؐ نے جابرؓ سے فرمایا کہ ان کو کہو کہ واپس اپنی جگہ چلی جائیں............ حضرت جابرؓ کے کہنے پر فوراً واپس اپنی جگہ چلی گئیں۔

آپؐ کی نبوت کی گواہی بزبان درخت

ایک بدو آیا۔ آپؐ نے پوچھا، مجھے نبی (ﷺ) مانتے ہو............ کہنے لگا نہیں............ آپؐ نے فرمایا کہ یہ جو کھجور کا درخت ہے............ وہ ٹہنی............ اگر میں اسے کہوں کہ آ کر میری گواہی دے تو پھر مجھے نبی (ﷺ) مانے گا............ کہنے لگا، ہاں مانوں گا............ تو آپؐ نے درخت نہیں بلایا............ اس ٹہنی کو اشارہ کیا............ آجا............ وہ ٹہنی اپنی جگہ سے ٹوٹی............ اور کھجور کے تنے کے ساتھ لگ کر ایسے اتری کہ جیسے انسان کرتا ہے اور پھر اپنے سرے پر چلتی ہوئی آئی............ اور آ کر آپؐ کے سامنے ایسے ٹیڑھی ہوگئی............ ایک ٹہنی............ آپؐ نے فرمایا............ من انا............ کہا............ اشھد انک رسول اللّٰہ............ میں گواہی دیتی ہوں کہ تو اللہ کا رسول (ﷺ) ہے............ آپؐ نے تین دفعہ پوچھا۔ اس نے تین دفعہ کہا تو اللہ کا رسول (ﷺ)............ تو اللہ کا رسول (ﷺ)............ تو اللہ کا رسول (ﷺ)۔

حضرت سلمان فارسیؓ کے اسلام لانے کا واقعہ

سلمان فارسیؓ کا ایک لمبا قصہ ہے ۔۔۔۔۔۔ لیکن میں اس کا آخری ٹکڑا سناتا ہوں ۔۔۔۔۔۔ وہ عیسائی راہب کے پاس رہتے تھے ۔۔۔۔۔۔ کہا اب آپ تو مر رہے ہیں ۔۔۔۔۔۔ تو میں اب کس کے پاس جاؤں ۔۔۔۔۔۔ انہوں نے کہا بیٹا ۔۔۔۔۔۔ اب دنیا سے سچ مٹ گیا ہے ۔۔۔۔۔۔ اب تو آخری نبی کا انتظار کر ۔۔۔۔۔۔ وہ آنے والا ہے ۔۔۔۔۔۔ جب وہ آجائے گا ۔۔۔۔۔۔ تو اس کا ساتھ دینا ۔۔۔۔۔۔ کہا، اس کی نشانیاں کون سی ہیں ۔۔۔۔۔۔؟

راہب نے کہا ۔۔۔۔۔۔ کہ وہ زکوٰۃ نہیں کھائے گا ۔۔۔۔۔۔ صدقہ نہیں کھائے گا ۔۔۔۔۔۔ ہدیہ کا مال قبول کرے گا اور اس کی کمر کے درمیان سیدھے کندھے کے قریب مہر ہوگی نبوت کی۔ یہ تین نشانیاں یاد رکھو ۔۔۔۔۔۔ بس وہ نبی ہے۔

پھر ایک لمبی کہانی چلی ۔۔۔۔۔۔ بہرحال وہ مدینے پہنچے ۔۔۔۔۔۔ ادھر رسول پاک ﷺ بھی مدینے پہنچ گئے ۔۔۔۔۔۔ اب سلمان فارسیؓ کو پتہ چلا کہ حضورِ اکرم ﷺ تشریف لے آئے ہیں ۔۔۔۔۔۔ اب پہلے دن سلمان فارسیؓ آئے اور کہا کہ یہ میں آپؐ کے لئے صدقہ لایا ہوں ۔۔۔۔۔۔ تو آپؐ نے وہ اٹھا کر صحابہؓ کو دے دیا ۔۔۔۔۔۔ کہا آؤ بھائی کھاؤ تو انہوں نے دل میں کہا۔۔۔۔۔۔ ھذا اولیٰ ۔۔۔۔۔۔ یہ پہلی نشانی ہے ۔۔۔۔۔۔ پھر کھجوریں لے کر آئے اور کہا کہ میں آپؐ کے لئے ہدیہ لایا ہوں تو آپؐ نے خود بھی کھائی اور صحابہؓ کو کہا کہ تم بھی کھاؤ تو انہوں نے کہا ۔۔۔۔۔۔ ھذا ثانیۃ ۔۔۔۔۔۔ یہ دوسری نشانی ہوگئی ۔۔۔۔۔۔ اب سوچ میں پڑ گئے کہ تیسری نشانی کیسے دیکھوں؟

تو آپؐ نے فرمایا ۔۔۔۔۔۔ تیسری دکھادوں ۔۔۔۔۔۔ تیسری بھی دکھادوں ۔۔۔۔۔۔ آؤ دیکھ لو۔ کرتا اٹھایا ۔۔۔۔۔۔ کہا، یہ دیکھ لو۔

طفیل ابن عمرو دوسی کا واقعہ

حضورِ اکرم ﷺ کے زمانے میں کفار نے مشہور کیا ہوا تھا کہ اس کی بات نہ سننا ۔۔۔۔۔۔ جو سنتا ہے ۔۔۔۔۔۔ وہ ۔۔۔۔۔۔ پھنس جاتا ہے ۔۔۔۔۔۔ تو اب بھی لوگ کہتے ہیں کہ ۔۔۔۔۔۔ ان کے قریب

نہ جانا.......جو جاتا ہے........وہ پھنس جاتا ہے.........وہ بستر اٹھا ہی لیتا ہے.........ان کے قریب نہ جانا.........

ایک تھے طفیل ابن عمرو دوسی.........ان کو اتنا ڈرایا کہ انہوں نے کان میں روئی دے لی.........انہوں نے کہا کہ میں اس کی سنوں گا ہی نہیں.........کہیں میرے اوپر اثر نہ ہو جائے.........تو کہنے لگے اب اللہ.........**الا لیسمعنی**.........لیکن اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ مجھے سنا کر ہی چھوڑ دے.........تو کہنے لگے کہ:

میں بیت اللہ میں گیا تو دیکھا کہ آپؐ قرآن پاک پڑھ رہے ہیں نماز میں۔تو میرے جی میں آیا کہ میں عاقل، بالغ آدمی ہوں.........میں سمجھدار آدمی ہوں.........کیا مجھے نہیں پتہ چلتا کہ غلط کیا ہے.........صحیح کیا ہے؟ میں سنوں تو سہی.........یہ کہتا کیا ہے؟.........یہ دل میں آیا تو میں نے کان سے روئی نکال لی.........اور آکر آپؐ کے پاس بیٹھ گیا.........تو یہ عامل بھی بڑے تھے، جادو بڑا جانتے تھے۔

کہنے لگے بھتیجے! میں نے بڑے بڑوں کا جادو نکالا ہے.........اور جن بھی بھگائے ہیں.........اگر تیرے اوپر بھی کوئی جن آ گیا ہے.........اگر جادو ہو گیا ہے.........تو میں تیرا علاج کر سکتا ہوں.........تو آپؐ نے جواب میں کہا۔

الحمد لله احمده واستعينه واومن به من يهده الله فلا مضل له من يضلله فلا هادى له.........

ان کلمات میں جو تاثیر ہے، جو عرب ہیں وہ وہی سمجھ سکتے ہیں.........تو وہ ایسے پھڑک گئے.........کہنے لگے۔

اميء آنت فقد بلغنا قاموس البحر.........

کہا، یہ دوبارہ کہو.........دوبارہ کہو.........تیرا کلام تو سمندر کی گہرائیوں میں پہنچ گیا.........تو آپؐ نے دوبارہ دہرایا.........

الحمد لله احمده واستعينه واومن به من يهده الله فلا مضل له من يضلله فلا هادى له.........

کہنے لگا .... کیا مانگتے ہو؟ .... کہا کہ مانگتا ہوں کہ اللہ کو ایک مانو اور مجھے اس کا رسول مانو .... کہا مان لیا۔

سنت پر عمل کرنے سے فتح ہوگئی

صحابہؓ کے دور میں قلعہ فتح نہیں ہورہا .... سارے حیران ہیں .... کیا وجہ ہے کہ قلعہ فتح نہیں ہورہا .... تو اب توجہ کی .... کس وجہ سے قلعہ فتح نہیں ہورہا؟ ....

میرے بھائیو!

مسلمان کی سوچ دیکھو .... انہوں نے کس بنیاد پر قیصر و کسریٰ کو توڑا؟ آج اس کو سوچو .... سوچ میں پڑ گئے کہ قلعہ کیوں فتح نہیں ہورہا .... کہنے لگے، ہم سے مسواک کی سنت چھوٹی ہوئی ہے .... نتیجہ یہ نکلا .... قلعہ اس لئے فتح نہیں ہورہا ہے کہ مسواک کی سنت چھوٹی ہوئی ہے .... سارے لشکر کو حکم دیا، سب مسواک کرو ....

اور ہم مذاق اڑا رہے ہیں کہ یہ لکڑیاں منہ میں لے کر پھرتے ہیں .... اب تو نیا زمانہ ہے .... اب تو برش کرنا چاہئے .... یہ تم کیا منہ میں لکڑیاں لیتے رہتے ہو .... تو ایسوں کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی مدد آئے گی؟ .... مسواک کی سنت چھوٹنے پر اللہ تعالیٰ کی مدد ہٹ گئی کہ تم نے میرے حبیب ﷺ کی ایک سنت کو ہلکا سمجھا ہے .... لہٰذا میری مدد تم سے دور ہوگئی۔

صحابہؓ کی آپ ؐ سے محبت

حضور ﷺ کی سنت دل کی گہرائیوں میں اتر جائے کہ بس یہ میرے نبی ﷺ کا طریقہ ہے .... میں اس کے خلاف نہ کروں گا .... اس سطح پر آنا ہر مسلمان پر فرض ہے اور اتنا احسان وہ کر گئے ہیں۔ یا تو ان جیسا کوئی محسن لاؤ .... پھر ان کا طریقہ چھوڑو .... یا ان جیسا کوئی قربانی کرنے والا لاؤ .... پھر ان کا طریقہ چھوڑو .... جا کے پوچھو تو سہی، اُحد کی وادی میں کہ یہاں آپ کے نبی ﷺ کو کیسے پتھر پڑے تھے .... کس طرح کافروں نے گھیرے میں لے لیا تھا اور چاروں طرف سے تلواروں کا مینہ برس رہا تھا اور بڑے بڑے جانثاروں کے قدم اکھڑ چکے تھے اور آپ ؐ صبر

کی چٹان بن کر کھڑے ہوئے تھے .... ایک پتھر پڑا .... منہ پر اور دانت ٹوٹ گئے .... اور کڑیاں اندر گھس گئیں .... گالوں کے اندر .... ابوبکر صدیق ؓ آگے بڑھے تو ابوعبیدہؓ کہنے لگے، ابوبکرؓ! تجھے اللہ کا واسطہ، پیچھے ہٹ جا .... یہ عزت مجھے لینے دے۔

اب ہاتھ سے نکالنا مشکل ہو رہا تھا تو اپنے دانتوں سے ایک کڑی کو نکالا تو کڑک .... ایک، دانت ٹوٹ گیا، ساتھ کڑی بھی نکل آئی۔ پھر دوبارہ اپنے منہ میں لیا اور دوسری کو کھینچا .... دوسرا دانت ٹوٹ گیا .... کڑی باہر نکل آئی۔

پھر تیسری کڑی کو دانت ڈالے، پھر تیسرا دانت بھی ٹوٹ گیا .... کڑی باہر نکل آئی .... پھر چوتھا دانت ٹوٹ گیا .... اگلے دونوں اوپر نیچے کے دانت ٹوٹ گئے .... اس کے باوجود صحابہؓ فرماتے ہیں کہ ان دونوں دانتوں کے ٹوٹنے سے تو حسن آدھا رہ جاتا ہے .... لیکن ہم دیکھتے تھے کہ ابوعبیدہؓ کا حسن دوبالا ہو گیا تھا۔

ما راینا احتم احسن من ابی عبیدہ احتم۔

جس کے اگلے دو دانت .... اوپر نیچے کے ٹوٹیں اس کو احتم کہتے ہیں .... تو آدمی یوں ہو جاتا ہے .... ابوعبیدہؓ کا حسن پہلے سے زیادہ ہو گیا۔ یہ پھر ادھر آ گئے .... عبداللہ بن کمیہ نے سر پر آ کے تلوار ماری .... ایک تلوار یہاں پڑی .... ایک مہینے تک زخم رہا .... ایک تلوار سر پر پڑی، اس سے چکرا کے گر گئے .... گڑھے میں بے ہوش ہو گئے .... یہاں یہ خبر مشہور ہو گئی کہ حضور اکرم ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ حضور ﷺ شہید ہو گئے .... ہوش میں آتے ہی پہلا جملہ یا اللہ! انہیں کچھ نہ کہنا .... انہیں میرا پتہ کوئی نہیں۔

.... یا اللہ! انہیں عذاب نہ دینا ....

.... یا اللہ! انہیں عذاب نہ دینا ....

.... تلواروں کا مینہ برس رہا ہے .... یا اللہ! انہیں عذاب نہ دینا ....

امت کی محبت میں کائنات کے سردار ﷺ کو پتھر مارے جا رہے ہیں

حضور ﷺ ایک خیمہ میں گئے .... اور ان سے بات کی .... انہوں نے

کہا.......... ہمارا سردار آ جائے......... پھر تیرے سے بات کریں گے......... آپؐ بیٹھ گئے انتظار میں۔ بجلۃ بن قیس القرش قریشی نہیں......... بلکہ وہ قبیلہ قشیر سے تھا بجلۃ بن قیس آیا......... اس نے کہا، یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا......... یہ وہی قریشی نوجوان ہے......... جو کہتا ہے میں اللہ کا نبی ہوں......... اور کہتا ہے مجھے پناہ دو......... میں اللہ کا کلمہ پہنچانا چاہتا ہوں۔ اس خبیث نے پیچھے سے جو نیزہ مارا اور اونٹنی اچھلی، آپؐ الٹ کر زمین پر گرے، پھر بھی زبان سے بددعا نہیں نکلی۔ لوگ کہیں کہ کیوں ذلیل ہوتے پھرتے ہو؟ ارے وہ تو ایسوں کے سامنے گرے لیکن زبان سے بددعا نہیں نکلی۔ ابوجہل نے مارا لیکن آپ کی زبان سے بددعا کے الفاظ نہیں نکلے۔

ایک صحابیؓ کہتے ہیں، میں نے دیکھا کہ ایک نوجوان ہے بڑا خوبصورت اور لوگوں کو دعوت دیتا پھر رہا ہے۔ صبح سے چل رہا ہے اور ایک کلمے کی طرف بلا رہا ہے۔

میں نے کہا یہ کون ہے؟......... انہوں نے کہا، یہ قریش کا نوجوان ہے جو بے دین ہو گیا ہے۔

حتی انتفک النهار.........

صبح سے وہ آدمی بات کرتا کرتا یہاں تک کہ جب سورج سر پہ آیا تو ایک آدمی نے آکے منہ پر تھوکا۔

.........دوسرے نے گریبان پھاڑا۔

.........ایک نے آکے سر میں مٹی ڈالی۔

.........ایک نے آکے تھپڑ مارا۔

لیکن نبی ﷺ کے ظرف کو دیکھو کہ زبان سے ایک بول بددعا کا نہیں نکلا۔ اتنے میں حضرت زینبؓ کو پتہ چلا تو وہ زار و قطار روتی ہوئی آرہی ہیں پیالے میں پانی لے کر۔ جب بیٹی کو روتے دیکھا تو ذرا آنکھیں نم ہو گئیں۔ ہائے! کہا بیٹی!

لا تخشی علی ابیک الخیل.........

کہا بیٹی! اپنے باپ کا غم نہ کر، تیرے باپ کی حفاظت اللہ کر رہا ہے، میرا کلمہ زندہ ہو گا......... وہ صحابیؓ کہتے ہیں، جو ابھی کافر تھے وہ مسلمان ہو گئے۔ میں نے کہا، یہ لڑکی کون ہے؟ انہوں

نے کہا، یہ اس کی بیٹی ہے۔ انبیاء نے اس دین کی خاطر بے پناہ تکالیف برداشت کیں حتیٰ کہ

حملوا علی الاخشاء.........

"وہ سولیوں پر لٹک گئے۔"

ونشروا بالمناشير.........

"وہ آریوں سے چیر دیئے گئے۔"

اور ایک حدیث میں آتا ہے۔

یمشط بامشاط الحدید ما دون لحمیه وعظامه.

"ان کے گوشت میں کنگھیاں لوہے کی......... ایسے ڈالتے تھے......... پھر ان کی بوٹیاں اتار لیتے تھے......... انہیں کہتے کہ کلمہ اسلام چھوڑ دو......... وہ کہتے نہیں چھوڑیں گے......... ان کی بوٹیاں اتار دیتے تھے۔"

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا انوکھا واقعہ

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس ایک عورت آئی۔ کہا اے شیخ!......... اگر اللہ تعالیٰ نے پردے کا حکم نہ دیا ہوتا تو میں اپنے چہرے سے نقاب اٹھا کے تجھے دکھاتی کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے کیا جمال بخشا ہے......... لیکن اس کے باوجود میرا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے......... یہ سن کر شیخ عبدالقادر جیلانیؒ پر غشی طاری ہوگئی۔ لوگ بڑے حیران ہوئے کہ یہ کس بات پر غشی ہے؟ جب ہوش میں آئے تو فرمایا، لوگو!......... یہ ایک مخلوق ہے جو اپنی محبت میں شریک کو برداشت نہیں کر رہی، وہ دو جہاں کا بادشاہ اپنی محبت میں شریک کیسے برداشت کرے گا۔

فکر آخرت ہو تو ایسی

حضرت معاذہ عدویہ جب رات آتی تو کہتیں کہ اے معاذہ! تیری آخری رات ہے......... کل کا سورج تو نہیں دیکھے گی......... کچھ کرنا ہے تو کرلے......... اور یہ کہہ کر ساری رات جاگتی رہتیں۔ مصلے پہ بیٹھے......... بیٹھے......... سو جاتیں۔ پھر اگلی رات آتی......... معاذہ! یہ آخری

رات ہے......... کل کا سورج نہیں آئے گا......... کچھ کرنا ہے تو کرلے......... پھر ساری رات بندگی میں لگی رہتیں......... جب ان کا انتقال ہونے لگا تو رونے لگیں......... پھر ہنسنے لگیں......... تو عورتوں نے کہا، روتی کس بات پہ ہو......... ؟ کہا روئی......... اس بات پہ ہوں کہ آج کے بعد نماز سے محرومی ہو جائے گی اور نماز......... اور روزہ......... آج کے بعد چھوٹ گیا۔اس بات پہ رونا آیا اور ہنسی کس بات پر ہو؟......... ان کا خاوند سلتہ ابن الاشیمؒ ترکستان کے جہاد میں پہلے شہید ہو گئے تھے......... وہ بہت بڑے تابعین میں سے تھے۔تو فرمانے لگیں......... ہنسی اس بات پہ ہوں کہ وہ سامنے میرے خاوند کھڑے ہوئے کہہ رہے ہیں......... کہ تجھے لینے کے لئے آیا ہوں تو اس بات پر ہنس رہی ہوں......... کہ اللہ تعالیٰ نے ملاپ کر دیا کہ وہ سامنے کھڑے ہیں......... صحن میں......... اور کہہ رہے ہیں کہ تجھے لینے کے لئے آیا ہوں......... اور اس کے ساتھ ہی انتقال ہو گیا۔تو ہم اللہ تعالیٰ کی ذات کو سامنے رکھ کر چلنے والے بنیں۔

باندی کی اللہ تعالیٰ سے محبت

محمد بن حسین بغدادیؒ بازار میں گئے ایک کنیز......... لونڈی......... فروخت ہو رہی تھی۔اس کو خرید کر لے آئے۔لوگوں نے کہا، پاگل سی ہے،انہوں نے کہا کوئی بات نہیں......... رات کو آدھی رات کے بعد آنکھ کھلی تو دیکھا......... وہ لونڈی مصلّے پہ بیٹھی تھی......... اور اللہ سے لولگا رہی تھی......... آنسو بہہ رہے تھے......... سینہ گھٹ رہا ہے......... اور اللہ کو کہہ رہی ہے......... اے اللہ! وہ محبت جو تجھے مجھ سے ہے......... میں اس کے واسطے تجھ سے سوال کرتی ہوں......... تو انہوں نے ٹوکا کہ اے لڑکی! کیا کہتی ہے؟......... یوں کہہ وہ محبت جو مجھے تجھ سے ہے......... کہنے لگی، چپ کرو۔اگر اسے مجھ سے محبت نہ ہوتی تو مجھے یہاں نہ بٹھاتا......... تجھے وہاں نہ سلاتا......... مجھ سے محبت ہے تو میری نیند سے مجھے اٹھا کر مصلّے پر کھڑا کر دیا......... پھر کہنے لگی، اے اللہ! اب تو تیری میری محبت کا راز فاش ہو گیا......... لوگوں کو پتہ چل گیا کہ......... ہم محب اور محبوب ہیں......... اے اللہ! اب مجھے اپنا وصال دے۔دے......... مجھے اپنا ملاپ دے دے......... مجھے اپنے پاس بلالے......... یہ کہہ کر چیخ ماری اور جان نکل گئی۔

فرماتے ہیں، مجھے بڑا غم ہوا۔ میں صبح اٹھا، اس کا کفن لینے گیا۔ کفن لے کر آیا تو دیکھا کہ سبز کفن چڑھا ہوا ہے اور اس پر نورانی سطر سے لکھا ہوا ہے.........

الا ان اولیاء لا خوف علیھم ولا ھم یحزنون.........

کہ سن لو، اللہ کے دوستوں کو نہ دنیا میں غم ہے......... نہ آخرت میں خوف ہے۔

خولہؓ کی پکار......تو نہیں سنتا تو اللہ کو سناتی ہوں

حضرت خولہ بن ثعلبہؓ ایک صحابیہؓ ہیں، ان کے خاوند نے ان کو طلاق دے دی۔ جاہلیت کی طلاق......... وہ طلاق کیا تھی.........؟ کہ کوئی آدمی یوں کہتا تو......... میری ماں کی طرح ہے.........تو وہ عورت اس پر حرام ہو جاتی......... اور ایسی حرام ہوتی کہ پھر کبھی نکاح بھی نہیں ہو سکتا تھا......... یہ زمانہ جاہلیت میں ہوتا تھا۔

ابھی اسلام میں اس کے بارے میں کوئی حکم نہیں آیا تھا تو حضرت خولہ بنت ثعلبہؓ کو ان کے خاوند اوس بن صامت نے یہ کہہ کر چھوڑ دیا کہ تو میری ماں کی طرح ہے......... اور وہ پریشان ہو گئیں کہ چھوٹے چھوٹے بچے......... عمر میری ڈھل گئی......... دوسری شادی کے قابل نہیں......... اب میں کہاں زندگی گزاروں......... تو وہ بھاگی ہوئی حضور اکرم ﷺ کے در پہ آئی۔

حضرت عائشہ صدیقہؓ کنگھی کر رہی تھیں۔ حضرت خولہؓ نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ! مصیبت، مشکل آ گئی۔ کیا ہوا؟......... کہا، میرے خاوند نے مجھ کو کہا، تو میری ماں کی طرح ہے......... یہ تو جاہلیت کی طلاق ہے، آپؐ اس طلاق کو کینسل کر دیں......... ختم کر دیں......... تو ابھی چونکہ شریعت کا کوئی حکم آیا نہیں تھا تو آپؐ نے رواج کے مطابق فتویٰ دے دیا کہ......... حرمت علیہ......... تو اس پر حرام ہو گئی۔

اس نے کہا، یا رسول اللہ ﷺ......... **انہ ابو ولدی**......... وہ میرے بچوں کا باپ ہے......... **تفرق اعلی**......... ماں باپ میرے مر گئے، پیسہ میرا ختم......... **افناء شبابی**......... جوانی میری ختم......... تو میں اور کس در پہ زندگی گزاروں.........؟ اگر آپؐ نے یہ طلاق برقرار رکھی تو پھر میری باقی زندگی کہاں گزرے گی.........؟

آپؐ نے پھر کہا...... حرمت علیہ...... تو حرام ہوگئی...... اس نے پھر درخواست کی کہ یارسول اللہ ﷺ نظرثانی فرمائیں...... آپؐ نے دیکھا مانتی نہیں تو آپؐ نے سر جھکا لیا، بولے نہیں خاموش ہوگئے۔

جب اس نے دیکھا کہ آپؐ نے اعراض کرلیا، آپؐ نہیں دیکھ رہے تو اس نے آسمان کی طرف نگاہ اٹھائی۔ کہنے لگی، آپ نہیں سنتے...... میں آپؐ کے رَبّ سے گلہ کرتی ہوں...... بات کو نہیں سنا (یہ کلام درمیان میں چھپا ہوا ہے)...... وتشتکی الی اللّٰہ...... پھر اس نے اپنے رَبّ کو پکارا...... کہ اے اللہ! تیرا نبی تو نہیں سنتا تو سن...... واللّٰہ یسمع تحاورکما

اللہ تم دونوں کا مناظرہ سن رہا تھا...... آپؐ انکار کررہے تھے...... وہ اقرار کروانا چاہتی تھی...... ان اللّٰہ سمیع بصیر...... آپ کا رَبّ سنتا بھی ہے...... دیکھتا بھی ہے...... آج کے بعد میں اس طلاق کو باطل کرتا ہوں...... ختم کرتا ہوں اور اپنا فیصلہ خولہؓ کے حق میں دیتا ہوں، البتہ اس کا جرمانہ عائد کرتا ہوں۔

ایک غلام آزاد کرے...... بیوی حلال...... یا ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے...... بیوی حلال۔

یہ طلاق آج کے بعد ہم ختم کرتے ہیں۔ حضرت محمد ﷺ کی غلامی میں مرد وعورت اتنا اونچا اڑ سکتا ہے۔

ظالم تجھے پتا ہے یہ کون ہے؟

حضرت عمرؓ امیر المومنین تھے، تشریف لے جارہے تھے۔ ایک عورت نے روک لیا امیر المومنین! وہ ٹھہر گئے۔ وہ عورت کہنے لگی...... ایک زمانہ تھا تو عمری...... عمری کہلاتا تھا۔ پھر تو عمر بنا...... پھر تو امیر المومنین بنا۔ اسی طرح کچھ اور باتیں کہیں، لوگ کھڑے ہوگئے۔

جب وہ چلی گئی تو ایک آدمی نے کہا، امیر المومنین! آپؓ ایک بڑھیا کی خاطر رک گئے۔ کہا، اے ظالم پتہ بھی ہے، یہ کون بڑھیا ہے...... ؟ یہ وہ ہے جس کی پکار کو اللہ تعالیٰ نے عرش پہ سنا تو عمرؓ فرش

یہ کیسے نہ سنے۔ یہ خولہ بنت ثعلبہؓ ہے۔ جس کے لئے قرآن اتارا گیا...... ۔

رَب کو سناتی ہوں ...... یااللہ! میرے چھوٹے بچے ہیں

میرے پاس رہیں گے ...... تو ان کو کہاں سے کھلاؤں گی ...... اور اگر

اس کے پاس بھیجوں ...... تو وہ کہیں اور شادی کر لے ...... میرے بچے

رُل جائیں ...... یا اللہ! اپنے نبی کی زبان پر میرے حق میں فیصلہ

دے ......

حالانکہ حضور ﷺ طلاق کا فیصلہ دے چکے ہیں ...... اور یہ کیا کہہ رہی ہے، یا اللہ!

میرے حق میں فیصلہ دے۔

اگر اللہ تعالٰی ویسے ہی ارشاد فرماتے تو کوئی اس بات کو جھٹلاتا ...... کوئی اس کی تصدیق

کرتا ...... اللہ تعالٰی نے قرآن پاک اتارا تاکہ قیامت تک پتہ چلے کہ میرے نبی (ﷺ) کی مان کر

ایک عورت کتنا اونچا پرواز کر سکتی ہے۔

...... قد سمع اللّٰہ قول التی تجادلک فی زوجھا ......

اٹھائیسواں سپارہ شروع ہو رہا ہے ...... ہم نے یقیناً سن لیا، جو اپنے خاوند کا جھگڑا لے کر

آپ ؐ کی بارگاہ میں پہنچی۔

حضرت عثمانؓ کی کیفیت نماز

یہ عثمانؓ آرہے ہیں، مسجد میں آرہے ہیں۔ اپنی انفرادی نماز کو آرہے ہیں۔ جوتا ادھر رکھا، اللہ

اکبر کی نیت باندھی اور الم سے نماز شروع کی۔ عبدالرحمٰن تیمیؒ ان کے پاس بیٹھے ہیں۔ وہ سننے لگ گئے کہ

یہ الم سے شروع ہو گئے۔ ان کو تجسس ہوا۔ دیکھوں تو سہی بھلا کہاں رکوع کریں گے۔

بقرہ ...... گزر گئی ...... آل عمران ...... گزر گئی ......

نساء ...... گزر گئی ...... مائدہ ...... گزر گئی ......

انعام ...... گزر گئی ...... اعراف ...... گزر گئی ......

دس پارے گزر گئے ...... بیس پارے گزر گئے ......

تیس پارے گزر گئے ......
والناس پہ جاکے عثمان غنیؓ نے رکوع کیا ...... رحمۃ منتظرہ ...... انفرادی اعمال کا حلقہ لگا ہوا ہے۔

حضرت عبداللہؓ کا اہتمام نماز

یہ عبداللہ بن زبیرؓ کھڑے ہوئے ہیں، کہہ رہے ہیں بھائی آج رات میرے قیام کی ہے ...... اللہ اکبر ...... فجر کی اذان پہ جاکے رکوع ہوتا ہے ...... کہتے ہیں آج رات میری رکوع کی ہے ...... ساری رات رکوع میں کھڑے ہیں ...... فجر کی اذان پہ جا کے رکوع ختم ہوتا ہے ...... آج رات میری سجدے کی رات ہے ...... ساری رات سجدے میں ہیں ...... فجر کی اذان پہ جاکے سجدے سے سر اٹھایا جاتا ہے۔

یہ انفرادی اعمال کا حلقہ ہے تو میں عرض کر رہا تھا کہ اگر صرف نماز زندہ ہو جائے، پورے سندھ میں کوئی بے نمازی نہ رہے ...... تو یہ سندھ کی زمین جو ہم سارے راستے دیکھتے آئے ہیں ...... کہ بنجر ہوئی پڑی ہے ...... یہی زمین سونا اگلنے لگ جائے گی ...... تمنا دل سے رخصت ہوگئی، اب تو آجا۔

حضرت انسؓ کی نماز

حضرت انسؓ کا نوکر آیا ...... کہا، جی باغ سوکھ رہا ہے ...... اگر پانی نہ ملا تو سوکھ جائے گا ...... تو اس وقت نہریں تو تھیں نہیں ...... ٹیوب ویل بھی نہیں تھے ...... کہنے لگے، اچھا مصلیٰ لاؤ ...... بچھایا ...... اللہ اکبر ...... پھر نفل شروع کر دیئے ...... لمبی رکعتیں پڑھیں ...... پھر سلام پھیرا ...... دیکھو بھائی کچھ نظر آیا ...... کہا ...... جی کچھ بھی نہیں۔ کہا اچھا ...... پھر اللہ اکبر ...... پھر نفل شروع کر دیئے ...... دو نفل پڑھے بول بھائی کچھ نظر آیا ...... کہا، وہ دور سے پر کے برابر بادل نظر آیا ہے ...... اچھا ...... اللہ اکبر ...... پھر نفل شروع کر دیئے۔ سلام پھیرنے سے پہلے بارش ...... چھما چھم ...... بادل آیا اور باغ کے اوپر چھا

گیا......جب سلام پھیرا......بارش ہوگئی......پانی بھر گیا......نوکر سے کہا کہ جاؤ دیکھو کہ بارش کہاں کہاں ہوئی ہے؟ جب جا کر دیکھا تو باغ کی چاردیواری کے اندر تھی، باہر ایک قطرہ بھی نہ تھا۔

صرف نماز سندھ میں زندہ ہو جائے......کوئی بے نمازی نہ ہو اور اندر کے ذوق سے بھاگیں، اس لئے نہیں کہ ہمیں دنیا ملے، اس لئے کہ میرا اللہ مجھے مل جائے۔

ابوریحانہؒ کی نماز کہ بیوی کو بھی بھول گئے

ابوریحانہؒ جہاد کے سفر سے آئے، گھر میں پہنچے تو رات کو عشاء کی نماز کے بعد بیوی سے کہنے لگے، دو نفل پڑھ لوں، پھر بیٹھ کے باتیں کرتے ہیں۔ دو نفل......اللہ اکبر......اب وہ بیٹھی ہوئی کہ قل ھو اللہ سے رکوع کر دے گا۔ لمبے سفر سے آیا ہے تو کوئی بیٹھ کے بات چیت ہوگی۔ وہ......قل ھو اللہ......کیا وہ تو......الم......شروع ہوگیا......چلتے چلتے چلتے......فجر کی اذان ہوئی......اور ابوریحانہ نے سلام پھیرا تو بیوی غصے سے بھر گئی۔

اما لنا منک نصیب......

''میرا حق کہاں گیا؟''

تعبت واتعبتنی......

''مجھے بھی تھکایا خود بھی تھکا۔''

ایک جدائی کا صدمہ......ایک قریب آ کے تڑپایا......میرا حق کہاں ہے؟

کہنے لگے معاف کرنا میں بھول گیا......کہا تیرا اللہ بھلا کرے تو کیسے بھول گیا......

یہاں تو چلے میں دو سو میل دور بھی نہیں بھولتی......یہ ایک کمرے میں بھول گیا، کیسے بھول گیا......؟

کہا، جب اللہ اکبر کہا تو جنت سامنے آ گئی......تو سب بھول گیا۔

نماز کی برکت سے مردہ گدھے کو زندگی مل گئی

نباتہ بن یزید نخعیؒ اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلے......گدھا مر گیا......ساتھیوں نے

کہا...... سامان ہمیں دے دو...... کہا نہیں تم چلو میں آ رہا ہوں...... ایک طرف ہوئے...... اللہ اکبر...... نماز کی نیت باندھی...... دو رکعت پڑھی...... سلام پھیرا۔

اے اللہ!...... عبدک فی سبیلک...... اے مولا! تیرا بندہ تیرے راستے میں ہے۔

یحیٰ العظام...... اے وہ ذات! جو ہڈیوں کو زندہ کر دیتا ہے...... مجھے اس سواری کی ضرورت ہے۔ تو غنی ہے اور میں محتاج ہوں...... تو میں سواری کیے بغیر سفر کیسے کروں......؟

اٹھا دے اس گدھے کو...... پھر اٹھے اور چھڑی لی...... اور مردہ گدھے کو ایک ماری کہا، اٹھ اور وہ کان ہلاتا ہوا کھڑا ہو گیا...... ایک چھڑی سے جو نماز مردوں میں روح پھونک دے، وہ دنیا کے مسئلے حل نہیں کروا سکتی؟ مگر نماز تو ہو۔

یکی اللہ کے حبیب کی خبر ہے، نماز پڑھنا سیکھو لو...... جو کام بڑے بڑے بادشاہوں سے اور جہاں سارے راستے ٹوٹ جاتے ہیں...... آپ کی نماز وہاں سے بھی آپ کو پار لے جائے گی۔

نماز کی برکت سے سمندر میں گھوڑوں کی دوڑ

حضرت علی ابن حجرؒ سمندر کے کنارے آئے، بحرین پر حملہ کرنا تھا درمیان میں سمندر تھا...... کشتیاں تھی نہیں...... کشتیاں مہیا کرتے تو دشمن آگے چوکنا ہو جاتا...... پھر سفر تھا چوبیس گھنٹے کا...... تو وہیں کھڑے ہوئے۔ لشکر موجود ہے، نیچے اترے...... دو رکعت نفل پڑھے...... ہاتھ اٹھائے......

"اے اللہ! تیرے راستے میں...... تیرے دین کی دعوت میں......
تیرے نبی ﷺ کے غلام ہیں...... کشتیاں ہمارے پاس نہیں......
مشکل تیرے لئے نہیں...... ہمارے لئے راستہ مہیا فرما۔"

یہ دعا مانگی اور کھڑے ہوئے اور سامنے سمندر ہے اور فوج سے فرمایا:

بسم اللہ پڑھو...... اور گھوڑے ڈال دو......

کوئی نہیں بولا کہ امیر صاحب! دماغ تو ٹھیک ہے تیرا......؟
سمندر میں گھوڑے ڈالیں گے تو غرق ہو جائیں گے ...... یہ کیا کہہ رہے ہو ......؟
کوئی عقل ٹھکانے ہے ......؟ انہوں نے کہا ٹھیک ہے ہمارے امیر نے دو رکعت پڑھ لی ہیں ...... اللہ تعالیٰ سے مانگ لیا ہے ...... گھوڑے ڈالنا ہمارا کام ...... پار کرنا اللہ تعالیٰ کا کام ......۔

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں ...... **فسمینا وقتحمنا** ...... سارے لشکر نے کہا ...... بسم اللہ ...... اور سب نے ڈال دیئے ...... ہم نے چھلانگیں لگائیں ......
فاعبرنا وما بلل ماء اسفل خفاف ابلنا ...... اور ہم پانی کے اوپر چل پڑے اور پانی نے ہمارے اونٹوں کے پیر بھی تر نہ کئے۔

یہ نماز کی طاقت ہے پانی کے اوپر ...... چل بھائی! ساری دنیا کی سائنس فیل ہے، میرے حبیب ﷺ کی سائنس کامیاب ہے۔ آپؐ کی زندگی ...... آپؐ کی خبر ...... ساری خبروں سے اوپر ہے۔ ساری سائنس یہاں فیل ہو جائے۔ یہاں اللہ تعالیٰ کے نبیؐ کی خبر کامیاب کروا دے ...... دو رکعت پڑھ چل پانی کے اوپر۔

اے سمندر میرے لوٹے کو واپس کر دے ورنہ!

حضرت ابو مسلمؒ خولانی ...... یہ تابعی ہیں تو شام میں پہاڑی دریا تھا، پہاڑی دریا تو بڑا تیز ہوتا ہے نا۔ آپ اوپر چلے جائیں، دیکھئے کہ کتنا تیز ہوتا ہے ...... تو تین ہزار کا لشکر تھا، پار کرنا تھا۔
آگے کوئی کشتی وہاں چل ہی نہیں سکتی، پار تو وہاں سے کرنا ہے۔ دو رکعت نفل پڑھے اور دعا کی کہ:

''اے اللہ! تیرے نبی ﷺ کے امتی ہیں ...... تو نے بنی اسرائیل کو پار کرایا تھا ...... ہمیں بھی یہ دریا پار کروا ......''

اور پھر اعلان کیا کہ میں گھوڑا ڈال رہا ہوں ...... میرے پیچھے گھوڑے ڈال دو ......
جس کا جو سامان گم ہو جائے تو میں ذمہ دار ہوں ...... جان تو بڑی بات ہے ...... سامان بھی گم ہو جائے تو میں ذمہ دار ہوں ......

گھوڑے ڈالے ...... پانی کے اوپر چلا دیئے ...... درمیان میں ایک آدمی نے اپنا لوٹا خود ہی پھینک دیا ...... خود ہی آزمانے کے لئے پھینک دیا ...... جب کنارے پہنچے تو پوچھا ...... ہاں بھائی! کسی کا کوئی سامان؟ ...... ہاں جی میرا لوٹا گر گیا ...... لوٹا تو معمولی سا ہے ...... اسے کہاں جانا چاہئے ...... وہاں تو پتھر بہہ رہے ہیں ...... کہنے لگے اچھا ...... تیرا لوٹا گم ہو گیا ہے ...... آؤ میرے ساتھ ...... واپس لے کر پھر دریا کے کنارے پر آئے تو لوٹا دریا کے کنارے پر پہلے پڑا ہوا تھا ...... لو بھئی سنبھال لے۔

میاں محمد لاہوریؒ کا قصہ اور شاہ جہاں

میاں میر محمد لاہور والے بیٹھے ہوئے تھے ...... تو ان کا ایک مرید باہر سے اندر آیا حضرت حضرت کہتا ہوا ...... انہوں نے پوچھا کیا ہوا؟ ...... بتایا شاہ جہاں آ رہا ہے ...... انہوں نے کہا ...... تیرا بھلا ہو جائے ...... میں سمجھا تو نے کوئی جوں ماری ہے جو کہہ رہا ہے ...... حضرت میں نے جوئیں ماری ہیں ...... شاہ جہاں ان کو جوؤں سے بھی کم نظر آ رہا تھا ......

قرآن پاک کے مقابلے میں کتاب لکھو

ایک ایرانی عالم گزرا ہے ...... اس کو عیسائیوں نے بہت پیسے دیئے کہ تم قرآن پاک کے مقابلے میں ایک کتاب لکھو ...... اس نے کہا ...... تم ایک سال کی روزی میرے بچوں کو دو ...... پھر میں لکھتا ہوں ...... ایک سال کی خوراک انہوں نے وافر مقدار میں دے دی ...... گھر بھی دے دیا اور کتابوں کے ڈھیر لگا دیئے ...... اور چھ مہینے کے بعد اس سے جا کر پوچھا ...... تو اس نے ایک سطر بھی نہیں لکھی ...... جب سورۂ کوثر اتری تو عرب میں ایک شاعر تھا، اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ ...... ما ھذا قول البشر ...... یہ کسی انسان کا کلام نہیں ...... ایسا عظیم الشان قرآن پاک اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے، ہمارے اپنے گھروں کے اندر دولت پڑی ہوئی ہے۔

ایک بدو کا قرآنی آیت سنتے ہی سجدہ میں گرنا

فاصدع بما تؤمر واعرض عن المشرکین ان کفینک المستھزئین.

اس آیت کو ایک بدو نے سنا تو سجدے میں گر گئے ...... تو کہا ...... کس کو سجدہ کر رہے ہو؟ ...... کہنے لگا، اس کلام کو سجدہ کر رہا ہوں ...... کیا خوبصورت کلام ہے ...... مسلمان نہیں ہے ...... لیکن کلام کی طاقت نے سجدے میں گرا دیا ...... اور ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم قرآن پاک کا نغمہ نہیں سمجھتے ...... کہ یہ کیسے روح کے تار ہلا دیتا ہے ...... اور دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے۔

قرآن پاک کی تاثیر

جبیر بن مطعمؓ فرماتے ہیں، میں مدینے پہنچا اور مسجد میں داخل ہوا تو آپؐ یہ آیت پڑھ رہے تھے، مغرب کی نماز میں۔

ام خلقوا من غیر شیء ام هم الخٰلقون ام خلقوا السمٰوٰت والارض بل لا یوقنون، ام عندهم خزائن ربک ام هم المصیطرون.

تو حضرت جبیرؓ فرماتے ہیں ...... کلام کی طاقت سے قریب تھا کہ میرے دل کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتے ...... وہیں کلمہ پڑھ لیا ...... عاجز کر دیا ...... قرآن پاک نے ...... گھٹنے ٹیک دیئے۔

امیہ بن الصلت ...... ایک بہت بڑا شاعر گزرا ہے۔ حضور ﷺ کو اس کے اشعار اتنے پسند تھے آہا، آہا۔ آپؐ فرمایا کرتے تھے ...... **امن لسانہ و کفر قلبہ** ...... اس کی زبان ایمان لائی اور دل کافر رہا۔ کلام اس کا ایسا تھا اور آپ ﷺ اس کے اشعار سنا کرتے تھے اور ایک دفعہ آپ ﷺ نے ایک مجلس میں اس کے سو شعر سنے۔ اور سناؤ، اور سناؤ، اور سناؤ۔ یہ کہتے رہے، یہ کہتے کہتے سو اشعار سنے۔

ایک دن وہ مکے میں کہنے لگا ...... کیا تو نے اپنی نبوت کا ڈھونگ رچایا ہے؟ ...... آؤ، میرے ساتھ مقابلہ کرو ...... میں بھی کلام کہتا ہوں، تو بھی کلام پیش کر ...... کہا آؤ، حرم شریف میں اکھٹے ہو گئے۔

ادھر عبداللہ بن مسعود اور بلالؓ، بس دو آدمی اور ادھر سارے قریش مکہ۔ تو اس نے پہلے آ کے نظم، نثر، شعر میں اس نے کمال دکھایا۔ جب وہ سارے جوہر دکھا چکا تو آپؐ نے فرمایا، اب میرا بھی سنو۔

بسم اللّٰہ الرحمان الرحیم. یٰس والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علیٰ صراط مستقیم تنزیل العزیز الرحیم.

چل بھائی! سورۂ یٰسین شروع ہوگئی اور مجمع کو جیسے سانپ سونگھ گیا۔ عرب سن رہے تھے ناں۔

دنیا کمانے کے لئے انگریزی سیکھ لی۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق جوڑنے کے لئے اس کلام کو ہی نہ سیکھا۔ خالی ترجمہ ہی نہیں پڑھتے کہ قرآن پاک کیا کہتا ہے؟ جب اس آیت پہ آئے ناں

اولم یرالانسان انا خلقنه من نطفة فاذا هو خصیم مبین وضرب لنا مثلا و نسی خلقه قال من یحی العظام وهی رمیم.

کہا، دیکھو! دیکھو! دیکھو! بنایا میں نے اپنے ہاتھوں سے .... میرے ہاتھ کا بنا ہوا مجھ سے مناظرے کرتا ہے .... کہ کون مردہ ہڈیوں کو زندہ کرے گا؟ .... کون بوسیدہ بالیدہ اور بکھری ہوئی ہڈیوں کو زندہ کرے گا؟ .... یہ ہے قرآن پاک کی طاقت۔ اس کو سینے سے لگالو، اس کی رسی کو مضبوط پکڑلو۔

حرام کمائی سے کلمہ نصیب نہ ہوا

علامہ قرطبی نے ایک واقعہ لکھا ہے۔

ایک دکاندار صبح صبح آیا، اپنی دکان کی تکڑی (ترازو) کو توڑ دیا۔ پڑوسی دکاندار نے پوچھا، کیوں توڑا ہے؟ کہنے لگا، ہمارا آج پڑوسی مر رہا تھا، ہم نے کہا .... لا الہ الا اللہ .... لا الہ الا اللہ .... یعنی کلمہ پڑھ لے۔

وہ کہنے لگا .... مجھ سے نہیں پڑھا جاتا۔

ہم نے کہا .... کیوں نہیں پڑھا جاتا؟ ....

وہ کہنے لگا .... میری دکان کا ترازو .... ان کا کانٹا جو یوں ہوتا ہے .... وہ میرے حلق میں چبھ گیا .... مجھ سے کلمہ نہیں پڑھا جا رہا۔ ایک دکاندار جب غلط تولتا ہے۔ وہ کہتا ہے میں نے سو روپیہ کما لیا، دس روپے بچا لئے، پچاس روپے بچا لئے۔ مرتے ہوئے یہ حال ہوگیا کہ کلمہ

نصیب نہ ہوا تو کیا ملا؟

تو بھائیو!

لوگوں کا معاملہ بڑا سخت ہے۔ اس لئے اپنے آپ کو بچاؤ کہ اپنے دامن پہ کسی مسلمان کا حق نہ پڑا ہوا ہو۔ اللہ تعالیٰ اپنے حقوق کے معاملے میں بہت سخی ہے، بہت سخی ہے، اس کی کوئی انتہا نہیں۔

اخلاق کی وجہ سے دشمن قدموں میں گر گیا

ایک آدمی نے عبداللہ بن جعفر کو گالیاں دیں...... تو وہ اس کے پیچھے گئے...... دروازے پر دستک دی کہ بھائی! ...... جو کچھ آپ نے کہا ہے...... اگر یہ سچ ہے تو میرے لئے مصیبت ہے...... ورنہ اگر تو نے غلط کہا ہے تو اللہ تعالیٰ تجھے معاف کر دیں...... تو وہ قدموں میں گر گیا نہیں...... نہیں میں نے بکواس کی...... آپ مجھے معاف کریں...... یہ ہے اخلاق نبوت

ایک صحابی آئے...... یارسول اللہ ﷺ! ہمارے پڑوس میں ایک عورت ہے جو دن کو روزہ رکھتی ہے...... رات کو تہجد پڑھتی ہے...... لیکن دوسرے پڑوسیوں کو تنگ کرتی ہے...... تو آپؐ نے فرمایا...... کوئی بھلائی نہیں...... یہ دوزخ میں جائے گی...... کوئی خیر نہیں......

شہری اور جنگلی کتے کا مناظرہ

یہ آزادی نہیں، سمجھے آزادی کسے کہتے ہیں؟ ایک چھوٹی سی انگریزی کی کتاب میں ایک کہانی تھی، اس کتاب کا نام صحیح یاد نہیں۔ اس میں لکھا تھا کہ ایک جنگلی کتا اور ایک شہری کتا تھا تو شہری کتا جنگل میں سیر کرنے جاتا تھا، وہاں اس کی ایک جنگلی کتے سے دوستی ہوگئی۔

شہری کتا موٹا تازہ...... وہ جنگلی کتا دبلا پتلا، سوکھا سڑا...... تو اس نے پوچھا کہ بھائی! تو کہاں سے آیا ہے؟ تو اس نے کہا شہر سے آیا ہوں...... اچھا تو کیا کھاتا ہے؟...... کہا میں پراٹھے کھاتا ہوں...... انڈے کھاتا ہوں...... گوشت کھاتا ہوں...... دودھ پیتا ہوں......

تو جنگلی کتے نے کہا، ارے بھائی! میں جنگل میں رہتا ہوں، مجھے تو پراٹھے چھوڑ........ انڈے، گوشت کو چھوڑ........ مجھے تو سوکھی ہڈی بھی نہیں ملتی........ تو بھائی مجھے بھی کراچی لے چل........ تا کہ میں بھی پراٹھے، انڈے کھا لوں........ شہری کتے نے کہا، چلو تمہیں لے چلتا ہوں........ تمہیں بھی کھلاؤں گا۔

ابھی وہاں سے نکلے تو جنگلی کتے نے دیکھا کہ شہری کتے کی گردن میں ایک زنجیر پڑی ہوئی ہے........ کہنے لگا کہ بھائی! یہ کیا ہے؟ اس نے کہا، یہ زنجیر ہے........ تو اس نے پوچھا کہ یہ کیا ہوتی ہے؟ کہا کہ یہ غلامی کی زنجیر ہے۔ اور جنگل کا کتا کیا جانے کہ غلامی کسے کہتے ہیں؟........ کہنے لگا کہ غلامی کیا ہوتی ؟........ اس نے کہا کہ میں نوکری کرتا ہوں ایک آدمی کی۔ اس کا پہرہ دیتا ہوں، رات کو جاگتا ہوں........ اس کے کوٹھے کے ساتھ بندھا ہوتا ہوں۔ پھر وہ مجھے انڈے اور گوشت کھلاتا ہے اور دودھ بھی پلاتا ہے۔

جنگلی کتا کہنے لگا کہ میں اپنی آزادی میں بھوکا رہوں تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے........ بہ نسبت اس کے کہ کسی کا غلام بن جاؤں۔ میاں تجھے تیرے پراٹھے مبارک اور مجھے میرے جنگل کی ہوا مبارک۔ آپ شہر چلے جائیں........ میں ادھر ہی ٹھیک ہوں۔

تو آج ہم نے آزادی اس کو سمجھا ہوا ہے کہ گاڑیاں مل گئیں........ بنگلے مل گئے........ بس عزت کا مفہوم ہی بدل گیا........ ہم ذلت کی پستی میں ہیں۔ اور سمجھتے نہیں کہ ہم ذلیل ہو چکے ہیں........ جس قوم کا علم غلط ہو جائے تو اس کو ایٹم بم کہاں نفع دے گا........ جس کا سوائے کمانے کے اور کوئی کام ہی نہ رہے۔

تو اس سلسلہ میں آپؐ نے فرمایا کہ ایک زمانہ آئے گا کہ لوگوں کو سوائے پیٹ بھرنے کے اور شہوت پوری کرنے کے اور کوئی کام نہیں ہوگا۔ بس رنگا رنگ کے کھانے کیسے کھاؤں اور عیاشی کیسے کرو، بدمعاشی کیسے کروں؟

جب بادل سے آواز آئی

ایک روایت میں آتا ہے کہ:

ایک آدمی جا رہا تھا کہ بادل سے آواز آئی کہ جاؤ، فلاں کی کھیتی کو پانی دو...... تو وہ آدمی بادل کے ساتھ ہولیا...... تو بادل ایک پہاڑی پر برسا...... وہاں سے ایک درے میں سے ایک نالہ سا تھا، اس میں آیا...... آگے جا کے ایک ڈھال تھا...... اس میں گیا تو پانی کے ساتھ ساتھ ایک آدمی آگے انتظار میں ہے...... پانی آیا...... تو اس نے پانی کو باغ میں کر دیا...... وہ کہنے لگا، بھائی! کیا کرتا ہے تو؟ اور تیرا نام کیا ہے؟ اس نے نام بتایا...... تو اس نے کہا کہ میں نے بادل سے آواز سنی کہ فلاں کی کھیتی کو پانی پلاؤ...... کہا کہ اگر یہ قصہ نہ ہوتا تو میں تمہیں کبھی نہ بتاتا...... اصل میں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے باغ دیا ہے...... جب یہ تیار ہو جاتا ہے تو میں اس کے تین حصے کرتا ہوں...... ایک حصہ فقیروں کو دیتا ہوں...... ایک حصہ اپنے گھر میں اپنا خرچہ کرنے کے لئے رکھتا ہوں...... اور ایک حصہ پھر اس میں لگا دیتا ہوں اس کی تیاری کے لئے......

اس حدیث سے یہ معلوم ہوا کہ زمینداری میں جو فصل آئے...... تو اس کا ایک حصہ آگے فصل پر لگانا چاہئے...... تب جا کے فصل کا حق ادا ہوگا...... مادی لحاظ سے کیسا خوبصورت طریقہ اللہ تعالیٰ کے نبیؐ نے بتایا...... کہ ۳/۱ حصہ لگاؤ اس پر...... تب جا کر صحیح فصل ہوگی۔

سب سے زیادہ خوشی کا دن تباہی کا دن کیسے بنا؟

یزید بن مالک اموی خلیفہ گزرے ہیں، یہ نئے خلیفہ تھے، عمر بن عبدالعزیزؒ کے بعد آئے تھے۔ ایک دن وہ کہنے لگے کہ کون کہتا ہے کہ بادشاہوں کو خوشیاں نصیب نہیں ہوتیں؟...... میں آج کا دن خوشی کے ساتھ گزار کر دکھاؤں گا...... اب میں دیکھتا ہوں کہ کون مجھے روکتا ہے؟......

کہا، آج کل بغاوت ہو رہی ہے...... یہ ہو رہا ہے...... وہ ہو رہا ہے...... تو مصیبت بنے گی...... کہنے لگا، آج مجھے کوئی بغاوت...... کوئی ملکی خبر نہ سنائی جائے...... چاہے بڑی سے بڑی بغاوت ہو جائے...... میں کوئی خبر نہیں سننا چاہتا...... آج کا دن خوشی کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں......

اس کی بڑی خوبصورت لونڈی تھی، اس کے حسن و جمال کا کوئی مثل نہ تھا...... اس کا نام حبابہ تھا، بیویوں سے زیادہ اسے پیار کرتا تھا...... اس کو لے کر محل میں داخل ہو گیا...... پھل

آئے .... چیزیں آگئیں .... مشروبات آگئے .... آج کا دن امیر المومنین خوشی سے گزارنا چاہتے ہیں ....

آدھے سے بھی کم دن گزرا ہے .... حبابہ کو گود میں لئے ہوئے ہے .... اس کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہا ہے .... اور اسے انگور کھلا رہا ہے .... اپنے ہاتھ سے توڑ توڑ کر .... اس کو کھلا رہا ہے .... ایک انگور کا دانہ لیا اور اس کے منہ میں ڈال دیا .... وہ کسی بات پر ہنس پڑی .... تو وہ انگور کا دانہ سیدھا اس کی سانس کی نالی میں جا کر اٹکا .... اور ایک جھٹکے کے ساتھ اس کی جان نکل گئی .... ۔

جس دن کو وہ سب سے زیادہ خوشی کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا، اس کی زندگی کا ایسا بدترین دن بنا کہ دیوانہ ہو گیا .... پاگل ہو گیا .... تین دن تک اس کو دفن نہیں کرنے دیا .... تو اس کا جسم گل گیا .... زبردستی بنوامیہ کے سرداروں نے اس کی میت کو چھینا اور دفن کیا اور دو ہفتے کے بعد یہ دیوانگی میں مر گیا۔

دوزخ کا ایک جھونکا زندگی بھر کی خوشیوں کو خاک میں ملا دے گا

موسیٰ علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کی بات ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا، یا اللہ! ....

انک توسع علی الکافر .... یا اللہ! آپ کافر کو بہت زیادہ دیتے ہیں .... تو اللہ تعالیٰ نے جواب نہیں دیا کہ اس کی وجہ یہ ہے .... یہ ہے .... یہ ہے .... اللہ تعالیٰ نے دوزخ کا دروازہ کھول دیا کہ ذرا دیکھو، میں نے کافر کے لئے کیا تیار کیا ہے۔

جب موسیٰ علیہ السلام نے دوزخ دیکھی تو کہنے لگے، یا اللہ! تیری عزت وشہنشاہی کی قسم! اگر کافر ساری دنیا کا بادشاہ بن جائے اور قیامت تک بلاشرکت غیرے حکومت کرے اور مر کے یہاں سے چلا جائے، کچھ نہیں اس نے دیکھا اور کچھ فائدہ نہیں اس کو .... ۔

کافر کی تمنا پوری کر دی گئی

ایک روایت میں آتا ہے کہ:

ایک وقت میں ایک کافر مر رہا تھا، ادھر ہی ایک مسلمان مر رہا تھا ایک ہی جگہ پر .... وقت

قریب ہے۔ کافر کہتا ہے، مجھے مچھلی چاہئے .... مجھے مچھلی چاہئے .... تو وہ مچھلی دریا میں موجود ہے .... لیکن منڈی میں موجود نہیں .... اللہ تعالیٰ کا غیبی نظام حرکت میں آیا .... اس مچھلی کو پکڑوایا، اس کو بازار میں بھجوایا .... ادھر سے اس کے آدمی کو بھجوایا۔ وہ مچھلی خریدی گئی .... پکوائی گئی .... کھلائی گئی .... اس کے بعد وہ مر گیا ....۔

مسلمان کی تمنا پوری نہ ہوئی

مسلمان مر رہا ہے، اس کی صراحی کا پانی پاس پڑا تھا، پیاس کی شدت تھی۔ اس نے جو یوں پکڑنا چاہا، صراحی کو انگلیاں جا کر ٹکرائیں، صراحی الٹ کے گری، پیاسا ہی مر گیا۔

تو یہ فرشتہ کہنے لگا، یا اللہ! اس کی جان نکالی تو مچھلی وہاں سے لا کے کھلائی .... اپنے کی جان نکالی تو پانی بھی نہ پینے دیا .... پیاسا ہی اٹھالیا .... تو موسیٰ علیہ السلام کا سوال اور یہ سوال برابر ہو رہا ہے۔ ایک سوال اکھٹا کر دوا تا کہ تینوں کا ایک ہی جواب ہو جائے۔

مسلمان ماہی گیر اور غیر مسلم ماہی گیر کا قصہ

ایک واقعہ: موسیٰ علیہ السلام کا سوال اور ایک حدیث۔

ایک مسلمان ماہی گیر اور ایک کافر دونوں مچھلی کے شکار پہ آئے .... مسلمان نے جال ڈالا .... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم .... واپس کھینچا تو خالی .... کافر نے جال ڈالا .... بسم لات والعزی .... لات وعزی کے نام کی برکت سے .... وہ جو پتھر تھے پتھر کے بت، جال مچھلیوں سے بھرا ہوا باہر آیا۔

پھر مسلمان نے کہا .... بسم اللہ الرحمٰن الرحیم .... جال خالی ....

کافر نے کہا .... بسم لات والعزی .... تو جال بھرا ہوا ....

شام تک شکار ہوتا رہا .... کافر کی مچھلیاں اور کشتی بھرتی رہی .... مسلمان ہر دفعہ خالی خالی .... آخری دفعہ جال ڈالا کافر نے .... اور آخری دفعہ مسلمان نے .... کافر کا جال دگنا بھر کے آیا .... اور مسلمان کے جال میں ایک مچھلی آئی .... اس نے کہا، یا اللہ! تیرا شکر

ہے۔ایک پر بھی تیرا شکر ہے ...... اس کو جو نکالا، جال کھولا اور پکڑا تو پھسل کے پانی میں ...... اس نے کہا، یا اللہ! یہ بھی تیرا شکر ہے ...... تو وہ فرشتہ جو مسلمان کا تھا وہ بے چارہ رہ نہ سکا۔

مسلمان پر تنگی کی وجہ

تو اب تین باتیں اکٹھی ہو گئیں ...... تینوں کا ایک ہی سوال ہے۔ یا اللہ! اپنے کو یوں تڑپا کے دیا ...... ترسا کے دیا ...... دشمن کو یوں بھر دیا، گھر دیا ...... وہ فرشتہ یا اللہ! اسے پیاسا مارا ...... اسے دریا سے مچھلی نکال کے کھلائی ...... تیسرا موسیٰ علیہ السلام کا سوال یا اللہ! آپ مسلمان کو بڑی تنگی دیتے ہیں ......

تینوں کا جواب اللہ تعالیٰ نے ایک ہی دیا ...... یہ تین مختلف واقعات ہیں مختلف زمانوں کے ...... جواب چونکہ ایک ہے، اس لئے میں نے سب کو اکٹھا کر کے ایک جواب بنا دیا۔

اللہ تعالیٰ نے یوں جنت کا دروازہ کھول دیا، موسیٰ! دیکھو، ذرا مسلمان کا گھر تو دیکھو ...... ٹھکانہ تو دیکھو ...... جگہ تو دیکھو ...... میرے فرشتو! ذرا میری جنت تو دیکھو ...... دیکھو ...... دیکھو۔

تو موسیٰ علیہ السلام نے کہا، یا اللہ! ...... بعزتک و جلالک ...... یا اللہ! تیری عزت اور شہنشاہی کی قسم! اگر مسلمان کے ہاتھ کٹے ہوں ...... لو کان مقطوع الیدین والرجلین ...... اور پاؤں بھی کٹے ہوں، صرف اتنا ہی نہ ہو کہ ہاتھ پاؤں کٹے ہوئے ہوں ...... مکبا علی وجهه ...... ناک رگڑتا پھر رہا ہوں۔

موسیٰ علیہ السلام کہہ رہے ہیں یا اللہ! ایسا ہو مسلمان لیکن اس کی خبر گیری کرنے والا کوئی نہ ہو، وہ ناک رگڑتا پھر رہا ہو۔ ایسا تو ایک گھنٹہ بھی عذاب بن جاتا ہے ...... موسیٰ علیہ السلام نے کہا، یا اللہ! زندگی بھی قیامت تک کی گزارے ...... اس کے لئے تو ہر پل قیامت ہے ...... لیکن موسیٰ علیہ السلام کہہ رہے ہیں ...... قیامت تک زندہ رہے ...... ہاتھ پاؤں کٹے ہوں ...... ناک رگڑتا زمین پر چلے ...... لیکن اگر مر کے یہاں پہنچ جائے۔ یا اللہ! تو اس نے کوئی دکھ نہیں دیکھا ...... مزے ہی مزے ہیں ......

صحابہؓ کی بلند ظرفی

ایک صحابیؓ دوسرے صحابیؓ کے پاس جاتے ہیں کہ ...... جناب آپ نے مجھے دس لاکھ روپے دینے ہیں ...... یہی صحابیؓ کہنے لگے دوسرے صحابیؓ ...... سے کہ جب چاہیں آ کے لے جانا۔ میرے بھائی محترم صحابیؓ جب گھر میں آئے ...... اور اپنا حساب دیکھا تو لینے نہیں تھے ...... دینے تھے ...... اب اس کا ظرف دیکھیں کہ ان کو بھی پتہ ہے کہ لینے ہیں ...... دینے نہیں ہیں اور پیسے بھی کوئی تھوڑے نہیں ...... دس لاکھ روپے اور وہ بھی آج سے چودہ سو سال پہلے ...... جب ان کو پتہ چلا کہ دینے ہیں ...... لینے نہیں ...... تو بھاگ بھاگ آئے اور کہا ...... ارے عبداللہ بن جعفرؓ جو ہوا بھائی معاف کرنا ...... وہ روپے تو میں نے تمہارے دینے تھے ...... فرمایا ...... چل وہ میں نے تمہیں ہدیہ کر دیئے ...... معاف کر دیئے ...... اب اللہ تعالیٰ نے اتنا دے دیا کہ حساب ہی نہیں ......

یہ اس کا بیٹا ہے جو حبشہ کی طرف ہجرت کر کے گئے ...... بھوکوں پر بھوک گزاری ...... وطن سے دور وقت گزارا ...... اور موتہ کے میدان میں بھوکے پیاسے جان دے دی ...... آج انہی کو اللہ تعالیٰ رزق دے رہا ہے ...... کہ دس لاکھ لینے تھے اور وہ غلطی سے کہہ رہا ہے تو دے ...... صرف اس بات پر مسلمان کا خیال رکھتے ہوئے کہ میں نے معاف کر دیا، اللہ تعالیٰ نے دنیا بنائی۔

حضرت حنظلہؓ کی شہادت

حضرت حنظلہؓ کی رات کو شادی ہوئی ...... صبح اٹھے ...... سر میں پانی ڈالا ہے ...... اچانک آواز لگی کہ مسلمانوں کو شکست ہوگئی ...... تو نہائے بغیر میدان کی طرف بھاگ گئے ...... صرف ایک رات کی شادی تھی اور اللہ تعالیٰ کے راستے میں جا کے شہید ہو گئے ...... تو ان کی لاش ہوا میں اٹھ گئی ...... آسمان کے درمیان فرشتے آ گئے اور جنت کے پانی سے غسل دیا ...... آپؐ نے دیکھا کہ حنظلہؓ کو غسل دیا جا رہا ہے، آپؐ نے فرمایا ...... ارے یہ کیا ہو گیا ہے ...... شہید کو تو غسل نہیں دیا جاتا ...... تو پھر لاش نیچے آ گئی ...... صحابہؓ نے دیکھا کہ سر کے اوپر سے پانی ٹپک رہا

ہے...... بعد میں تحقیق کرنے سے پتہ چل گیا کہ جنابت کی حالت میں شہید ہوئے تھے...... تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ سے غسل کا انتظام فرمایا...... ان کی بیوی کے حقوق کا کیا ہوا...... ؟ کیاان کے گھر اجڑ گئے یا نہیں...... ؟ ان کے گھر ویران ہوئے...... ؟ اور ہمارا ذہن کہتا ہے کہ بیوی اور بچوں کو چھوڑ کر چلے جانا، کہاں کا اسلام ہے...... ارے آپ حضرات خود اندازہ لگائیں اور فیصلہ فرمالیں۔

حضرت حبیبؓ کی شہادت

جب حضرت حبیبؓ کو سولی پہ لٹکانے لگے...... ابوسفیان نے کہا، اب بھی مان جا تو نجات ہے...... سولی پہ لٹکے لٹکے شعر پڑھے جارہے ہیں......

وقد خیر للکفر والموت دونہ
وقد حملت عینای من غیر مجزعی
ومھوی حضار الموت انی لمیت
ولکن حضاری جحم نا ملفعی
فلست بمبد للعدو تخشعا
ولا جذعا انی الی اللہ مرجعی

ارے سفیان کس دھوکے میں پڑ گئے
میرا سب کچھ دین پر قربان ہو سکتا ہے
پر میں اپنے محبوب کا کلمہ نہیں چھوڑ سکتا ہوں
لٹکا دو مجھے سولی پہ
اور میرے آنسوؤں سے دھوکہ نہ کھانا
میں موت کے ڈر سے نہیں دوزخ کے ڈر سے رو رہا ہوں

جان قربان کردی جائے گی لیکن اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کو نہیں چھوڑا جائے گا۔

جب ابوسفیان نے نیزے اٹھائے مارنے کے لئے تو کہا، اے اللہ! اپنے حبیبؐ کو میرا

سلام کہنا، اسی وقت جبرائیل مسجد نبوی میں اتر گئے کہ یارسول اللہؐ! حبیب آپ کو سلام پیش کر رہے ہیں، ان کو قریش نے شہید کر دیا۔

حضرت عمارہؓ کی کیفیت بیٹے کی شہادت پر

حضرت ام عمارہؓ کے بیٹے کو مسیلمہ کذاب نے پکڑا اور ہاتھ کاٹے ...... پاؤں کاٹے ...... ناک کاٹا ...... پھر گوشت کو ہڈیوں سے ادھیڑ دیا ...... اس دردناک موت سے ان کو مارا ...... جب یہ پیغام ان کو ملا کہ تیرے بیٹے کو یوں شہید کر دیا گیا ...... کہا ......

لهذا اليوم ارضعته ......

یہی دن دیکھنے کے لئے میں نے اس کو دودھ پلایا تھا۔

ہم بکنے والی قوم نہیں ہیں ...... کہ پیسے پہ بک جائیں ......

سیاست پہ بک جائیں ...... دکانوں پہ بک جائیں ......

زمینداریوں پہ بک جائیں ...... ہم تو اپنی جان کے سودے کرتے ہیں ......

ہم اپنے آپ کو فدا کرتے ہیں ...... تاکہ دین پہ آنچ نہ آئے ......

خوبصورت شاعرہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے چھوڑ دی

حضرت عبداللہ بن ابوبکرؓ کی عاتکہ سے شادی ہوئی، وہ ایسی خوبصورت ایسی شاعرہ تھیں اور ایسی فاضلہ تھیں کہ محبت اتنی بڑھ گئی کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں جانا ہی چھوڑ دیا۔ باپ نے سمجھایا بیٹا! تو اللہ تعالیٰ کے راستے میں نہیں جاتا؟ بیوی کی محبت زنجیر بن گئی۔ آخر ابوبکرؓ نے کہا، اسے طلاق دے دو۔ ابوبکرؓ جیسا باپ ہے، پھر تو طلاق دینی پڑتی ہے۔ طلاق تو دے دی پر سینے پر ایسا زخم لگا ...... یاد کرتے ...... ایک دفعہ لیٹے ہوئے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ وہاں سے گزرے ...... ان کو نہیں پتا کہ ابوبکرؓ گزرتے ہیں ...... (شعر پڑھا جس کا ترجمہ یہ ہے)

اے عاتکہ جب تک سورج نکلتا رہے گا
تیری یاد بھی میرے دل میں ایسے ہی طلوع اور غروب ہوتی رہے گی

تو حضرت ابوبکرؓ کو ترس آیا...... کہا، بیٹا دوبارہ نکاح کر لے...... دوبارہ رجوع کر لیا...... لیکن پھر جان یہ کہاں دی ہے؟ طائف کی پہاڑیوں میں سینے پہ تیر لگا...... اور وہی زخم رستے رستے موت کا سبب بنا...... پہلے عبداللہ کے شعر تھے...... اب عاتکہ بے قرار ہوئی۔

اعــــلیـــت لا تـــفک عیـــنـــی حـــزیـــنة

ولا یـــنـــفک جـــلـــدی او بـــــرا

''میں بھی قسم کھاتی ہوں کہ میری آنکھ کا پانی کبھی خشک نہ ہوگا اور میرا جسم کبھی نرم کپڑا نہیں پہنے گا۔''

تیس برس کی عمر میں وہ گئے۔

یوں تبلیغ چلی ہے، یوں یہ جہاد کا جھنڈا اٹھا ہے۔

جان پہ گزر گئی...... مال پہ گزر گئی...... گھر چھوٹ گئے۔

آروں سے چر گئے...... سولیوں پہ چڑھ گئے...... بوٹی بوٹی ہوگئی۔

تب جا کے اللہ تعالیٰ کا کلمہ دنیا میں گونجا ہے۔

دین کے لئے بھائی کی لاش گھوڑوں تلے روند ڈالی

حضرت عمرو ابن العاصؓ امیر تھے۔ اور رومیوں کے قدم اکھڑے...... اور مسلمان آگے بڑھے...... تو ہشامؓ ابن العاص ان کے بڑے بھائی...... بڑے صحابہؓ میں ہیں...... وہ شہید ہو کے راستے میں گر پڑے...... گزرنے کا راستہ جہاں تھا...... وہاں ان کی لاش گر پڑی...... تو سب کے قدم رک گئے کہ ہشام ابن العاصؓ صحابی بھی بڑے ہیں...... اور امیر کے بھائی ہیں...... تو حضرت عمرا بن العاصؓ نے فرمایا......

''ارے میرے بھائی کی لاش تمہیں آگے بڑھنے سے نہ روک دے یہ اللہ کے پاس پہنچ گیا ہے۔''

اور خود ان کی لاش پر اپنے گھوڑے کو دوڑایا...... اور پیچھے سب کو دوڑا دیا۔

میرے پیچھے آؤ اور میرے بھائی کو مت دیکھو...... اس وقت اللہ تعالیٰ کے دین کو

دیکھو.......... جب اس مہم سے فارغ ہوئے.......... پھر لوٹ کے آئے.......... اور ایک ایک بوٹی اپنے بھائی کی اٹھاتے تھے.......... اور بوری میں ڈالتے تھے.......... یہ اسلام یہاں ایسے نہیں آ گیا.......... ذرا تاریخ اٹھاؤ.......... بھائی کی لاش پہ گھوڑے دوڑانا کوئی آسان کام ہے..........

ارے چلّہ دے کر ہم مبلغ ہو گئے..........؟ سال کے چار مہینے دے کر ہم مبلغ ہو گئے..........؟

ہم ہیں ہی اس کام کے لئے.......... آئے ہی اس کے لئے ہیں..........

کوئی اور نبی آنے والا ہوتو ہم گھروں میں بیٹھ جاتے.......... ہم بھی نہ کریں.......... تو کس کو جا کر گلہ کریں۔

تیرے دین کے لئے گھوڑے کو سمندر میں بھی لے جانے کو تیار ہوں

حضرت عقبہ بن نافعؓ افریقہ میں داخل ہوئے، تیونس کے ساحل پر اترے.......... وہاں بربر قوم آباد تھی.......... ان سے جہاد کیا.......... ان کو اسلام کی دعوت دی.......... پھر ان سے پوچھتے.......... آگے کوئی ہے.......... تو وہ بتاتے بھی نہیں.......... پھر ان سے آگے چلے.......... پھر آگے چلے.......... پھر آگے چلے.......... اور مراکش تک پہنچ گئے.......... یہ ہزاروں کلومیٹر کا سفر.......... اس میں صحرائے اعظم بھی آتا ہے.......... اس کو بھی پار کیا.......... اور سمندر جب سامنے دیکھا تو ایک ٹھنڈی آہ نکلی اور کہنے لگے..........

''اس سمندر نے میرا راستہ روک لیا اگر مجھے پتہ ہوتا کہ اس سے آگے بھی اللہ کے بندے ہیں تو میں ان کو بھی جا کر اللہ کا پیغام سناتا..........''

اور وہاں سے واپسی پر شہید ہوئے، وہیں قبر بنی۔ آج بھی الجزائر میں اس اللہ کے بندے کی قبر بتا رہی ہے کہ کہاں مکہ.......... کہاں مدینہ.......... کہاں حجاز.......... وہاں سے نکل کر اپنی قبر یہاں بنوائی.......... اللہ تعالیٰ کے بندوں کو دین میں داخل کرنے کے لئے..........

دین کی خدمت پر اللہ تعالیٰ کی مدد کا وعدہ

تیونس میں انہوں نے چھاؤنی بنائی.......... جب یہ اللہ کے کام میں تھے تو اللہ ان کے ساتھ

تھا۔ تیونس میں چھاؤنی بنائی.......... وہاں جنگل تھا 11 کلومیٹر میں پھیلا ہوا.......... تو وہاں چھاؤنی بنائی.......... تو اس لشکر میں بارہ ہزار کے لشکر میں 19 صحابہؓ بھی تھے.......... ان کو لیا اور ایک اونچی جگہ پر کھڑے ہو گئے اور اعلان کیا..........

''اے جنگل کے جانورو! ہم اللہ کے رسول ﷺ کے غلام ہیں.......... تین دن کی مہلت ہے.......... جنگل سے نکل جاؤ.......... اس کے بعد جو جانور ملے گا ہم اس کو قتل کر دیں گے۔''

تین دن میں سارے افریقہ نے دیکھا کہ..........

شیر بھاگ رہے ہیں.......... چیتے بھاگ رہے ہیں..........

سانپ بھاگ رہے ہیں.......... اژدھا بھاگ رہے ہیں..........

بھیڑیئے بھاگ رہے ہیں..........

ہاتھی بھاگ گئے.......... زیبرے بھاگ گئے..........

زرافے بھاگ گئے.......... پورا جنگل خالی ہو گیا..........

کتنے ہزار بربر اس منظر کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے.......... کہ اس کی تو جانور بھی سنتے ہیں.......... ہم کیوں نہ سنیں۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی سے بچنے کا انعام

عاصم ابن عمرہ انصاریؓ کو سعدؓ بن ابی وقاص نے بھیجا مسان کی طرف اور یہ بھی کہا کہ راستے میں لشکر کے لئے غلہ بھی لے کر آؤ.......... کھانے کا سامان بھی لے کر آؤ..........

ایرانیوں کو پتہ چلا تو انہوں نے اپنے گاؤں کے ریوڑ اور بکریاں سب جنگل میں چھپا دیں.......... جب مسان پہنچے تو کچھ بھی نہیں.......... تو ایرانیوں سے کہنے لگے.......... کہ بھائی یہاں ہمیں کچھ جانور مل جائیں گے؟ انہوں نے کہا کہ یہاں کچھ نہیں ملتا.......... تو جنگل سے آواز آئی جانوروں کی.......... ھانحن.......... ھانحن.......... ھانحن.......... آؤ ہمیں پکڑ لو.......... ہم جنگل میں کھڑے ہوئے ہیں تو وہ ایرانی بھی حیران ہوئے۔ جب گئے تو سب جانور کھڑے ہوئے

تھے ......

جب حجاج بن یوسف کو یہ واقعہ بیان کیا گیا، اس نے کہا کہ میں نہیں مانتا ...... کہ ایسا ہو سکتا ہے ...... اس نے کہا کہ ایک آدمی اس لشکر کا ابھی زندہ ہے، اس کو بلا کر پوچھو ...... تو اس آدمی کو بلوایا ...... بڑی دور رہتے تھے ...... وہ ان کو بلوایا ...... اس نے کہا کہ سنائیں قصہ کیسے ہوا؟ انہوں نے سارا قصہ سنایا ...... تو اس پر حجاج کہنے لگا کہ یہ اس وقت ممکن ہے ...... جب پورے لشکر میں کوئی اللہ تعالیٰ کا نافرمان نہ ہو تو پھر یہ سب کچھ ہو سکتا ہے ...... تو وہ حجاج سے کہنے لگے۔ ان کے اندر کا حال تو میں نہیں جانتا لیکن میں ان کے ظاہر کا حال تمہیں بتاتا ہوں کہ ان سے زیادہ راتوں کو اٹھ کر رونے والا کوئی نہ تھا ...... اور ان سے زیادہ دنیا سے بیزار کوئی نہ تھا۔

اس لشکر میں تین آدمیوں پر شک کیا گیا ...... کہ ان کی نیت ٹھیک نہیں ...... یہ وہ لوگ تھے جو پہلے مسلمان تھے ...... پھر مرتد ہو گئے ...... پھر دوبارہ مسلمان ہوئے ...... قیس ابن مکشوح ...... عمرو ابن معدی کرب ...... طلحہ بن خویلد۔ یہ تینوں بڑے لوگ تھے ...... تو جب حضور ﷺ کا انتقال ہوا ...... تو یہ مرتد ہو گئے ...... پھر دوبارہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کی توفیق دی، پھر مسلمان ہو گئے ...... تو حضرت عمرؓ نے کہا تھا کہ ان پر نگاہ رکھنا ...... اور ان کو امارت نہ دینا ...... تو اس لشکر میں ان کے حالات معلوم کرنے کے لئے حضرت سعدؓ نے جو تحقیق کروائی ...... تو وہ راوی کہتے ہیں کہ وہ تین جن کے بارے میں شک تھا ...... ان کا حال یہ تھا کہ ان جیسا رات کو روتا کوئی نہیں تھا ...... اور ان جیسا دنیا سے کوئی بیزار نہیں تھا جن پر شک تھا، ان کا یہ حال تھا ...... جو شروع سے بھی پکے چلے آ رہے تھے ...... وہ کہاں پہنچے ہوں گے؟

صحابہؓ کی طرح اپنی قبر بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں بنالو

اللہ تعالیٰ نے دین مکمل کیا ...... اس کی حفاظت کی ...... پھر ایک پاکیزہ جماعت تیار کی جنہوں نے اس کو اللہ تعالیٰ کے محبوب سے منیٰ کی وادی میں لے لیا ...... اور آپ کی وفات کے بعد صرف ۹۰ ہجری میں اسلام کی آواز ...... دیبل پور تک پہنچی ...... کشمیر تک پہنچی ......

۵۰ھ میں محمد بن ابی صفرہ کابل کے راستے پشاور سے نکلتے ہوئے لاہور سے نکلتے ہوئے

قلات تک پہنچے ہیں۔ قلات میں ۷ صحابہؓ ...... تابعین ...... شہداء ...... آج بھی پہاڑ کے دامن میں سوئے ہوئے ہیں اور محمد بن قاسم ۹۰ ھ میں وہ دیبل کے راستے، سندھ آئے اور ملتان تک پہنچے۔ دیبل پور تک پہنچے اور ادھر قتیبہ بن مسلم الباہلی کاشغر تک پہنچے اور حضرت عبدالرحمٰن جبل السراج تک پہنچے، حضرت ابوایوب انصاریؓ استنبول تک پہنچے اور عبدالرحمٰن بن عباس، عقبہ بن نافع، ابوزمعۃ الانصاری، ابولبابہ انصاری، رویفہ انصاری۔ یہ وہ صحابہؓ ہیں جو شمالی افریقہ، لیبیا، مراکش، الجزائر اور تیونس پہنچے۔ ان سب مقامات کے اندران کی قبریں پھیلیں۔

عقبہ بن نافع ...... الجزائر میں دفن ہوئے ......

ابوزمعۃ ...... تیونس میں دفن ہوئے ......

عبدالرحمٰن بن عباس، معبد بن عباس ...... یہ شمالی افریقہ میں دفن ہوئے ......

حضرت عبدالرحمٰن ...... جنوبی فرانس، پیرس سے جنوب کی طرف، دوڈھائی سوکلومیٹر دور ان کی قبر بنی ......

اسد ابن سراج ...... اٹلی کے نیچے جزیرہ ہے سسلی، وہاں ان کی قبر بنی ......

قثم بن عباس ...... کی سمرقند میں قبر بنی ......

ربیع بن زید الحارثی ...... کی بجستان میں قبر بنی ......

ابوایوب انصاری ...... کی استنبول میں قبر بنی ......

ابوطلحہ انصاری ...... کی بحیرہ روم میں قبر بنی ......

براء بن مالک ...... کی تستر میں قبر بنی ......

نعمان ابن مقرن ...... کی نہاوند میں قبر بنی ......

عمرو ابن معدیکرب ...... کی نہاوند میں قبر بنی ......

ابورافع غفاری ...... کی خراسان میں قبر بنی ......

عبدالرحمٰن بن سمرۃ ...... کی خراسان میں قبر بنی ......

اس وقت یہ افغانستان کا حصہ تھا ...... یہ دیکھو ان کی قبروں کا نیٹ ورک ...... یہ کس طرح اللہ تعالیٰ کے نام پر قربان ہوتے ہوتے، ہوتے ہوتے ...... دنیا میں، زمین میں چھپ گئے اور

اللہ تعالیٰ کا کلمہ بلند ہوا۔

محمد بن قاسمؒ کی قربانی

محمد بن قاسمؒ سترہ برس کی عمر میں گھر سے نکلا ہے اور اس ہندوستان میں ہمارے ضلع ملتان تک وہ آیا ہے۔ کیا اس کا گھر نہیں چھوٹا تھا........؟ کیا اس کے ماں باپ نہیں چھوٹے تھے........؟ صرف چار مہینے میاں بیوی اکٹھے رہے........ حجاج بن یوسف کا بھتیجا تھا، حجاج نے اپنی بیٹی نکاح میں دی تھی۔ چار مہینے بعد سندھ میں جہاد کی ضرورت پڑی تو انھا کے بھیج دیا اور سوا دو سال یہاں رہے اور پھر گھر دیکھنے کی نوبت نہیں آئی، پھر شہید کر دیئے گئے۔

صرف چار مہینے اس کا گھر آباد ہوا اور پھر وہ اجڑ گیا اور اس گھر کے اجڑنے کی برکت سے سندھ میں اسلام پھیلا۔ ہر کلمہ پڑھنے والا محمد بن قاسم کے کھاتے میں جا رہا ہے۔ سودا کر کے گئے گھر تو ایک اجڑا ہے لیکن کتنے گھر آباد ہوئے۔ نوے ہجری سے لے کر آج تک سندھ میں جو ملتان تک نسلیں چلی آ رہی ہیں، وہ محمد بن قاسم کے کھاتے میں جا رہی ہیں۔ جب وہ اپنے لوگوں کے ہاتھوں قتل کئے گئے تو انہوں نے یہ شعر پڑھا:

اضاعونی وای فتن اضاعو........

لیوم کریھة وسلاة سفر........

اگر وہ قربانیاں نہ دیتے تو یہاں تک کیسے اسلام پہنچتا؟ ان کی قربانیوں نے نسلوں کی نسلوں کو اسلام میں داخل کر دیا، ان کے بیوی بچے بھی تھے، ان کے بھی جذبات تھے۔

دین کے لئے امام بن حنبلؒ کی قربانی

دو شخص ہیں جن کے بارے میں تاریخ نے گواہی دی، یہ نہ ہوتے تو اسلام نہ ہوتا........ لو لا ابوبکر لما عبداللہ........ ابوبکرؓ نہ ہوتے تو اسلام نہ ہوتا........ لو لا احمد لما عبداللہ........ احمد ابن حنبلؒ نہ ہوتے تو اسلام نہ ہوتا۔

قرآن پاک کے بارے میں ایک بہت بڑا فتنہ اٹھا........ سارے علماء چپ ہو

گئے............ جانیں بچا گئے .... کئی بھاگ گئے .... کئی جلاوطن ہوئے .... احمد ابن حنبلؒ ڈٹ گئے .... کہا، مجھے ماردو .... میری زبان سے حق کے سوا نہیں نکلے گا .... آخر یہ پکڑے گئے اور تین دن مناظرہ ہوتا رہا .... مناظروں میں تینوں دفعہ معتزلی (ایک باطل فرقہ) ہارتے رہے ....

چوتھا دن تھا، آج احمد بن حنبلؒ کو پتہ ہے کہ یا تو میری جان جائے گی یا مار مار کر مجھے تباہ کر دیں گے .... جیل سے نکل کر آرہے ہیں اور دل میں خیال آرہا ہے میں بوڑھا ہوں .... اور بنو عباس کے کوڑے میں نہیں برداشت کر سکتا .... تو اپنی جان بچانے کے لئے اگر میں نے کلمہ کفر کہہ بھی دیا .... تو اللہ تعالیٰ نے اجازت دی ہے کہ میں اپنی جان بچاؤں۔

یہ خیال آرہا تھا کہ اچانک ایک شخص مجمع کو ہٹاتا ہوا تیزی سے آیا اور قریب آگیا .... کہا، احمد! کہا، کیا ہے؟ کہا، مجھے پہچانتے ہو .... ؟ کہا، نہیں .... کہا میرا نام ابوالہیثم ہے۔ میں بغداد کا نامی گرامی چور ہوں .... دیکھو، میں نے بنو عباس کے کوڑے کھائے ہیں .... میں نے چوری نہیں چھوڑی .... کہیں تم بنو عباس کے کوڑوں کے ڈر سے حق نہ چھوڑ دینا، اگر تم نے حق چھوڑ دیا تو ساری امت بھٹک جائے گی۔

تو امام احمد ابن حنبلؒ جب کبھی یاد کرتے کہتے .... رحم اللہ ابوالہیثم

''اے اللہ! ابوالہیثم پہ رحم کر دے کہ اس چور کی نصیحت نے مجھے جما دیا، میں نے کہا میرے ٹکڑے ٹکڑے کر دے، اب میں حق نہیں چھوڑوں گا۔''

اور ساٹھ کوڑے پڑے، محل میں بوٹیاں اتر کر گرنے لگیں اور خون سے زبتر ہو گئے اور ادھر جو باطل کا مناظر تھا .... اس کا نام بھی احمد تھا۔ جب یہ خون خون ہو گئے تو نیچے آیا .... اور ان کے قریب جا کر کہنے لگا۔

''احمد اب بھی اگر تو مان جائے کہ قرآن پاک مخلوق ہے تو میں خلیفہ کے عذاب سے تجھے بچا لوں گا...........۔

انہوں نے اسی بے ہوشی میں کہا۔

''احمد اب بھی تو مان جائے کہ قرآن پاک اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں

ہے تو میں تجھے اللہ تعالیٰ کے عذاب سے بچالوں گا۔

سیدہ فاطمۃ الزہراؓ کا وصال انتقال

حضرت فاطمہؓ کا جب انتقال ہونے لگا ...... تو آپؓ بیمار تھیں ...... حضرت علیؓ کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے ...... اپنی خادمہ کو بلا کر فرمایا ...... میرے لئے پانی تیار کر ...... پانی تیار کیا ...... پھر فرمایا، مجھے غسل کروا ...... غسل کروایا ...... پھر اس کے بعد کپڑے پہنے ......

پھر فرمایا: میری چارپائی درمیان میں کر دے ...... انہوں نے چارپائی کو درمیان میں کر دیا ...... پھر لیٹ گئیں اور قبلے کی طرف منہ کر لیا ...... پھر فرمایا اب میں مر رہی ہوں ...... میرا غسل ہو چکا ہے ...... خبردار! میرے جسم کو کوئی نہ دیکھے ...... بس یہی میرا غسل ہے اور یہ کہہ کر انتقال فرما گئیں۔

حضرت علیؓ کے درد بھرے اشعار

حضرت علیؓ آئے تو دیکھا کہ کہانی ختم ہو چکی ہے ...... چوبیس سال کی عمر میں انتقال فرمایا ...... تو ان کی خادمہ نے قصہ سنایا ...... تو فرمایا اللہ کی قسم! ایسا ہی ہوگا جیسے فاطمہ کہہ گئیں ...... جب قبر میں دفن کر دیا ...... لوگ بھی کھڑے ہوئے ہیں ...... اب ایک منظر قائم کیا ...... آواز دی ...... یا فاطمہ ...... دو تین مرتبہ آواز دی ...... کوئی جواب نہ آیا ......

پھر شعر پڑھے (جن کا ترجمہ یہ ہے)

یہ فاطمہ کو کیا ہوا؟

یہ تو میری ایک پکار پر تڑپ کے اٹھ جاتی تھی ......

آج میری صدا ...... صدائے بازگشت بن چکی ہے اور جواب نہیں آ رہا ......

یہ جواب کیوں نہیں آ رہا ...... ارے محبوب!

صرف قبر میں جاتے ہی ساری محبتیں بھول گئے ......

بائی کوئی کب تلک ساتھ رہتا ہے.........

آخر ساتھ ٹوٹ ہی جاتے ہیں.........

میں نے انہی ہاتھوں سے.........

اپنے محبوب نبیؐ کو دفن کیا.........

آج.........انہی ہاتھوں سے میں نے فاطمہؓ کو گم کر دیا.........

مٹی میں کھو دیا.........

مجھ پر یہ بات کھل گئی.........

کہ یہاں کسی کی دوستی سلامت نہیں رہ سکتی.........

اور ایک دن مجھ پر بھی یہ رات آنے والی ہے.........

جس دن میرا بھی جنازہ اٹھ جائے گا.........

تو رونے والوں کا رونا میرے کس کام کا؟.........

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہیں گے

تہہ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا سام بن نوحؑ کو قبر سے اٹھانا

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے جا رہے تھے.........تو ایک قبر دیکھی.........فرمایا، یہ ہے نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی قبر.........جب طوفان آیا سارے مر گئے.........تین بیٹوں سے پھر نسل چلی.........سام.........حام اور یافث.........ہم سارے سام کی اولاد ہیں.........سارے یورپ والے یافث کی اولاد ہیں.........سارے افریقہ والے حام کی اولاد ہیں.........تو انہوں نے کہا یہ سام کی قبر ہے.........تو انہوں نے کہا یا نبی اللہ اس کو زندہ تو کریں کیونکہ ان کے کہنے سے اللہ تعالیٰ زندہ فرما دیتے تھے.........

انہیں حکم دیا، وہ زندہ ہو کے قبر سے باہر آ گئے.........کوئی بات چیت فرمائی۔ کہا، واپس چلا جا.........کہا اس شرط پہ دوبارہ واپس جاتا ہوں کہ مجھے دوبارہ موت کی تکلیف نہ ہو.........کہ موت کا

درد آج بھی میری ہڈیوں میں موجود ہے........ اس کے لئے کوئی پین کلر (درد مٹانے والی گولی) نہیں ہے........ سوائے تقویٰ اور توکل کے........ سوائے اللہ پاک کی بندگی کے........ کتنا بڑا حادثہ ہے........ جو ہر مرد وعورت پر آنے والا ہے........ اور کتنی بڑی غفلت ہے کہ سب سے بڑے حادثے کا ہم نے کبھی تذکرہ نہیں کیا کہ موت کے لئے کیا کیا جائے........ قبر کے لئے کیا کیا جائے........

اس چھوٹے سے گھر کو سجانے کے لئے سارا دن منصوبے بناتے ہیں........ جہاں رہنا ہے اور وہیں سے اٹھنا ہے........ اس کو بھی تو سجانے کے لئے کچھ سوچا جاتا........ کہ وہ گھر بھی ہمارا ہے، وہ دن بھی آنے والا ہے........ بیت الوحشة........ بیت الغربة........ بیت الوحدة........ بیت الدودة........ جو خود کہتی ہے........ قبر میں کیڑوں کا گھر........ میں وحشت کا گھر........ میں تنہائی کا گھر........ میں ظلمت کا گھر........ جب وہ مارنے پہ آتا ہے تو بند کمروں میں موت آ کے لے جاتی ہے........

خواب گاہوں سے موت اٹھا کے لے جاتی ہے........ اور حفاظتی پہروں میں موت اچک لیتی ہے........ کبھی موت کا بھی کسی نے راستہ روکا ہے........

حجاج بن یوسف نے کہا سعید بن جبیرؒ سے........ ابھی تیرا سر اڑانے لگا ہوں........ کہنے لگے........ تجھے اگر موت کا مالک سمجھتا تو تجھے ہی معبود بنا لیتا........ میرا رب فیصلہ کر کے فارغ ہو چکا ہے کہ مجھے کب مرنا ہے........

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک بستی پر گزر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایک بستی سے گزر ہوا........ دیکھا تو سب برباد ہوئے پڑے تھے........ آپ نے فرمایا کہ ان پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا کوڑا برسا ہے........

فصب علیهم ربک سوط عذاب........ ان ربک لبا لمرصاد........

تیرے رَب کے عذاب کا کوڑا برسا ہے........

میرے بھائیو!

آج کے کفر پر اللہ تعالیٰ کے عذاب کا کوڑا کیوں نہیں برس رہا کہ آج کھرا اسلام دنیا میں کوئی

نہیں ہے..... آج کھرے کلمے والے کوئی نہیں ہیں..... جس زمانے میں..... جس وقت میں..... ماضی میں..... مستقبل میں..... حال میں..... جب بھی یہ کلمے والے..... حقیقت والا کلمہ سیکھ لیں گے تو اللہ تعالیٰ کے عذاب کا کوڑا بڑی سے بڑی مادی طاقت پر برسے گا..... چاہے وہ ایٹم کی طاقت ہو..... چاہے وہ تلوار کی طاقت ہو..... چاہے وہ حکومت کی طاقت ہو..... اللہ تعالیٰ کے عذاب کا کوڑا برسے گا..... جب کلمے والے وجود میں آئیں گے۔

عیسیٰ علیہ السلام فرمانے لگے..... یہ سب اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کی وجہ سے ہلاک ہوئے ہیں..... اور آپ کو پتہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کی آواز پر مردے زندہ ہوتے تھے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مردوں سے سوال جواب

آپ نے ندا کی..... یــا اهــل الـقـريـة..... اے بستی والو! جواب آیا..... لبیک یـا نبی الله..... لبیک اے اللہ کے نبی!..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا..... مـا ذا جـنـايـتـكـم وماذا سبب هلاككم..... تمہارا گناہ کیا تھا اور تمہیں کس سبب سے ہلاک کیا گیا؟ آواز آئی..... حـب الدنيا و محبة **الطواغيت**..... ہمارے دو کام تھے..... جس کی وجہ سے ہم ہلاک ہوئے..... ایک تو دنیا سے محبت تھی..... ایک **طواغیت** کے ساتھ محبت تھی..... حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا..... **طواغیت** کی صحبت سے کیا مطلب ہے؟ آواز آئی..... برے لوگوں کا ساتھ دیتے تھے..... بروں کی صحبت میں بیٹھتے تھے..... پوچھا دنیا کی محبت سے کیا مطلب ہے؟ آواز آئی..... دنیا سے محبت اس طرح تھی..... کـأم لـولـدهـا..... جیسے ماں اپنے بچے سے محبت کرتی ہے..... جب دنیا آتی تھی تو خوش ہوتے تھے..... جب دنیا ہاتھ سے نکل جاتی تھی تو ہم غمگین ہوجاتے تھے..... حلال..... حرام کا خیال کئے بغیر دنیا کماتے تھے..... اور جائز ناجائز کی پرواہ کئے بغیر دنیا میں خرچ کرتے تھے..... کمائی میں حلال حرام کو نہیں دیکھتے تھے..... اور خرچ کرنے میں بھی جائز ناجائز کو نہیں دیکھتے تھے..... اس پر ہماری پکڑ ہوئی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا...... پھر تمہارے ساتھ کیا ہوا؟ آواز آئی......

بتنا بالعافیة...... واصبحنا فی الھاویہ.

''رات کو اپنے گھروں میں سوئے مگر جب صبح ہوئی تو ہم سب کے سب ہاویہ میں پہنچ چکے تھے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا...... وما ھاویہ...... یہ ہاویہ کیا ہے؟

آواز آئی...... سجین...... یہ سجین ہے۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے پوچھا...... وما سجین...... یہ سجین کیا ہے؟

آواز آئی...... کل جمرة منھا مثل اطباق الدنیا کلھا...... ودفنت اروا حنا فیھا......

''اے اللہ کے نبی!...... سجین وہ قیدخانہ ہے...... جس کا ایک ایک انگارہ ساتوں زمینوں کے برابر بڑا ہے...... اور ہماری ارواح کو اس میں دفن کر دیا گیا ہے۔''

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا...... تم ہی ایک بول رہے ہو...... دوسرے کیوں نہیں بولتے؟

آواز آئی ''اے اللہ کے نبی! تمام لوگوں کو آگ کی لگامیں چڑھی ہوئی ہیں وہ نہیں بول سکتے...... میرے منہ میں لگام نہیں ہے...... میں اس لئے بول رہا ہوں۔''

فرمایا، تو کیوں بچا ہوا ہے؟

''کہنے لگا، میں ہاویہ کے کنارے پر بیٹھا ہوں اور میرے منہ پر لگام بھی نہیں ہے...... وجہ اس کی یہ ہے کہ میں ان کے ساتھ رہتا تھا لیکن ان جیسے کام نہیں کرتا تھا...... ان کے ساتھ رہنے کی وجہ سے میں بھی پکڑا گیا...... اب میں کنارے پر بیٹھا ہوں لیکن لگام نہیں چڑھی...... پتہ نہیں نیچے گرتا ہوں یا اللہ اپنے کرم سے مجھے بچاتا ہے...... مجھے اس کی خبر نہیں ہے۔''

کیا موت کو بھول گئے؟ جہنم کو بھول گئے؟

اللہ کے واسطے میری فریاد سنو!

کہاں جارہے ہو؟...... کیا کررہے ہو؟...... ادھر منزل نہیں ہے۔ یہ راستہ خوفناک صحرا کی طرف جاتا ہے...... خوفناک غاروں کی طرف جاتا ہے۔

بھائیو!

اندھوں کے حوالے مت کرو...... اپنے آپ کو اس بینا کے حوالے کر...... جو زمین پر بیٹھ کر عرش کی تحریر پڑھتا ہے...... جنت کو دیکھتا ہے...... جہنم کو دیکھتا ہے...... اس کا درد دیکھو...... اس کا رونا دیکھو......

محمود غزنویؒ...... ویران کھنڈروں سے عبرت پکڑ

محمود غزنویؒ دنیا کا نمبر دو فاتح ہے...... فاتح اول...... چنگیز خان ہے...... جس نے سب سے زیادہ دنیا فتح کی...... اس کے بعد محمود غزنویؒ ہے...... جس نے دنیا میں سب سے زیادہ فتوحات کیں...... اس کے بعد تیمور لنگ ہے۔ محمود غزنوی نے محل بنایا...... بڑا عالیشان...... اس شہر کا تاجر چند کروڑ، چند ارب کے دائرے میں ہی گھوم رہا ہوگا...... وہ محمود غزنویؒ ہے جس کے سامنے دنیا کے خزانے سمٹ چکے ہیں...... محل بنایا بڑا خوبصورت...... بڑا عالیشان...... ابھی شہزادہ تھا...... باپ زندہ تھا...... تو باپ کو کہا ابا جان! میں نے گھر بنایا ہے...... ذرا آپ معائنہ تو فرمائیں...... اس کا والد سبکتگین بہت نیک سپاہی تھا...... اللہ تعالیٰ نے بادشاہ بنادیا...... اوقات یاد تھی...... آیا محل حسین...... حسن و جمال...... نقش و نگار کا نمونہ...... لیکن ایک لفظ نہیں کہا کہ کیسا خوبصورت ہے...... کیسا عالیشان ہے...... محمود غزنویؒ دل ہی دل میں بڑے غصے میں تھا...... میرا باپ کیسا بے ذوق ہے...... ایک لفظ بھی داد نہیں دی کہ ہاں بھی بڑا اچھا ہے...... خاموش جب باہر نکلنے لگے تو اپنے خنجر کو نکالا، دیوار پر ایسے زور سے مارا کہ دیوار پر جو نقش و نگار تھے وہ سارے ٹوٹ گئے...... کہنے لگا...... بیٹا! تو نے ایسی چیز پر محنت کی

ہے جو خنجر کی ایک نوک برداشت نہیں کرسکتی ...... تجھے مٹی اور گارے کو خوبصورت بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے پیدا نہیں کیا ...... اس دل کو بنانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے تجھے پیدا کیا ہے۔

بارہ (12) ملکوں کا بادشاہ مگر موت نے اسے بھی نہ چھوڑا

واثق باللہ ایسا جابر بادشاہ تھا ...... اس کی آنکھوں میں آنکھ ڈال کے کوئی بات نہیں کرسکتا تھا ...... ایسا قہر برستا تھا ...... اس کی آنکھوں سے اور جو موت نے جھٹکا دیا ...... سکرات کا جھٹکا لگا تو ایک دم ہاتھ آسمان کو اٹھے ......

یا من لا یزال ملکہ ارحم من زال ملکہ

اے وہ ذات! جس کے ملک کو زوال نہیں ...... اس پر رحم کھا جس کا ملک زائل ہو گیا ...... اور ہاں جن آنکھوں میں کوئی آنکھیں ڈال کے نہیں دیکھ سکتا تھا ...... مرنے کے بعد جو انہوں نے سر پر چادر ڈالی تو تھوڑی دیر بعد اس کی حرکت محسوس ہوئی ...... چادر کے نیچے، چہرے کے مقام پر ...... یہ کیا؟ کیسی حرکت ہے؟ چادر اٹھا کے دیکھا تو ایک موٹا چوہا اس کی دونوں آنکھیں کھا چکا تھا ...... عباسی محل میں چوہے آ جائیں ...... جس کے محل میں 38 ہزار پردے لٹکے ہوئے تھے ...... جن میں سونے کا پانی چڑھا ہوا تھا ...... اور ہیرے وہاں ایسے لٹکائے جاتے تھے جیسے انگور کے گچھے لٹکائے جاتے ہیں ...... وہاں تو چیونٹی کا گزر بھی مشکل سے ہوتا تھا ...... یہ چوہا کہاں سے آ گیا؟ اور اس کی خواب گاہ میں ...... یہ کہاں سے آیا ہے؟ یہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے ...... جو یہ بتانے کے لئے آیا ہے کہ ...... جن آنکھوں سے یہ قہر برستا تھا ...... تم سب دیکھ لو کہ سب سے پہلے انہی آنکھوں کو چوہے کے سپرد کر دیا اور آگے جو قبر میں ہونے والا ہے وہ اگلی کہانی ہے ...... اس کے علاوہ ہے ...... کہ آگے اس کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔

دلوں کی سختی کب دور ہوگی

کوئی نہیں جانا چاہتا ......

یک دم ...... ایک دم ادھر سے موت شکار کرتی ہے

ادھر سے اٹھا کے لے جاتی ہے......

ادھر سے اٹھا کے لے جاتی ہے......

اب تو ہمارا جی لگ چکا ہے...... اب ہم جانا نہیں چاہتے......

پہلے ہم آنا نہیں چاہتے تھے...... چاہت کیا؟ پہلے ہم تھے ہی نہیں...... ہم آئے......

اب ہم جانا نہیں چاہتے...... اور پھر دائیں...... بائیں...... چاروں طرف سے ہے......

تــــروعـــنـــی الـــجـــنـــائـــز کـــل یـــوم
ویـــحـــزنـــنـــی بـــکـــاهـــن احـــاطـــی

چاروں طرف سے رونے والیوں کی آوازیں...... وہ دل کو ہلاتی ہیں...... کبھی ہلایا کرتی تھیں...... اب تو گھر میں موت ہو تو کسی کا دل نہیں ہلتا...... ایسے پتھر ہو گئے...... قبرستان میں ٹیلی فون پہ سودے کر رہے ہوتے ہیں...... قبرستان میں...... قبرستان کے اندر ٹیلی فون پر سودے کر رہے ہیں...... ایسی دلوں پر آ گئی سختی...... اور ساتھی کو دفن ہوتا دیکھ کر بھی موت یاد نہیں......

جتنی بھی عیاشیاں کرلو مگر موت ضرور آئے گی

سلیمان بن عبدالملک بڑا خوبصورت تھا...... وہ ایک وقت میں چار نکاح کرتا تھا...... چار دن کے بعد چاروں کو طلاق دے کر چار اور کرتا تھا...... پھر ان کو طلاق دے کر چار اور کرتا تھا...... باندیاں الگ تھیں...... لیکن 35 سال کی عمر میں مر گیا...... چالیس سال بھی پورے نہیں کیئے...... دنیا میں کتنی عیاشی کی...... اس کے مقابل عمر بن عبدالعزیزؒ ہیں...... 41 سال ان کے بھی پورے نہیں ہوئے...... لیکن اس نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا شروع کر دیا...... اب دیکھئے کہ جب سلیمان کو قبر میں رکھنے لگے تو اس کا جسم ہلنے لگا...... تو اس کے بیٹے ایوب نے کہا...... میرا باپ زندہ ہے...... حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے کہا...... عــجــل الـلّــه

بالعقوبۃ...... بیٹا! تیرا باپ زندہ نہیں ہے...... عذاب جلدی شروع ہوگیا ہے...... جلدی دفن کرو۔ حالانکہ ظاہری طور پر سلیمان بن عبدالملک بنوامیہ کے خوبصورت شہزادوں میں سے تھا...... عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں...... کہ میں نے اس کو قبر میں اتارا اور چہرے سے کپڑے کو ہٹا کر دیکھا تو چہرہ قبلہ سے ہٹ کر دوسری طرف پڑا تھا...... اور رنگ کالا سیاہ ہوگیا تھا۔

یحیٰ بن اکثمؒ کی قابل رشک موت

یحیٰ بن اکثمؒ کا انتقال ہوا...... محدث ہیں...... خواب میں ملے...... پوچھا کیا ہوا؟...... کہا، اللہ تعالیٰ نے پوچھا او بدکار بوڑھے! تو نے یہ کیا...... تو نے یہ کیا...... آگے میں نے کہا...... اے اللہ! میں نے تیرے بارے میں یہ حدیث سنی...... علم کی شان دیکھو اللہ تعالیٰ کے سامنے بھی حدیث بیان ہو رہی ہے......

حضرت عائشہؓ نے بتایا...... انہیں حضورِ اکرم ﷺ نے بتایا...... انہیں جبرائیل علیہ السلام نے بتایا...... جبرائیل علیہ السلام کو یا اللہ آپ نے بتایا کہ:

''جب کوئی مسلمان بوڑھا ہو جاتا ہے تو عذاب دیتے شرماتا ہوں...... اور میں اسلام میں بوڑھا ہوا ہوں...... تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس پر معاف کر دیا...... اس امت کو عزت بخشی...... کیونکہ یہ گھروں کو چھوڑ کر نکلتے ہیں۔......''

صحابہؓ کی قبریں بنتی گئیں اور دین پھیلتا گیا

ایک صحابیؓ کی قبر پر ہماری جماعت گئی تو ان کی قبر کے اوپر حدیث لکھی ہوئی تھی کہ جب ان کی شہادت کی خبر مدینہ منورہ پہنچی تو حضورِ اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لے گئے...... تو ان کی چھوٹی بچی...... آپؐ سے لپٹ کر رونے لگی...... تو آپؐ بھی رونے لگے...... سعد ابن عبادہ نے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ! یہ کیسا رونا ہے؟...... تو آپؐ نے فرمایا، یہ رونا ایک حبیب کا حبیب کے لئے ہے...... آپؐ نے زیدؓ کو بیٹا بنایا ہوا تھا...... فرمایا، اللہ کے راستے میں نکلتے ہوئے وہ چھوٹا

بچہ چھوڑ کر گئے تھے۔

آج توبہ کر کے اٹھو.......... حضرت محمد ﷺ کی مبارک زندگی کو سینے سے لگا کے اٹھو.......... اس کو سیکھنے کے لئے وقت دو.......... اس کو سیکھنے کے لئے پھرو۔

21 آدمیوں کو نبی ﷺ کا نام ہی معلوم نہ تھا

اور ہمارا نبی (ﷺ) آخری ہے.......... اس کے بعد کوئی نبی نہیں.......... آپ ﷺ کا پیغام ساری دنیا کے انسانوں تک پہنچانا ہم پر فرض ہے.......... جب فرائض مٹ جائیں تو تبلیغ فرض ہو جاتی ہے.......... جب فرائض مٹ رہے ہوں تو تبلیغ فرض ہوتی ہے..........

ارے! میں تمہیں کیا بتاؤں.......... کسی گاؤں کا قصہ نہیں سنا رہا.......... ملتان اپنے ضلع کا ایک قصہ سنا رہا ہوں.......... نویں شہر کی بھرپور آبادی میں فٹ پاتھ پر کھڑے ہو کر ہمارے ایک ساتھی نے اکیس آدمیوں سے پوچھا، بھائی ہمارے نبی ﷺ کا نام کیا ہے؟ انیس نے کہا..........

سائیں میں کوں پتہ کائیں نیں (مجھے پتہ نہیں..........)

صرف دو آدمیوں نے بتایا.......... محمد ﷺ۔

جو جانتے ہیں.......... ان کا گھر میں بیٹھنا آج جرم عظیم ہے.......... اس کی معافی نہیں ہے۔

میں نے خود ایک گاؤں میں بیس لڑکوں سے پوچھا.......... ہمارے نبی ﷺ کا نام کیا ہے؟

کہا.......... جی پتہ کوئی نہیں.......... پتہ کوئی نہیں۔

میرے بھائیو!

اللہ تعالیٰ کے واسطے! اس پیغام حق کو لے کر پھرو۔

قوم نوح کی ہلاکت

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے.......... ایک قوم تم سے پہلے آئی.......... نوح علیہ السلام کی.......... جنہوں نے زمین کو کفر سے بھر دیا.......... وہ میرے نبی سے کہنے لگے..........

فاتنا بما تعدنا ان کنت من الصادقین.........

وہ عذاب لاؤ جس سے تم ہمیں ڈراتے تھے......... اور وہ عذاب لاؤ......... جس کا تم نے وعدہ کیا ہوا ہے۔ پھر ہمارا دن آیا.........

ففتحنا ابواب السماء......... بماء منھمر وفجرنا الارض عیونا فالتقی الماء......... علی امر قد قدر......... فجرنا الارض عیون.........

''ہم نے پوری زمین کو چشمہ بنا دیا......... روئیں روئیں سے پانی ابلنے لگا اور آسمان سے پانی گرا......... زمین سے پانی نکلا......... اور ساری کائنات میں وہ پانی پھیلا۔''

اپنے ہی پیشاب میں ڈوب گئے

ایک تفسیر میں......... میں نے پڑھا......... کہ اگر اللہ تعالیٰ اس دن کسی پہ رحم کرتا......... تو ایک عورت پر رحم کرتا......... جو بچے کو لے کر بھاگ رہی تھی کہ کوئی جائے پناہ ملے......... اور میں بچ جاؤں......... اور وہ بھاگتے بھاگتے......... ایک اونچے پہاڑ پر چڑھی......... جس سے اونچا پہاڑ کوئی نہیں تھا......... پیچھے سے پانی آیا اس نے پہاڑ کو جو ڈبویا......... پھر اس کے پاؤں پر چڑھا......... پھر اس کے سینے پر آیا......... پھر اس نے بچے کو اوپر کر لیا......... پھر اس کی گردن تک آیا......... تو اس نے بچے کو یوں اپنے سر سے اوپر کر لیا......... شاید بچہ بچ جائے......... پر پانی کی موج نے......... نہ بچے چھوڑے......... نہ بڑے چھوڑے......... سب کو برابر کر دیا......... یہاں تک کہ نوح علیہ السلام کے اپنے بیٹے کو اللہ تعالیٰ نے ان کے سامنے غرق کر دیا.........

وحال بینھما الموج فکان من المغرقین.........

تین آدمی ایک غار میں چھپ گئے......... اور اوپر سے پتھر رکھ لیا......... کہ یہاں پانی نہیں آئے گا......... چاروں طرف جو پانی کا تماشا دیکھا......... تو اندر بیٹھ گئے......... تھوڑی دیر بعد تینوں کو تیز پیشاب آیا......... اور بے قرار ہو کر پیشاب کرنے بیٹھے......... اللہ تعالیٰ نے پیشاب جاری کر دیا......... اور وہ پیشاب کرتے کرتے......... اپنے ہی پیشاب میں غرق ہو کے مر گئے......... جو

کام قوم نوح کرتی تھی، وہ آج ہو رہے ہیں .... ساری دنیا میں ہو رہے ہیں ....

قومِ عاد کی ہلاکت

قوم عاد بڑی طاقتور، یہاں تک کہ للکارنے لگے .... من اشد مناقوۃ .... کوئی ہے ہم سے بڑا طاقتور تو لاؤ نا .... ہمیں کس سے ڈراتے ہو؟ .... ان نقول الا اعتراک بعض الھتنا بسوء .... ہمارے خداؤں نے تیری عقل خراب کر دی ہے .... ہم سے بڑا کوئی طاقتور نہیں ہے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اولم یروا ان اللہ الذی خلقھم ھو اشد منھم قوۃ ....

"اے ہود! انہیں بتاؤ جس نے تمہیں پیدا کیا ہے وہ تم سے زیادہ طاقتور ہے۔ ...."

تو جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے وہ حجت پوری ہوئی .... اور وہ اپنے تکبر میں بڑھتے رہے .... نافرمانی میں بڑھتے رہے .... تو اللہ تعالیٰ نے عذاب کا دروازہ کھولا .... قحط آ گیا .... انسان ایسے بھوکے .... اور وہ انسان ہماری طرح تو نہیں تھے .... بلکہ چالیس ہاتھ قد ہوتا تھا .... تیس ہاتھ قد ہوتا تھا .... آٹھ سو سال .... نو سو سال عمر ہوتی تھی .... نہ بوڑھے ہوتے تھے .... نہ بیمار ہوتے تھے .... نہ دانت ٹوٹیں، نہ کمزور ہوں .... جوان تندرست و توانا .... صرف موت آتی تھی .... اس کے علاوہ انہیں کچھ نہیں ہوتا تھا ....

اب ان کو بھوک بھی زیادہ لگی .... اور وہ اپنی ضرورتوں کا غلہ بھی کھا گئے .... حلال بھی کھا گئے .... حرام بھی کھا گئے .... پھر کتے بھی کھا گئے .... بلے بھی کھا گئے .... چوہے بھی کھا گئے .... جو چیز ہاتھ میں آئی .... سانپ بھی کھا گئے .... ہر چیز کھا گئے .... پر نہ بارش کا قطرہ گرا نہ زمین کا دانہ پھوٹا .... یہاں تک کہ درخت توڑ توڑ کے ان کے پتے بھی چبا گئے .... قحط دور نہ ہوا۔

تو پھر انہوں نے ایک وفد بیت اللہ بھیجا .... کہ ہمیں بارش دو .... تو جب مصیبت آئی تھی اوپر والے کو پکارتے تھے .... جب وہ کام کر دیتا تھا .... پھر سرکش ہو جاتے

تھے .... پھر انہیں پتھروں کو پوجتے تھے .... تو اللہ تعالیٰ نے تین بادل سامنے کئے .... آواز آئی .... ان میں سے ایک کا انتخاب کرو .... ایک سفید .... ایک سرخ .... ایک کالا ....

تو آپس میں کہنے لگے .... سفید تو خالی ہوتا ہے .... سرخ میں ہوا ہوتی ہے .... کالے میں پانی ہوتا ہے .... انہوں نے کہا .... یہ کالا بادل چاہئے ....

آواز آئی کہ پہنچے گا .... یہ واپس پہنچے .... انہوں نے کہا بارش ہوگی .... تو پھر جب ساری قوم اکٹھی ہوئی .... تو اللہ تعالیٰ نے وہ بادل بھیجا ....

فلما راؤہ عارضا مستقبل اودیتھم.

وہ بادل آیا کالا، کہنے لگے **هذا عارض ممطرنا** وہ دیکھو آئی بارش۔ اللہ تعالیٰ نے کہا .... بل ھو اما استعجلتم بہ .... یہ بارش نہیں ہے .... یہ وہ عذاب ہے جو تم ہود سے کہتے تھے .... کون ہے؟ .... ہم سے بڑا .... جو ہمیں کچھ کرے؟ .... اب تیار ہو جاؤ ....

ریح فیھا عذاب الیم .... تدمر کل شئی بامر ربھا ....

اب دیکھو .... کیسے تمہارا رب تمہیں اڑاتا ہے .... ان کے گھروں کو ہوا نے اڑا دیا .... ان کو ہوا نے اڑا دیا .... ساٹھ ساٹھ ہاتھ اونچے قد کے لوگ .... اور تنکے کی طرح .... ہوا میں اڑ رہے تھے .... ان کے سروں کو آپس میں ہوا ٹکرا رہی تھی .... وہ گھومتے تھے .... سر ٹکراتے تھے .... گھومتے تھے .... سر ٹکراتے تھے .... بعض لوگ بھاگ کے .... غاروں میں چھپ گئے .... تو ہوا کا بگولہ ایسے زوردار طریقے کے ساتھ غار کے اندر جاتا .... اور پھر ایک دھما کے ساتھ ان کو باہر نکالتا، پھر ان کو ہوا میں اچھال دیتا .... گیند کی طرح .... پھر ان کے سر آپس میں ٹکراتے ....

ان کی کھوپڑیاں پھٹ گئیں .... اور ان کے بھیجے ان کے چہروں پہ نکل آئے .... اور پھر اللہ تعالیٰ نے الٹا کے ان کو زمین پر مارا .... سر الگ ہو گیا .... دھڑ الگ ہو گیا ....

پھر اللہ تعالیٰ نے للکار کے پوچھا .... فھل تری لھم من باقیہ .... کوئی ہے باقی

تو دکھاؤ......... کہ اس کا بھی صفایا کر دوں......... کوئی نظر نہ آیا......... سب کو اللہ تعالیٰ نے مٹا دیا......... جو کام قومِ عاد کرتی تھی......... وہ کام آج فیصل آباد میں ہو رہے ہیں.........

قوم ثمود کی نافرمانی اور عذاب

پھر قوم ثمود آگئی......... انہوں نے سنا تھا......... کہ عاد کو ہوا نے اڑا دیا تھا......... تو انہوں نے پہاڑ کے اندر گھر بنا لئے......... کہ اندر کون ہمیں کچھ کہے گا......... اندر تو ہوا جا ہی نہیں سکتی......... جائے گی بھی تو کہاں تک اندر جائے گی......... نافرمانی نہیں چھوڑی......... اکیلے کام کو چل پڑے......... تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہوا نہیں بھیجی......... ایک فرشتہ آیا......... مکروا مکرا......... انہوں نے......... مکر کیا......... ومکرنا مکرا......... ہم نے ان کے مکر کو توڑ دیا......... فانظر کیف کان عاقبۃ مکرھم......... آج ان کا انجام دیکھو......... انا دمرنھم وقومھم اجمعین......... فتلک بیوتھم خاویۃ بما ظلموا......... ان فی ذالک لا یۃ لقوم یعلمون......... وانجینا الذین امنوا وکانوا یتقون......... اللہ تعالیٰ نے کہا......... کہ دیکھو......... ایک فرشتہ آیا......... اس نے چیخ ماری......... اور ان کے کلیجے پھٹ گئے......... چہرے نیلے اور......... کالے ہو گئے......... اور ساری قوم کو اللہ تعالیٰ نے آن کی آن میں ہلاک کر دیا.........

قومِ شعیب کا دہشت ناک انجام

پھر اس پر قوم شعیبؑ کا اللہ تعالیٰ نے قصہ سنایا......... یہ تاجر قوم تھی......... فیصل آباد کے بازاروں میں جو ناپ تول میں کمی ہے......... وہ وہاں ہو رہی تھی......... جو جھوٹ ہے......... وہ وہاں چل رہا تھا......... اور دیکھا نہ دنیا یہ وہاں چل رہا تھا......... تو میں زیادہ ناپنے میں زیادہ یہ سارا کام جو کچھ ہو رہا ہے......... وہ وہاں ہوا......... اور بڑھتا گیا......... اور ساری دنیا کی تجارت انہوں نے اپنے قبضے میں کر لی......... اور شعیب علیہ السلام نے کہا......... کہ بھائی اس سے باز آ جاؤ......... اوفوا الکیل......... وزنوا بالقسطاس المستقیم......... صحیح تولو......... ناپ

حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی قوم سے فرمایا ناپ تول میں کمی نہ کرو... جواب آیا...

اے شعیب! تو مسجد میں بیٹھ جا...... ہمارے کاروبار میں دخل نہ دے...... یہ تیری نمازیں...... ہمیں کہتی ہیں...... کہ ہم باپ دادا کا طریقہ چھوڑ دیں...... اور ہم اپنے کاروبار تیرے طریقے پر کریں...... تو ہم تو تیرے ہو جائیں......

اگر کسی سے آپ کہیں کہ بھئی دیانت سے تجارت کرو...... تو کہے گا کہ مجھ سے تو بجلی کا بل بھی ادا نہیں ہو سکتا...... میں روٹی کہاں سے کھاؤں گا...... میں نے ایک تیل والے سے کہا...... تم ملاوٹ کیوں کرتے؟...... اس نے کہا کہ اگر ملاوٹ کریں تو ایک ڈرم کے پیچھے ہیں پانچ سو روپے اور پانچ سو روپے میں تو کتنے دن گزر جاتے ہیں...... تو قومِ شعیب نے کہا:

......اصلاتک تامرک ان نترک ما یعبد اباؤنا او ان نفعل فی اموالنا ما نشاء......

اے شعیب! اپنے گھر بیٹھ جا...... ہمیں تیری تبلیغ نہیں چاہئے...... ہمیں اپنا کاروبار کرنے دے۔

اللہ تعالیٰ کے تین عذاب

تو اللہ تعالیٰ نے اس قوم پر تین عذاب مارے...... جو پہلی کافر قومیں تھیں...... ان پر ایک عذاب آیا...... یہ کافر ہونے کے ساتھ بددیانت بھی تھے...... لوگوں کا حق بھی لوٹتے تھے...... اللہ تعالیٰ نے ان پر تین عذاب مارے......

اخذتھم الرجفۃ...... زلزلہ......

اخذالذین ظلموا الصیحۃ...... چیخ......

اخذھم عذاب یوم الظلۃ...... انگاروں کی بارش......

ہماری جماعت شعیب علیہ السلام کے علاقے میں گئی ہے۔ وہ اتنا ٹھنڈا علاقہ ہے کہ جب ہم وہاں سے گزرے تو وہاں تقریباً تین تین فٹ برف پڑی ہوئی تھی، ایسا ٹھنڈا علاقہ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ایک گرم ہوا بھیجی...... وہ جھلس گئے...... تڑپ گئے...... آبلے پڑ

گئے.........

تو اس کے بعد ایک دم ہوا ٹھنڈی ہوئی......... تو سارے بھاگ کے باہر آئے
کہ شکر ہے ٹھنڈی ہوا آئی......... اوپر سے بادل آیا......... کہا شکر ہے بادل آیا.........
اس کے ساتھ ہی زمین میں زلزلہ آنا شروع ہوا......... اور اس کے اوپر فرشتے کی چیخ آئی۔
اور اوپر وہ بادل کالا ایک دم سرخ ہو گیا......... پھر اس میں سے ایک دم بڑے بڑے انگارے برسے اور ساری شعیب علیہ السلام کی قوم کو......... اور مدین کی منڈی کو اللہ تعالیٰ نے جلا کر راکھ کر دیا.........

اگر یہ بازاروں والے توبہ نہیں کریں گے......... تو مجھے ڈر ہے کہ کہیں ان منڈیوں پر بھی وہ انگارے نہ برس جائیں جو مدین کی قوم پہ برسے تھے......... اللہ تعالیٰ کی کسی سے رشتے داری کوئی نہیں ہے.........۔

اللہ تعالیٰ کے لئے حسن کو ٹھکرا دیا
حسن کو چھوڑا تمغہ یوسف مل گیا

حضرت ربیع ابن خفیمؒ ایک بڑے بزرگ گزرے ہیں......... کچھ لوگ ان سے حسد کرنے لگے......... ایک فاحشہ عورت تھی......... بڑی خوبصورت اور حسن و جمال والی......... اسے انہوں نے ہزار درہم دے کر کہا......... کہ تو ربیع کو گمراہی پر لے آ......... اور سب سے بڑا فتنہ تو اسی وقت شروع ہوتا ہے......... جب مرد اور عورت کا آزادانہ اختلاط ہوتا ہے......... ہزار درہم مال آدمی کو اندھا کر دیتا ہے......... جیسے آج ہم اندھے ہو چکے ہیں......... اس عورت نے لبست باحسن ما عندها ما قدرت......... جو سب سے عمدہ لباس تھا وہ پہنا......... اور سب سے عمدہ خوشبو لگائی......... اور سب سے اعلیٰ بناؤ سنگھار کے ساتھ اپنے آپ کو سجایا

وہ رات کو نماز پڑھ کر جب مسجد سے نکلے......... فبرزت له وهي سافرة......... ایک دم ان کے سامنے چہرہ کھولے بڑے انداز سے چلتی ہوئی آئی......... جب حضرت ربیع کی نظر

پڑی تو فوراً چہرہ جھکالیا ...... اور فرمایا اے بہن! جس حسن پر تجھے ناز ہے اور جس حسن پر تو مجھے بہکانے آئی ہے ...... تو اس دن کو یاد کر ...... کیف بک لــــو حــلــــت بک الحمۃ ...... وہ دن یاد کر جب اللہ تعالیٰ تجھے کوئی بیماری ڈال دے ...... اور تیرے چہرے کی رونق چھین لے ...... اور تو ہڈیوں کا ڈھانچہ بن جائے ...... تو تیرا حسن کہاں جائے گا؟

...... کیف بک لو بک الحمۃ ...... تیرا کیا حال ہوگا؟

جب تجھے قبر کے گڑھے میں ڈالا جائے گا ......

اور تیرے اسی خوبصورت چمکتے دمکتے چہرے پر ......

جس پر آج تجھے ناز ہے ......

اس پر قبر کے کیڑے چل رہے ہوں گے ......

اور وہ تیری آنکھوں کو کھا جائیں گے ......

اور تیرے بالوں کو نوچ لیں گے ......

اور تیری ہڈیوں کو تیرے گوشت سے الگ کر دیں گے ......

اور تو ایک ڈھانچہ پڑی ہوگی ......

اور تو وہ دن یاد کر جب تجھے قبر میں منکر نکیر اٹھا کے بٹھائیں گے ......

اور تجھ سے سوال کریں گے ......

تو بتا آج تو کس حسن پہ ناز کرتی ہے؟ ......

جو کل کو کیڑوں کا شکار ہونے والا ہے ......

انہوں نے ایسے درد سے اس عورت سے بات کی ......

کہ وہ بے ہوش ہو کے زمین پر گر گئی ......

جب اسے ہوش آیا تو اس نے ایسی توبہ کی ...... کہ اپنے وقت کی بہت بڑی ولیہ، عابدہ اور زاہدہ بنی ...... اس کے پاس دعائیں کروانے کے لئے لوگ آتے تھے ......

تو روٹھتا رہے گا میں مناتا رہوں گا

.......تعرض عنی و انا مقبل الیک.......تو مجھ سے روٹھ جاتا ہے میں پھر بھی تیرا پیچھا کرتا ہوں.......کہ میری طرف آ جا.......

حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مہمان آیا.......تھا کافر.......انہوں نے پوچھا، مسلمان ہو.......کہا نہیں.......کہا، میں کافر کو روٹی نہیں کھلاتا.......وہ اٹھ کے چلا گیا.......اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا.......کس کے لئے؟ ایک کافر کے لئے.......فرمایا.......

اے ابراہیم! نافرمان تو میرا تھا.......ستر سال سے میں نے تو روٹی بند نہیں کی.......ایک وقت کی تجھے کھلانی پڑی تو تو نے کیوں بند کر دی؟.......جاؤ اس کو واپس بلاؤ اور اس کو روٹی کھلاؤ.......جو رَبّ کافر پہ ایسا مہربان ہو.......تو حضور ﷺ کی امت پر کیسے مہربان نہ ہو گا.......مگر ہم توبہ تو کریں.......مسلمانو! ہم اپنی زندگی سے بہت دور نکل گئے ہیں.......آیئے واپسی کی راہ اختیار کریں اور گزشتہ زندگی سے توبہ کریں.......اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

توبوا الی اللّٰہ جمیعا ایھا المؤمنون.......

''اے ایمان والو! اکٹھے مل کر اللہ کے دربار میں توبہ کرو.......''

دنیا کا عاشق کون؟

عیسیٰ علیہ السلام.......نے خواب میں دیکھا.......ایک گائے تھی اس کا ماتھا پھٹا ہوا اور دم کٹی ہوئی تھی.......عیسیٰ علیہ السلام نے کہا، تم کون ہو؟.......کہا کہ دنیا.......حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا.......تیرا یہ حال کیا ہے؟ تو کہا.......جو میرے عاشق ہیں.......میرے پیچھے بھاگتے ہیں.......انہوں نے دم تو کاٹ دی.......لیکن مجھے قابو نہ کر سکے.......پھر کہا.......یہ ماتھا کیوں پھٹا ہوا ہے؟.......کہا، جو لوگ مجھے چھوڑ کے بھاگتے ہیں.......میں ان کے پیچھے بھاگتی ہوں.......انہوں نے مجھے ٹھوکریں مار مار کر زخمی کر دیا.......میں ان کو قابو نہیں کر سکی۔

آپ نے ندا کی.......یا اھل القریۃ.......کہ اے بستی والو!

حضرت عمرؓ بیت المقدس فتح کرنے کے لئے تشریف لے جارہے ہیں...... کس حال میں؟

جب عمرؓ بیت المقدس پہنچے...... تورات میں ایک ایک چیز لکھی ہوئی تھی...... کہ وہ آئے گا...... اور اونٹ پر سوار ہوگا...... اور اس کے کرتے میں...... چودہ پیوند ہوں گے...... اور یہ شکل ہوگی...... یہ حلیہ ہوگا...... حضرت عمرؓ آئے...... تو پھر انہوں نے کتاب دیکھی...... کہا...... ہاں وہی ہے...... یہ وہی ہے...... پھر انہوں نے کرتے پہ نگاہ لگائی...... وہ کہنے لگے...... اس میں بارہ پیوند ہیں...... دو اور نہیں ہیں...... حضرت عمرؓ نے ایسے بغل اونچی کر دی...... بازو اونچے کر دیئے...... دو پیوند بغلوں میں لگے ہوئے تھے...... یہاں ایک...... یہاں ایک۔

جیسے ہم اپنے ظاہر کو مزین کرنے کی فکر میں رہتے ہیں...... اللہ تعالیٰ کہتا ہے...... میرا بندہ دل کو میرے لئے مزین کرلے...... تو! ہو! دل اللہ تعالیٰ کا عرش ہے......

اس عرش (دل) پہ میرا جلوہ اترتا ہے...... دل کو خوبصورت بنالو...... تو پھر میں اس میں آجاؤں گا...... جو نہ زمین میں آتا ہے...... نہ آسمان میں آتا ہے...... میں اسے اپنا مسکن بنالوں گا...... اور تیرا دل میرا عرش ہے...... زیادہ روشن ہوگا...... عرش سے زیادہ وسیع ہوگا۔

عرش تو اللہ تعالیٰ کی ایک تجلی نہیں سہہ سکتا...... جل کے راکھ ہو جائے...... اور یہ دل...... ساری تجلیاں پی جائے گا...... اس لئے کہا...... انا عند المنکسرة قلوبهم...... ٹوٹے دل میرے عرش ہیں...... میں ان میں رہتا ہوں...... تو اس دل کو اللہ تعالیٰ کے لئے بنالیں...... یہ دل اللہ تعالیٰ کے لئے فارغ ہو جائے...... وہ خواجہ مجذوب کے شعر پہ ہے

ہر تمنا دل سے رخصت ہو گئی
اب تو آ جا...... اب تو خلوت ہو گئی

ساری دنیا ہی سے وحشت ہو گئی
اب تو آ جا...... اب تو خلوت ہو گئی

پوری ایک نظم ہے...... ان کی اس وزن پر...... حضرت تھانویؒ نے کہا...... اگر میرے پاس لاکھ روپے ہوتے...... تو آپ کو اس ایک شعر پہ انعام دے دیتا...... تو دل کو فارغ کردو...... کہ اے اللہ! اپنا تعلق دے دے۔

رابعہ بصریہؒ سے فرشتوں کا سوال......تمہارا ربّ کون ہے؟

رابعہ بصریؒ کا انتقال ہو گیا...... تو خواب میں اپنی خادمہ کو ملیں...... انہوں نے کہا...... کہ اماں آپ کے ساتھ کیا ہوا؟...... کہا کہ میرے پاس منکر نکیر آئے...... مجھ سے کہنے لگے...... مـن ربک...... تیرا ربّ کون ہے؟...... تو میں نے ان سے کہا...... کہ ساری زندگی جس ربّ کو نہ بھولی...... چار ہاتھ نیچے زمین پر آ کر...... اس کو بھول جاؤں گی؟...... یہ نہیں کہا...... کہ ربی اللہ...... کہا کہ جس ربّ کو ساری زندگی نہیں بھولی...... اس کو چار ہاتھ زمین کے نیچے آ کر...... بھول جاؤں گی...... انہوں نے کہا کہ چھوڑو اس کا کیا حساب لینا......

کہنے لگی...... آپ کی گدڑی کیا ہوئی؟...... گدڑی ہوتی ہے...... ایک لمبا سا جبا...... جو عرب پہنتے ہیں...... ہمارے ہاں اس کا کوئی دستور نہیں...... تو حضرت رابعہؒ نے کہا تھا کہ...... مجھ کو کفن میری گدڑی میں ہی دے دینا...... میرے لئے نیا کپڑا نہ لانا......

لیکن ان کی خادمہ نے دیکھا کہ...... بہت عالی شان پوشاک پہنی ہوئی ہیں...... کہنے لگی کہ...... وہ گدڑی کہاں گئی؟...... کہا کہ اللہ تعالیٰ نے سنبھال کر رکھ دی ہے کہ قیامت کے دن میری نیکیوں میں اس کو بھی تولے گا...... اس کا بھی وزن کرے گا......

تیری سادگی پر رونے کو جی چاہتا ہے

امیر المومنین حضرت عمرؓ...... ملک شام کے گورنر...... حضرت ابوعبیدہؓ سے ملنے

گئے ...... اور خیمے میں ملاقات کی ...... ملاقات کے وقت فرمایا ...... ابوعبیدہؓ تیرے خیمے میں کوئی چراغ نہیں؟ فرمایا ...... امیر المومنین! ...... دنیا میں گزارا ہی تو کرنا ہے ...... دنیا کون سی رہنے کی جگہ ہے ...... گزارہ ہی تو کرنا ہے ...... پھر حضرت عمرؓ نے کہا ...... اپنا کھانا تو کھلاؤ ...... تو ابوعبیدہؓ کہنے لگے ...... میرا کھانا کھاؤ گے تو روؤ گے ...... کہنے لگے ...... نہیں ...... نہیں ...... حالانکہ حضرت عمرؓ کا کھانا مشہور تھا ...... کہ ان کا کھانا ...... کوئی کھا نہیں سکتا تھا ...... اتنا سخت کھانا تھا ...... حضرت ابوعبیدہؓ نے کونے میں سے لکڑی کا پیالہ اٹھایا ...... جس میں روئی پانی میں بھگوائی پڑی تھی ...... خشک روٹی ...... اس پر تھوڑا سا نمک ڈال کر ...... حضرت عمرؓ کے سامنے رکھا ...... حضرت عمرؓ نے لقمہ اٹھایا ...... بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکلے۔

ارے ابوعبیدہؓ! ملک شام کے خزانے فتح ہوئے ...... اور تو نہ بدلا ...... انہوں نے کہا ...... حضور ﷺ سے عہد کر چکا تھا ...... کہ جس حال پر چھوڑ کے جا رہے ہیں ...... اسی حال پہ آپ ﷺ سے ملوں گا ...... جب آپ ﷺ نے فرمایا تھا ...... جس حال پہ چھوڑ کر جا رہا ہوں ...... اسی حال میں تم نے میرے پاس آنا ہے ...... دنیا کے چکر میں نہ آنا ...... اور دنیا کے دھوکے میں نہ آنا ...... مسلمان کے لئے اتنا کافی ہے ...... گزارہ کے لئے اس کے پاس روٹی کھانے کو مل سکے ...... دنیا تو ہے ہی ...... جدائی کا گھر ...... دنیا کے کاروبار ...... اولاد کو ...... ماں باپ سے ...... جدا کر دیتے ہیں ...... دنیا کے دھندے اولاد کو ...... جدا کر دیتے ہیں ...... ہم اکثر دیکھتے ہیں ...... ماں باپ اکیلے ہیں ...... بچہ کمانے کے لئے کسی اور جگہ چلا گیا ...... بچی جوان ہوئی ...... تو کوئی ہندوستان میں بیاہی گئی ...... کوئی کہیں اور دور چلی گئی ...... اب ایک اجنبی کی طرح کئی سالوں بعد ملنا ہوتا ہے ...... دنیا تو ہے ہی سفر کی جگہ۔

میں نے تو دنیا بنانے والے سے نہیں مانگی

ہشام بن عبدالملک شامی خلیفہ طواف کر رہا تھا ...... اس کے ساتھ سالم بن عبداللہ (حضرت عمرؓ کے پوتے) بھی طواف کر رہے تھے ...... تو ہشام نے کہا، سالم کوئی ضرورت ہو تو

بتاؤ.......... میں پوری کردوں .... سالم نے کہا .... اتق اللہ .... اللہ سے ڈرتا نہیں .... میں اللہ کے گھر میں ہوں .... تو پھر بھی مجھے اپنی طرف متوجہ کرتا ہے .... تو ہشام چپ ہو گیا۔ جب باہر نکلے تو کہا، اب تو بتاؤ؟ .... کہنے لگے .... دنیا کی بتاؤں یا آخرت کی بتاؤں؟ .... ہشام نے کہا، دنیا کی بتاؤ؟ .... آخرت کی خواہش تو میں پوری کر ہی نہیں سکتا .... تو فرمانے لگے .... ما سالت من یجعلها و کیف من یملکها؟ دنیا .... تو میں نے دنیا بنانے والے سے نہیں مانگی .... تو تجھ سے کیا مانگوں گا؟

حضرت عمرؒ اور خوفِ خدا

حضرت عمرؒ کی خلافت کا زمانہ ہے .... یہ وہ عمرؒ ہے .... عمر بن عبدالعزیز جب گلی میں گزرتا تھا .... تو اس کی خوشبوؤں کے حلے کی وجہ سے گھروں میں بیٹھے ہوئے لوگوں کو پتہ چلتا تھا .... کہ عمرؒ گلی سے گزر رہا ہے .... ایسا حسن و جمال تھا .... چہرے پر آنکھیں نہیں ٹکتی تھیں .... اور ایسی نخرے والی چال تھی .... جو دیکھتا تھا .... وہ دنگ رہ جاتا تھا .... اور لمبی عباء ہوتی تھی .... کہ گھسٹتی ہوئی جاتی تھی .... ایک دفعہ ایک بزرگ نے راستے میں ٹوک دیا .... اے عمرؒ! دیکھو اپنے ٹخنے پر کپڑا اونچا کرو .... انہوں نے کہا .... اگر جان کی خیر ہے .... تو آئندہ یہ بات مت کہنا .... ورنہ گردن اڑا دی جائے گی .... ایک وقت یہ ہے..........

اور جب آئے خلافت پر .... جو آدمی دنیا کی طلب کرے گا .... اور جو آدمی مال کی طلب کرے گا .... جب اس کے ہاتھ میں مال آئے گا .... تو فرعون بنے گا .... اور جو آدمی اس سے بھاگے گا .... اور جو اس سے جان چھڑائے گا .... اور اس سے پلہ بچائے گا .... پھر جب اس کے پاس مال آئے گا .... تو وہ اس کے ذریعے سے .... جنت کمائے گا۔

سلیمان مرنے لگا .... تو رجاء بن حیوۃ نے کہا .... کوئی ایسا کام کر .... جس سے تیری آخرت بن جائے .... کہا کیا کروں؟ .... کہا، خلافت کے لئے کسی انسان کا انتخاب کر۔ سوچ میں پڑ گیا .... اس کا ارادہ تھا .... بیٹے کو خلیفہ بنانے کا .... کہنے

گا ...... ان شاء اللہ ایسا کام کر جاؤں گا ...... کہ جس میں میرے نفس ...... اور شیطان کا کوئی حصہ نہیں ہوگا ...... کہا لکھو ...... میں عمرؓ کو خلیفہ بناتا ہوں ...... اور اس کو لپیٹا ...... اور ماچس کی ایک ڈبیہ میں ڈالا ...... کہا، جاؤ اس پر لوگوں کی بیعت لو ...... جب رجاء نے بیعت لی ...... تو حضرت عمرؓ دوڑ کر آئے ...... اے رجاء! تجھے اللہ کا واسطہ ...... اگر اس میں میرا نام ہے ...... تو اس کو مٹا دے ...... مجھے خلافت نہیں چاہئے ...... اس نے کہا جاؤ جاؤ ...... میرا سر نہ کھاؤ ...... مجھے نہیں پتہ کس کا نام ہے ...... آگے ہشام ابن عبدالملک ملا ...... اس نے کہا، رجاء! اگر اس میں میرا نام نہیں ...... تو اس میں لکھ دے ...... ایک کہتا ہے ...... میرا نام مٹا دے ...... ایک کہتا ہے ...... میرا نام لکھ دے۔

تین براعظم کا بادشاہ ہے مگر...... کپڑے پھٹے پرانے

جب ڈبیہ پر بیعت لی ...... اور کھولا ...... اس کو کہا، آؤ بھئی ...... اے عمرؓ! اٹھو تجھے خلیفہ بنایا جاتا ہے ...... تو عمرؓ کھڑے نہیں ہو سکے ...... دو آدمیوں نے سہارا دے کر اٹھایا ...... اور لڑکھڑاتے ہوئے ...... منبر پر آئے ...... اور کہا ...... مجھے خلافت نہیں چاہئے ...... تم اپنے فیصلے سے کسی اور کو بنا دو ...... انہوں نے کہا ...... نہیں، امیر المومنین نے کہہ دیا ہے ...... ہشام کی چیخ نکلی ...... ایک شامی نے تلوار نکالی ...... آئندہ تو نے بات کی ...... تو تیری گردن اڑا دوں گا ...... تو امیر المومنین کے حکم کے سامنے آواز نکالتا ہے ...... جب آنے تو یوں کہا ...... اب اس سے آخرت کو کما کے دکھاؤں گا ...... تاکہ ساری دنیا کے انسانوں کو پتہ چل جائے ...... کہ بادشاہت میں بھی آخرت کمائی جا سکتی ہے۔

پھر وہ وقت آیا ...... عید کا دن تھا ...... عید سے ایک دو دن پہلے کی بات ہے ...... اور وہیں چھوٹے چھوٹے بچے رو رہے ہیں ...... کہنے لگے ...... بچے کیوں رو رہے ہیں؟ ...... بیوی نے کہا ...... بچے یہ کہہ رہے ہیں ...... ہمارے سارے دوستوں نے کپڑے بنوائے ہیں ...... عید کے لئے ...... اور ہمارا باپ تو امیر المومنین ہے ...... ہمارے کپڑے پھٹے ہوئے ہیں ...... ہمیں بھی تو کپڑے لے کر دو ...... حضرت عمرؓ نے فرمایا ...... میرے پاس تو پیسے ہی

نہیں ہیں .... میں کہاں سے لے کر دوں؟

وظیفہ لیتے تھے .... بیت المال سے .... جو تمام مسلمانوں کا تھا .... وہ روٹی کا خرچ بڑی مشکل سے پورا ہوا تھا .... تو بیوی نے کہا .... اب کیا کریں؟ .... بچوں کو کیسے سمجھائیں؟ .... خود تو صبر کر سکتے ہیں .... بچے تو نہیں جانتے .... بچوں پر آدمی ایمان کو بیچ دیتا ہے .... اور جب بیچتا ہے تب پھر وہ اولاد باپ کی گستاخ بنتی ہے .... باپ سے کہتی ہے .... تو نے ہمارے لئے کیا کیا ہے؟ .... کیا کمایا ہے؟ .... ہمارے لئے .... چونکہ اس کی جڑوں میں حرام کو ڈالا گیا ہوتا ہے .... اس لئے یہ اب کبھی ماں باپ کی فرمانبردار بن کر نہیں چلے گی۔

یہ ماں کو بھی جوتے مارے گی .... اور باپ کو بھی جوتے مارے گی .... حضرت عمرؓ نے کہا .... میں کہاں سے دوں؟ .... میرے پاس تو پیسے نہیں ہیں .... اس نے کہا کہ کیا کریں؟ .... ان کو کیسے سمجھائیں؟ .... انہوں نے کہا .... تو پھر میں کیسے سمجھاؤں؟ .... بیوی نے کہا .... مجھے ایک ترکیب سمجھ میں آئی ہے .... آپ اپنا وظیفہ ایک ماہ پیشگی لے لیں .... جو مہینہ کا وظیفہ ملتا ہے .... ہمارے بچوں کو کپڑے بن جائیں گے .... ہم صبر کر لیں گے .... انہوں نے کہا .... یہ ٹھیک ہے .... اپنا خادم نہیں .... غلام ہے .... غلام زرخیرد مزاحم .... اسے بلایا .... خزانچی تھا .... ارے میاں مزاحم! ہمیں ایک مہینہ کا وظیفہ پیشگی دے دو .... اور وہ مزاحم فرمانے لگے۔

امیر المومنین! ایک بات عرض کروں .... کیا آپؓ مجھے ضمانت دیتے ہیں؟ .... کہ آپؓ ایک مہینہ تک زندہ رہیں گے .... جو آپ مسلمانوں کا مال لینا چاہتے ہیں؟ .... اگر آپ ایک مہینہ کی ضمانت دے سکتے ہیں .... کہ میں مہینہ زندہ رہوں گا .... تو آپؓ بیت المال سے مجھ سے لے لیں .... اور اگر ضمانت نہیں دے سکتے تو آپؓ کی گردن قیامت کے دن پکڑی جائے گی .... حضرت عمرؓ کی چیخ نکلی .... نہیں .... نہیں۔

کم من مقبل یوما لا یکمله کم من مستقبل لغدلا یدر کهٔ.

حضور ﷺ فرمارہے ہیں:

کم من مقبل یوما لا یکملہٗ.

کتنے ہی ہیں ...... دن دیکھنے والے ...... جوسورج کا غروب ہونا ...... نہیں دیکھ پاتے ...... اور قبروں میں چلے جاتے ہیں ...... وکم من مستقبل لغد لا یدرکہٗ ...... کتنے ہی ہیں ...... جوکل کا انتظار کررہے ہیں ...... اورکل کا سورج نہیں دیکھ پاتے اور قبر میں چلے جاتے ہیں ...... کہا اے بچو! صبر کرو ...... جنت میں جا کر لے لینا ...... میرے پاس اس وقت کوئی چیز نہیں۔

امر کو نہیں توڑا ...... بچے کی خواہش کو توڑ دیا ...... اپنے جذبات کو توڑ دیا ...... اللہ تعالیٰ کے امر کو نہیں توڑا ...... ضرورت کو قربان کردیا ...... امرِ الٰہی کو قربان نہیں۔

گھر میں آئے ...... بیٹیاں منہ پر کپڑا رکھ کر بات کرتی ہیں ...... حضرت عمرؓ کہنے لگے ...... بیٹی کیا بات ہے؟ ...... منہ پر کپڑا کیوں رکھتی ہو؟ ...... فاطمہ نے کہا ...... اے امیرالمومنین! ...... آج تیری بیٹیوں نے کچے پیاز سے روٹی کھائی ہے ...... اس لئے ان کے منہ سے بدبو آرہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کی چاہت پر زندگی گزارنے کا انعام

ہاں وہ امیرالمومنین ...... جس کا امر تین براعظم پر چلتا ہو ...... اور اربوں مخلوقات اس کے سامنے گردن جھکائی کھڑی ہوں ...... دمشق سے لے کر مصر تک ...... دمشق سے لے کر چاڈ تک ...... دمشق سے لے کر اندلس تک ...... پرتگال اور فرانس تک ...... جس کا امر چل رہا ہو ...... اس کی بیٹی کچے پیاز سے روٹی کھا رہی ہے ...... آج ہمارے تو چھابڑی والے کی بیٹی کچے پیاز نہیں کھاتی ...... اور اتنے بڑے بااقتدار کی بیٹیاں پیاز سے روٹیاں کھاتی ہیں ...... حضرت عمرؓ رونے لگے ...... ہائے میری بیٹی ...... تمہیں بڑے اچھے کھانے کھلا سکتا ہوں ...... لیکن تیرا باپ دوزخ کی آگ برداشت نہیں کرسکتا ...... میرے سامنے دوراستے ہیں ...... تمہیں حلال حرام اکٹھا کرکے کھلاتا ...... تو میں خود دوزخ میں جاتا ...... میں اسے برداشت نہیں کرسکتا۔

موت کا وقت آیا ...... مسلمہ نے کہا ...... امیرالمومنین کا لباس تو تبدیل کردو ......

میلا ہو گیا ہے .... اپنی بہن سے کہا ہے .... حضرت فاطمہ بیوی تھی، انہوں نے کہا کہ .... اے میرے بھائی! اللہ کی قسم! امیر المومنین کے پاس ایک ہی جوڑا ہے .... تبدیل کہاں سے کروں؟ .... ایک ہی جوڑا ہے .... مسلمہ نے کہا .... امیر المومنین یہ آپ کے بچے ہیں .... فقر وفاقے کی حالت میں آپ انہیں چھوڑ کر جا رہے ہیں .... فرمایا:

مجھ سے ایک لاکھ روپیہ لے لیجئے .... اپنے بچوں کو دے دیجئے .... انہوں نے کہا، تمہارے بھانجے ہیں .... اس نے کہا ہاں .... تو فرمایا .... چلو ایک لاکھ وہاں واپس کر دو .... جہاں سے تم نے اس کو ظلم اور رشوت سے کمایا ہے .... میرے بچوں کو حرام نہیں چاہئے پھر بیٹیوں کو بلایا .... اور کہا .... میری بیٹیو! جہنم تو سہہ نہیں سکتا تھا .... میں نے تمہیں اللہ تعالیٰ سے مانگنا سکھا دیا .... ضرورت پڑے تو اس سے مانگ لینا .... وہ تمہارا کفیل ہوگا وہ کہتا ہے۔

وهو يتولى الصالحين ....

''میں ہوں نیک آدمیوں کا والی۔''

جب موت آئی .... اور جنازہ اٹھا .... قبرستان کی طرف چلا .... اور قبر پر رکھا تو آسمان سے ایک ہوا چلی .... اس میں سے ایک کاغذ کا پرچہ گرا .... اس کاغذ کو اٹھایا گیا .... اس پر لکھا تھا ....

بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم براء ة من اللّٰه لعمر ابن عبدالعزيز من النار بسم اللّٰه الرحمٰن الرحيم.

اور یہ .... اللہ تعالیٰ کی طرف سے .... عمر بن عبدالعزیز کے لئے .... آگ سے نجات کا پروانہ ہے .... ہم نے عمر کو .... دوزخ سے نجات دے دی .... ساری دنیا کو .... بتا دیا کہ سن لو .... ہم نے عمر کو .... دوزخ سے نجات دے دی اور .... اس پروانے سمیت .... حضرت عمرؒ کو .... قبر میں اتارا گیا ....

مؤمن کی موت کا منظر

روم کے علاقے میں ایک مسلمان قید ہوا اور وہاں سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہو گیا۔ اور تیسری رات ہے ان کو روم کے علاقے میں چلتے ہوئے ...... اور ان کے ساتھ آٹھوں ساتھی قتل ہو چکے تھے ...... یہ نویں بچ گئے تھے ...... یہ وہاں سے بھاگ کر آ رہے تھے ...... تو پیچھے سے گھوڑوں کے ٹاپوں کی آواز آئی ...... سمجھنے لگے کہ بس میں تو پکڑا گیا ہوں ...... پیچھے آئے پکڑنے والے ...... پیچھے جو دیکھا مڑ کر، ایک نے آواز دی حبیب ...... ارے یہ میرا نام کیسے جانتا ہے؟ ...... حبیب قریب آئے ...... تو دیکھا وہ ساتھی جو قتل ہو گئے تھے ...... گھوڑے پر سوار نظر آئے ...... حبیب نے کہا ارے ...... **الیسس قد قتلتم** ...... ارے تم تو سارے قتل ہو گئے تھے ...... فرمایا ہاں ...... تمہیں خبر ہے ...... کیا ہوا کہ ...... عمر بن عبدالعزیزؒ کا انتقال ہو چکا ہے ...... اور اللہ تعالیٰ نے تمام شہداء سے کہا ہے کہ ...... ان کا جنازہ پڑھو جا کر ...... ہم سب وہاں جا رہے ہیں ...... تم نے گھر جانا ہے ...... یہ روم ہے ...... کہتے ہیں ہاں ...... تو اس نے کہا ...... **ناولنی** ...... ہاتھ پکڑاؤ ...... میرا ہاتھ پکڑا ...... **واردفنی** ...... اور مجھے پیچھے گھوڑے پر بٹھایا ...... اس کا گھوڑا چند قدم چلا ہوگا ...... **خفقنی خفقته** ...... اس نے مجھے زور سے کہنی ماری ...... اور میں الٹ کے گرا ...... تو گھر کے دروازے کے سامنے پڑا تھا ...... روم سے عراق ...... یہ استقبال ہو رہا ہے۔

تتنزل علیهم الملائکة ان لا تخافوا ولا تحزنوا وابشروا بالجنة التی کنتم توعدون نحن اولیاء کم فی الحیوة الدنیا وفی الاٰخرة ولکم فیها ما تشتهی انفسکم ولکم فیها ما تدعون نزلا من غفور رحیم.

اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہمانی ہو رہی ہے ...... فرشتے آ رہے ہیں ...... حضرت کا جب **وصال** ہونے لگا ...... تو کہنے لگے ہٹ جاؤ ...... کچھ لوگ آ رہے ہیں ...... جو نہ انسان ہیں ...... نہ جنات ہیں ...... اور زبان پر یہ آیت آ گئی:

تلک الدار الاٰخرة نجعلها للذین لا یریدون علوا فی الارض ولا فسادا.

''یہ وہ جنت کا گھر ہم نے بنایا ہے اپنے ان بندوں کے لئے جو دنیا میں بڑائی نہیں چاہتے ...... فساد نہیں چاہتے۔''

جو بڑائی چاہتے ہیں ...... انہیں پست کیا جاتا ہے ...... جو بڑائی نہیں چاہتے ...... انہیں اٹھایا جاتا ہے ...... فرشتے آتے ہیں ...... حضرت عزرائیلؑ آتے ہیں ...... اور چار فرشتے آتے ہیں ...... دو فرشتے ...... پاؤں دباتے ہیں ...... دو فرشتے ہاتھ دباتے ہیں ...... حضرت عزرائیلؑ ...... خوشخبری دیتے ہیں۔

یا ایتھا النفس الحمدة کانت فی الجسد الحمید ......

''اے مبارک روح جو مبارک جسم کے اندر تھی ...... اخرجی ...... اب آؤ باہر اب آپ کے باہر آنے کا وقت ہو گیا ہے۔''

وابشری بروح وریحان ورب راض عنک غیر غضبان ......

''اب آپ خوش ہو جاؤ ...... جنت آپ کے لئے تیار ہے اور اللہ آپ پر راضی ہو چکا ہے اور اللہ جنت کا دروازہ کھولتا ہے۔''

بھنگی کو کیا خبر کہ خوشبو کیا ہے؟

ایک بھنگی عطر والے کی دکان سے گزرا تو خوشبو کا حلہ چڑھا، وہ بے ہوش ہو کے گر گیا ...... اب سارے اکٹھے ہوئے کیا ہوا؟ انہوں نے کہا، بھئی بے ہوش ہو گیا ہے، کوئی روح کیوڑہ لاؤ ...... کوئی گلاب کا عرق لاؤ ...... کوئی خمیرہ لاؤ ...... ایک بھنگی اور گزرا ...... اس نے دیکھا، یہ تو میری برادری کا ہے ...... اس نے کہا، ارے اللہ کے بندو! تمہیں کیا خبر پیچھے ہٹو ...... وہ تھوڑا سا گند اٹھا کے لایا ...... اس کے ناک پہ جو لگائی تو وہ فوراً ہوش میں آ کے بیٹھ گیا۔

دنیا کا برتن چھوٹا ہے یہاں لذتیں کہاں ہیں؟

ایک آدمی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آ کر کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ سے کہہ دو کہ میں فاقوں سے مرتا ہوں، میرا بھی ہاتھ کھلا کر دیں ...... موسیٰ علیہ السلام نے کوہ طور پر جا کے بات کی۔ اللہ تعالیٰ

نے فرمایا کہ میں اپنی شان کا دوں یا اس کی شان کا دوں۔

موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ دینا ہے تو اپنی شان کا دیں ...... واپس آئے تو دیکھا کہ وہ مرا پڑا ہے ...... موسیٰ علیہ السلام نے کہا، یا اللہ! یہ کیا؟ دیتے دیتے جان ہی لے لی ...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تم نے ہی تو کہا تھا کہ اپنی شان کا دو ...... میری شان دنیا میں آ ہی نہیں سکتی ...... دنیا کا برتن ہی چھوٹا ہے ...... اس میں آئے کیسے؟ میری شان کا تو جنت ہی میں ملے گا ......

ساری رات روتے گزر گئی

امام زین العابدین ساری رات روتے تھے ...... زندگی اس میں گزار دی ...... ان کے خادم نے کہا، آپ ساری رات روتے کیوں ہیں؟ ...... انہوں نے فرمایا ...... یعقوب کا یوسف جدا ہوا تھا ...... وہ بھی اللہ تعالیٰ نے ملا دیا تھا تو ان کو روتے روتے چالیس سال گزر گئے ...... ارے میاں! میں نے تو اپنے سارے گھر کو اپنی آنکھوں کے سامنے کٹتے دیکھا ...... مجھے نیند کہاں سے آئے گی ......

ابن زیاد کے سامنے امام حسینؓ کا کٹا ہوا سر لایا گیا تو وہ کہنے لگا ...... میں نے اس سے حسین چہرہ آج تک نہیں دیکھا ...... پھر وہ حسد کے مارے اپنی چھڑی کو آپؓ کے منہ پر لگا رہا تھا ...... اور اس چہرہ کو ہلا رہا تھا ...... تو ایک صحابیؓ کھڑے ہوئے۔ کہنے لگے ...... بدبخت یہ تو کیا کر رہا ہے ...... میں نے ان ہونٹوں کا آپؐ کو بوسہ لیتے ہوئے دیکھا ہے ......

آپؐ اور فکرِ امت

عبداللہ بن ابی کھلا منافق تھا، وہ مر گیا ...... اس کا بیٹا جو کہ پکا مسلمان تھا، ...... وہ کہنے لگا ...... اے اللہ کے نبیؐ! مجھے معلوم ہے کہ میرے باپ نے آپؐ کو بڑی تکلیفیں دی ہیں ...... میں چاہتا ہوں کہ آپؐ مجھے حکم دیں تو میں اس کی گردن اڑا دوں ...... آپ کسی اور کو نہ کہیں ...... آپؐ نے منع فرما دیا ...... جب مر گیا تو بیٹا کہنے لگا ...... آپؐ میرے باپ کا جنازہ پڑھا دیں، فرمایا ...... جنازہ تو کیا کفن بھی دوں گا ...... تو آپؐ نے اپنا کرتا اتار کر دے دیا کہ اس

کو کفن پہنا دو کہ شاید بخشا جائے ...... جب جنازہ پڑھانے لگے تو عمرؓ آ گئے ...... یا رسول اللہ ﷺ! آپؐ کس کا جنازہ پڑھا رہے ہیں ...... آپؐ کو پتہ نہیں کہ یہ پکا منافق ہے ...... آپؐ نے فرمایا ...... کہ پیچھے ہٹ جاؤ ...... ابھی میرے اللہ نے مجھے روکا نہیں ...... اگر روکے گا تو پھر نہیں پڑھاؤں گا کہ شاید بخشا جائے ...... جب قبر میں رکھا تو آپؐ نے دوبارہ نکلوایا اور کہا کہ اسے باہر نکالو ...... پھر آپؐ نے اس کے منہ میں اپنا لعاب ڈالا کہ شاید بخشا جائے ...... پھر اللہ تعالیٰ نے کہا ...... نہیں میرے محبوب! آپ کے ابدی بیحتا نقنہیں پڑھ سکتے ...... ۷۰ مرتبہ بھی جنازہ پڑھیں تو معاف نہیں کروں گا ...... تو آپؐ کہنے لگے، اے اللہ! اگر آپ ۷۰ مرتبہ جنازہ پڑھنے پر معاف کر دیں گے تو میں ۷۰ مرتبہ بھی اس کا جنازہ پڑھوں گا۔

امام حسنؓ و حسینؓ سے آپؐ کی محبت

ایک مرتبہ آپؐ خطبہ دے رہے تھے ...... امام حسینؓ کو مسجد کے دروازہ پر دیکھا تو خطبہ کو چھوڑ کر منبر سے اٹھے ...... اور مجمع کو چیر کر امام حسینؓ تک پہنچے ...... ان کو اٹھایا ...... پھر ان کو اپنے ساتھ لے کر خطبہ دیا ......

ایک مرتبہ امام حسینؓ کو آپؐ نے مدینہ کی گلیوں میں دیکھا تو کہنے لگے ...... پکڑو ...... اس کو پکڑو ...... اس کو پھر امام حسینؓ کو پکڑ کر ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھ کر فرمایا، اے اللہ! میں اس سے پیار کرتا ہوں تو بھی اس سے پیار کر۔

ایک مرتبہ امام حسنؓ اور حسینؓ بچپن میں کھیلتے کھیلتے پہاڑوں میں گم ہو گئے ...... پہاڑوں میں۔ حضرت فاطمہؓ نے آپؐ کو پیغام بھجوایا۔ آپؐ کو دونوں سے بڑی محبت تھی ...... فرمایا کہ حسنؓ اور حسینؓ میری ڈالیاں ہیں۔

حسنؓ، حسینؓ کے گم ہونے پر آپؐ نے صحابہؓ کو ادھر ادھر بھگایا کہ ان کو تلاش کرو۔ خود بھی آپؐ ان کی تلاش میں نکلے اور بیچ پہاڑ پر پہنچے تو دیکھا کہ دونوں بھائی ایک پہاڑ کے درمیان چمٹ کر بیٹھے ہوئے تھے، اوپر ایک اژدھا نے سایہ کیا ہوا ہے۔ جونہی اژدھا نے اللہ کے نبی ﷺ کو دیکھا تو سر جھکا کر (سلام کر کے) چپکے سے واپس چلا گیا۔

آپؐ نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا.......... اللہ نے میرے بارے میں کہا کہ میں رحمۃ للعالمین ہوں تو عالم میں تو آسمان بھی آ گیا........ تجھے میری رحمت میں سے کیا ملا؟.......... تو کہنے لگے، مجھے ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں اللہ تعالیٰ مجھے دوزخ میں نہ ڈال دے لیکن آپؐ کے طفیل اللہ نے میری تعریف آپؐ کے قرآن میں کی۔ اب مجھے بھی تسلی ہوگئی کہ اللہ تعالیٰ مجھے پکڑ سے بچا لے گا.......... جس کی رحمت جبرائیل تک پہنچ جائے.......... جو سدرۃ المنتہیٰ پر ہیں.......... پھر ہم کیوں محروم رہیں..........

منبر نبویؐ کا آپؐ کی جدائی میں رونا

آپ ﷺ جمعہ کا خطبہ دیتے ہوئے ایک درخت کے تنے پر ٹیک لگایا کرتے تھے.......... پھر مجمع کی زیادتی کی وجہ سے لوگوں نے کہا، اس تنے کی وجہ سے آپؐ ہمیں نظر نہیں آتے لہٰذا آپؐ منبر بنائیں تا کہ آپؐ بلندی سے نظر آ سکیں.......... آپؐ جمعہ کا خطبہ دینے کے لئے کھجور کے تنے کے آگے سے گزرے.......... اور پھر منبر کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھا تو کھجور کے بے جان تنے نے چیخ ماری کہ ساری مسجد گونج اٹھی..........

حنا حنين الاعشار..........

وہ ایسا چیخا جیسے حاملہ اونٹنی چیختی ہے تو آپؐ نے اس کو پیچھے مڑ کر دیکھا تو وہ ہچکیاں لے رہا تھا.......... آپؐ نیچے اترے اور اس کو سیدھے ہاتھ سے سینے سے لگایا اور کہا.......... کہ تو میرے ساتھ ایک سودا کرو.......... میں تجھ سے جدا ہو جاتا ہوں اور اس کے بدلے میں جنت میں تجھے اللہ سے کہہ کر درخت بنوا تا ہوں.......... کیا تو اس پر راضی ہے؟.......... پھر وہ کھجور کا تنا چپ ہوا۔ پھر آپؐ نے فرمایا.......... اس ذات کی قسم! جس کے قبضہ میں میری جان ہے.......... اگر میں اسے سینے سے نہ لگاتا تو قیامت تک میری جدائی پر یہ روتا رہتا.......... جس کی جدائی پر بے جان درخت روئے.......... ہم نے خود اس کے طریقوں کو جدا کر دیا..........

میرے بھائیو!

حضرت محمد ﷺ کی پاک زندگی کو اپناؤ.......... اگر یہ نہیں کر سکتے تو اتنا تو کرو کہ حرام سے بچو۔

خاتم الانبیاءؐ اور دوڑ کا مقابلہ

آپؐ نے فرمایا...... وانا خیر لاهلی...... میں اپنی بیوی سے تم میں سے سب سے اچھا سلوک کرتا ہوں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ آپؐ سفر سے واپس آ رہے تھے...... آپؐ نے صحابہؓ سے کہا، تم آگے چلے جاؤ۔ جب وہ دور چلے گئے تو آپؐ نے عائشہؓ سے کہا، مجھ سے دوڑ لگاؤ گی؟ کہا لگاؤں گی...... کائنات کا سردار دوڑ لگا رہا ہے...... کائنات جس کو جھک جھک کر سلام کرے...... آپؐ جس پتھر سے گزرتے، وہ کہتا السلام علیکم یارسول اللہ ﷺ...... ایسی بلند شان والا اپنی بیوی کے ساتھ دوڑ لگا رہا ہے...... حضرت عائشہؓ کہنے لگیں، میں آگے نکل گئی...... آپؐ پیچھے رہ گئے...... میں اس دوڑ میں جیت گئی۔

پھر کچھ عرصہ کے بعد ایک سفر سے آپؐ واپس آ رہے تھے۔ آپؐ نے پھر کہا، لوگو تم آگے چلے جاؤ۔ پھر آپؐ نے کہا، عائشہ دوڑ لگاؤ گی...... کہا لگاؤں گی...... اس دوسری دوڑ میں آپؐ آگے نکل گئے، میں پیچھے رہ گئی۔ پھر آپؐ نے کہا، یہ پچھلی دوڑ کا بدلہ ہو گیا۔

حضرت میمونہؓ کا کنڈی بند کرنا

حضرت میمونہؓ کے گھر میں آپؐ سوئے ہوئے تھے...... آپؐ حاجت سے فراغت کے لئے گھر سے نکلے...... میمونہؓ کی آنکھ کھلی تو ان کے نفس نے ان کو دھوکہ دیا۔ وہ دل میں کہنے لگیں...... مجھے چھوڑ کر کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے۔ ان کو آیا غصہ...... انہوں نے اندر سے کنڈی لگا دی۔ اتنے میں آپؐ واپس تشریف لے آئے، کہا دروازہ کھولو...... میمونہ کائنات کے سردار سے کہنے لگیں...... نہیں کھولتی...... آپؐ کیوں مجھے چھوڑ کر دوسری بیوی کے پاس جاتے ہیں؟...... کہنے لگے، اللہ کی بندی...... انـی حـاقـن...... مجھے پیشاب آیا ہوا تھا...... میں اس لئے باہر نکلا...... کہنے لگیں نہیں...... نہیں، مجھے پتہ ہے کہ آپؐ مجھے چھوڑ کر دوسری بیوی کے پاس گئے تھے...... آپؐ نے فرمایا...... اللہ کی بندی! کبھی نبی بھی خیانت کر سکتا ہے۔ میمونہؓ کو احساس ندامت ہوا تو انہوں نے دروازہ کھول دیا...... آپؐ مسکراتے ہوئے واپس آئے اور چوں

چراں بھی نہیں کی ...... اف بھی نہیں کیا ...... اتنا تو کہہ دیتے یہ تو نے کیا بدتمیزی کی ......
ہمارے جیسا کوئی ہوتا تو ڈنڈا اٹھا کر اس کے سر میں دے مارتا ......

میرے بھائیو!

آج ہمارے گھروں میں زندگی کیوں برباد ہے، کیوں ہم اخلاق کو دین کا حصہ نہیں سمجھتے۔

محبوب کی انوکھی سنت

ایک مرتبہ آپؐ نے حسنؓ کو کمر پر بٹھایا ...... آپؐ کے دونوں ہاتھ اور گھٹنے زمین سے لگے ہوئے ہیں ...... سواری بن گئے ...... پورے کمرے کا چکر لگایا ...... حسنؓ، حسینؓ کو اوپر بٹھا کر۔ ایک مرتبہ میں نے بھی اپنے چھوٹے بچے کو اسی طرح کمر پر بٹھا کر چکر لگایا کہ چلو بچہ بھی خوش، محبوب کی سنت بھی زندہ ہو جائے گی۔

حضرت زینب کی بیٹی تھی امامہ ...... ان کو آپؐ نے اٹھایا ہوا ہے اور نفلی نماز بھی پڑھی جا رہی ہے ...... جب آپؐ رکوع میں جاتے تو ان کو اتار دیتے ...... سجدہ سے اٹھتے تو پھر امامہ کو اٹھا کر پھر نماز شروع کر دیتے ...... ایسا بچوں سے پیار کر کے دکھایا ......

آپ مسجد میں نماز پڑھ رہے تھے۔ حسنؓ حسینؓ آئے ...... ایک اوپر چڑھ گیا اور ایک سینے کے نیچے چلا گیا تو آپؐ نے اپنا سینہ اوپر کر کے ہاتھ کھول دیئے ...... تا کہ وہ اندر آرام سے بیٹھ سکیں ...... صحابہ دوڑے اتارنے کے لئے، آپؐ نے ہاتھ کے اشارے سے روک دیا کہ مت کچھ کرو ...... آپ لوگ ساری دنیا سے ہنس کر ملتے ہو ...... بیوی کو دبا کر رکھتے ہو کہ ہم مرد ہیں ...... ہم چھوٹے کیوں بنیں

آپؐ کے حسن کا منظر

ایک مرتبہ اماں عائشہؓ چرخہ کات رہی تھیں اور حضور ﷺ اپنے جوتے سی رہے تھے ...... پسینہ کے قطرے آپ کی پیشانی پر جمع ہو گئے۔ اماں عائشہؓ نے جب آپؐ کے حسین چہرے کی طرف دیکھا تو اس دیکھتی ہی رہ گئیں جیسے مبہوت ہو گئیں ہوں، ہاتھ جیسا تھا ویسا ہی رہ گیا۔ آپؐ نے کہا، اے عائشہ!

کیا دیکھ رہی ہو؟...... کہنے لگیں، آپؐ کے ماتھے پر پسینہ کو چمکتا دیکھ کر ایک شاعر کا شعر یاد آ گیا ہے۔

...... واذا نظرت الی اسرت وجهه ......

''جب میں اس کے ماتھے پر نظر ڈالتا ہوں تو یوں چمکتا نظر آتا ہے جیسے آسمان پر بجلیاں نظر آتی ہیں۔''

شکلوں سے گھر آباد نہیں ہوتے

عمران ابن خطان ایک خارجی گزرا ہے...... ایسا خطیب تھا کہ سارے عرب پہ چھا گیا...... پندرہ منٹ میں آگ لگا دیتا تھا...... مگر یہ بے چارہ بڑا ہی بدصورت تھا، اس کی بیوی بڑی ہی خوبصورت۔ ایک دن اس کی بیوی نے کہا، ان شاء اللہ ہم دونوں جنتی ہیں۔ اس نے کہا، وہ کیسے؟...... بیوی کہنے لگی، میں تمہیں دیکھ دیکھ کر صبر کرتی رہتی ہوں...... تو مجھے دیکھ کر شکر کرتا رہتا ہے۔ صبر پر بھی جنت...... شکر پر بھی جنت...... شکلوں سے گھر آباد نہیں ہوتے، اچھے اخلاق سے گھر آباد ہوتے ہیں۔

پھول برساؤ پتھر نہ برساؤ

ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ اور حضور ﷺ میں جھگڑا ہوا۔ حضرت عائشہؓ مان ہی نہیں رہی تھیں تو آپؐ نے حضرت ابوبکرؓ کو بلایا کہ ہماری صلح کرادو۔ ابوبکرؓ تشریف لائے...... صلح کروانے...... دونوں کی بات سنی، حضرت عائشہؓ کی آواز بلند ہوگئی تو ابوبکرؓ نے رکھ کر تھپڑ مارا۔ عائشہؓ تھیں تو ابوبکرؓ کی بیٹی مگر بھاگ کر حضور ﷺ کے پیچھے پناہ لی تو آپؐ نے کہا، اے ابوبکر! میں نے تمہیں صلح کے لئے بلایا ہے یا لڑنے کے لئے۔ تمہیں کس نے کہا تھا اس کو مارنے کو۔

حضرت فاطمہؓ کی فاقہ کشی

آپؐ کی محبوب بیٹی فاطمہؓ بیمار ہوئیں...... حال پوچھنے گئے...... اندر جانے کی اجازت مانگی...... میری بیٹی میں اندر آ جاؤں...... میرے ساتھ ایک اور صحابیؓ بھی ہے۔

بیٹی فاطمہ جنت کی سردار کہتی ہیں .... یارسول اللہ ﷺ! میرے گھر میں تو اتنا بھی رومال نہیں کہ میں چہرہ چھپا کے پردہ کرسکوں .... اگر اجنبی میرے گھر میں آتا ہے تو پردہ کرنے کی چیز کوئی نہیں۔

یہ ادھر عید گاہ والوں نے منبر پر ایک پردہ ڈالا ہوا ہے .... یہ منبر پر بھی کپڑا ڈالا ہوا ہے .... اور دو جہاں کے سردار کی بیٹی کے گھر میں اتنا بھی نہیں کہ وہ سر چھپا لے .... آپؐ نے اپنے کندھے سے چادر اتار کر اندر کردی .... کہا اس سے پردہ کرلو .... ابا کی چادر سے بچی نے پردہ کیا .... اندر آئے صحابیؓ کو بھی لے کر .... بیٹی کیا ہوا؟

کہا .... یارسول اللہ ﷺ! پہلے بھوک تھی تو روٹی نہ ملی .... اب بیماری ہے تو دوا کوئی نہیں ہے اور رونے لگیں .... اس سے صابر بیٹی کسی ماں نے جنی نہیں .... اس سے مقدس بیٹی زمین آسمان نے دیکھی نہیں اور اس سے مقدس باپ کہاں سے کوئی لائے گا اور کون لائے اور کیسے لائے گا اور کیونکر لائے گا؟

باپ بیٹی کا رونا

مقدس ترین باپ مقدس بیٹی کے گلے لگ کر رو رہے ہیں .... اللہ کا نبیؐ بھی رو پڑا .... طائف کے پتھر کھا کے .... اُحد کے پتھر کھا کے آنسو نہ بہا .... بیٹی کے آنسوؤں نے پگھلا دیا .... گھلا دیا .... رُلا دیا .... دونوں باپ بیٹی مل کر رو رہے ہیں اور آپ کہہ رہے ہیں .... بیٹی غم نہ کر .... والذی **بعثنی** بالحق ما **ذ**قت من ثلثة ایام ذو اقہ .... تین دن گزر چکے ہیں .... تیرے باپ نے روٹی کا ایک لقمہ بھی نہیں کھایا ....

آپ ﷺ کی دنیا سے بے رغبتی

حضرت عائشہؓ سے ایک انصاری عورت ملنے آئی .... اس نے دیکھا کہ پرانی رضائی ہے میرے نبی کی .... عورت نے کہا، یہ پرانی ہے .... میں ابھی نئی بھیجتی ہوں .... وہ گھر گئی اور ایک نئی رضائی لے کر آئی .... اتنے میں ہمارے نبی ﷺ آئے .... دیکھا پھول دار

رضائی ...... کہا، عائشہ! یہ کہاں سے آئی؟

کہا، یارسول اللہ ﷺ! انصاری عورت آئی تھی ...... اس نے آپ کی پرانی رضائی دیکھی تو اس نے کہا، میں نئی بھیجتی ہوں ...... یہ اس نے بھیجی ہے ...... آپ نے فرمایا، عائشہ ...... میں اس سے بہت زیادہ لے سکتا ہوں اپنے اللہ سے ...... جاؤ یہ اس کو واپس کر دو ...... یہ رضائی اور محمد ایک چھت میں نہیں جمع ہو سکتے ...... وہ لاڈلی بیوی تھیں ...... کہنے لگیں ...... یارسول اللہ ﷺ! یہ بڑی اچھی لگ رہی ہے مجھے ...... میں نہیں واپس کروں گی ...... آپ نے کہا ...... عائشہ! یہ چھت مجھے اور اس رضائی کو اکٹھے نہیں دیکھے گی ...... مجھے یہاں بٹھانا ہے تو رضائی کو باہر کرو ...... میں اس سے زیادہ اللہ سے لے سکتا ہوں ...... لیکن میں نے ٹھکرا دیا ...... وہی پرانی رضائی لی اور وہ نئی رضائی واپس کر دی ......

کائنات کا نبی ﷺ اور ٹاٹ کی چادر

حضرت حفصہؓ کے گھر میں ٹاٹ تھا، اس کو رات کو دہرا کر دیتیں ...... صبح پھیلا دیتیں ...... ایک رات چار تہہ لگا دیں ...... دوہرے کے بجائے چار تہیں کر دیں ......

آپ نے صبح فرمایا ...... حفصہ میرا بستر کیوں بدل دیا؟ ......

کہا ...... جی بدلا تو نہیں ...... وہی ہے ...... میں نے چار تہیں کر دیں ......

کیوں؟ کہا ...... ذرا نرم ہو جائے گا ...... کہا اٹھو ...... اسے ویسا ہی کر دو ......

آج رات مجھے اٹھنے میں تکلیف ہوئی ...... اس کی نرماہٹ نے مجھے اٹھنے سے روکے رکھا ...... میں اللہ سے بات کرتا ہوں ...... میرا بستر ویسے ہی بنا جیسے پہلے تھا۔

اللہ تعالیٰ کی قدرت......سو برس تک سلا دیا

حضرت عزیز کا بیت المقدس پر گزر ہوا ...... جسے بخت نصر نے توڑ دیا تھا ...... ختم ہو چکا تھا ...... کہنے لگے ......

انی یحی هذه اللّٰه بعد موتها ......

''یااللہ! یہ بھی زندہ ہوں گے؟''

سب مٹ چکے تھے ...... شہر کو آگ لگادی اور سارا کچھ برباد کردیا ...... انہوں نے کہا، یااللہ! یہ کیسے ہوگا؟ ...... فاماته الله مائة عام ...... سفر پر جارہے ہیں ...... گدھے پر سوار ہیں ...... کھانا بنا ہوا ہے ......

اللہ پاک نے آرام کرنے کا تقاضا پیدا کیا ...... درخت کے نیچے گدھے کو باندھا ...... کھانے کو ساتھ رکھا ...... لیٹے تو اللہ تعالیٰ نے جان کو نکال لیا ...... سو برس تک موت دے دی ...... ثم بعثه ...... پھر کھڑا کیا سو برس کے بعد ...... کم لبثت، ...... بتاؤ کتنا ٹھہرے ہو؟ ...... یوما ...... یااللہ ایک دن ...... پھر سورج کو دیکھا، ڈھلنے والا تھا ...... کہا نہیں ...... بعض یوم ...... آدھا دن ...... قال بل لبثت مائة عام ...... نہیں ...... ایک سو برس تو یہاں سویا ہے ...... سویا نہیں بلکہ مرا ہے ......

فانظر الی طعامک وشرابک لم یتسنه ...... اپنے کھانے کو دیکھ لو ...... پانی کو دیکھ لو ...... کھانا گرم ہے ...... پانی ٹھنڈا ہے ...... سو برس ہو گئے کھانے کو کوئی چیز خراب نہیں کر سکی ...... اللہ تعالیٰ کا امر ہے ...... فریج کے بغیر ...... برف کے بغیر پانی ٹھنڈا ہے ...... اور ساری دنیا کے اسباب سو برس سے چل رہے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کا امر اس کھانا کو ڈھکے ہوئے ہے ......

میرے بھائیو!

سو برس میں کھانا خراب نہیں ہوا ...... اور گدھے کو دیکھو ...... اس کی ہڈیاں دیکھو ...... اس کا کچھ بھی نہیں بچا ...... گدھا جو نکنے والی چیز ہے ...... وہ مٹی بن چکا ہے اور کھانا جو خراب ہونے والی چیز ہے وہ موجود پڑا ہوا ہے ...... اللہ نے کہا، اب دیکھو ...... کیف ننشزھا ثم نکسوھا لحما ...... اب دیکھو، میں اسے کیسے زندہ کرتا ہوں ...... اب جو گدھے پر امر متوجہ ہوا ...... ہڈیاں زمین سے اگتی چلی گئیں اور کھڑی ہو کے ڈھانچا بنتا چلا گیا اور اس میں گوشت آتا چلا گیا اور چاروں طرف سے جو کھال کے ذرات زمین میں ختم ہو چکے تھے ...... وہ اڑ اڑ کے اس کے جسم پر لگنے شروع ہو گئے ...... ایک آن کی آن میں عزیر کے سامنے سارا نقشہ آ گیا ...... گدھا مٹا

اور مٹ کر بنا اور بن کر اس میں روح آئی .... اور وہ دوبارہ کان ہلا رہا ہے .... فاذا هو ینهق .... اور آواز بھی نکال رہا ہے .... اللہ تعالیٰ نے کہا، اب جاؤ اس بستی کو دیکھو .... جس کو کہتے تھے یہ کیسے زندہ ہوگی .... اب آئے تو بیت المقدس آباد تھا .... سو برس گزر چکے تھے ....

یہودی کا سوال...... 100 سال بڑا بھائی کون؟

ایک یہودی نے حضرت معاویہؓ کے پاس سوال لکھ کر بھیجے .... یہ بتاؤ وہ کون سے دو بھائی ہیں؟ جو ایک دن پیدا ہوئے .... ایک دن وفات پائی اور ایک سو سال بڑا ہے .... ایک سو سال چھوٹا ہے .... پیدائش کا دن ایک .... موت کا دن ایک لیکن ایک سو سال بڑا ہے .... ایک سو سال چھوٹا ہے اور وہ کون سی جگہ ہے جہاں سورج ایک دفعہ طلوع ہوا پھر کبھی طلوع نہیں ہوا؟

انہوں نے کہا، بھئی ابن عباسؓ کو بلاؤ .... وہی جواب دے گا .... حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کو بلایا گیا .... انہوں نے فرمایا .... عزیرا اور عزیز جڑواں بھائی تھے .... عزیر کو سو برس موت آگئی .... اس کے زندگی میں سے سو برس کٹ گئے .... اور پھر دونوں بھائی ایک دن مرے .... ایک دن پیدا ہوئے .... ایک دن مرے .... ایک سو برس چھوٹا ہے .... ایک سو برس بڑا ہے .... اور وہ سمندر جسے اللہ تعالیٰ نے پھاڑا اور پھاڑ کے زمین کو نیچے سے نکالا .... اس پر سورج ایک دفعہ طلوع ہوا اور پھر پانی کو ملایا .... پھر کبھی وہاں خشکی نہ آئی ....

اصحابِ کہف کا قصہ...... 300 برس کی نیند

اللہ پاک اصحابِ کہف کا قصہ سنا رہے ہیں .... فتية .... نوجوان تھے .... جن کی جوانیاں اُٹھی ہوئی تھیں امنوا بربهم .... ایمان لائے .... وزدنهم هدی .... ہم نے ان کے ایمان کو اور بڑھایا .... اب ایک طرف ماں ہے .... باپ ہے .... دوست ہیں .... اور ایک طرف .... لا الہ الا اللہ .... ہے .... بادشاہ نے بلایا اور یوں

کہا...... یا تو کلمے پر باقی رہو اور یا پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ...... یا کلمہ ہو گا یا تمہاری جان ہو گی......

اگر کلمے پر رہنا ہے تو مرنا پڑے گا...... اور اگر کلمے کو چھوڑو گے...... تو تمہیں میں چھوڑ دوں گا...... نہیں تو تم سب کو قتل کر دوں گا...... ایک رات کی مہلت دیتا ہوں...... اور خود کہیں چلا گیا...... پیچھے یہ سارے نوجوان اکٹھے ہوئے...... انہوں نے کہا بھئی ایمان بچانا سب سے ضروری ہے...... نہ جان ضروری ہے نہ مال...... نہ ماں باپ ضروری ہیں...... نہ بیوی بچے...... ایمان کا بچانا سب سے زیادہ ضروری ہے۔

اصحابِ کہف کی حفاظت

ایمان کو بچا کے نکلے...... غار آیا...... اللہ تعالیٰ نے سلا دیا اب اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کو ظاہر فرما رہا ہے...... ایک سال...... دو سال...... دس سال نہیں سوئے، تین سو برس مسلسل سوتے رہے...... ولبثوا فی کھفھم ثلث مائۃ سنین...... تین سو برس تک سوئے رہے ہیں......

آدمی زیادہ سے زیادہ آٹھ گھنٹے سوئے...... دس گھنٹے سوئے...... بے ہوش ہے تو چوبیس گھنٹے سوئے...... اڑتالیس گھنٹے سوئے لیکن آخر ہی بھوک اسے اٹھائے گی...... بھوک لگے گی اٹھے گا...... پیاس لگے گی اٹھے گا...... پڑے پڑے تھک جائے گا تو اٹھے گا...... پیشاب کا زور آئے گا تو اٹھے گا...... حاجت کا تقاضا زور سے آئے گا تو اٹھے گا...... پسلیاں درد کریں گی سوتے سوتے...... تو اٹھ بیٹھے گا لیکن اللہ تعالیٰ اپنی قدرت قاہرہ کو دکھا رہا ہے...... میں نے جان نہیں نکالی ان کی...... عزیر کی جان نکال لی تھی...... ان کی جان نہیں نکالی...... ان کو سلایا...... تین سو برس تک سو رہے ہیں......

ونقلبھم ذات الیمین...... وذات الشمال......

ہم ان کی کروٹیں بھی بدل رہے ہیں...... کبھی دائیں طرف...... کبھی بائیں طرف......

تین سو برس میں پیشاب نہیں آیا........ کس نے پیشاب کو روکا؟
تین سو برس میں حاجت نہیں ہوئی........ کون ہے روکنے والا؟
تین سو برس میں بھوک نہیں لگی........ کس نے بھوک کو مٹا دیا؟
تین سو برس میں سوئے سوئے تھکے نہیں........ کس نے ان کی تھکاوٹ کو دور کیا؟
تین سو برس میں پسلیاں درد نہیں ہوئیں........ کس نے درد کو ہٹا دیا؟
تین سو برس میں کوئی کیڑا........ سانپ........ بچھو انہیں کاٹنے نہیں آیا........
کس ذات نے انہیں روکا؟
تین سو برس میں کوئی شیر........ چیتا انہیں کھانے نہیں آیا........
کون سی قدرت نے انہیں پیچھے دھکا دیا؟
تین سو برس میں زمین نے ان کو نہیں کھایا........ زمین کھا جاتی ہے........
زمین نگل جاتی ہے........ بڑوں بڑوں کو زمین مٹی بنا دیتی ہے........
زمین پہ امر اترا، تم نے کھانا نہیں........ ہوا پہ امر اترا........ تم نے ان کو جگانا نہیں........ سورج کو حکم ہوا، اے سورج تیری کرنیں........ میرے بندوں پر براہ راست نہیں پڑنی چاہئیں........ **تقرضهم**........ جب سورج چلتا ہے تو اللہ پاک کا امر آتا ہے........ جو سورج کی کرنوں کو ان سے ہٹا دیتا ہے........

تین سو برس کے بعد پھر ان کو اٹھایا........ **ثلث مائة سنين**........ تین سو برس سورہے ہیں........ پھر اٹھایا........ **قال قائل**........ اب ایک بولا........ **كم لبثنا**........ یار کتنا عرصہ سوئے........ ایک بولا........ **یوما**........ ایک دن........ دوسرا بولا........ **او بعض یوم**........ نہیں آدھا دن........ بال نہیں بڑھے........ ناخن نہیں بڑھے........ کپڑے نہیں پرانے ہوئے........ میلے نہیں ہوئے........ پھٹے نہیں........ تھکاوٹ نہیں اور........ **وكلبهم باسط ذراعيه بالوصيد**........ کتا باہر بیٹھا آرام سے سو رہا ہے اور وہاں سے فوجیں گزر رہی ہیں........ ان کی تلاش میں ملک کا کونہ کونہ چھان مارا ہے........

لیکن اللہ تعالیٰ ان کی نگاہوں پر پردہ ڈال رہے ہیں........ کتا باہر بیٹھا ہے........ وہ

اندرسورہے ہیں .... فوجیں گزررہی ہیں .... کسی کونظرنہیں آرہا .... اللہ پاک نے اندھا کر دیا ....

تین سوبرس کے بعد اٹھایا .... کتنا عرصہ سوئے؟ بھئی آدھادن سوئے ہیں .... اچھا بھائی اب بھوک لگی ہے .... اللہ اکبر .... تین سوبرس میں تو بھوک نہیں لگی .... اب اٹھتے ہی بھوک لگی .... بھائی کوئی بھوک کا انتظام کرو .... انہوں نے کہا بھائی ایسا کرو .... جانا اور .... **ولیتلطف** .... نرمی سے بات کرنا .... **ولا یشعرن بکم احدا** .... کسی کو پتہ نہ چلے .... کہیں ہم پکڑے گئے تو مارے جائیں گے .... انہیں خبر ہی نہیں .... کہ باہر تین سوبرس گزر چکے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا انوکھا واقعہ

مرد وعورت ملیں تو بچہ ہوتا ہے .... ساری دنیا دیکھتی ہے .... سارا جہاں دیکھتا ہے .... لہٰذا ہر کوئی شادی کے بعد دعا کرتا ہے .... کہ اللہ تعالیٰ اولاد دے .... شادی سے پہلے بھی کسی نے دعا کی؟ .... اور یہ اللہ کی نیک بندی مریم .... ایک کونے میں ہوئی نہانے کوگئی تو فرشتہ انسانی شکل میں سامنے آگیا .... وہ گھبراگئی .... **انی اعوذ بالرحمٰن منک** .... **ان کنت تقیا** .... اللہ سے پناہ مانگتی ہوں .... کون ہے؟ کہا .... نہیں .... ڈرونہیں .... مردنہیں ہوں ....

انما انا رسول ربک .... فرشتہ ہوں .... کیوں آئے ہو؟ ....

لاھب لک غلما زکیا .... اللہ تمہیں بیٹا دینا چاہتا ہے ....

وہ کہنے لگیں .... توبہ توبہ .... **انی یکون لی غلم** .... مجھے بیٹا؟

لم یمسسنی بشر .... میری تو شادی نہیں ہوئی .... **ولم اک بغیا** ....

میں کوئی بازاری عورت نہیں ہوں .... تو یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ یا حرام سے آئے یا حلال سے آئے .... تو دونوں کام نہیں ہیں۔

قال کذالک قال ربک ھو علی ھین اے مریم! تیرا رب کہہ رہا ہے کوئی مسئلہ

نہیں، ابھی ہو جائے گا.......... فنفخنا فیھا من روحنا.......... جبرائیلؑ نے پھونک ماری..........
ادھر پھونک پڑی ادھر حمل.......... اس کو نو مہینے اٹھاتیں تو کس کس کو جواب دیتیں.......... کہ میری بے
بسی ہے.......... لہٰذا دوسری قدرت.......... پھونک سے حمل اور ساتھ ہی نو مہینے کے مرحلے تو پل میں
طے کروا گے دردِ زہ لگا دیا.......... فأجاء ھا المخاض الی جذع النخلۃ.......... اور دردِ زہ نے
بھگایا اور ایک کھجور کے نیچے جا کے بچہ دے دیا..........

اور اب سر پہ ہاتھ رکھا.......... یلیتنی مت قبل ھذا.......... ہائے میں مر جاتی..........
و کنت نسیا منسیا.......... ہائے میرا دنیا میں آنا بھی لوگ بھول جاتے..........
میں کس منہ سے اب شہر کو جاؤں؟..........

جبرائیل علیہ السلام پھر آئے.......... لا تحزنی.......... قد جعل ربک تحتک
سریا..........

غم نہ کر.......... چشمہ چل گیا ہے.......... کلی واشربی.......... کھا پی..........
وقری عینا.......... اطمینان رکھ اور بچے کو شہر لے جا.......... انہوں نے کہا میں کیسے لے جاؤں؟ کیا
جواب دوں؟

کہا تم جواب دینا.......... انی نذرت للرحمٰن صوما.......... فلن اکلم الیوم
انسیا.......... میرا روزہ ہے.......... میں نے بات نہیں کرنی۔

بنی اسرائیل روزے میں بھی بات نہیں کر سکتے تھے.......... ہم روزے میں جھوٹ بھی بولیں
تو روزہ نہیں ٹوٹتا.......... وہ سچ بھی بولیں تو ٹوٹ جاتا ہے.......... اتنی رعایت لے کر بھی اللہ تعالیٰ کی
نافرمانی کرتے ہیں.......... ہائے ہائے..........

.... فاتت بہ قومھا تحملہ.......... بچہ گود میں لے کر شہر میں آئیں.......... ایک
پکار پڑی.......... یٰمریم لقد جت شینا.......... فرمایا، اے مریم! یہ کیا کیا؟.......... یا اخت
ھارون.......... اے ہارون کی بہن.......... ما کان ابوک امرء سوء.......... تیرا باپ تو ایسا
نہیں تھا.......... وما کانت امک بغیا.......... تیری ماں تو ایسی نہیں تھی.......... فاشارت
الیہ.......... ان کی انگلی اُس بچے کی طرف اٹھی.......... پھر یوں کہا، اس سے بات کرو.......... میرا

روزہ ہے تو وہ پھٹ پڑے .... کیف نکلم من کان فی المھد صبیا .... بے وقوف بناتی ہے .... بہانہ کرنے کا بھی تجھے طریقہ نہیں آتا .... ایک تو منہ کالا کیا .... ایک بہانہ ایسا بناتی ہے .... بچہ کیسے بات کرے؟ تو ایک ہنگامہ شروع ہو گیا .... ابھی وہ ایسے ہی ہوں ہاں کرر ہے تھے .... کہ ایک دم بچے کا خطاب شروع ہوا بغیر لاؤڈ سپیکر کے سارے ڈیفنس میں گھوم گیا .... سارے بیت المقدس میں گھوم گیا۔

پیدائشی بچے کی تقریر

انی عبداللّٰہ .... اتانی الکتاب .... وجعلنی نبیا ....
وجعلنی مبارکا .... اینما کنت .... واوصنی بالصلوٰۃ
والزکوٰۃ مادمت حیا .... وبرا بوالدتی ولم یجعلنی جبارا
شقیا .... والسلام علی یوم ولدت .... ویوم
اموت .... ویوم ابعث حیا .... ذالک عیسیٰ ابن
مریم ....

عیسیٰ علیہ السلام نے تقریر کی .... تیری قدرت .... پھونک سے حمل .... فوراً بچہ پیدا ہوا .... تیری طاقت ظاہر ہوئی .... کہ جو ڈھائی سال کے بعد ٹوٹی پھوٹی بات کرنے والا بچہ .... وہ ماں کی گود میں ایسی فصیح تقریر کر رہا ہے ....

میں اللہ کا بندہ .... میں کتاب والا ....
میں نبوت والا .... میں برکت والا ....
میں ماں کا فرمانبردار .... میں نہیں ہوں بدداغ ....
میں نماز والا .... میں زکوٰۃ والا ....
میں سلامتی والا پیدائش کے دن ....
میں سلامتی والا موت کے دن ....
اور میں سلامتی والا قیامت کے دن ....

یہ تقریر اس بچے سے اللہ تعالیٰ نے کروا کر......... ساری دنیا کے دماغوں پہ ہتھوڑا مارا ہے کہ اس کائنات کا نظام اسباب سے چلتا ہے......... اللہ تعالیٰ کسی سبب کا پابند کوئی نہیں ہے.........

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش کا انوکھا واقعہ

ساری کائنات کے مسائل کا حل صرف ایک اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے......... اللہ تعالیٰ کی ذات تو ایسی قدرت والی ہے جو......... کہ ناممکن کو ممکن بنادے اس پر ایک واقعہ پڑھئے:

فرعون کا سارا لشکر اس کوشش میں ہے......... کہ موسیٰ علیہ السلام پیدا نہ ہوں......... وہ ایک سال بچے ذبح کرتا تھا......... ایک سال چھوڑتا تھا......... جس سال چھوڑتا تھا اس سال ہارون علیہ السلام پیدا ہوئے......... اور جس سال قتل کرتا تھا......... اس سال موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے۔ پھر اگر اللہ تعالیٰ کہیں چھپا کر ان کو پالتا تو قدرت کا کیسے پتہ چلتا؟......... واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ......... اے ام موسیٰ دودھ پلا اس کو.........

فاذا خفت علیہ......... جب ڈر لگے......... فالقیہ فی الیم تو پھر صندوق میں ڈال دینا اور صندوق دریا میں ڈال دینا ولا تخافی ولا تحزنی......... انا رآدوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین.........

نہ ڈرنا نہ غم کرنا......... تیری گود میں رسول بن کر واپس آئے گا......... فرعونی لشکر حرکت میں ہے......... کہ نہیں زندہ رہنے دینا......... اللہ تعالیٰ کا نظام حرکت میں ہے......... کہ کر کے دکھانا ہے.........

موسیٰ علیہ السلام کی والدہ ترکھان کے پاس گئیں......... کہ صندوق بنا کے دو......... اس کو شک پڑ گیا......... کہ کوئی چکر ہے......... وہ فرعون کے دربار میں آیا......... کہ مجھے بات کرنی ہے......... کہ ایک ایسا چکر چل رہا ہے......... جب فرعون کے سامنے آیا......... تو اللہ پاک نے زبان بند کر دی......... وہ کہے، بولو کیا بات ہے؟ وہ بولنا چاہے تو بول نہ سکے......... اشاروں سے سمجھائے تو سمجھ میں نہ آیا......... اس نے کہا، پاگل لگتا ہے......... نکال دو......... جب باہر نکلا تو زبان پھر ٹھیک ہوگئی......... وہ پھر واپس آیا......... کہ بھئی مجھے ضروری بات فرعون کو بتانی ہے.........

فرعون نے اندر آنے کی اجازت دی.........

رحم دلی کا کرشمہ

فرعون بنی اسرائیل کے علاوہ اپنی قوم میں رحم دل بھی تھا.........اور عادل بھی تھا.........
اس لئے اس کو اتنی مہلت مل گئی.........ایک دن موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا، یااللہ! فرعون تو خدائی کا دعویٰ کرتا تھا تو آپ نے اس کو اتنی مہلت کیوں دی؟.........تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا.........وہ اپنی رعایا میں رحمدل بھی تھا.........اس لئے میں نے اس کو اتنی مہلت دی.........

وہ پھر اندر آ گیا.........کہا کیا بات ہے؟.........پھر زبان بند ہو گئی.........اب وہ سمجھانا چاہے تو سمجھا نہ سکے.........انہوں نے پھر نکال دیا.........جب باہر نکلا تو پھر زبان ٹھیک ہو گئی.........پھر وہ اندر بھاگا.........جب تیسری مرتبہ اس کی زبان بند ہوئی تو فرعون نے کہا.........
اب اگر آئے تو اس کی گردن اڑا دینا.........تو اس نے سوچا اللہ تعالیٰ ہی کچھ کرنا چاہتا ہے.........اس میں انسان بے بس ہے.........چپ کر کے صندوق بنا کر حوالے کر دیا.........پھر انہیں دریا میں ڈال دیا گیا.........

عجائبات قدرت

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے پوچھا.........یااللہ! اب یہ صندوق کہاں جائے گا؟.........**فلیلقه الیم باالساحل**.........دریا کی موج اس کو کنارے پر لگا دے گی.........

یأخذه عدولی وعدوله اس کو فرعون اٹھالے گا.........یہ سن کر موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کا سینہ ایک دم دھل گیا کہ یااللہ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ جس سے بچانا چاہتے ہیں اسی کے پاس بھیج رہے ہیں۔

کہا، **لا تخافی**.........اس کی موت کا ڈر نہ کر.........**ولا تحزنی**.........اس کی جدائی کا غم نہ کر.........**انا رآدوه الیک**.........اسے تیری گود میں واپس لا دوں گا.........
وجاعلوه من المرسلین.........اور اسے رسول بنا کر دکھا دوں گا.........

جب اس بچے کو پکڑ کر فرعون کے دربار میں لایا گیا .... تو فرعون نے دیکھتے ہی کہا .... انہ قاتل .... یہی میرا قاتل ہے .... اسے ماردو .... خود آسیہ نے کہا .... قرت عین لی ولک .... یہ تو آنکھوں کی ٹھنڈک ہے .... اسے چھوڑ دو .... اتنے مارے ہیں، یہ ہمارے گھر میں پلے گا کیا ہو جائے گا؟ .... تو اللہ پاک نے فرعون کے گھر میں موسیٰ علیہ السلام کو ٹھہرادیا .... وحرمنا علیہ المراضع .... جس خزانے سے اسے قتل کرانے کے لئے پیسہ خرچ ہوا ہے .... آؤ بھائی اسے دودھ پلاؤ (اس نے بڑے ہو کر میرا ہی سر لینا ہے) موسیٰ علیہ السلام کسی کا دودھ نہ پئیں .... اللہ پاک نے ساری عورتوں کا دودھ حرام کر دیا .... موسیٰ علیہ السلام کی والدہ نے اپنی بیٹی کو بھیجا تھا .... جاؤ حالات دیکھ کر بتانا .... جب بہن نے دیکھا .... کہ موسیٰ علیہ السلام کسی کا دودھ نہیں پی رہے .... تو انہوں نے کہا .... کہ میں ایک گھر جانتی ہوں .... اس کا پتہ بتادوں .... انہوں نے کہا، ہاں ضرور بتاؤ .... یہ اپنی ماں کو بلا کر لائیں .... اب ماں بچے کو دیکھے اور اس کے دل میں محبت کا جوش نہ آئے .... اور چہرے پر اثر نہ ہو .... یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یہ تو انسانی فطرت کے خلاف ہے ....

یہی میری ماں ہے

شہنشاہ اکبر عمر کوٹ میں پیدا ہوا .... دو ڈھائی سال کا تھا .... اس کی ماں کابل چلی گئی .... ڈھائی سال بعد وہ کابل گیا تو بہت ساری عورتیں بیٹھی تھیں .... تو اکبر کو چھوڑا گیا .... کہ اپنی ماں کے پاس جاؤ .... اس نے سب کے چہروں کو دیکھا اور اپنی ماں کی گود میں جا کر بیٹھ گیا .... کہاں سے پہچانا؟ .... اس کے چہرے سے .... کہ اس کی ماں کے چہرے کے ایک ایک خال سے محبت پھوٹ رہی تھی .... اس نے کہا یہی میری ماں ہے ....

موسیٰ علیہ السلام کی اپنے گھر میں واپسی

جب موسیٰ علیہ السلام کی والدہ آئیں تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں .... ان کادت لتبدی به لو لا ان ربطنا علی قلبها .... کہ قریب تھا .... کہ موسیٰ علیہ السلام کی والدہ کے دل کی بے

قراری چہرے پر آجاتی........ ہم نے اس کے دل کو بند کر دیا........ اور موسیٰ علیہ السلام کی محبت کو کھینچ لیا........ اور ان کی والدہ ایسے پتھر ہوگئی جیسے اپنا بیٹا ہے ہی نہیں........ لیکن جب انہیں دودھ پلایا تو وہ پینے لگ گئے........ ان کی والدہ نے کہا........ کہ میں غریب عورت ہوں میں آپ کے پاس نہیں رہ سکتی........ میرے اور بھی بچے ہیں........ میں تو اسے گھر لے جاؤں گی........ اور گھر جا کر اسے دودھ پلاؤں گی........ یہ منظور ہے........ تو ٹھیک ہے........ نہیں تو میں جاتی ہوں........ فرعون نے کہا، ٹھیک ہے........ اسے لے جاؤ اور دودھ پلاؤ........ اور دودھ پلا کر ہمارے پاس چھوڑ جاؤ........ اب جس خزانے سے پیسے خرچ کر کے بچے ذبح کئے جا رہے ہیں........ اسی خزانے سے موسیٰ علیہ السلام کی پرورش ہو رہی ہے........

آگ کا ڈھیر جلا نہ سکا مگر کیوں؟

میرے بھائیو!

اس کائنات میں حکومت اللہ تعالیٰ کی ہے........ یہاں وہ ہو گا جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے........ ساری کی ساری نمرود کی طاقت استعمال ہوئی........ کہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں جلا دو اور اسے ڈال دو اور لکڑیاں اکٹھی ہوئیں........ ڈھیر لگایا گیا اور ایسی آگ لگی........ کہ اوپر سے اڑنے والے پرندے بھی اس میں جا کے گھر کے راکھ ہو جائیں........ اب ابراہیم علیہ السلام کو پھینکنے کا وقت آیا........ تو آگ کے قریب جائے گا کون؟ راستہ ہی کوئی نہیں........ ابراہیم علیہ السلام سے کہنے لگے........ تو خود چلا جا۔ وہ کہنے لگے، میں کیوں جاؤں؟ تم نے جلانا ہے........ پھینکو مجھے۔

اب پھینکنے کا طریقہ کوئی نہیں قریب جائیں تو خود جلتے ہیں........ شیطان نے ایک ہتھیار بنا کے دیا........ غلیل کی طرح........ اس میں اتار کے پھینکا۔ کپڑے اتارے رسیوں سے باندھا........

جب ہوا میں اڑے تو جبرائیل علیہ السلام دائیں طرف آ گئے اور پانی کا فرشتہ بائیں طرف آ گیا........ درمیان میں ابراہیم علیہ السلام........ ادھر جبرائیل علیہ السلام........ ادھر پانی کا فرشتہ........ اور ابراہیم علیہ السلام خاموش ہیں........

بس اتنا کہہ رہے ہیں ...... حسبی اللہ ونعم الوکیل ...... اس سے آگے کچھ نہیں بول رہے اور ادھر پانی کا فرشتہ اس انتظار میں ہے ...... کہ ابھی اللہ تعالیٰ فرمائے گا، پانی ڈالو آگ بجھاؤ۔ جبرائیل علیہ السلام اس انتظار میں ہیں ...... کہ یہ مجھ سے کچھ کہیں تو میں آگے کروں ...... تو جب دیکھا ...... کہ ابراہیم علیہ السلام بولتے نہیں ہیں ...... تو بے قرار ہو گئے ...... کہ یہ آگ میں جائے گا ...... تو جل جائے گا ...... جبرائیل علیہ السلام بھی تو یہی جانتے ہیں ...... کہ آگ جلاتی ہے، کہنے لگے ...... ابراہیم علیہ السلام آپ کو میری ضرورت نہیں؟ تو فرمایا ...... اما الیک فلا ...... ضرورت ہے پر مجھے تیری کوئی ضرورت نہیں ...... اما الی للہ فنعم ...... بے شک اللہ کا ضرور محتاج ہوں ...... پر تیرا محتاج کوئی نہیں ہوں ...... آگ میں جا رہے ہیں ......

جب جبرائیل علیہ السلام سے بھی نظر ہٹ گئی اور پانی کے فرشتے سے بھی نظر ہٹ گئی ...... تو اللہ تعالیٰ نے براہ راست آگ کو حکم دیا ...... ینار کونی بردا و سلاما علی ابراھیم ...... اے آگ! ٹھنڈی ہو جا سلامتی کے ساتھ میرے ابراہیمؑ پر تو اللہ جل جلالہٗ نے ایسا ٹھنڈا فرمایا اور اس کے شعلوں کو گود بنا دیا۔

شعلوں نے ابراہیم علیہ السلام کو گود میں لیا ...... جیسے ماں بچے کو چارپائی پر لٹاتی ہے ...... ایسے آرام سے انگاروں پہ بٹھا دیا ...... آگ کو شفاف بنا دیا یہاں تک ...... کہ ابراہیم علیہ السلام کا باپ آذر جو جانی دشمن اور قتل کے درپے تھا ...... جب اس کی نظر پڑی تو اس کی زبان سے بھی بے ساختہ نکلا ...... نعم الرب ربک یا ابراھیم ...... اے ابراہیمؑ! تیرے رَبّ کے کیا کہنے کیا ہی زبردست رَبّ ہے ...... کائنات میں جو بھی شکل ہے، جو بھی صورت ہے ...... اس کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے ...... وہ اللہ تعالیٰ کے قبضے میں ہے ...... وہ اللہ تعالیٰ کے تابع ہے ...... اللہ تعالیٰ کی چاہت سے استعمال ہوتی ہے ...... اس جہان میں فیصلہ اللہ تعالیٰ کا حتمی چلتا ہے ...... جو زمین کو کہے گا ...... وہ کرے گی ...... جو آسمانوں کو کہے گا وہ کریں گے ...... جو ہواؤں کو کہے گا ...... وہ کریں گی ...... جو پانیوں کو کہے گا ...... وہی ہو گا ...... ساری کائنات میں آخری فیصلہ اللہ تعالیٰ کا ہے ......

لنگڑے مچھر کا کارنامہ

نمرود کے مقابلے میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کلمے کی دعوت دی........ اللہ تعالیٰ نے لنگڑے مچھر سے پنوا کر کے دکھادیا........ کہ میں ہوں اصل کرنے والا........ مچھروں سے نمرود کے لشکر کو برباد کر دیا........ نمرود کے لشکروں پر مچھروں نے حملہ کیا........ مچھروں نے کاٹ کاٹ کے نمرود کے لشکر کو برباد کیا........ نمرود بھاگا اور اپنے محل میں پہنچا........ اور بیوی سے کہا........ میرے لشکروں کو تو مچھروں نے برباد کیا اور سب ہلاک ہوئے........ اتنے میں ایک لنگڑا مچھر بھنبھناتا ہوا کمرے میں آیا........ اور یوں سر پہ گھوما........ کہنے لگا........ ایسے مچھر تو........ ایسے........ جنہوں نے بربادکی اور وہی آ کے اس کی ناک میں گھسا اور اللہ تعالیٰ نے اسے دماغ میں پہنچایا........ اور اس کے سر پر جوتے پڑتے ہیں........ اور جوتے پڑتے پڑتے بھیجا پھٹ کے مر گیا........ اور اللہ تعالیٰ نے دکھادیا........ کلمے کی طاقت کو دکھادیا........

اللہ تعالیٰ نے ہر آسان کو اپنے امر اور اپنی طاقت کے ساتھ الگ الگ احکام دے کر جکڑ دیا........ باندھ دیا........ اتنے بڑے اللہ تعالیٰ کو پکارتے ہی نہیں........ لیکن جب عاجز ہو جاتے ہیں........ پھر کہتے ہیں اب تو اللہ تعالیٰ ہی کرے گا........ اچھا پہلے کون کر رہا تھا........ اب تو اللہ تعالیٰ ہی شفاء دے گا........ کیا پہلے تو شفا دے رہا تھا........

دوا میں شفاء نہیں مگر

موسیٰ علیہ السلام کے پیٹ میں درد ہوا، کہنے لگے یا اللہ! پیٹ میں درد ہے........ اللہ تعالیٰ نے کہا، ریحان کے پتے ابال کر لےلو........ ریحان ایک چھوٹا سا پودا ہوتا ہے........ انہوں نے اس کو رگڑ کر پیس کر پی لیا........ ٹھیک ہو گئے........ پھر کچھ دنوں کے بعد دوبارہ پیٹ میں درد ہو گیا........ اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا........ خود ہی جا کر رگڑ کر پیس کر پی لیا........ تو درد تیز ہو گیا ایک دم تیز........ یا اللہ! یہ کیا ہوا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا........ تو نے کیا سمجھا تھا اس میں شفاء ہے........ مجھ سے کیوں نہیں پوچھا، مجھ سے کیوں نہیں پوچھا؟........ اذا مرضت فھو

یشفین.........تیرا رَبّ شافی ہے، ریحان نہیں.........تیرا رَبّ شافی ہے۔

میرا اللہ گواہ ہے

آپ ﷺ نے بنی اسرائیل کے ایک آدمی کا واقعہ سنایا.........کہ بنی اسرائیل میں ایک آدمی نے دوسرے آدمی سے کہا.........کہ مجھے نقد رقم چاہئے.........اور میں پردیسی ہوں.........میرا گھر دریا کے پاس بستی میں واقع ہے.........دوسرے آدمی نے کہا.........کہ اس پر گواہ کون ہو گا.........قرض خواہ نے کہا وکفیٰ باللّٰہ شہیدا.........اللہ میرا گواہ ہے۔ پھر دوسرے نے کہا.........پھر آپ کا کفیل کون ہے؟ جواب دیا کہ.........وکفیٰ باللّٰہ وکیلا.........اس نے کہا کتنے چاہئیں.........قرض خوا نے کہا کہ تین سو.........اس کو دے دیا.........اور تاریخ واپسی کے لئے مقرر ہوئی.........جب وہ قرض واپس کرنے کے لئے آئے تو دریا میں زبردست طغیانی چل رہی تھی.........کشتیاں کھڑی ہوئی ہیں.........تو یہ آدمی سر پکڑ کر دریا کے کنارے بیٹھ کر فریاد کرنے لگا.........کہ یا اللہ! میں نے آپ کو گواہ بنایا تھا.........اور وکیل بنایا تھا۔

اب مقررہ وقت پر نہ پہنچ سکا.........تو تیری گواہی جھوٹ ثابت ہوگی.........جتنا مجھ سے ہو سکا میں نے کر دیا، آگے کام تو کر دینا.........ایک بڑا تنکا لکڑی کا پڑا ہوا تھا، اس کو اندر سے کھودا اور پیسے کی تھیلی اس میں ڈالی اور ساتھ اس میں پرچہ لکھ کر ڈالا.........

کہ دریا میں طغیانی کی وجہ سے میں آ نہیں سکتا.........اس لکڑی میں ڈال رہا ہوں.........اور جس کو کفیل اور گواہ بنایا تھا.........اس کو کہہ رہا ہوں.........کہ وہ اس کو تجھ تک پہنچا دیں.........اور لکڑی کو دریا میں ڈال کر خود گھر چلا گیا۔

دوسری طرف دائن کشتی کے انتظار میں بیٹھا ہوا ہے.........جب کوئی کشتی نہیں آئی تو کہنے لگا.........کہ اللہ تعالیٰ کو گواہ بنایا، جھوٹا اور وعدہ خلاف نکلا.........جب واپس جانے لگا تو وہ لکڑی نظر آئی.........تو کہا چلو گھر کے لئے ایندھن تو ہاتھ آ گیا.........وہ لکڑی دریا کی موجوں کو چیرتی ہوئی.........اس کے پاس دریا کے کنارے کھڑی ہو گئی تھی.........پھر اٹھا کے گھر لایا.........پھر چیرنے کے لئے کلہاڑا لے کر آیا.........

دو تین مرتبہ کلہاڑی اس لکڑی پر پڑی تو چھن چھن کرتے ہوئے درہم باہر آنے لگے.......... اور پرچی بھی اٹھا کر پڑھی اور اس کے بقایا بھی مل گئے.......... کچھ عرصہ بعد وہ آدمی آیا اور کہنے لگا..........

کہ میرے ساتھ یہ واقعہ ہوا تھا.......... اور میں نے اس طرح کر دیا تھا.......... اب اگر وہ رقم نہ پہنچی ہو تو یہ لے لو.......... تو اس نے اس سے کہا، الحمد اللہ جس کو تم نے وکیل بنایا اور گواہ بنایا، اس نے وہ رقم بھی پہنچا دی اور ایندھن بھی پہنچا دیا..........

میرے دوستو!

ہم دین پر چلیں، دین کا کام کریں.......... اللہ کی قسم! اللہ تعالیٰ کا غیبی نظام حفاظت کرے گا.......... اب بتاؤ بھائی اس کام کے لئے کون کون تیار ہے؟.......... ادھار نہیں ہمیں نقد چاہئے.......... اب فرمائیں.......... کہ کون کون چار مہینے اور چلّہ کے لئے نقد تیار ہے۔

1000 کفار اور 313 صحابہؓ کا معرکہ

سب سے پہلا معرکہ جس میں حق و باطل ٹکرائے.......... وہ بدر ہے.......... بدر اسلام کا ایک بنیادی سنگ میل ہے.......... سنگ میل.......... جہاں سے اسلام کی تاریخ بنی.......... ایک طرف پوری مسلح فوج کھڑی ہوئی ہے..........

ہزار آدمی ہیں جن میں تین سو گھوڑا سوار ہیں..........

سات سو تلوار والے ہیں..........

باقی نیزے والے ہیں..........

ادھر تین سو تیرہ آدمی کھڑے ہیں..........

یہ تین سو تیرہ بغیر تیاری کے نکلے ہیں.......... لڑائی کے لئے نہ ذہنی طور پر تیار ہیں..........

نہ ہتھیار ہیں.......... سارے لشکر میں آٹھ تلواریں ہیں..........

سات سو تلوار اور آٹھ سو تلوار.......... کیا مقابلہ ہے؟

تین سو گھوڑا سوار اور دو گھوڑا سوار.......... کیا مقابلہ ہے؟

ساٹھ اونٹنیاں.......... یہ کل سامان جنگ ہے بدر کی لڑائی کا.......... کل سامان جنگ..........

اور ایک ہزار مسلح ہے اس زمانے کے سارے ہتھیاروں کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کا نبی ﷺ سجدے میں پڑا ہوا ہے..........

ان تھلک ھذ ہ العصابۃ فلن تعبد..........

ان کو تو نے مار دیا تو پھر تیرا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا.......... یہ الفاظ بدر کے صحابہؓ کی عظمت کو بتاتے ہیں.......... کہ اللہ تعالیٰ کا نبی ﷺ ان کو اتنا اونچا مقام دے رہا ہے کہ.......... اگر یہ مٹ گئے تو پھر تیرا نام بھی دنیا سے مٹ جائے گا.......... یہ ایسے بنیادی لوگ تھے..........

اور اس دن جو روئے ہیں.......... اور اللہ تعالیٰ سے مانگا ہے.......... کچھ بھی نہیں ہاتھ میں اور ادھر سب نے بھی مانگا..........

اذ تستغیثون ربکم فاستجا ب لکم..........

سب مانگ رہے ہیں یا اللہ! تو ہی کرے گا.......... تو ہی کرے گا..........

تو اللہ تعالیٰ نے کہا:

..........**لبیک**.......... **لبیک**.......... **انی ممدکم بالف من الملائکۃ مردفین**..........

میرے ہزار فرشتے آ رہے ہیں.......... کافر ایک ہزار.......... فرشتے بھی ایک ہزار..........

ایک بات سمجھائی.......... کہا، فرشتوں کو نہ سمجھنا.......... کہ فرشتوں کا کام ہوتا ہے.......... کام اللہ تعالیٰ ہی کرتا ہے.......... **وما النصر الا من عند اللّٰہ**.......... کام اللہ تعالیٰ ہی بناتا ہے..........

دوسری مدد آئی.......... **اذیغشیکم النعاس امنۃ منہ**.......... اللہ تعالیٰ نے نیند دے دی.......... سب سو گئے.......... تھکے ہوئے تھے.......... سو گئے.......... تھکاوٹ دور ہو گئی..........

تیسری مدد کیا آئی؟ ایک تو اللہ تعالیٰ نے فرشتے بھیجے..........

شیطان کے وسوسے دور ہوئے..........

اور استقامت ہوگئی.......... قدم جم گئے..........

اور اللہ تعالیٰ نے دلوں کو مضبوط کر دیا..........

پھر پانچویں مدد کیا آئی ؟ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو لڑنے کا حکم دے دیا.......... فرشتے آتے تھے ہمیشہ لیکن لڑتے نہیں تھے.......... جنگ بدر میں فرشتے لڑے ہیں آ کے.......... یہ پہلی جنگ تھی جس میں فرشتوں نے آ کے لڑائی کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کو بتایا:

فاضربوا فوق الاعناق واضربوا منهم كل بنان..........

ان کی گردنیں کاٹنا اور ان کے ہاتھ کاٹنا..........

تو کہاں تین سو تیرہ اور کہاں ایک ہزار.......... جب لشکر آمنے سامنے ہونے لگے تو ایک ہوا چلی.......... ایک زور سے ہوا آئی.......... حضرت علیؓ نے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ ! یہ ہوا کیسی ہے؟ آپؐ نے کہا، جبرائیلؑ آ گئے.......... فرشتوں کے ساتھ..........

پھر ایک دوسری ہوا آئی.......... حضرت علیؓ نے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ ! یہ ہوا کیسی ہے؟ آپؐ نے کہا، اسرافیلؑ آ گئے.......... فرشتوں کے ساتھ..........

پھر ایک دوسری ہوا آئی.......... پھر حضرت علیؓ نے پوچھا، یارسول اللہ ﷺ ! یہ کیا ہے؟ آپؐ نے کہا، میکائیلؑ آ گئے.......... فرشتوں کے ساتھ.......... اللہ تعالیٰ نے منٹوں میں پانسہ پلٹ کے دکھا دیا.......... اللہ تعالیٰ کی مدد کو ساتھ لئے بغیر کامیابی ناممکن ہے؟

حضرت سلمان فارسیؓ کا درندوں کے نام خط

حضرت سلمان فارسیؓ مدائن کے افسر بن کر آئے.......... بڑے گورنر بن کے آئے تو چوریاں شروع ہو گئیں.......... پہلے تو کوشش کرتے رہے.......... کہ ایسے ہی ٹھیک ہو جائیں گے۔ پھر کہنے لگے، اچھا ئی بھائی کاغذ قلم لاؤ.......... لکھا مدائن کے گورنر کی طرف سے جنگل کے درندوں کے نام.......... آج رات تمہیں جو بھی چلتا پھرتا مشکوک نظر آئے اسے چیر پھاڑ دینا.......... اپنے دستخط کر کے فرمایا، شہر کے باہر اس کو کیل گاڑ کے لٹکا دو.......... ادھر رابطہ دو رکعت کے ذریعے اوپر اور ادھر جنگل کے درندوں کو

حکم.......... ادھر رابطہ اوپر ہے تو خالی مہرے ہی ہیں شطرنج کے مہروں کی طرح.......... اچھا کہا بھائی! آج کسی کو جرأت نہیں ہوئی.......... آپ کے دو نفل وہ کام کریں گے.......... جو بڑے بڑے ہتھیار کام نہیں کر سکیں گے.......... اور ان سارے ظالموں اور بدمعاشوں کی اللہ تبارک و تعالیٰ گردنیں مروڑ کر.......... تمہاری قدموں میں ڈال دے گا.......... صرف اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ والا طریقہ سیکھ لیں.......... تو اس کی بھی ٹریننگ چاہئے.......... بغیر ٹریننگ کے کیسے آئے گا.......... تو جو تبلیغ کا کام ہے.......... اس زندگی کی ٹریننگ ہے.......... کہ جس میں ہمارے سارے جسم کے اعضاء اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے حکم کے تابع ہو جائیں..........

اللہ تعالیٰ کی مدد کا نظارہ

حضرت عقبہ ابن نافعؓ جب پہنچے تونس میں تو قیروان کا شہر اب بھی موجود ہے.......... یہ پہلے جنگل تھا.......... گیارہ کلومیٹر لمبا چوڑا جنگل تھا.......... یہاں چھاؤنی بنی ہوئی تھی.......... تو لشکر میں انیس صحابیؓ تھے.......... انہوں نے صحابہؓ کو لے کر ایک ٹیلے پر چڑھ کر اعلان کیا.......... کہ جنگل کے جانورو! ہم اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کے غلام ہیں، یہاں چھاؤنی بنانی ہے.......... تین دن میں خالی کر دو اس کے بعد جو ہمیں ملے گا.......... ہم اسے قتل کر دیں گے.......... یہ واقعہ عیسائی مؤرخین نے بھی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے.......... عیسائی مؤرخین اس واقعہ کو لکھتے ہیں.......... اس کی حقانیت کا اعتراف کرتے ہیں.......... تو تین دن میں سارا جنگل خالی ہو گیا.......... اور اس منظر کو دیکھ کر ہزاروں افریقن قبائل اسلام میں داخل ہو گئے.......... کہ ان کی تو جانور بھی مانتے ہیں ہم کیسے نہ مانیں..........

آنکھ کا قیمہ بن گیا مگر بینائی لوٹ آئی

قتادۃ بن نعمانؓ ایک صحابی ہیں.......... اُحد کی لڑائی میں ان کی آنکھ میں ایک تیر لگا.......... اندر گھس گیا تو ساری آنکھ کا چورا چورا ہو گیا.......... قیمہ ہو گیا آنکھ کا وہ قیمہ اٹھا کر لے آئے.......... یا رسول اللہ ﷺ! میری آنکھ ضائع ہو گئی.......... آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں.......... کہ اللہ تعالیٰ

نیری آنکھ ٹھیک کردیں .... انہوں نے کہا، آنکھ لو گے یا جنت لو گے؟ .... انہوں نے کہا، دونوں ہی لوں گا .... اللہ تعالیٰ کے پاس کیا کمی ہے .... دونوں ہی لوں گا یارسول اللہ ﷺ۔ میری بیوی کو برا لگے گا .... کہ میری آنکھ نہیں ہے .... تو آپ مسکرادیئے، وہی قیمہ تھا .... اٹھایا، اس کے آنکھ کے ڈھیلے میں رکھا اور یوں ہاتھ پھیرا .... اللھم اجعلھا احسن عینین .... اے اللہ! اس آنکھ کو دوسری سے خوبصورت کردے۔ پھر وہ آنکھ دوسری سے زیادہ خوبصورت ہو کر چمک رہی تھی، دمک رہی تھی تو شافی تو اللہ تعالیٰ ہے۔ جو چاہے کردے تو بھائی اللہ تعالیٰ کو ساتھ لے لو۔

وہ اللہ جب ارادہ کرے گا .... آپ کے کام بنادے گا تو کوئی اس کو روک نہیں سکے گا .... سارا جہاں آپ کے پیچھے اور اللہ تعالیٰ آپ کے آگے تو سارا جہاں قریب نہیں کھڑا ہو سکتا .... سارا جہاں آپ کے آگے آجائے حفاظت کو اور اللہ تعالیٰ کا ارادہ ہو ہلاکت کا .... یہ سب مٹی کے مورتی ثابت ہوں گے .... کچھ بھی نہیں کرسکتے .... ان یمسسک اللہ بضر فلا کاشف لہ الا ھو .... میں مصیبت میں ڈال دوں پاکستان کو تو ساری دنیا کے ماہرین معاشیات اس مصیبت کو دور نہیں کرسکتے لوگ پاگل ہیں .... کہ اندھوں سے پوچھ رہے ہیں راستہ بتاؤ .... وان یردک بخیر .... اور اگر میں بھلائی کا ارادہ کرلوں .... تو سارا جہاں مل کر تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکتا ....

تم نے تلوار دیکھی ہے ہاتھ نہیں دیکھا

جب صحابہؓ ایران میں داخل ہوئے .... اور جب ایران کے بادشاہ یزدجرد کے پاس گئے .... تو درباری ہنسنے لگے .... کہ اچھا انہیں تیروں سے ایران کو فتح کرنے آئے ہو .... ان کے تیر چھوٹے چھوٹے تھے .... اور ایرانیوں کے تیر بڑے بڑے تھے اور کہا .... کہ ان چھوٹی چھوٹی تلواروں سے ایران فتح کرو گے .... تو صحابہؓ نے کہا .... کہ تم اس کی تیزی میدان میں دیکھو گے .... ہمارے ساتھ اللہ تعالیٰ کا غیبی نظام ہے .... کہ ہم حضرت محمد ﷺ کے غلام ہیں .... آج وہ بات چھوٹی ہوئی ہے ....

حضرت علیؓ کا اللہ تعالیٰ پر توکل

حضرت علیؓ عشاء کی نماز پڑھ کے گھر کی طرف نکلے تو ساتھی پہرہ دے رہے ہیں.......... کہا یہ کیوں پہرہ ہے.......... کہا، آپؓ کو خطرہ ہے اس لئے پہرہ دے رہے ہیں.......... فرمایا کس کی وجہ سے پہرہ دے رہے ہو زمین والوں سے یا آسمان والے سے؟.......... کہا، آسمان والے سے پہرہ کون دے سکتا ہے.......... ہم زمین والوں سے پہرہ دے رہے ہیں.......... فرمایا، جاؤ سو جاؤ آسمان والا جب طے کرتا ہے.......... تو زمین والوں کے پہرے نفع نہیں دیتے.......... جب آسمان والا طے نہیں کرتا.......... تو یہاں تیر و تلوار کچھ اثر نہیں کرتا، جاؤ آرام کرو.......... واپس بھیج دیا..........

میرے بھائیو!

آج مصیبت پر اللہ تعالیٰ کی طرف دوڑ ختم.......... تنگی میں اللہ تعالیٰ یاد نہیں آتا.......... مصیبت و پریشانی میں یاد نہیں آتا.......... جب سارے اسباب ٹوٹ جاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ کو یاد کرتے ہیں.......... کوئی کہے ڈاکٹر کے پاس جاؤ.......... کوئی کہے تھانہ دار کے پاس جاؤ.......... کوئی کہے وکیل.......... اور جج کے پاس جاؤ.......... تو میں اللہ تعالیٰ سے تعلق کاٹ کر اپنی جیسی مخلوق کے پاس جاؤں.......... تو مجھ سے بڑا احمق کون ہوگا؟..........

تو اللہ سے کیوں نہیں مانگتا؟

حضرت امیر معاویہؓ کی طرف سے حضرت حسنؓ کا وظیفہ مقرر تھا.......... دینار و درہم تو ایک دن آنے میں دیر ہوگئی.......... اور آئی بڑی تنگی تو خیال آیا.......... کہ خط لکھ کر یاد دلاؤں.......... قلم اور دوات منگوایا.......... پھر ایک دم چھوڑ دیا.......... قلم کاغذ سرہانے رکھ کر سو گئے.......... خواب میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا، حسن میرے بیٹے ہو کر مخلوق سے مانگتے ہو؟ کہا، تنگی آئی.......... تو فرمایا.......... تو میرے اللہ سے کیوں نہیں مانگتا.......... کہا، کہ کیا مانگوں فرمایا.......... یہ مانگو اے اللہ! میرے دل میں یقین بھر دیں.......... **واقطع رجائی عمن سواک**.......... ساری مخلوق سے میری امیدوں کو کاٹ دیں.......... کہ یا اللہ تو ہی ہے میرے دل اور دماغ میں سما جائے.......... باقی ساری

مخلوق سے میری امیدیں کٹ جائیں ....

اللهم ما دعوت عنه قوتی ویقصر عنه عملی ولم تنتهی الیه رغبتی زتبلغ مسئلتی ولم یجر علی لسانی مما اعطیت احد الاولین والآخرین من الیقین تخصه غنی به یا رَبّ العالمین۔

یا اللہ! تیرے اوپر توکل کا وہ درجہ جس کو میں طاقت سے نہ لے سکا، اپنی امید اور تصور میں بھی اس کا قائم نہ کر سکا .... میرا سوال ابھی تک اس تک نہ پہنچ سکا۔ میری زبان پر بھی یقین کا وہ درجہ نہ آ سکا۔ وہ اتنا اونچا درجہ ہے یقین کا جو میری زبان پر بھی نہ آیا، میرے دائرہ محنت میں نہ آیا .... وہ درجہ یا اللہ تو نے اپنے بندوں میں سے کسی کو دیا ہے .... وہ درجہ مجھے بھی نصیب فرما دے، کیا زبردست دعا ہے .... بیٹا یہ دعا مانگ .... چند دن کے بعد ایک لاکھ کی بجائے پندرہ لاکھ پہنچ گیا ....

ہیرے سے بھری ہوئی کشتی

مالک بن دینارؒ چند سال پہلے شراب میں مست رہتے تھے .... پھر اللہ تعالیٰ نے ہدایت دی .... پھر جان لگائی .... محنت کی، پھر یہ مقام آیا نظر نظرة فی السمآء آسمان کی طرف یوں دیکھا تو چاروں طرف سے کشتی کو مچھلیوں نے گھیرا ڈال دیا اور ہر مچھلی کے منہ میں ایک ہیرا تھا .... تو انہوں نے ہر مچھلی کے منہ سے ایک ہیرے کا پتھر نکالا اور ذوالنون مصریؒ کو دکھایا .... کہ آپ یہ لے لیں .... میں نے چوری تو نہیں کی جس کا گم ہوا ہے اس کو دے دیں .... اور وہ خود کشتی سے اترے .... پانی کے اوپر چلتے ہوئے پار چلے گئے ....

اللہ تعالیٰ کے بن گئے تو سمندر بھی نہ ڈبوئے گا

حدیث پاک میں آتا ہے .... کہ جس آدمی کے دل میں رائی کے دانے کے برابر توکل اور بھروسہ ہوگا .... تو وہ پانی پر چلے تو پانی اس کو راستہ دے گا .... اس کو ڈبو نہیں سکے گا ....

لو کان لابن آدم حبة الشعیر من الیقین ان یمشی علی المآء .... میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق بنالیں ....

اللہ تعالیٰ کو ساتھ لو گے تو کام بنیں گے

جب تک اللہ تعالیٰ مسلمانوں کے ساتھ ہے .... ان کی کوئی تدبیر کامیاب نہیں ہو سکتی .... جب اللہ تعالیٰ ساتھ ہے .... ان ینصر کم اللّٰہ فلا غالب لکم .... اگر میں تمہارے ساتھ ہوں .... تو تم پر کوئی غالب نہیں آ سکتا .... ان یخذلکم فمن ذا الذی ینصر کم من بعدہ .... اگر میں تمہیں چھوڑ دوں تو کون تمہاری مدد کرے گا ....

(سورۂ آل عمران)

اس آیت سے پتہ چلا .... کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہونا چاہئے .... حکومت ہمارے ساتھ ہو .... یا نہ ہو .... فوج ہمارے ساتھ ہو .... یا نہ ہو .... ہتھیار زیادہ ہوں .... یا نہ ہوں .... تو بھی ہمارا ہی نام اونچا ہوگا .... ہمارا ہی پلہ بھاری ہوگیا .... ہمارا ہی بول بالا ہوگا .... ان ہی کو عزت ملے گی .... جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے .... اور اگر اللہ تعالیٰ ساتھ نہیں تو ہزاروں ایٹم بم بنالیں .... تو کوئی مسئلہ حل نہیں ہوگا .... مٹھائی کوئی بانٹنے کی چیز نہیں .... ہاں اگر انسان توبہ کرلیں .... تو یہ مٹھائی بانٹنے کی چیز ہے .... کہ اب اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہوگیا ....

اللہ تعالیٰ ساتھ نہ ہوں تو کوئی چیز کام نہیں آتی

بنو عباس کے ہتھیار کیا کام آئے؟ چنگیزیوں کے سامنے .... علاؤالدین خوارزمی شاہی سلطنت کا متکبر ترین انسان تھا .... چار لاکھ فورس تیار کی .... اور چنگیز خان لٹیرا تھا .... اور دو لاکھ لشکر کے ساتھ دو ہزار میل سفر کر کے آیا تھا .... کہاں وہ لشکر .... پہاڑی کوہِ قراقرم کے ان سلسلوں کو چنگیز خان نے عبور کیا .... آج تک کوئی حاکم .... کوئی سالار .... کوئی فوج عبور نہ کر سکی اور اللہ تعالیٰ کی قدرت .... کہ کتنی پیچیدہ اور دشوار گزار گھاٹیوں سے وہ گزرا .... ایک سپاہی بھی راستہ میں ضائع نہیں ہوا .... کوئی بھی پھسل جائے .... نوکیلی چٹانوں پر بھی سفر کیا .... دو لاکھ کے لشکر میں ایک آدمی بھی پھسل کر نہیں مرا .... یہ اتنا تھکا ہوا لشکر .... پرائے

دیس میں لڑنے آیا اور وہاں چار لاکھ کا تازہ دم لشکر اس کے انتظار میں ہے، پھر بھی اللہ تعالیٰ نے اس کے ٹکڑے کروا دیئے...... اور چالیس سال میں اس نے پوری اسلامی حکومت کو زمین بوس کر دیا اور خون کی ندیاں بہادیں......

جب اللہ تعالیٰ ساتھ چھوڑ دیتا ہے تو ایٹم بم بنانے سے کام نہیں بنتا......

موت سے زندگی کا سفر

ایک عورت آئی لاہور میں...... بڑے مالدار آدمی کی بیٹی تھی اور ابھی بھی زندہ ہے...... اس کے جگر میں کینسر ہو گیا...... وہاں ایک بزرگ کے پاس گئی...... کہ میں مری...... کہ میں علاج کے لئے جا رہی ہوں...... آپ میرے لئے دعا کریں...... انہوں نے اس کو ایک چھوٹی سی دعا دی......

یا بدیع العجائب باالخیر یا بدیع ......

یہ پڑھ لیا کرو......

ایک مہینے تک اس عورت نے یہ وظیفہ پڑھا...... ایک مہینے کے بعد واپس ہسپتال میں چیک کرایا...... تو ڈاکٹروں نے کہا...... یہ وہ مریض نہیں ہے...... جو پہلے ہمارے پاس لایا گیا تھا...... اللہ تعالیٰ مردوں کو زندہ کر سکتا ہے...... تو ناممکن بیماریوں کو صحت بھی دے سکتا ہے...... اللہ تعالیٰ چاہے تو موت کو زندگی میں بدل دیتا ہے......

العظمة لله...... ساری عظمتیں اللہ تعالیٰ کی ہیں......

پیر چاٹنے والا شیر

ابوالحسن الظاہر نے...... احمد بن طولون کو نصیحت کی...... اس کو غصہ چڑھ گیا...... تو اس نے شیر کے سامنے ڈلوا دیا...... ہاتھ پاؤں بندھوا کے بھوکے شیر کے سامنے اور سب کو اکٹھا کیا...... کہ بادشاہوں کے ساتھ گستاخی کرنے والے کا انجام دیکھا جائے...... سب اکٹھے ہو گئے......

شیر کو جب چھوڑا، وہ آیا........ جائزہ لیا اور پھر پاؤں کی طرف آ کے بیٹھ گیا........ آپ کے پاؤں چاٹنے لگا........ جیسے اپنے بچے کو چاٹتا ہے ناں جانور........ اپنی زبان سے بچے کو چاٹتا ہے........ اظہار محبت........ یہ پیار ہے........ چاٹ رہا ہے........ چاٹ رہا ہے........ اس پر بھی لرزہ طاری ہو گیا........ کہ میں تو برباد ہو گیا........

شیر کو باہر نکالا........ واپس ان کو باہر لائے........ لوگ کہنے لگے........ کہ حضرت! شیر آپ کے پاؤں کی طرف بیٹھ گیا تھا تو وہ کھا بھی تو سکتا تھا........ تو اس وقت، آپ کیا سوچ رہے تھے........ کہنے لگے، میں سوچ رہا تھا........ کہ شیر میرے پاؤں چاٹ رہا ہے........ پتہ نہیں میرے پاؤں پاک ہیں........ کہ ناپاک ہیں........ تو میں یہ سوچ رہا تھا........

العظمة للّٰه........ اللہ تعالیٰ کی عظمت ایسی دل میں اتری........ کہ شیر بھی ان کے سامنے بکری ہو گیا اور ہم بکریوں سے ڈرتے ہیں........ اور اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے........

اپنے جیسی مخلوق سے ڈرتے ہیں........ اور اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرتے........

جنگ بدر میں اللہ تعالیٰ کی مدد

ولقد نصر کم اللّٰہ ببدرو انتم اذلة

جنگ بدر میں آیتیں اتری ہیں۔ تم نے کہا تھا........ کہ کہاں ہے مدد تو آ گئی مدد........ آپ بھی باز آ جاؤ........ اچھی بات ہے........ اور اگر تم نے دوبارہ حملہ کیا تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے........ میں حملہ کروں گا........ پھر تمہاری کوئی طاقت تمہیں نفع نہیں دے سکتی........ میں ایمان والوں کے ساتھ ہوں........ حضرت خالدؓ نے آواز لگائی عباس... زبیر... عبداللہ... عبدالرحمٰن........ ضرار بن ازور کہاں ہیں؟ غرض 60 آدمیوں کو ساتھ لیا اور -/60,000 پر جا کر پڑے تو جبلہ کہنے لگا........ کہ کیا کر رہے ہو؟........ کہنے لگا، ہوش میں ہو۔ کہنے لگے، ہوش میں ہوں........ ایک حملہ ہوا........ دوسرا حملہ ہوا........ تیسرا حملہ ہوا........ تیسرے پر دراڑ پڑی........ صف میں نو دس ٹولیاں بنا دیں........ فرماتے ہیں........ کہ کوئی ماں ان جیسا نہیں جنے گی........ کہتے ہیں، میں نے دیکھا........ کہ 20 مرتبہ کفار نے خالدؓ کو قتل کرنے کے لئے اس

ٹولی پرحملہ کیا۔حضرت عباسؓ آگے بڑھتے تھے...... اوراعلان کرتے تھے عباس کا بیٹافضل اے کتوں کی جماعت! میرے نبیؐ کے ساتھیوں سے دور ہوجاؤ تو انہوں نے 20 حملےکوتوڑدیا...... وہ اکیلے نےنہیں توڑا...... تم نہیں تیر مارر ہے...... کہامیں ماررہاہوں...... تم نہیں قتل کرر ہے، میں قتل کرر ہاہوں...... تم نےنہیں مارا، میں نے ماراہے......

حضرت سفینہؓ کی کرامات......سمندر پرحکومت

سفینہؓ سمندر میں جارہے ہیں...... طوفان آ گیا...... طوفان سے کہنے لگے...... اسکن یا بحر هل انت الا عبد حبشی...... اے سمندر! تھم جا...... تو کالاحبشی ہی تو ہے...... یہ کالاحبشی کیوں کہا؟ سمندر جب گہرا ہوتا ہےتو پانی کالی چھال دیتا ہے...... کہنے لگے، ٹھہر جااے سمندر! تو کالاحبشی ہی تو ہے...... دوسری موج نہیں اٹھی...... اس کے بعد وہیں تھم گیا......

اور کشتی میں سفر کررہے تھےاوراپنا قرآن پاک سی رہے تھے...... قرآن پاک کہ اوراق تھے وہ سی رہے تھے...... سوئی ہاتھ سے گر کر پانی میں چلی گئی...... پانی میں کہنے لگے...... عازمت علیک علیٰ رَبّ الا رددت علی ابرتی...... اےاللہ! تجھےقسم دیتا ہوں...... میری سوئی مجھےواپس کر...... دوسری سوئی میرے پاس ہےکوئی نہیں...... وہ سوئی پانی پہ یوں کھڑی ہوگئی......

ایک وقت تھا...... جب مسلمان اٹھتا تھا...... تو ساری کائنات کے باطل پرلرزہ طاری ہوجاتا تھا...... اوروہ اپنے ایوانوں میں تھرتھر کانپتے تھے...... وہ وقت تھا...... جب مسلمان نے کلمہ سیکھا ہوا تھا...... آج مسلمان نے کلمہ نہیں سیکھا...... اس لئے دنیا کی کوئی طاقت اسے اللہ تعالیٰ کے ہاں سرخرونہیں کرسکتی......

حجاج بن یوسف کا اللہ تعالیٰ پر یقین

حجاج بن یوسف اس امت کا سفاک گنا جاتا ہے...... اس کی زندگی میں کبھی تہجد قضانہیں

ہوئی...... اور ہفتے میں قرآن پاک اس کا ختم ہوتا تھا...... ہفتے میں قرآن پاک ختم کرتا تھا...... تین دن میں، پانچ دن میں قرآن پاک ختم کرتا تھا...... کبھی زندگی میں جھوٹ نہیں بولا...... مرتے دم تک اور یقین ایسا تھا...... کہ ایک دفعہ اس کی بیوی پر کچھ اثرات ہوئے...... اس نے کسی عامل کو بلوایا اور اس نے دم کر کے لوہے کا کیل رکھ دیا...... کہ اس کو دفن کر دو...... انہوں نے کہا، یہ کیا چیز ہے؟

انہوں نے کہا، تم اپنے حبشی بلاؤ...... دو حبشی بلائے...... کہ لکڑی ڈال کر اس کو اٹھاؤ...... دو غلام زور لگا رہے ہیں، اٹھا رہے ہیں، وہ چھوٹا سا کیل نہیں اٹھتا...... پھر دو اور لگائے چار...... پھر دو اور لگائے چھ...... پھر دو اور لگائے آٹھ...... دو اور لگائے دس...... بارہ غلام لگائے...... چھ اس طرف...... چھ اس طرف...... چھوٹے سے کیل کو اٹھا رہے ہیں، وہ اٹھتا ہی نہیں......

اس نے کہا، دیکھا اس کی طاقت یہ ہے...... اس نے کہا...... پیچھے ہٹ جاؤ...... اپنی چھڑی...... **ان ربکم اللّٰہ الذی خلق السمٰوات والارض فی ستة ایام ثم استوی علی العرش**...... یہ آیت پڑھ کر جو چھڑی ڈالی...... اور کیل ہوا میں اڑتا ہوا وہ گیا...... انہوں نے کہا...... بھاگ جاؤ، تمہارے عملوں کا محتاج نہیں ہوں...... یقین کی طاقت نے اس سحر کو توڑ دیا......

امام غزالیؒ کی قربانی

میرے بھائیو!

امام غزالیؒ نے 27 سال کی عمر میں مدرسہ نظامیہ کے صدر مدرس ہونے کا نظام سنبھالا جو اس زمانے میں امیر المومنین سے بڑا عہدہ تھا عزت اور وقار کے لحاظ سے...... صرف چار سال کے بعد اس کو ٹھوکر مار دی اور 31 سال کی عمر میں نکل گئے...... دس سال در بدر رہے......

دس برس گزر گئے...... دھکے کھاتے کھاتے ایک دن ایک آدمی بولا، ارے غزالیؒ! تجھے کیا ملا؟...... عزت چھوڑی...... تدریس چھوڑی...... تصنیف چھوڑی...... وقار

چھوڑا.......... تجھے کیا ملا دھکے کھا کے۔ تو امام غزالیؒ کا جواب سنو.......... کیا کہا.......... پتہ ہے تجھے کہ مجھے کیا ملا؟.......... ارے میں نے لیلیٰ چھوڑی، میں نے صعدہ چھوڑی.......... تین نام ہیں عشق کے جو عربی اشعار میں بولے جاتے ہیں.......... لیلہ رفیعہ اور صعدہ.......... یہ علامتی نام ہیں.......... یہ تینوں کردار موجود تھے.......... کیا مطلب؟ میں نے مجازی خدا چھوڑے.......... مجازی عشق چھوڑے.......... مجازی منصب چھوڑے.......... میں اپنے محبوب کو لوٹا.......... اس کے گھر کی راہوں کو لوٹا.......... مجھے دور سے اس کی محبت کا نور نظر آیا.......... اس کے گھر کے آثار نظر آئے تو جیسے منزل کی طرف لوٹا ہوا مسافر دور دراز سے آ رہا ہو.......... تو دس کلومیٹر پہلے سے ہی اس کا دل اچھلنے لگ جاتا ہے.......... اور وہ گھر اڑ کر پہنچنا چاہتا ہے..........

تو اے میرے دوست! مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت کا نظارہ کرایا.......... مجھے لیلیٰ بھولی.......... مجھے صعدہ بھولی.......... میں سب بھولا.......... میں بھاگ کر چلا.......... میں دوڑ کے چلا.......... مگر میرا شوق مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ سے جا ملا.......... میرا عشق مجھ سے پہلے میرے اللہ کے در پر جا گرا.......... تو میرا اللہ جب ملا تو مجھے سب کچھ ملا۔

حضرت علیؓ کا پہلوان سے مقابلہ

خندق کی لڑائی میں عمرو بن عین ابن عبد چھلانگ لگا کر سامنے آ گیا کہ کوئی میرے مقابلے میں.......... سب کو اس کی بہادری کا پتا تھا.......... سارے ہی دبک گئے.......... حضرت علیؓ کھڑے ہوئے.......... اکیس سال کی عمر ہے.......... آپؓ نے کہا، حضور ﷺ میں جاؤں؟ آپؐ نے فرمایا، **اجلس انه هو عمرو**.......... تجھے پتا نہیں کون ہے.......... یہ عمرو ہے.......... یہ عمرو ہے۔

اس نے پھر نعرہ لگایا.......... کوئی میرے مقابلے میں ہے.......... پھر سب خاموش ہو گئے.......... پھر حضرت علیؓ کھڑے ہو گئے کہ رسول اللہ ﷺ میں جاؤں؟.......... کہا، بیٹھ جاؤ.......... تمہیں معلوم نہیں کون ہے یہ.......... عمرو ہے عمرو..........

وہ کہنے لگا کہ تمہاری جنت کہاں ہے جس کے شوق میں تم مرنے کے دعویٰ کرتے ہو.......... شہادت کے متمنی ہوتے ہو..........

پھر حضرت علیؓ کھڑے ہو گئے ...... میں جاؤں؟ ......

آپ ﷺ نے فرمایا ...... بیٹھ جاؤ ...... یہ عمرو ہے عمرو ......

حضرت علیؓ نے فرمایا ...... ان کان عمرو ...... اگر یہ عمرو ہے تو کیا ہوا؟ دو باتوں میں سے ایک بات تو میرا نصیب ہوگی ...... شہادت یا فتح۔

تو اللہ تعالیٰ کے نبی اسباب کی رعایت فرما رہے ہیں ...... اس لئے علیؓ کو بٹھا رہے ہیں ...... بیٹھو بیٹھو ...... اس کا کوئی جوڑ نہیں ...... اس کا کوئی مقابلہ نہیں ...... اس کی رعایت میں فرما رہے ہیں ...... آگے جب توکل اللہ تعالیٰ پر ہو جاتا ہے تو اسباب خود بخود سمٹ جاتے ہیں ...... سکڑ جاتے ہیں ...... بدل جاتے ہیں ...... اللہ تعالیٰ تاثیر بدل دیتا ہے ......

کامیاب کون؟ ناکام کون؟

مرزا الٰہی بخش ...... نجف خان ...... نواب شجاع الدولہ جنہوں نے ساز باز کر کے 1857ء میں دلی کا سودا کر دیا تھا ...... انہوں نے بڑی بڑی جاگیریں بنائیں ...... میر رجب علی تھا ...... جو بہادر شاہ ظفر کا سارا خزانہ بھی اٹھا کر لایا تھا ...... اور یہ جوانبالہ کا ایک ضلع ہے ...... اس میں اس نے ایک بہت بڑا محل بنایا ...... جس میں ایک حوض تھا ...... جس میں فوارے بنائے گئے ...... جس میں شراب نکلتی تھی اور پھر وہاں وہ بیٹھ کر شراب کے جام کا دور چلاتا تھا ...... لیکن وہ بد بخت چند دن کی بہار کے پیچھے ہمیشہ کی بربادی میں چلا گیا ......

بخت خان ہار کر بھی اپنا بخت بلند کر گیا ...... کیونکہ وہ اس بنیاد پر تھا کہ مجھے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے ...... چاہے میدان کی بازی ہار جاؤں ...... مجھے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے ...... یہی بنیاد تھی جس پر حضرت حسینؓ اپنی ساری نسل کے ساتھ ذبح ہو گئے کہ میں یہ سودا نہیں کر سکتا ...... ورنہ ایک بول بول دیتے ...... تھوڑی سی سیاست کر جاتے ...... تھوڑی سی سیاست کھیل جاتے ...... جیسے ہم نہیں کہتے ...... میاں صاحب دین دنیا ساتھ ہونی چاہئے ...... زانی کا کیس بھی لے لو اور نماز بھی پڑھ لو ...... یہ بھی کر لو ...... وہ بھی کر لو ......

3 من وزن اٹھانے والا دوسروں کا محتاج

نصر اللہ میر ہمارے زمانے میں فلموں میں کام کرتا تھا ...... آج تو ماشاء اللہ بڑی داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ وہ جوانی میں تین من کی بوری کو دو انگلیوں سے اٹھا کر پھینک دیتا تھا ...... مجھ سے کہنے لگا ...... آج مجھ سے خود زمین سے اوپر اٹھا نہیں جا رہا۔

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

حضرت علیؓ نے فرمایا تھا، حضرت فاطمہؓ کو دفن کرنے کے بعد ...... آج فاطمہؓ کو دفن کرنے کے بعد مجھ پر یہ بات کھل گئی کہ ...... کوئی کسی کا ساتھ نہیں دے سکتا، کوئی سدا سلامت نہیں رہ سکتا ...... ایسی حسین جوڑی بھی آج بکھر گئی ...... ایسی جوڑی کوئی کہاں سے لائے گا؟ ...... ایسا جمال کوئی کہاں سے لائے گا؟ ...... علیؓ اور فاطمہؓ کی جوڑی کوئی دکھائے تو نبیوں کے بعد کوئی ایسی جوڑی ہوگی ...... لیکن آج یہ جوڑی ٹوٹ گئی۔

چوبیس سال کی عمر میں فاطمہؓ جدائی دے گئی ...... لیکن بھائی! ان کا تو مرنا بھی زندگی تھا ...... پانی کے لئے اپنی خادمہ سے فرمایا، میرے غسل کا پانی رکھو ...... خادمہ نے پانی رکھا ...... خود غسل فرمایا ...... کپڑے پہنے۔ اس کے بعد چارپائی کو درمیان میں رکھوا دیا اور فرمایا، اب میں مر رہی ہوں ...... میرا غسل ہو چکا ...... مجھے دوبارہ غسل نہ دینا ...... یہی میرا غسل ہے۔ حضرت اس وقت باہر گئے ہوئے تھے، فرمایا علیؓ کو بتا دینا اور گئی۔

آپ ﷺ نے حضرت فاطمہؓ سے کہا تھا، میں جا رہا ہوں، وہ رونے لگیں ...... پھر آپؐ نے کان میں کہا، نہیں نہیں تو غم نہ کر، سب سے پہلے تو ہی مجھ سے آ کر ملے گی۔ پھر وہ ہنسنے لگیں۔ کہا، کیا بات ہوئی؟ ...... کہنے لگی، مجھے میرے بابا نے کہا، میں جا رہا ہوں تو مجھے رونا آیا تو کہا، غم نہ کر سب سے پہلے تو ہی مجھے آ کر ملے گی ...... تو میں خوش ہو گئی۔ باپ کے جانے کے صرف چھ مہینے بعد ابا سے ملاقات ہو گئی تو حضرت علیؓ فرما رہے ہیں، آؤ دیکھو۔

آؤ آؤ دیکھو، میں نے اپنے ہاتھوں سے محمد مصطفیٰ ﷺ کو قبر میں اتارا ...... آج ان ہی

ہاتھوں سے فاطمہؓ کو قبر میں اتار دیا۔ آج مجھ پر یہ راز کھل گیا ہے کہ آج کوئی دوستی سلامت نہیں رہ سکتی........کوئی گھر آباد نہیں رہ سکتا۔

گدھے کا چہرہ

امام بخاریؒ نے واقعہ نقل کیا کہ:

مفرد میں ایک آدمی قبر سے نکلتا ہے........مرنے کے بعد اس کا چہرہ گدھے کی طرح ہوتا ہے۔ تین دفعہ گدھے کی آواز نکالتا ہے........پھر اندر ہو جاتا ہے۔ تو جو اس واقعے کے راوی ہیں........کہتے ہیں یہ کیا چکر ہے؟ کہتے ہیں یہ شرابی تھا........شراب پیتا تھا........اس کی ماں روکتی بیٹا! شراب نہ پیا کرو تو اسے کہتا کھوتے کی طرح ہر وقت بکواس مت کر۔ جب وہ مرا........جس دن سے یہ مرا ہے........اس کے ساتھ یہ ہو رہا ہے۔........

طلحہؓ جنتی کیسے بنے؟

اُحد کی لڑائی میں شکست ہوگئی........اُم عمارہ سامنے آگئیں........عورت ہیں........ادھر بیٹا حبیب بن زید........ادھر بیٹا عبداللہ بن زید۔ دو بیٹوں کے ساتھ ماں سینہ سپر ہوگئی۔ کہا کہ اے میرے بیٹو! آج اگر میرے نبی ﷺ کو زخم لگا، مرتے دم تک میں تمہیں معاف نہیں کروں گی........**اور عبداللہ شہسوار تھا** جس نے آکر حضور ﷺ پر وار کیا۔ بہادر **کندھے** پر تلوار ماری جس کا زخم ایک مہینے تک رہا۔ اس پر حملہ کرنے والی صرف ام عمارہ تھیں جنہوں نے آگے بڑھ کر اس کے وار کو روکا۔

وہ شاہ زور تھا........یہ بے زور تھی........وہ سوار........یہ پیدل........وہ لوہے کی زرہوں میں........یہ ویسے ہی........تو انہوں نے دو دفعہ اس پر تلوار ماری ہے لیکن دونوں دفعہ تلوار بے اثر ہوگئی ہے لیکن یہ عورت تو جب وہ بے بس ہو گیا تو جب اس کی تلوار حضور ﷺ کے کندھے پر پڑی ہے اور اسے بھی تلوار ماری........کندھے پر بھی ماری، خود کے کندھے پر زخم آیا........سینہ سپر رہی ہیں۔

جب تک گری نہیں حضور ﷺ پر کسی کو چڑھنے نہیں دیا........ابوطلحہ انصاریؓ حضور ﷺ

پر ایسے چھا گئے کہ ساری کمر تیروں سے بھر گئی...... لیکن اللہ تعالیٰ کے نبیؐ پر تیر نہیں آنے دیا...... ان کو کھنچا گیا تو طلحہؓ سامنے آ گئے، اپنا ہاتھ آگے کر دیا، سیدھے ہاتھ پر تیر سہتے رہے، سارا ہاتھ شل ہو گیا...... سارا ہاتھ بے کار ہو گیا...... اور کافروں نے نرغے میں لے لیا۔ حضور ﷺ زخم کی وجہ سے بے ہوش ہو گئے تھے...... کچھ بے ہوشی تھی کچھ ہوش تھا...... حضرت طلحہؓ نے اکیلے کفار کے نرغے کو توڑا...... حضور ﷺ کو اٹھایا اور دوڑ لگائی تو آپؐ نے کہا، طلحہ ''تیرے اوپر جنت واجب ہو گئی۔''

پھر کافر پیچھے بھاگے...... پھر حضور ﷺ کو گھیرے میں لے لیا...... پھر حضرت طلحہؓ نے بٹھایا...... اور پھر تلوار لے لی اور پھر بپھرے ہوئے شیر کی طرح حملہ آور ہوئے، پھر قریش کو چھان کر رکھ دیا۔ پھر حضور ﷺ کو اٹھایا...... پھر دوڑ لگائی تو آپؐ نے کہا، طلحہ تجھ پر جنت واجب ہو گئی۔

آپؐ کا معجزہ

پھر اسی طرح کافروں نے گھیرے میں لے لیا۔ پھر حضور ﷺ کو بٹھا کر پھر ان پر حملہ کیا۔ اس طرح ۳ دفعہ حملہ کیا۔ دوڑتے ہوئے، دوڑتے ہوئے اُحد پہاڑ پر چڑھے جب کہ خود سارا ہاتھ لہولہان ہو چکا تھا اور اٹھایا...... آخر کار اور ایک غار تھا اس کے اندر جا کر لٹایا، دیوار سے ٹیک لگوائی۔ جوں ہی آپؐ کی کمر اُحد کے پہاڑ سے لگی اور جوں ہی اُحد کو پتہ چلا کہ رسول اللہ ﷺ ہیں تو اتنا حصہ جو کمر مبارک سے لگا تھا، وہ اسپنج کی طرح نرم تکئے میں تبدیل ہو گیا۔

اس سے پہلے قتادہؓ تھے جو تیر آئے...... آگے ہو جائیں، جو تیر آئے آگے ہو جائیں...... ایک تیر آیا اور سیدھا حضرت قتادہؓ کی آنکھ میں لگا اور آنکھ قیمہ قیمہ ہو کر باہر آ گئی۔ حضور پاک ﷺ کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور فرمایا:

اے اللہ! قتادہؓ کی آنکھ تیرے نبیؐ کی حفاظت میں ضائع ہو گئی۔ آپؐ نے تیر نکالا، ساری آنکھ باہر آ گئی۔ آپ ﷺ نے سارے اس کے ملبے کو اکٹھا کیا...... اور اٹھا کر آنکھ میں رکھا...... اور اوپر سے اپنے ہاتھ کو رکھا...... اور فرمایا:

اے اللہ! قتادہؓ کی آنکھ تیرے نبیؐ کی حفاظت میں ضائع ہوئی ہے۔

اللھم اجعل احسن عینیہ..........

''اے اللہ! اس کی آنکھ کو دوسری آنکھ سے زیادہ خوبصورت کر دے۔''

یہ کہہ کر ہاتھ پھیرا۔ جب ہاتھ ہٹایا تو یہ آنکھ دوسری سے زیادہ حسین ہو چکی تھی جگمگ کر رہی تھی۔

ہائے...... ہائے...... انہوں سینے پر زخم سہے۔

اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت کا حصول کیسے؟

پر ہم نے نبی ﷺ کے سینے پر زخم لگائے، انہوں نے آنے والے تیروں کو آنکھوں میں لیا...... تم نے اسی کے تیر اسی کے سینے پر چکا دیئے...... انہوں نے تلواروں کے ریزوں کے زخم اپنے جسموں پر سہے...... اور ہم نے اپنی تلواروں اور توپوں کا رخ نبی ﷺ کے سینے کے رخ کی طرف کر دیا...... پھر بھی ہم کہتے ہیں ہم ذلیل کیوں ہیں؟...... ہماری مدد کیوں نہیں ہو رہی؟......

ارے ہم کیا کر رہے ہیں؟...... میں کیا کر رہا ہوں؟...... میری خلوت کیا ہے؟...... میری جلوت کیا ہے؟...... تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ کو ساتھ لو، اللہ تعالیٰ کو ساتھ لینا ہے تو محمد ﷺ کے غلام بنو۔

قل ان کنتم تحبون اللّٰہ فاتبعونی یحببکم اللّٰہ..........

اس کے پیچھے...... چلو تو یہ سیکھنا پڑے گا...... یہ گھر بیٹھے ملنے کا سودا نہیں ہے...... اس لئے کہہ رہا ہوں توبہ کرو..........

یورپی تہذیب کے راستے پر

جیسے یورپ میں خاندانی نظام بکھر گیا۔ 1792ء میں انگلستان میں ایک عورت تھی، اس کا نام تھا میری داس اسٹون کرافٹ...... اس نے ایک کتاب لکھی آزادی نسواں کہ...... عورتوں کو آزادی دی جائے، عورتیں کیوں کمرے میں پابند ہیں...... یہ باہر آئیں...... مردوں کے شانہ

بشانہ کام کریں........ ان کو پوری آزادی دو........ اس سے پہلے یورپ میں بھی کوئی تصور نہیں تھا عورت کے بے پردہ رہ کر باہر آنے کا........ وہاں کی تہذیب بھی حیاء پر مشتمل تھی........ لیکن پیچھے سے شیطان نے بھڑ کایا........ ادھر انگریز کا راج تھا کہ اس کی مملکت میں سورج غروب نہیں ہوتا تو شیطان کی طاقت بھی پیچھے حکومت کی طاقت........ پیچھے نفس کی طاقت........ اب مردوں کی بھی زیادہ شہوت پوری ہونے لگی........ عورتوں کی بھی ہونے لگی........ تو وہ بڑھتے بڑھتے وہ چنگاری ایسی ہے کہ اب ان کا سارا نظام ٹوٹ گیا ہے۔

اب 2000ء میں ایک سروے کیا گیا، اسی انگلینڈ کا جہاں 1972ء میں یہ تحریک چلی تھی کہ عورتوں کو آزادی دی جائے تو عورتوں سے پوچھا گیا کہ تم واپس گھر جانا چاہتی ہو........ یا کام کرنا چاہتی ہو........ یا اسی طرح آزاد رہنا چاہتی ہو؟........ تو 98% عورتوں نے کہا، ہم گھر جانا چاہتی ہیں لیکن ہمیں خاوند نہیں ملتے، ماں باپ نہیں ملتے۔ اس آزادی کی قیمت عورت کو یہ دینی پڑی کہ اس کا ماں کا روپ........ بیٹی کا روپ........ بہن کا روپ........ ختم ہو گیا........ کہ بیوی کا روپ بھی ختم ہو گیا........ وہ صرف گرل فرینڈ ہے اور ادھر مردوں کے ساتھ کیا ہوا کہ ان کا بھی بیٹے کا روپ ختم........ باپ کی شکل ختم........ بھائی کی شکل ختم........ چچا کی شکل ختم........ دادا........ تایا کی شکل ختم........ خاوند کی شکل ختم........ اب وہ بوائے فرینڈ ہے، یہ گرل فرینڈ ہے........ جب تک ان کا دل لگا رہے گا۔ یہ ایک دوسرے کی تسکین کا سبب بنتے رہیں گے۔ اگر کبھی ایک کا بھی دل بھر جائے گا تو اسے ایسے اٹھا کر پھینک دیں گے۔ جیسے شوپیس کو استعمال کے بعد باہر پھینک دیتے ہیں۔ یہ وہاں کی کربناک زندگی ہے اس وقت۔

حضرت فاطمہؓ کی رخصتی کا منظر

میرے بھائیو!

اگر ہم اپنی شادی میں سادگی لے آئیں گے........ تو شادی آسان ہو جائے گی........ زنا مشکل ہو جائے گا........ اور اگر ہم اپنی شادی کی شرطیں مشکل کر دیں گے........ تو شادی مشکل اور زنا آسان ہو جائے گا۔

ایسے ہی حضرت فاطمہؓ کا نکاح مسجد میں ہوا، دو چار مہینے بعد حضرت علیؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ ﷺ! رخصتی ہو جائے تو آپؐ نے فرمایا...... ٹھیک ہے کروا دیتے ہیں...... تو آپؐ مغرب کی نماز پڑھ کر گھر آئے تو آپؐ نے فرمایا...... اُم ایمن کو بلاؤ...... حضرت فاطمہؓ فرماتی ہیں کہ میں گھر میں کام کر رہی تھی کہ مجھے آواز آئی کہ اُم ایمن کو بلاؤ...... اُم ایمن آ گئیں تو آپؐ نے فرمایا...... فاطمہؓ کو علیؓ کے گھر چھوڑ کر آ جاؤ، ان سے کہو، میں عشاء پڑھ کر آؤں گا تم میرا انتظار کرنا۔ اب یہ دو جہاں کے سرکار کی بیٹی ہیں، ان کی رخصتی یوں ہو رہی ہے کہ باپ بھی ساتھ چھوڑنے نہیں گیا اور دولہا لینے نہیں آیا۔ باپ چھوڑنے نہیں گیا۔ اُم ایمن جو باندی ہیں ان کے ساتھ بھیج دیا۔ دونوں عورتیں چل کر آئیں، حضرت علیؓ کے دروازے پر دستک دی۔ حضرت علیؓ باہر نکلے تو اُم ایمن نے کہا...... بھئی اپنی امانت سنبھال لو اور اللہ تعالیٰ کے نبیؐ کا فرمان ہے کہ...... میں عشاء کے بعد آؤں گا۔ اتنی سادگی سے رخصتی ہو گئی۔

ہمارے امیر تھے بھائی بشیرؒ، انہوں نے بیٹی کا نکاح کیا تھا، رخصتی باقی تھی تو سارے رشتہ دار تو ایک ذہن کے نہیں ہوتے تو انہوں نے کہا...... بھائی آپ لوگ دو چار افراد آ جاؤ۔ لڑکی لے جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ نہیں بھئی ہم تو دیہاتی لوگ ہیں...... ہم بارات لائیں گے۔ اب ان کو سمجھانا بھی مشکل تھا۔ انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے بہت اچھا۔ تو شادی والا دن جو تھا، اس سے ایک دن پہلے اپنی بیٹی کو...... بیٹوں کو...... اور اہلیہ کو لیا اور سیدھے بہاول نگر پہنچے اور کہا...... لو بھئی ہم اپنی امانت خود چھوڑنے آ گئے اور یہ کام انہوں نے اس وقت کیا جب وہ پورے پاکستان کے ٹیلیفون کے ڈائریکٹر جنرل تھے۔ دنیاوی عہدہ اتنا بڑا تھا اور کام ایسا کیا کہ آج چپڑاسی بھی وہ کام نہ کرے تو...... بھئی سادگی کو اپناؤ اور دوسری بات یہ ہے کہ ہمیشہ زندگی جو خوشگوار گزرتی ہے، وہ اچھے اخلاق سے گزرتی ہے۔ یہ سونا...... یہ چاندی...... مہر...... ان سے گھر آباد نہیں ہوتے۔ میاں بیوی کے اخلاق اچھے ہوں، ایک دوسرے کی سہہ سکیں تو وہ گھر آباد ہو سکتا ہے اور اس میں لڑکے والوں کا فرض زیادہ ہے کہ ماں باپ اپنی لڑکی کو پالتے ہیں۔ اپنے ہاتھوں سے اٹھا کر ڈولی میں بٹھا کر پرائے گھر بھیج دیتے ہیں۔

قومِ عاد کی بڑھیا کا شکوہ

قومِ عاد میں ایک بوڑھی اماں تھیں، اس کا بیٹا مر گیا۔ اس کی عمر تھی 300 سال۔ سرہانے بیٹھے ہائے بچہ ...... ہائے بچہ ...... نہ کھایا ...... نہ پیا ...... نہ تو نے جہاں دیکھا ...... نہ تو نے دنیا دیکھی ...... ہائے ہائے! تو نے ایسے دنیا کو چھوڑ دیا۔ ایک نے کہا، اماں ایک امت آنے والی ہے جس کی کل عمر 70، 60 ہو گی۔ وہ حیران ہو کر بولی، کیا وہ گھر بنائیں گے۔ کہا، ہاں وہ گھر بھی بنائیں گے بلکہ کالونیاں بنائیں گے۔ وہ کہنے لگی، اگر میری اتنی عمر ہوتی تو میں ایک سجدہ میں گزار دیتی۔ اب بندگی ان کی زیادہ ہماری تھوڑی ...... ڈیوٹی ان کی زیادہ ہماری تھوڑی ...... اجر ہمارا زیادہ ...... مرتبہ ہمارا زیادہ ...... مقام جنت میں ہم پہلے جائیں گے ...... دروازے سے پہلے گزریں گے ...... ہمارے بغیر کوئی امت جنت جا نہیں سکتی تو اس کی وجہ امتیاز یہ تبلیغ کا کام ہے۔

حضرت عمارؓ کا عجیب تیمّم

حضرت عمارؓ کو غسل کی حاجت ہوگئی، سوچ میں پڑ گئے کہ وضو تو یوں ہوتا ہے مگر تیمم کا معلوم نہیں تھا ...... انہوں نے غسل کے لئے تیمم یہ کیا کہ ...... کپڑے اتار کر ریت میں لوٹ پوٹ ہوتے رہے ...... جب مدینے پہنچے تو فرمایا ...... یارسول اللہ ﷺ! مجھے غسل کی حاجت ہوگئی تو میں نے یہ کام کیا تو آپؐ نے فرمایا ...... کہ غسل کے لئے بھی دو ضربیں ہی کافی تھیں ...... ایک منہ پر ...... اور ایک ہاتھ پر ...... تو تو پاک تھا۔ کبھی کوئی مٹی منہ پر مل کر پاک ہوا ...... تم منہ پر مٹی ملو میں تمہیں پاک کرتا ہوں ......

دنیا کی تاریخ کا انوکھا واقعہ

ایک بدو آیا ...... یارسول اللہ ﷺ! میں ہلاک ہوگیا؟ آپؐ نے فرمایا کہ کیا ہوا؟ اس نے کہا میں روزہ کی حالت میں بیوی کے قریب چلا گیا میرا کیا بنے گا؟ آپؐ نے فرمایا، تو غلام آزاد کر، کفارہ دے۔ عرض کیا، میں صرف اس گردن کا مالک ہوں، آزاد کیسے کروں؟ ...... میرے پاس کچھ

نہیں .... آپؐ نے فرمایا، ساٹھ غریبوں کو کھانا کھلا .... اس نے کہا، مجھ سے زیادہ غریب مدینے میں ہے کوئی نہیں، میں کہاں سے لاؤں؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا، تو ساٹھ روزے رکھ۔ اس نے کہا، ایک روزے میں چاند چڑھایا ہے، ساٹھ روزوں کو میں کیسے رکھوں گا؟ کہا، تو بیٹھ جا .... میں تیرا انتظام کرتا ہوں، وہ بیٹھ گیا .... اتنے میں ایک انصاری آیا، وہ تھیلا لے کر آیا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ کھجوریں ہیں صدقہ کی۔ ہاں بھئی تم بیٹھے ہو .... فرمایا، جی ہاں۔ فرمایا، تھیلا لے جاؤ اور مدینے کے ساٹھ فقراء میں تقسیم کردو .... یہ مجرم ہے .... یہ جرمانہ ہے .... اور یہ اس طریقہ سے کہتا ہے .... یا رسول اللہ ﷺ! خدا کی قسم! مدینے میں مجھ سے زیادہ غریب کوئی نہیں ہے .... یہ جرمانہ مجھے ہی دے دو .... تو ہمارے نبیؐ مسکرا کر فرماتے ہیں .... جا تو ہی لے جا .... لیکن یہ رعایت تیرے لئے ہے کسی اور کے لئے نہیں ہے۔

بادشاہی نہیں یہ نبوت ہے

فجر کی اذان ہوئی، صحابہؓ میں ہل چل مچی، فتح مکہ کا دن تھا۔ ابوسفیان نے کہا کیا ہوا؟ .... یہ حملے کی تیاری کر رہے ہیں .... کہا، نہیں نماز کے لئے جا رہے ہیں۔ ابوسفیان کہنے لگا .... عباس تیرے بھتیجے کی اس کے ساتھی ہر بات مانتے ہیں؟ کہا، ہاں ہر بات مانتے ہیں .... چاہے وہ انہیں کہہ دے کہ بیوی بچے چھوڑ دو .... ملک و مال چھوڑ دو .... ہر چیز اس پر قربان کر دیتے ہیں۔ کہنے لگا .... عباس! میں نے بڑی بڑی بادشاہیاں دیکھی ہیں، پر تیرے بھتیجے جیسی بادشاہی نہیں دیکھی۔ انہوں نے کہا .... ارے ابوسفیان! اب بھی تیری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ بادشاہی نہیں .... یہ نبوت ہے۔

اذان ہو اور بچانوے فیصد کے کان پہ جوں نہ رینگے تو ہمارا مسئلہ کہاں سے حل ہوگا؟ رمضان آئے اور ہمارے کان پر جوں نہ رینگے .... پیسہ اکٹھا ہو جائے اور غریب کو زکوٰۃ نہ ملے .... فصل گھر میں آ جائے اور زمیندار عشر نہ ادا کرے .... یہ کیسی مسلمانی ہے؟ .... یہ کیسا اسلام ہے؟ .... یہ تو فرائض چھوڑ دیئے اور فرائض چھوڑنے کے بعد مسئلہ کیسے حل ہوگا اور اندرون سندھ میں جا کے دیکھو .... جہاں کسی کو نماز آتی ہی کوئی نہیں .... ساری امت میں نماز زندہ ہو جائے اور ساری

امت اللہ تعالیٰ کے سامنے جھکے۔

دو نفل کی برکت

حضرت سلمان فارسیؓ مدائن کے افسر بن کر آئے .... بڑے گورنر بن کے آئے تو چوریاں شروع ہوگئیں .... پہلے تو کوشش کرتے رہے کہ ویسے ہی ٹھیک ہو جائیں۔ پھر کہنے لگے، اچھا بھائی! کاغذ قلم لاؤ، خط لکھا مدائن کے گورنر کی طرف سے جنگل کے درندوں کے نام .... آج رات تمہیں جو بھی چلتا پھرتا مشکوک نظر آئے اسے چیر پھاڑ دینا اور اپنے دستخط کر کے فرمایا .... شہر کے باہر اس کو کیل گاڑ کے لٹکا دو۔ ادھر رابطہ دو رکعت کے ذریعے اوپر اور ادھر جنگل کے درندوں کو حکم۔ ادھر رابطہ اوپر ہے .... تار وہاں لگا ہوا ہے ناں .... ساری لائنیں تو اوپر سے چل رہی ہیں ناں .... سارا کمپیوٹر تو اوپر والا چلا رہا ہے .... ہم تو خالی مہرے ہی ہیں .... شطرنج کے مہروں کی طرح۔ اچھا کہا بھائی آج دروازہ کھلا رہے گا .... شہر کا دروازہ بند نہیں ہوگا .... جونہی رات گزری، شیر غراتے ہوئے اندر چلے آئے .... کسی کو جرأت نہیں ہوئی باہر نکل سکے۔

اصلیت نہ بھولو

ایک گدھے کو شیر کی کھال مل گئی، اس نے شیر کی کھال پہنی .... اس نے کہا، لو بھئی میں بھی شیر بن گیا۔ اب جو بستی کو چلا .... لوگوں نے دیکھا کہ اتنا بڑا شیر ہے .... گدھے جیسا قد .... وہ تو سارے بھاگے .... ارے شیر آ گیا .... اب گدھا بڑا خوش ہوا، اس نے کہا .... بھئی سارے ڈر گئے .... اب میں تھوڑی سی ذرا اور گرجدار آواز نکالوں گا تو یہ اور ڈریں گے۔ اپنی حقیقت کو بھول گیا کہ .... مجھ سے شیر والی آواز نہیں، نکلے گی .... گدھے والی نکلے گی۔ اب اس نے اپنی طرف سے زور سے آواز نکالی تو بجائے دھاڑنے کے وہ ڈھینچوں ڈھینچوں کرنے لگا انہوں نے کہا .... ارے تیرا بیڑا غرق ہو .... اوئے یہ تو گدھا ہے اور جو ڈنڈے۔ لے کر اس کی مرمت کی .... اب گدھا صاحب آگے آگے .... لوگ پیچھے پیچھے۔

برائی کا انجام

لوط علیہ السلام کی قوم میں جب وہ برا فعل پھیلا اور وہ عورتوں کو چھوڑ کر لواطت کا شکار ہوئے......... اللہ جل جلالہٗ نے لوط علیہ السلام کو بھیجا اور اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا شروع کیا......... وہ ایسی بد بخت قوم تھی کہ جنہوں نے ایسا کام شروع کیا جو اس سے پہلے کبھی کسی نے کیا ہی نہیں تھا......... اس لئے جو عذاب قومِ لوط پر آیا ہے کسی قوم پر نہیں آیا۔ جتنے عذاب قومِ لوط پر آئے......... کسی قوم پر نہیں آئے......... سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا کہ ان بدبختوں کو اکھاڑو......... انہوں نے پر کی نوک پر یوں اکھاڑا اور پہلے آسمان تک پہنچایا......... فرشتوں نے مرغوں کی اذانیں سنیں......... پھر الٹا کے زمین کی طرف پھینکا......... اوپر سے پتھروں کی بارش کی......... اوران کے چہرے مسخ ہو گئے......... آنکھیں دھنس گئیں......... پھر پتھروں کی بارش ہوئی اور زمین کو جعلنا عالیها سافلها .... نیچے کا حصہ اوپر اور اوپر کا حصہ نیچے کر دیا اور پھر ابدالآباد (ہمیشہ) کے لئے پانی کے عذاب میں مبتلا کر دیا گیا......... وہ بحیرہ موت جو سترمیل کی جھیل ہے......... جس میں کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا......... جو اس میں جاتا ہے مر جاتا ہے......... آج تک وہ اس عذاب میں چل رہے ہیں۔ کلمے کی طاقت نے قومِ لوط کی طاقت کو توڑ کے دکھادیا۔

قاتل کا اسلام قبول کرنا

وحشی نے چہرے کو چھپایا ہوا تھا اور مدینے میں آیا کیونکہ اسے بھی پتہ تھا کہ جس نے مجھے دیکھا......... قتل کیا جاؤنگا۔ چھپتا چھپاتا مسجد نبویؐ میں آیا......... حضور ﷺ اپنے دھیان میں بیٹھے ہوئے تھے اور چہرے سے کپڑا ہٹایا......... وشهد شهادة الحق .... آپ جو ایسے بیٹھے تو یوں ہوئے......... فلم یر و ہ الا فـائـمـاً اشهد شهادة الحق .... آپ کی آنکھیں پھٹیں......... صحابہؓ کی تلواریں نکلیں......... یارسول اللہ ﷺ! وحشی اور وہ کلمہ پڑھ رہا ہے اور ان کی تلواریں نیام سے نکل رہی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا......... پیچھے ہٹ جاؤ......... ایک آدمی کا کلمہ پڑھ لینا......... مجھے ہزار کافروں کو قتل کرنے سے زیادہ محبوب ہے......... پھر اسے یوں دیکھتے رہے......... او حشـــی

انت .... تو وہی وحشی ہے۔ جی ہاں .... اقعد .... بیٹھو۔ یہ بتا تو نے میرے چچا کو کیسے قتل کیا تھا؟ .... وحشی نے جو بیان کرنا شروع کیا تو حضور ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔ رونے لگے، کہا .... ارے وحشی! اللہ تعالیٰ تیرا بھلا کرے .... جا اللہ اور اس کے رسولؐ کو راضی کرنے کے لئے بھی اب محنت کر اور ایک احسان کر کہ مجھے اپنی شکل نہ دکھایا کر .... تجھے دیکھ کر میرے چچا کا غم تازہ ہو جاتا ہے .... جس کی شکل بھی دیکھنے کی ہمت نہیں ہے .... اس کے نفع کی بھی سوچی جا رہی ہے۔ تو اب تو بھائی بھائی .... پیسے پر لڑ رہا ہے .... تو ان اخلاق پر اللہ تعالیٰ کی مدد کیسے آئے گی؟

حضرت عثمانؓ کی سخاوت

حضرت عثمان غنیؓ کے پاس ایک سائل آیا .... حضور ﷺ سے مانگنے آیا تھا .... آپؐ نے کہا .... عثمانؓ کے پاس چلے جاؤ۔ عثمان غنیؓ سے مانگنے گیا .... وہ بیوی سے لڑ رہے تھے، کس بات پہ؟ .... یوں کہہ رہے ہیں .... اللہ کی بندی! رات تو نے چراغ میں بتی موٹی ڈال دی .... وہ بتی ڈالتے تھے روئی کی .... تو تیل زیادہ جل گیا۔ تو یہ کہنے لگے .... کہ کس کنجوس کے پاس بھیج دیا .... جو بیوی سے اس بات پہ لڑ رہا ہے کیوں تو نے بتی موٹی ڈالی ہے؟ تو یہ مجھے دے گا .... مجھے تو دمڑی بھی نہیں دے گا۔

جب ان کو باہر بلایا اور خیرات مانگی .... کہا وہاں سے آیا ہوں .... تو اندر گئے اور ایک تھیلی اٹھائی .... نہ پوچھا کہ کتنے چاہئیں؟ .... نہ پوچھا کہ کون ہو؟ .... تین ہزار درہم اٹھا کے دے دیئے۔ وہ حیران ہو کر کہنے لگا .... یار ایک تو بتاؤ۔ کہا کیا؟ .... کہا، یہ مجھے تو تو نے اتنے درہم دے دیئے کہ میری اگلی نسل کو بھی کافی ہیں اور خود تو بیوی سے لڑ رہا تھا کہ بتی موٹی کیوں کر دی۔ کہنے لگے .... وہ اپنی ذات پر خرچ تھا .... وہ پھونک پھونک کے کر رہا ہے .... یہ اللہ کو دے رہا ہوں .... جتنا مرضی دے دوں .... یہ تجھے تھوڑا ہی دے رہا ہوں۔ تو اپنی جان کو بھی اللہ تعالیٰ پر لگائیں اور اپنے مال کو بھی اللہ تعالیٰ پر لگائیں۔

اللہ تعالیٰ سے مانگو

ابراہیم بن ادھمؒ دریا کے کنارے پر بیٹھے تھے.......... جیب کٹ گئی پیسے نہیں.......... یا اللہ! ایک دینار چاہئے.......... یا اللہ! ایک دینار چاہئے۔ سامنے ہی دریا میں سے آٹھ دس مچھلیوں نے یوں منہ باہر نکال دیا اور ہر مچھلی کے منہ میں ایک دینار تھا۔ کیا ہوا؟.......... اللہ تعالیٰ اپنا ہے.......... وہ تو پہلے ہی کہہ چکا ہے کہ تم میرے ہو.......... پر ہم بھی تو اسے اپنا بنائیں.......... آدھا کام تو پہلے کر چکا ہے.......... اے میرے بندے! میں تجھ سے محبت کرتا ہوں.......... تجھے میرے حق کی قسم! تو بھی تو مجھ سے محبت کر۔ یہ تبلیغ کی محنت کا موضوع ہے کہ ہر مسلمان اللہ تعالیٰ سے اس درجے کی محبت پہ آجائے..........

جنت کو سجایا جا رہا ہے

حضرت شبانہ عابدہؒ کی بہن نے خواب دیکھا کہ جنت سجائی جا رہی ہے تو انہوں نے پوچھا.......... کیا بات ہے؟.......... جنت سجائی جا رہی ہے اور یہ ساری حوریں باہر کھڑی ہوئی ہیں تو جواب آتا ہے کہ.......... شبانہ عابدہ کا انتقال ہوا ہے.......... اس کے استقبال میں اور اس کی روح کے استقبال میں جنت کو سجایا جا رہا ہے.......... اور جنت کی حوروں کو استقبال کے لئے لایا جا رہا ہے۔ یہ ان کی بہن خود خواب میں دیکھ رہی ہے کہ ان کی بہن کو اللہ تعالیٰ جنت میں کتنا بڑا پروٹوکول دے رہا ہے.......... کتنا بڑا اعزاز ہے.......... اللہ تعالیٰ جس کا اعزاز کرے.......... آج ہمیں ایسا بننے کی ضرورت ہے۔

روزانہ کا قرآن

شخیرؒ بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ خواب دیکھا کہ قبرستان پھٹا اور ان سے مردے نکلے اور کچھ چننے لگے.......... ایک آدمی جا کے درخت پہ ٹیک لگا کے بیٹھ گیا، یہ اس کے پاس گئے کہا.......... بھائی! یہ کیا ماجرا ہے؟.......... یہ ہم مسلمان جو پہلے مر چکے ہیں، وہ ہیں اور یہ جو چن رہے ہیں..........

یہ ثواب ہے جو پیچھے لوگ ان کو پہنچا رہے ہیں............ تو کہا، تو کیوں نہیں چنتا؟............ کہا، میرا حساب تھوک کا ہے، مجھے بہت ملتا ہے............ کیسے ملتا ہے؟............ کہا، میرا بیٹا حافظ قرآن ہے............ ایک قرآن پاک روزانہ پڑھ کر بخش دیتا ہے............ مجھے یہ چننے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی............ کہا، کیا کرتا ہے تیرا بیٹا؟............ کہا، میرا بیٹا فلاں فلاں جگہ پر مٹھائی کی دکان کرتا ہے۔ صبح آنکھ کھلی تو وہاں گئے............ دیکھا کہ ایک نوجوان خوبصورت داڑھی والا............ بڑا نورانی چہرہ............ اپنا سودا بھی بیچ رہا ہے اور ساتھ ساتھ ہونٹ بھی ہلا رہا ہے۔ تو انہوں نے کہا............ بچہ کیا کر رہے ہو؟ کہا، جی قرآن پاک پڑھ رہا ہوں............ کس لئے؟ کہا، جی میرے باپ نے میرے اوپر احسان کیا اور مجھے قرآن پاک پڑھایا............ میں روزانہ ایک قرآن پاک پڑھ کر اس کو بخش دیتا ہوں۔

ستر سال کی توحید لایا ہوں

ایک بزرگ کا انتقال ہوا............ کسی کو خواب میں ملے، پوچھا کیا ہوا تیرے ساتھ؟............ کہنے لگے، اللہ تعالیٰ ہی نے مہربانی کر دی ورنہ میں تو ہلاک ہو گیا تھا............ پوچھا کیسے؟ فرمایا............ اللہ تعالیٰ نے پوچھا............ میرے لئے کیا لائے ہو؟............ میں نے عرض کی............ میں تیرے لئے ستر سال کی توحید لایا ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا............ اچھا فلاں رات تیرے پیٹ میں درد ہوا تھا............ پوچھنے والے نے پوچھا تھا، یہ درد کیوں ہوا؟............ تم نے کہا، دودھ پیا جس کی وجہ سے درد ہوا............ اس وقت یہ توحید کہاں چلی گئی تھی؟............ میرے بھائی! ہمیں تو کہتے ہوئے ڈر لگتا ہے............ ورنہ ہمارے اندر شرک کی جڑیں پتہ نہیں کہاں تک گہرائیوں میں جا چکی ہیں۔

ایک لفظ ہے وحدانیت............ ایک لفظ ہے موٹر............ موٹر............ موٹر کہنے والوں کو کوئی آدمی یہ نہیں سمجھتا کہ یہ موٹر والا ہے اور خود بھی نہیں سمجھتا کہ میں موٹر والا ہوں............ اگلا یہ سمجھتا ہے کہ یہ بے چارہ دیوانہ ہے............ موٹر کا لفظ ایک حقیقت پر دلالت کر رہا ہے کہ وہ ایک چار پہیوں والی چیز ہے............ جس میں مشین ہے............ انجن ہے............ اور اس کے اوپر سیٹیں ہیں............ دروازے ہیں............ یہ لفظ اس کی طرف اشارہ کرتا ہے ایک آدمی موٹر کی صورت لے کر بیٹھا ہوا ہے تو کوئی نہیں کہتا کہ یہ موٹر والا ہے............ ہاں ایک آدمی دو تین لاکھ کی گاڑی خریدتا ہے تو یہ گاڑی والا

ہے .... اور دو تین لاکھ کمانا کتنا مشکل ہے؟ .... پھر اس گاڑی کو لینا اور رکھنا کتنا مشکل ہے؟ .... لفظ کی کوئی قیمت نہیں ہے .... صورت کی کوئی قیمت نہیں ہے .... حقیقت کی قیمت ہے۔ یہ تو دنیا کے اعتبار سے.. لا الہ الا اللہ .... یہ کلمہ توحید ہے۔ یہ تو نہیں کہا جا سکتا کہ اس کی کوئی قیمت نہیں .... یا اس کی صورت کی کوئی قیمت نہیں .... اس کے لفظ کی بھی قیمت ہے۔

اخلاق ندارد

بوعلی سینا آئے .... ایک بزرگ کے پاس بیٹھے رہے .... جب وہ گئے تو کہنے لگے، اخلاق ندارد .... بداخلاق آدمی ہے۔ جب اسے پتہ چلا کہ میرے بارے میں یوں کہا ہے تو اس نے اخلاق پر ایک پوری کتاب لکھی اور ان کی خدمت میں بھیجی۔ انہوں نے کہا .... کہ میں نے کب کہا تھا کہ اخلاق نہ داند .... میں نے تو کہا تھا ندارد .... میں نے کب کہا تھا اخلاق نہیں جانتا .... جانتا تو سب کچھ ہے لیکن ہیں نہیں .... میں نے کہا تھا اسے معلوم نہیں ہے .... کتاب کیسے بتائے گی کہ قربانی کسے کہتے ہیں؟ .... کتاب کیسے بتائے گی کہ معاشرہ کسے کہتے ہیں؟ .... کتاب تب مددگار ہوتی ہے جب معاشرہ قائم ہو .... ایک معیشت چل رہی ہے .... ایک زندگی چل رہی ہے .... اس میں کتاب مددگار ہے۔ پوری ہستی پر .... پوری دھرتی پر .... ایک بستی کوئی دکھا دیں کہ جس میں حضورِ اکرم ﷺ کی پوری زندگی اور پورا دین زندہ ہے؟ .... تو ہم کہیں گے .... ٹھیک ہے چھوڑ دو تبلیغ کے کام کو .... ہم خواہ مخواہ دھکے کھاتے پھرتے ہیں .... سات براعظم ہیں .... پانچ ارب انسان ہیں .... ایک بستی دس گھروں پر مشتمل ہے ....

مولانا الیاسؒ کی سوچ کی وسعت

مولانا محمد الیاسؒ کے سامنے چھ یا سات آدمی ہوتے تھے، ان سے کہتے .... ہاں بھائی! بتاؤ پوری دنیا میں جماعت بھیجنی ہے، کیا کریں؟ .... اس میں شریک ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ ہم نے کہا .... یہ کیا شیخ چلی کے منصوبے بنا رہے ہیں .... چھ آدمی ہیں اور کہتے ہیں کہ پوری دنیا

میں جماعتیں بھیجنی ہیں.......... ان کا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا.......... یا ہمارا دماغ خراب ہے.......... ساری دنیا کو سامنے رکھ کر سوچ رہے ہیں اور ترتیب دے رہے ہیں.......... سارے عالم میں جماعتیں بھیجنی ہیں.......... سارے عالم میں کلمہ پھیلانا ہے، کیا کریں؟.......... اگر ہم سارے عالم کی فکر نہیں کرتے تو ہمیں ختم نبوت والا نور نہیں مل سکتا اور اب اللہ تعالیٰ کی نگاہ بدل جائے گی.......... اس پر اب ضائع کرنا ایک ہے قربان کرنا.......... جماعت میں گیا، ماں کو تکلیف ہوگئی.......... یہ ضائع نہیں.......... یہ قربانی ہو رہی ہے.......... باپ کو پریشانی ہوگئی.......... بچے رو رہے ہیں.......... بیوی پریشان ہے.......... اور طعنے دیئے جا رہے ہیں.......... کہ یہ دیکھو بھائی.......... یہ کون سی تبلیغ ہے؟.......... یہ قربانی ہے.......... یہ جو رونا ہے.......... یہ اللہ تعالیٰ کے عرش کے دروازے کھلوائے گا۔

قلعہ زمین پر آ گرا

حضرت شرجیل بن حسنہؓ ایک دبلے پتلے صحابیؓ ہیں.......... وحی کے کاتب تھے.......... وحی لکھتے تھے۔ مصر میں ایک قلعہ فتح نہیں ہو رہا تھا.......... کچھ دن زیادہ گزر گئے.......... جب محاصرہ شروع ہوا روزانہ محاصرہ کرتے تھے۔ ایک دن شرجیل بن حسنہؓ کو بہت جوش آیا.......... گھوڑے کو ایڑ لگا کے آگے بڑھے اور فصیل کے قریب جا کے فرمایا.......... اے قبطیو! ہم ایک ایسے اللہ کی طرف بلا رہے ہیں، اگر اس کا تمہارے اس قلعہ کو توڑنے کا ارادہ ہو جائے تو آن کی آن میں توڑ سکتا ہے اور.......... لا الٰہ الا اللہ.......... اللہ اکبر.......... کہہ کر جو شہادت کی انگلی اٹھائی.......... سارا قلعہ زمین پر آ گرا۔ انہوں نے یہ کلمہ سیکھا ہوا تھا.......... کلمہ پڑھ کر جب انگلی اٹھائی تو سارا قلعہ زمین کے ساتھ مل گیا.......... یہ کلمہ سیکھا ہوا تھا۔ میں آپ کو پکی روایتیں بتا رہا ہوں.......... اپنی طرف سے نہیں سنا رہا۔ وہ کلمہ سیکھا ہوا تھا.......... یہ وہ گدھے نہیں تھے کہ جس نے شیر کی کھال کو پہن رکھا تھا.......... ہم گدھے ہیں کہ جنہوں نے شیر کی کھال کو پہن رکھا ہے اور کہتے ہیں کہ ہم اسلام والے ہیں.......... ابھی تو ہم نے کلمہ سیکھا نہیں ہے۔

نوشیروان کی حیرانگی

......نوشیروان...... حیران ہے کہ میرے بت کدے کی آگ کیسے بجھ گئی ...... اور میرے محل کے چودہ کنگرے کیسے ٹوٹ کے گر پڑے ...... ان کا ایک بڑا پادری آیا اور کہا کہ ...... میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ دریائے فرات خشک ہو گیا ہے ...... اور عرب گھوڑے ایرانی گھوڑوں کو ہانکا کر لے جا رہے ہیں۔ وہ تمام حیران و پریشان ہیں کہ یہ کیا ہوا؟ ...... اس زمانے میں ایک عیسائی عالم تھا...... اس کو بلایا...... اس سے تعبیر لی...... اس عالم نے کہا، میرا ایک ماموں شام میں رہتا ہے...... اس سے جا کے پوچھتا ہوں...... شام میں آ کر پوچھتا ہے۔ اس نے اس کے پوچھے بغیر ہی کہا کہ مجھے پتہ ہے اور میں جانتا ہوں کہ اس نے تجھ کو کس لئے بھیجا ہے ...... اس نے تجھے اس لئے بھیجا ہے کہ اس کے بت کدے کی آگ بجھ گئی اور اس کے چودہ کنگرے ٹوٹ کے گر گئے ...... اسے جا کے بتا دو کہ ...... جب وہ نبیؐ ظاہر ہو گا اور لکڑی کو لے کر چلے گا ...... آپؐ کی سنت مبارکہ تھی کہ عصا ہاتھ میں رکھ کر چلا کرتے تھے ...... جو لکڑی لے کر چلے گا اور قرآن پاک کی تلاوت ہر طرف گونجنے لگے گی۔

سن لو میرے بھائیو!

ذرا غور سے سن لو کہ یہ علامت کیا بتا رہی ہے کہ ...... کس وقت دنیا میں دین اٹھے گا ...... جب قرآن پاک کی تلاوت کثرت سے ہونے لگ جائے گی ...... جب قرآن پاک کی تلاوت کثرت سے ہو گی ...... جس کے ہاتھ میں لاٹھی ہو گی تو پھر یاد رکھنا ...... وہ شام بھی اس کا بن جائے گا ...... وہ ایران بھی اس کا بن جائے گا ...... پھر آل ساسان کی حکومت بھی ختم ہو جائے گی اور قیصر کی حکومت بھی ختم ہو جائے گی ...... اور اس نبیؐ کا کلمہ بلند ہو کے رہے گا۔

جانور اور اطاعت رسول ﷺ

ایک صحابیؓ بکری کو گھسیٹ کر ذبح کرنے لے جا رہے ہیں ...... حضور ﷺ نے صحابیؓ سے فرمایا ...... تو اس کو نرمی سے لے جا اور بکری سے کہا کہ تو اللہ تعالیٰ کے حکم پر صبر کر۔ تو بکری نے میں

میں کرنا بند کردیا ...... ہرنی کو پتہ ہے کہ مجھے ذبح کیا جائے گا لیکن وہ نبی کی بات پر دوڑتی ہوئی آرہی ہے اور اپنے بچے کو چھوڑ کے آرہی ہے ...... آپؐ نے اسے باندھ دیا اور خود وہیں کھڑے ہوگئے۔ تھوڑی دیر ہوئی تو وہ صحابیؓ آگئے جو شکار کر کے لائے تھے ...... آپؐ نے فرمایا ...... میں ایک سفارش کرتا ہوں ...... میں ایک درخواست کرتا ہوں۔ صحابیؓ نے کہا ...... یا رسول اللہ ﷺ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ...... ہرنی کو کھولا ...... آپؐ کے حوالے کیا ...... آپؐ نے اس کی رسی کو چھوڑا کہ چلی جا اپنے بچوں کے پاس۔

حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کی ثابت قدمی

حضرت عبداللہ بن حذافہؓ کو قید کیا گیا اور انہیں ڈرایا گیا کہ ...... عیسائی ہو جا ...... پھر لالچ دیا گیا ...... کہا نہیں ہوتا۔ پھر سب سے خطرناک حربہ آزمایا ...... یہ نوجوان بڑے مذاقیہ صحابہؓ میں سے تھے۔ یہ صحابیؓ ایسے تھے کہ حضور اکرم ﷺ کو بھی ہنساتے ہنساتے کہیں لے جاتے تھے ...... اتنے ہنسایا کرتے تھے اور ان کو صحابہؓ گدھا کہا کرتے تھے (عبداللہ بن حذافہؓ حمار) ایک دفعہ کسی نے آکر شکایت کی ...... یا رسول اللہ! یہ عبداللہؓ بہت مذاق کرتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا ...... ارے اسے کچھ نہ کہا کرو ...... یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے ......

اب عیسائیوں نے آپؓ پر آخری حربہ آزمایا کہ ایک خوبصورت لڑکی اس کے ساتھ کمرے میں بند کردی ...... شراب اور سؤر کا گوشت ساتھ رکھ دیا اور اس لڑکی سے کہا کہ اس سے زنا کراؤ جس طرح بھی ہو ...... جب مسلمان عورت کے چکر میں پھنسے گا ...... تو یہ ایمان بھی بیچے گا اور سب کچھ بیچے گا ...... تین دن اور تین راتیں وہ لڑکی سارا زور لگاتی ہے کہ کسی طرح یہ میری طرف تو دیکھے ...... جب دیکھے گا تب زنا کی خواہش پیدا ہوگی اور جب دیکھے گا ہی نہیں اور آنکھ کو اللہ تعالیٰ کے حکم کے مطابق استعمال کرے گا ...... اب یہ قرآن پاک اس صحابیؓ کے اندر زندہ ہے ...... انہوں نے ہماری طرح تفسیریں نہیں پڑھی تھیں ...... اور نہ اس زمانے میں تفسیریں لکھی گئی تھیں ...... وہ تفسیریں نہیں جانتے تھے بلکہ وہ قرآن پاک جانتے تھے ...... وہ اسرار و رموز نہیں جانتے تھے بلکہ وہ قرآن پاک جانتے تھے ...... وہ بڑے بڑے لمبے چوڑے مسائل پر باتیں نہیں کیا کرتے تھے ...... وہ کہتے تھے

ہمارے نبیؐ نے یوں کہا .... ہم بھی ایسا کرتے ہیں .... ہمیں اور کوئی پتہ نہیں۔ اس موقع پر ہمارے نبیؐ نے کہا کہ آنکھ کو جھکاؤ .... اب حضرت عبداللہؓ کی آنکھ کا پردہ جھکا ہوا ہے۔ یہ نبی کا غلام ہے۔ آج بازار میں پتہ لگے گا کہ غلامی کتنے لوگوں کو حاصل ہے .... جب تم بازار میں چلو گے پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ تیرے اندر نبیؐ کی کتنی غلامی ہے .... وہ اکیلا ہے، لڑکی خوبصورت ہے لیکن اس کے سامنے دو آیتیں آرہی ہیں ....

قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم. (القرآن)

مسلمانوں سے کہہ دو کہ آنکھوں کو جھکائیں۔

اب یہ آیت عبداللہؓ نے پڑھی ہوئی نہیں تھی اور دوسری آیت ان کے سامنے یہ آرہی تھی ....

وغلقت الابواب وقالت هيت لك قال معاذ الله انهٗ ربي احسن مثواى انهٗ لا يفلح الظّلمون. (القرآن)

حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ سامنے آرہا ہے .... ایک طرف اللہ تعالیٰ کا امر ہے کہ آنکھوں کو جھکاؤ اور نبی کا طریقہ معلوم ہے کہ اس موقع پر نبیؐ نے کیا کیا ہے .... آنکھ کو جھکانے کا حکم دیا ہے .... اور ادھر حضرت یوسفؑ کا قصہ یاد آرہا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ قصہ .... قصہ خوانی کے لئے نہیں سنایا .... اللہ تعالیٰ نے یہ قصہ اس لئے سنایا ہے کہ اے مؤمن! تیری آنکھ ایسے جھکے جیسے یوسفؑ نے اپنے دامن کو بچایا ہے .... **غلقت الابواب** .... دروازے بند اور وہ مزین .... **وقالت هيت لك** .... اور دعوت دے رہی ہے کہ آؤ میری طرف اور سب کے سب دروازے بند ہیں .... اور یوسفؑ اپنے ربّ کو یاد کر کے کہتے ہیں .... عرض کرتے ہیں .... میں اپنے ربّ کی پناہ چاہتا ہوں .... میں یہ کام نہیں کر سکتا .... اب یہ قرآن پاک ہم بھی پڑھتے ہیں کہ ہم بس تفسیریں پڑھتے ہیں .... وہ (صحابی) قرآن پاک اندر میں لیتے تھے .... قرآن پاک کہیں لکھا ہوا نہیں تھا .... پورے ملک میں ایک نسخہ ہوتا تھا لیکن اندر میں ہر ایک کے تھا .... حقیقت میں صحابہ محمدی تھے .... اندر نبوت کی غلامی تھی .... تین دن تک لڑکی زور لگاتی رہی کہ عبداللہؓ کی آنکھ تو اٹھ جائے۔ عبداللہؓ کو کیا چیز روک رہی ہے .... یہ وہ اعمال

ہیں جو اللہ تعالیٰ کی رحمت کو اتارتے ہیں ...... ہمارے مسئلے ان اعمال سے حل ہوں گے ...... ہمارے مسئلے دنیا کے ان اسباب سے حل نہیں ہوں گے ...... آخر میں وہ عیسائی سردار نے اس لڑکی سے علیٰحدگی میں کہا ...... تو نے اس کو گناہ پر آمادہ کیوں نہیں کیا تو وہ کہنے لگی ...... اس نے آنکھ اٹھا کر مجھے دیکھا ہی نہیں ...... تو میں اسے کیسے گناہ پر آمادہ کرتی۔

حضرت عبداللہ بن حذافہؓ پر تین دن لڑکی نے زور لگایا کہ کسی طرح تو یہ میری طرف دیکھے تو سہی ...... تین دن کے بعد بادشاہ کے پاس گئی اور کہنے لگی کہ ...... ارے بادشاہ! تم نے مجھ کس کے پاس بھیجا تھا ...... پتہ نہیں کہ وہ پتھر تھا یا لوہا تھا ...... نہ اس نے مجھے دیکھا ...... نہ اس نے کھایا نہ پیا ...... تو میں اسے کہاں گمراہ کرتی۔ قیصر نے بلایا اور حکم دیا کہ ...... اسے کھولتے ہوئے پانی میں ڈال دو۔ کڑھاوا آگ پر چڑھایا اور اس میں تیل ڈالا۔ کہنے لگے کہ جب یہ کھولنے لگے تو اس کے دو ساتھی اس میں ڈالو ...... اگر یہ پھر بھی عیسائی نہ ہو تو اس کو بھی ڈال دو ...... جب دو ساتھیوں کو ڈالا گیا اور وہ جل بھن گئے ...... جب ان کو ڈالا جانے لگا تو یہ رونے لگے تو انہوں نے کہا کہ یہ کیوں رو رہا ہے؟ ...... ان کو واپس لاؤ ...... کہا، کیوں رو رہے ہو؟ ...... تو فرمایا کہ میں نہ موت کے خوف سے اور نہ زندگی کے شوق میں رو رہا ہوں ...... پھر کیوں رو رہے ہو؟ فرمایا ...... رویا اس لئے ہوں کہ میری صرف ایک جان ہے ...... اب ختم ہو جائے گی۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے جسم پر جتنے بال ہیں ...... اتنی میری جانیں ہوتیں ...... وہ ایک ایک کر کے دین کے لئے قربان ہو جاتیں۔

اب ہمارے جذبے ہیں ...... باپ چاہتا ہے ...... میرا بیٹا بڑا آدمی بنے ...... بڑا ڈاکٹر بنے۔ بے شک بنے لیکن اگر وہ محمدی نہیں بنا تو وہ برباد ہے ...... ہلاک ہے ...... ہم چاہتے ہیں کہ محمدی بن جائے ......

حضرت علیؓ یہودی کے سینے پر

اللہ اکبر ...... اندازہ لگائیے کہ ...... حضرت علیؓ یہودی کے سینے پر چڑھے ہوئے ہیں اور اسے قتل کرنا چاہتے ہیں اور وہ منہ پر تھوکتا ہے ...... چھوڑ کے پیچھے ہٹ جاتے ہیں۔ کہا کہ دوبارہ

آؤ..... یہودی حیران..... ارے کیوں؟..... کہا کے پہلے تجھے میں اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی وجہ سے قتل کر رہا تھا..... جب تو نے میرے پر تھوکا تو میرے نفس کا غصہ شامل ہو گیا..... اب اللہ تعالیٰ اور رسول ﷺ کی رضا نہیں تھی..... اب اپنے نفس کا غصہ تھا..... دوبارہ آؤ۔ لیکن یہودی نے کلمہ پڑھ لیا۔ آج تو مسلمان مسلمان کو قتل کر رہا ہے کس پر؟..... کہ اس نے مجھے گالی دے دی..... تو ان اعمال کے ساتھ امت کہاں سے وجود پکڑے گی۔

اس قصے کو سن کر یا پڑھ کر میں حیران ہو جاتا ہوں کہ اتنا تعلق رسول ﷺ سے کہ..... تھوکا منہ پر چھوڑ کے کھڑے ہو گئے..... اب میں تجھے قتل نہیں کروں گا..... پہلے میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی وجہ سے کر رہا تھا..... اب میں اپنی وجہ سے کروں گا۔

نبی ﷺ کی ہچکیاں بندھ گئیں

حمزہؓ آگے کفار سے لڑ رہے تھے اور یہ حضرات حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ حضرت طلحہؓ اور حضرت حمزہؓ آگے تھے..... وحشی کی زد میں آ گئے..... دونوں ہاتھ میں تلوار لے کر چل رہے تھے کہ وحشی نے پتھر کے پیچھے سے بیٹھ کر جو نشانہ مارا اور آپؓ کے پیٹ میں برچھا لگا..... آنتیں اور جگر کٹا..... آپؓ گرے اور حضرت طلحہؓ اس کی طرف بڑھے..... حمزہؓ وحشی کی طرف گرتے گرتے بڑھے تو وحشی کہنے لگا کہ میں بھاگا کہ کہیں میرے اوپر کوئی حملہ نہ ہو لیکن حضرت حمزہؓ کو الٹی آئی اور جان نکل گئی.....

جب شہداء کی تلاش ہوئی..... آپؐ نے فرمایا، چچا کہاں ہیں؟..... حمزہؓ کہاں ہیں؟..... دیکھا زندوں میں تو نہیں..... زخمیوں میں بھی نہیں..... میرا چچا..... میرا چچا۔ کسی نے کہا وہ تو شہید ہو گئے۔ جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور اپنے چچا کی لاش کو دیکھا کہ ناک کٹا ہوا..... کان کٹے ہوئے..... سینہ پھٹا ہوا..... کلیجہ نکلا ہوا..... آنتیں پھٹی ہوئیں..... تو آپؐ اتنے روئے، اتنے روئے کہ آپؐ کی ہچکیاں بندھ گئیں۔ حضور اکرم ﷺ کے رونے پر صحابہؓ بھی رونے لگ گئے۔ سب رو رہے تھے، آپؐ اتنے زور سے رو رہے تھے یہاں تک کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام آسمان سے آئے اور آ کے یوں عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ فرما

رہے ہیں کہ میرے حبیب غم نہ کرو............ ہم نے آپ کے چچا کو اپنے عرش پر لکھا ہے .... اسد الله واسد رسوله حمزة .... اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے شیر ہیں .... وحشی سے کتنا دکھ اٹھایا ہوگا؟

ستر دفعہ حمزہؓ پر نمازِ جنازہ پڑھی .... جب مکہ فتح ہوا تو وحشی کے قتل کا حکم دیا .... کہ جو وحشی کو پائے قتل کرے .... لیکن جب مدینہ منورہ میں آئے تو وحشی پر بھی ترس آیا کہ قتل ہوا تو دوزخ میں چلا جائے گا .... وحشی طائف چلا گیا .... وحشی کے پاس خصوصی طور پر ایک آدمی بھیجا کہ وحشی! اللہ تعالیٰ کا رسولؐ فرماتا ہے کہ کلمہ پڑھ لے .... مسلمان ہوجا .... جنت میں چلا جائے گا۔

یہ اخلاق نبوت تھے .... وحشی کہنے لگا .... میں کلمہ پڑھ کے کیا کروں گا؟ میں نے تو وہ سارے کام کئے ہیں جس پر تمہارے ربّ نے دوزخ کا کہا .... قتل ...... زنا ...... شرک .... شراب ...... میں کیا کروں گا۔ اس نے آکر جواب دے دیا۔ آپؐ نے اس کو دوبارہ بھیجا .... پھر سہ بارہ بھیجا .... کس کے پاس چچا کے قاتل کے پاس۔

یہودی کے حضرت بایزید بسطامیؒ سے ۲۶ سوالات

یہودیوں کا بہت بڑا مجمع اور ان کا ایک عالم ان میں تقریر کررہا ہے .... حضرت بایزید بسطامیؒ جاکر اس مجمع میں بیٹھ گئے .... ان کے بیٹھتے ہی ان کے عالم کی زبان بند ہوگئی .... مجمع میں شور ہوا کہ حضرت بولتے کیوں نہیں؟ .... عالم نے کہا .... دخل فینا محمدی .... کوئی محمدیؐ ہمارے مجمع میں آگیا ہے جس کی وجہ سے میری زبان بند ہوگئی .... دخل فینا محمدی .... ہم میں کوئی محمدیؐ آگیا ہے .... زبان بند۔ انہوں نے کہا .... اسے کھڑا کرو قتل کریں گے .... کہا نہیں بھائی! جو محمدیؐ ہو کھڑا ہوجائے۔ حضرت بایزید بسطامیؒ کھڑے ہوئے۔ یہودی عالم نے کہا .... میں سوال کروں گا .... تو جواب دے گا .... بایزیدؒ نے کہا کہ دوں گا .... حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ میں ایک سوال کروں گا تو جواب دے گا۔ کہا دوں گا .... یہودی عالم نے سوالات شروع کردیئے۔ پہلا سوال کیا ....

ا: ایک بتاؤ جس کا دوسرا نہیں؟..........

فرمایا.......... اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کے ساتھ دوسرا نہیں..........

۲: کہا..... دو بتاؤ جس کا تیسرا نہ ہو؟..........

فرمایا.......... اللیل و النھار .... دن اور رات اس کا تیسرا نہیں..........

۳: کہا..... تین بتاؤ جس کا چوتھا نہ ہو؟..........

فرمایا.......... لوح و قلم و کرسی .... یہ تین ہیں اس کا چوتھا نہیں..........

۴: کہا..... چار بتاؤ جس کا پانچواں نہ ہو؟..........

فرمایا.......... تورات، زبور، انجیل اور قرآن .... یہ چار ہیں اس کا پانچواں نہیں..........

۵: کہا..... کہ پانچ بتاؤ جس کا چھٹا نہیں؟..........

فرمایا.......... اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں..... چھ نہیں..........

۶: کہا..... کہ چھ بتاؤ جس کا ساتواں نہیں؟..........

خلق السمٰوات والارض بینھما فی ستۃ ایام ثم استویٰ علی العرش.....

چھ دن میں زمین و آسمان بنائے گئے ہیں.......... سات نہیں..........

۷: کہا..... کہ سات بتاؤ جس کا آٹھواں نہ ہو؟..........

فرمایا..........

الم تروا کیف خلق اللّٰہ سبع سمٰوٰتٍ طباقا و جعل القمر فیھن نوراً و جعل الشمس سراجاً..........

میرا ربّ کہتا ہے کہ میں نے سات آسمان بنائے ہیں.......... اس لئے آسمان سات ہیں اس کا آٹھواں نہیں..........

۸: کہا..... آٹھ بتاؤ جس کا نواں نہ ہو؟..........

فرمایا..........

ویحمل عرش ربک فوقھم یومئذٍ ثمانیۃ..........

میرے رَبّ کے عرش کو آٹھ فرشتوں نے پکڑا ہوا ہے........ نواں نہیں........

۹: کہا..... وہ نو بتاؤ جس کا دسواں نہیں؟.........

فرمایا......... وكان في المدينة تسعة رهطٍ يفسدون.........

حضرت صالح علیہ السلام کی قوم میں نو بڑے بدمعاش تھے........ دسواں نہیں تھا۔ اللہ تعالیٰ نے نو کہا ہے.........

۱۰: کہا..... وہ دس بتاؤ جس کا گیارہواں نہیں؟.........

فرمایا...... حج میں کوئی غلطی ہو جائے تو اللہ تعالیٰ نے ہم پر دس روزے فرض کئے ہیں........ سات وہاں رکھنے ہیں اور تین گھر پر.........

تلك عشرة كاملة ...... یہ ہیں گیارہ نہیں.........

۱۱: کہا..... وہ گیارہ بتاؤ جس کا بارہ نہیں؟.........

فرمایا........ حضرت یوسف علیہ السلام کے گیارہ بھائی تھے..... بارہ نہیں تھے.......

۱۲: کہا..... وہ بارہ بتاؤ جس کا تیرہ نہیں؟.........

فرمایا....... سال میں اللہ تعالیٰ نے بارہ مہینے بنائے ہیں......... تیرہ نہیں.........

۱۳: کہا..... وہ تیرہ بتاؤ جس کا چودہ نہیں؟.........

فرمایا.......

رأيت احد عشر كوكباً والشمس والقمر رأيتهم لي سٰجدين. (القرآن)

حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا کہ میں نے گیارہ ستارے دیکھے......... ایک سورج دیکھا...... ایک چاند دیکھا....... جو مجھے سجدہ کر رہے ہیں........ یہ تیرہ ہیں چودہ نہیں.........

۱۴: کہا..... وہ چیز بتاؤ جس کو خود اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا، پھر اس کے بارے میں خود ہی سوال کیا؟

فرمایا...... حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ڈنڈا۔ اللہ تعالیٰ کی پیدائش......... اللہ تعالیٰ کی پیداوار لیکن خود سوال کیا.........

وما تلك بيمينك يٰموسىٰ. (القرآن)

اے موسیٰ! تیرے ہاتھ میں کیا ہے؟.........

۱۵: کہا..... کہ بتاؤ سب سے بہترین سواری؟.........

فرمایا......... گھوڑا.........

۱۶: کہا..... کہ بتاؤ سب سے بہترین دن؟.........

فرمایا......... جمعہ کا دن.........

۱۷: کہا......... کہ بتاؤ سب سے بہترین رات؟.........

فرمایا......... لیلۃ القدر.........

۱۸: کہا..... کہ بتاؤ سب سے بہترین مہینہ؟.........

فرمایا......... رمضان المبارک.........

۱۹: کہا..... کہ بتاؤ وہ کون سی چیز ہے جس کو اللہ تعالیٰ پیدا کر کے اس کی عظمت کا اقرار کیا؟.........

فرمایا......... اللہ تعالیٰ نے عورت کو مکار بنایا اور اس کے مکر کا اقرار کیا۔

ان کید کن عظیم......... (القرآن)

عورت کا مکر بڑا زبردست ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ......... میں نے نہیں دیکھا کہ بڑے بڑے عقل مند کے قدم اکھاڑنے والی ہو......... اور کوئی چیز نہیں سوائے عورت کے......... بڑوں بڑوں کے عقل پر پردہ ڈال دیتی ہے.........

۲۰: کہا..... بتاؤ وہ کون سی چیز ہے جو بے جان ہے مگر سانس لیتی ہے؟.........

فرمایا......... والصبح اذا تنفس......... میرا رب کہتا ہے کہ مجھے صبح کی قسم! جب وہ سانس لیتی ہے.........

۲۱: کہا..... بتاؤ وہ کون سی چودہ چیزیں ہیں جنہیں اللہ پاک نے اطاعت کا حکم دے دیا اور ان سے بات کی؟.........

فرمایا......... سات زمین......... سات آسمان.........

ثم استویٰ الیٰ السمآء وھی دخان فقال لھا وللارض ائتیا طوعاً او کرھاً

قالتا اتینا طآئعین. (القرآن)

اللہ تعالیٰ نے سات زمینیں سات آسمان بنائے اوران چودہ کوخطاب کر کے فرمایا کہ .... میرے سامنے جھک جاؤ .... تو ان چودہ کے چودہ نے کہا کہ یا اللہ! .... ہم آپ کے سامنے جھک رہے ہیں ....

۲۲: کہا ... بتاؤ وہ کون سی چیز ہے جسے اللہ تعالیٰ نے خود پیدا کیا .... پھر اللہ تعالیٰ نے اسے خرید لیا؟ ....

فرمایا .... اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو پیدا کیا ہے اوران کوخرید لیا ہے جنت کے بدلے میں ....

ان اللّٰہ اشتریٰ من المؤمنین انفسھم و اموالھم بان لھم الجنۃ. (القرآن)

ارے مسلمان! اللہ کی قسم! نہ تو بیوی کا ہے .... نہ تو بچوں کا ہے .... نہ تو تجارت کا ہے .... نہ تو صدارت کا ہے .... نہ تو حکومت کا ہے .... نہ تو کسی جماعت کا ہے .... تو اللہ تعالیٰ اوراس کے رسول ؐ کا ہے .... اگر تو اللہ تعالیٰ اور رسول ؐ کا بن کر چلے گا تو یہ سارا نقشہ تیرے تابع ہو کے چلے گا اور اگر اللہ تعالیٰ اور رسول ؐ سے ٹکرائے گا تو اللہ تعالیٰ ذلیل وخوار کر کے چھوڑے گا ....

۲۳: کہا .... بتاؤ وہ کون سی بے جان چیز ہے جس نے بے جان ہو کر بیت اللہ کا طواف کیا؟ ....

فرمایا .... حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی پانی پر چلی اور چلتے چلتے جب بیت اللہ پر آئی اور بیت اللہ کے سات چکر لگائے ....

۲۴: کہا ... وہ کون سی قبر ہے جو اپنے مردے کو لے کر چلی؟ ....

فرمایا .... حضرت یونس علیہ السلام کی مچھلی جو اپنے اندر میں حضرت یونس علیہ السلام کو بٹھا کر چالیس دن تک پھرتی رہی اور وہ قبر کی طرح تھی .... قبر کی طرح چل رہی تھی .... لیکن اللہ تعالیٰ کی قدرت قاہرہ غالبہ .... حضرت یونس علیہ السلام کو مچھلی کے پیٹ میں بٹھا کر نہ مرنے دیا .... نہ بھوکا رکھا .... نہ پیاسا رکھا .... نہ بیمار رکھا .... نہ پریشان کیا بلکہ مچھلی کو شیشے کی

طرح کر دیا۔ حضرت یونس علیہ السلام مچھلی کے پیٹ میں بیٹھ کر سارے دریا کا تماشہ دیکھتے .... اندر سے باہر کا منظر دیکھتے .... مچھلی کا ایک ہی معدہ اور اس میں غذا بھی آ رہی ہے لیکن حضرت یونس علیہ السلام امانت ہیں .... آرام سے بیٹھے ہیں معدے کی حرکت حضرت یونس علیہ السلام کو تکلیف نہیں دے رہی لیکن مچھلی کی غذا بھی کھائی جا رہی ہے .... حضرت یونس علیہ السلام امانت بن کے بیٹھے ہوئے ہیں ....

۲۵: کہا ...... وہ کون سی قوم ہے جس نے جھوٹ بولا پھر بھی جنت میں جائے گی؟ ....

فرمایا .... حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ....

وجآؤا علیٰ قمیصہٖ بدمٍ کذبٍ قال بل سولت لکم انفسکم امراً. (القرآن)

حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی شام کو آئے اور بکری کا خون کرتے کے اوپر مل کر کرآئے اور جھوٹ بولا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو بھیڑیا اٹھا کے لے گیا لیکن حضرت یعقوب علیہ السلام کے استغفار پر اور ان کی توبہ کرنے پر اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں داخل فرمائیں گے ....

۲٦: کہا: کہ بتاؤ وہ کون سی قوم ہے جو سچ بولے گی پھر بھی جہنم میں جائے گی فرمایا یہودی اور عیسائی ایک بول میں سچے ہیں۔ یہودی کہتے ہیں کہ عیسائی باطل پر ہیں اور عیسائی کہتے ہیں کہ یہودی باطل پر ہیں اس بول میں دونوں سچے ہیں۔

وقالت الیھود لیست النصریٰ علی شیءٍ وقالت النصریٰ لیستِ الیھود علی شیءٍ .... (القرآن)

دونوں سچے ہیں اس بول میں لیکن دونوں جہنم میں جائیں گے تو اور بھی بہت سوالات ہیں لیکن وقت بہت ہو گیا ہے اس لئے باقی کو چھوڑ رہا ہوں۔

حضرت بایزیدؒ کا سوال

اب حضرت بایزیدؒ نے فرمایا کہ اب میرا بھی ایک سوال ہے میں صرف ایک سوال کروں گا جواب دو گے .... کہا دوں گا۔ فرمایا .... ما مفتاح الجنة مجھے بتادے جنت کی چابی؟ .... یہودی عالم خاموش ہو گئے۔ تو نیچے مجمع سے لوگوں نے کہا کہ .... بولتے کیوں

نہیں؟......... تم نے سوالوں کی بوچھاڑ کردی اور وہ ہر ایک کا جواب دیتا رہا اور آپ ایک کا بھی جواب نہیں دے رہے......... کہنے لگا، جواب مجھے آتا ہے لیکن تم مانو گے نہیں.........

یہی آج ہم کہتے ہیں کہ جناب مجھے سارا پتہ ہے......... پتہ ہے تو مانتے کیوں نہیں؟......... کہتے ہیں کیا کریں مجبور ہیں......... اسی مجبوری کو توڑنے کے لئے کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے راستے میں نکلا جائے.........

یہودی عالم نے کہا......... جواب تو مجھے آتا ہے تم مانو گے نہیں۔ کہنے لگے اگر تو کہے گا تو ہم مانیں گے تو یہودی عالم نے کہا کہ جنت کی چابی تو محمد رسول اللہ ﷺ ہے......... حضورِ اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ......... جنت کی چابی میرے ہاتھ میں ہے......... اور جنت کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہے......... ساری دنیا کے انسان میرے جھنڈے کے نیچے جنت میں جائیں گے......... کوئی میرے جھنڈے سے نکل نہیں سکتا۔ جنت کا دروازہ بند اور چابی آپؐ کے ہاتھ میں، کوئی جانہیں سکتا......... جنت والے جنت کے دروازے پر پہنچ چکے ہیں.........

وسیق الذین اتقوا ربهم الی الجنة زمراً حتی اذا جآؤھا وفتحت ابوابھا۔

آئے ہیں......... دروازے پر کھڑے ہیں......... دروازہ بند ہے......... حضرت آدم علیہ السلام کے پاس آتے ہیں......... اے ہمارے باپ! جدّ تو ہی ہمارا اول......... تو ہی ہمارا سب سے بڑا......... تو ہی جنت کا دروازہ کھلوا۔ وہ ارشاد فرمائیں گے......... ارے میں نے ہی تو تمہیں جنت سے نکلوایا تھا......... میں تمہیں کہاں سے داخل کرواؤں، یہ میرے بس کی بات نہیں ہے.........

حضرت نوح علیہ السلام کے پاس آئیں گے......... آپ جدِّ ثانی ہیں......... آپ درواز کھلوائیے۔ وہ کہیں گے کہ میں نہیں کھلوا سکتا......... آج میرے بس کی بات نہیں ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے......... پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے پاس آئیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ارشاد فرمائیں گے......... کہ میرے بس کی بات نہیں ہے۔ وہ جاؤ......... نبی عربی ﷺ کے پاس جاؤ جس کے ہاتھ میں جنت کی چابی ہے اور جس کی اتباع میں دنیا کی کامیابی ہے.........

اتنا بھی آج ایمان نہیں ہے کہ اپنی دکان کے حرام کو نکال سکے تو یہ اسلام کہاں سے زندہ کرے گا......... جب اتنا ایمان نہیں ہے کہ ایک سنت کو سجا سکے تو یہ دنیا میں دین کیسے زندہ کرے گا.........

اس کی نمازیں اس کو کیا نفع دیں گی............ دل حضرت محمد ﷺ والا نہیں ہے............ معاف کرنا دل میرا بھی اور آپ کا بھی وہی قارون والا ہے کہ مال ہو............ اور مال ہو۔ پیسہ ہو............ اور پیسہ ہو۔ دروازہ بند ہے............ آج کوئی کھلوا کے تو دکھائے............

ایک صحابیؓ کا واقعہ

ایک صحابیؓ آئے فرمایا، یارسول اللہ!............

انی ارید ان یوسع فی رزقی............

میں چاہتا ہوں کہ میرا رزق بڑھ جائے............ ہم سارے کہتے ہیں کہ بڑھ جائے............ فرمایا............

ادم علی الطھارۃ یوسع علیک رزقک............

تو باوضو رہا کر............ اللہ تیرا رزق بڑھا دے گا............

کتنا مشکل ہے............ کتنا زور لگتا ہے باوضو رہنے میں.. یہ خبر ہے نبیؐ کی،............ یہ کسی الخامسہ پڑھے کی خبر نہیں ہے............ کسی کا مرس پڑھے کی خبر نہیں ہے۔ یہ حبیبِ خدا مصطفیٰ ﷺ کی خبر ہے۔ پھر اس نے کہا............

ارید ان اکون اعز الناس............

سب سے زیادہ مجھے ہی عزت ملے............

تو آپ ﷺ نے فرمایا............

لا تسئل من امرک شیاءً الیٰ الخلق تکن اکرم الناس............

اپنی ضرورت مخلوق میں سے کسی کو نہ بتاؤ............ سوائے اللہ کے کسی کو پتہ نہ ہو............ کے سامنے جتنا مرضی مانگ لے............ مخلوق کے سامنے چپ ہو جا تو اللہ تعالیٰ سب سے زیادہ عزت عطا فرمائے گا............

پھر صحابیؓ نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ!............ کہ میں طاقتور بن جاؤں؟ آج کل کے دور میں طاقت حاصل کرنے کے لئے کتنا ظلم ہو رہا ہے اور کتنے معصوموں کی جانوں سے کھیلا جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حبیبؐ نے اس کا بھی طریقہ بتلایا تا کہ کسی کے خون کا قطرہ بھی نہ بہے............ صحابیؓ نے عرض

کیا یارسول اللہ ﷺ!.........

ارید ان اکون اقوی الناس.........

آپؐ نے فرمایا.........

توکل علی اللّٰہ تکن اقوی الناس ....

توکل سیکھلو......... اللہ پر یقین کرلو......... اللہ پر بھروسہ کرنا سیکھلو......... تو سب سے زیادہ طاقتور بن جاؤ گے......... صحابیؓ نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ!.........

ارید ان اکون اعلم الناس.........

میں چاہتا ہوں کہ سب سے بڑا عالم بن جاؤں......... علم کے راستے میرے اوپر کھل جائیں تو آپؐ نے بڑا آسان راستہ بتلایا.........

اتق اللّٰہ تکن اعلم الناس.........

تقویٰ اختیار کرو سب سے بڑے عالم بن جاؤ گے......... صحابیؓ نے عرض کیا.........

اریدان اکون اعف الناس یوم القیامۃ.........

یارسول اللہ ﷺ! میں چاہتا ہوں کہ دنیا اور آخرت کی ذلتوں سے بچ جاؤں.........

آپؐ نے فرمایا......... کہ پاک دامن بن جا......... اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت کی عزتیں تیرے قدموں میں ڈال دے گا......... صحابیؓ نے عرض کیا.........

ارید ان اکون من اخص الناس الی اللّٰہ.........

میں چاہتا ہوں کہ لوگوں میں میری کوئی خصوصیت قائم ہو جائے......... آپؐ نے جھنڈے کے بغیر اس کا طریقہ بتلادیا کہ اکثر ذکر اللّٰہ......... اللہ کا ذکر کثرت سے کر......... اللہ تعالیٰ تجھے خصوصیت نصیب فرمادے گا.........

اب ہمارے مسائل کا حل اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کی زبان سے کتنے آسان طریقے بتلائے جارہے ہیں......... ان کو حاصل کرنا چپڑاسی اور بادشاہ دونوں کے لئے آسان ہے......... اللہ تعالیٰ نے مقصد تک پہنچنا بہت آسان کیا ہے......... ضروریات زندگی اور مقامات مختلف بتائے ہیں۔ کسی کو دال روٹی کھلاتا ہے......... کسی کو گوشت کھلاتا ہے۔ یہ بتانا ہے کہ یہ چیزیں معیارِ عزت نہیں.........

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کو سب سے پست معیارِ زندگی دی کہ قیامت تک یہ کیڑا دلوں سے نکل جائے کہ عزت وذلت کا معیار دولت اور فقر نہیں .... دین اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور نافرمانی ہے........ عزت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی اطاعت ہے........ اور ذلت کی بنیاد اللہ تعالیٰ کی نافرمانی ہے........ کسی فقیر کو دنیا میں دیکھا ہے کہ پیٹ پر دو پتھر باندھے ہوں........ اللہ اکبر کتنا فقر اور یہ فقیری مجبوری کی نہیں........ اختیاری ہے۔ سارے خزانوں کی چابیاں سامنے رکھ دی گئیں........

امام زین العابدینؒ کی کیفیتِ نماز

مسجد میں آگ لگ گئی اور امام زین العابدینؒ اندر نماز پڑھ رہے تھے........ سارے نمازی بھاگ گئے........ شور مچا، آخر آگ نے گھیر لیا........ پھر لوگ اندر گئے........ اور ان کو پکڑ کے گھسیٹ کر باہر لے آئے۔ کہنے لگے........ حضرت جی! آپ کو پتہ ہی نہیں چلا کہ ساری مسجد میں آگ لگ گئی۔ فرمانے لگے کہ........ جہنم کی آگ نے دنیا کی آگ کا پتہ ہی چلنے نہیں دیا........ جہنم کی آگ نے دنیا کی آگ سے غافل رکھا........ اچھا بھائی ہم اتنے درجہ کی نہیں لے سکتے........ اتنے درجے کی تو لے سکتے ہیں کہ تکبیر سے سلام پھیرنے تک اللہ ہی اللہ ہو اور کوئی نہ ہو........۔

حضرت علیؓ کی کیفیت نماز

حضرت علیؓ کی ران میں تیر لگا اور تیر نوک دار تھا........ اندر پھنس گیا........ نکالنا چاہا نکل نہیں سکا........ بڑی تکلیف ہوئی تو انہوں نے کہا کہ........ چھوڑ دو نماز پڑھیں گے تو نکال لیں گے۔ تشریف لائے مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے........ نماز شروع کی........ لوگ آئے اور انہوں نے بڑے جھٹکے سے اس کو نکالا ہوگا........ ویسے تو نکل نہیں سکتا تھا لیکن جسم سے روح کٹ کر اللہ سے جڑی ہوئی تھی........ سلام پھیرنے کے بعد پوچھا کہ........ تیر نکالنے آئے ہو۔ کہا کہ........ تیر تو ہم نے نکال لیا جی۔ کہا کہ........ مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا۔

یقیناً ہماری نماز یہاں تک نہیں پہنچ سکتی لیکن میں قسم کھانے کو تیار ہوں کہ........ یہاں تک ہماری نماز آسکتی ہے........ کہ اللہ اکبر........ سے لیکر سلام پھیرنے تک........ کسی کا خیال نہ آئے

ہم اس کی محنت ہی نہیں کرتے .... ہماری ساری محنت کا رخ اپنے ظاہر کو بنانے پر ہے اور اپنی چیزوں کو سنوارنے پر ہے۔ .... آج جو گاڑیاں چل رہی ہیں ۱۹۳۵ء میں بھی یہی گاڑیاں ہوتی تھیں .... ۱۹۳۵ء کا ماڈل دیکھیں اور آج کا ماڈل دیکھیں .... ۱۹۳۵ء کے گھر اور آج کے گھر ایک ہیں ....۔

ساری محنت ادھر ہے تو وہ نکھرتی جارہی ہے .... نکھرتی جارہی ہے۔ جو نماز ۱۹۵۰ء میں پڑھ رہا تھا .... وہی نماز ۱۹۹۵ء میں پڑھ رہا ہے .... اس میں ایک ذرہ بھی آگے نہیں گیا .... **محنت** کی نہیں۔

اس کو دو جو خزانوں والا ہے

حبیبؓ کی بیوی آٹا گوندھ رہی تھی .... آگے کو رکھا، پڑوسن سے آگ لینے چلی گئی .... پیچھے فقیر آیا، انہوں نے سارا آٹا اٹھا کر اس کو دے دیا اور تو کچھ پکانے کے لئے گھر میں نہیں تھا .... صرف وہی آٹا تھا۔ بیوی واپس آئی تو کہنے لگی .... آٹا کہاں گیا؟ .... کافی دیر گزر گئی تو کچھ بھی نہیں آیا تو کہنے لگی .... تو نے صدقہ کر دیا ہے؟ .... کہاں ہاں .... بیوی کہنے لگی .... ایک روٹی جتنا آٹا تو رکھ لیتے .... آدھی آدھی مل کر کھا لیتے .... انہوں نے کہا .... نہیں .... نہیں جس کو دیا ہے .... وہ بڑے خزانوں والا ہے .... بھوک جب زیادہ چمک گئی تو دروازے پر دستک ہوئی .... آپؓ دروازے تک گئے اور اندر گھر مسکراتے ہوئے تشریف لائے اور اس حال میں تھے .... پیالہ بھرا ہوا گوشت کا اور روٹیوں کی چنگیر بھری ہوئی .... کہنے لگے .... اصل میں دوستی ایسے سخی سے ہے .... میں نے بھیجا تھا صرف روٹی کے لئے .... اس نے ساتھ ساتھ سالن بھی دے دیا۔

ہم سب کچھ تو نہیں لگا سکتے .... جتنا لگانے کو کہا ہے .... اتنا تو لگائیں .... زکوٰۃ تو دیں .... غریب کا حق تو نہ ماریں ....

ایک دو دس لے لو

ایک آدمی حضرت علیؓ کے پاس آیا .... ایک اونٹ اس کے ہاتھ میں ہے اور

کہا...... مجھے یہ اونٹ بیچنا ہے...... علیؓ نے کہا...... کتنے کا بیچو گے؟...... کہنے لگا کہ ایک سو چالیس درہم کا...... حضرت علیؓ نے کہا...... ارے بھائی! ادھار کا تو میں خریدار ہوں...... نقد دینا چاہتے ہو تو کسی اور کو دے دو اور ادھار میں لے سکتا ہوں...... اس نے کہا، بالکل میں تیار ہوں، آپؓ لے لیں...... کہا کہ یہاں باندھو...... وہ آدمی اونٹ باندھ کر اپنے گھر چلا گیا۔

وہیں بیٹھے ہی تھے کہ ایک دوسرا آدمی آیا اور کہنے لگا...... یہ اونٹ کس کا ہے؟...... علیؓ نے کہا...... میرا ہے۔ پوچھنے لگا...... کہ بیچنا ہے؟...... کہاں ہاں۔ کتنے کا لو گے؟...... تاجر نے کہا کہ دو سو کا لوں گا...... اسی وقت دو سو درہم دیئے اور اونٹ لے کر چلا گیا اور حضرت علیؓ نے ۱۴۰ درہم اس کے گھر بجھوائے اور ۶۰ درہم ہاتھ میں لے کر مسکراتے ہوئے گھر میں آئے اور حضرت فاطمہؓ کے سامنے رکھے اور کہا...... تیرے رَبّ کا وعدہ ہے......

من جآء بالحسنة فله عشر امثالها......

جو ایک دے گا میں اس کو دس دوں گا...... ایمان کا بنانا ہر مسلمان پر فرض عین ہے...... اتنے درجے کا ایمان کہ اس سے زناء چھڑوا دے...... سود چھڑوا دے...... رشوت چھڑوا دے...... یہ تو فرض عین ہے۔ لوگ کہتے ہیں کہ تبلیغ میں جا رہے ہیں...... ان کے پیچھے ان کے گھر کے اتنے مسائل ہیں...... اللہ کی قسم! یہ مسائل کے حل ہونے کے لئے جا رہے ہیں کہ اس سے مسائل حل ہوں گے...... جب اللہ تعالیٰ سے جڑیں گے...... ایمان آئے گا...... تقویٰ آئے گا تو اللہ تعالیٰ کا غیبی نظام چلے گا......

تیسری چیز بتائی......

ومما رزقناهم ينفقون......

دیئے ہوئے مال کو خرچ کرتے ہیں۔ اس کا ادنیٰ درجہ زکوٰۃ ہے...... زمیندار کے لئے عشر ہے اور تاجر کے لئے زکوٰۃ ہے...... چوتھی چیز بتائی......

ويؤمنون بما انزل اليک وما انزل من قبلک......

جاہل نہیں رہتے...... اپنی ضروریات کا علم بھی حاصل کرتے رہتے ہیں۔ یہ نہیں کہ نماز کی رکعات کتنی ہیں؟...... اور نماز کے فرض کتنے ہیں؟...... اور نماز میں کیا پڑھنا ہے؟...... کم از

کم چھ سورتیں تو ہر مسلمان کے ذمہ ہیں کہ یاد کریں .... دوسورتیں فجر کی نماز کے لئے .... دو سورتیں ظہر کی فرض نماز کے لئے .... دوسورتیں عصر کے فرضوں کے لئے .... دوسورتیں مغرب کے فرضوں کے لئے .... اور دوسورتیں عشاء کے فرضوں کے لئے .... ہر رکعت کو قل ھو اللہ احد .... پر ٹرخادینا۔اتنی جہالت .... یہ علم حاصل کرتے ہیں اپنی ضروریات کا .... اللہ تعالیٰ کی معرفت کا پہلی کتابوں پر ایمان لاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نبیؐ کے علم پر جم جاتے ہیں اگر چہ ساری دنیا مخالف ہو .... اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی خبر ان کو ادھر ادھر نہیں کر سکتے۔

حضرت عثمانؓ کی حور سے شادی

حضرت عثمانؓ کا تجارتی قافلہ آیا اور زمانہ ابوبکر صدیقؓ کا ہے .... مدینہ میں قحط پڑ گیا تھا .... جب قحط پڑ جاتا ہے تو چیزیں کم ہو جاتی ہیں .... پھر تاجر چیزیں غائب کر لیتے ہیں خون چوسنے کے لئے .... یہ وہ تاجر نہیں ہیں جنہوں نے حضور ﷺ والی زندگی سیکھ لی ہو .... یہ تو پیسہ والے تاجر ہیں .... تو قافلہ سو اونٹ ساز و سامان سے بھرے ہوئے .... تو پرچون والے تاجر آ گئے .... انہوں نے کہا جی کیا لو گے؟ .... تو عثمانؓ نے کہا تم کیا دو گے؟ .... انہوں نے کہا، دس روپے کی چیز بارہ میں لیں گے۔ فرمایا کہ اس کی قیمت زیادہ لگ چکی ہے، تم بڑھاؤ .... کہا، ہم دس روپے کی چیز چودہ روپے میں لے لیں گے .... فرمایا اس سے بھی زیادہ قیمت لگ چکی ہے .... کہا کہ پندرہ میں لے لیں گے اس سے زیادہ گنجائش نہیں۔ ان تاجروں نے پوچھا .... اتنی زیادہ قیمت کون لگا کے گیا .... مدینہ کے تاجر سارے کے سارے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں .... فرمانے لگے حضرت عثمانؓ کہ اس سے پہلے **میرے رب نے نرخ (بھاؤ)** لگایا ہے کہ تم مجھے ایک دو گے .... میں تمہیں دس دوں گا۔

من جآء بالحسنة فلهٗ عشر امثالها ....

میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا یہ سارا مال بمع اصل زر کے مدینہ کے فقراء پر صدقہ ہے .... رات کو حضرت عبداللہ بن عباسؓ حضورِ اکرم ﷺ کے چچازاد بھائی .... انہوں نے خواب میں دیکھا کہ حضورِ اکرم ﷺ سفید گھوڑے پر سوار ہیں .... سبز پوشاک ہے .... آپؐ

تیزی سے نکل رہے ہیں تو انہوں نے گھوڑے کی لگام پکڑ لی.......یارسول اللہ ﷺ! آپ سے بات کرنے کو جی چاہتا ہے.......بیٹھنے کو جی چاہتا ہے.......

آپؐ نے فرمایا.......کہ آج جو عثمانؓ نے اللہ تعالیٰ کے نام پر صدقہ کیا وہ قبول ہو گیا اور اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک جنت کی حور سے شادی کی ہے.......اس کے ولیمے میں سارے جنتیوں کو بلایا ہے.......میں بھی اس کے ولیمے میں شرکت کے لئے جارہا ہوں۔

تو میرے بھائیو!

اللہ تعالیٰ کے علم پر آجانا.......یہ ہی ہمارے تمام مسائل کا حل ہے چونکہ ہمیں اس ایمان کی یہ سطح حاصل نہیں اس لئے یہ محنت کرنی پڑے گی کہ محنت کرتے کرتے ایمان اس سطح پر آجائے کہ ساری دنیا اللہ تعالیٰ کے حکموں کے سامنے بے حیثیت نظر آئے.......دیکھو نا میں جب حکم الٰہی توڑتا ہوں تو گویا میں نے اپنے نفس کی خواہش کو اللہ تعالیٰ کے حکم سے بھی اونچا کر دیا.......جو یہ تبلیغ کا کام ہو رہا ہے اس میں اس بات کی محنت ہے کہ ہر مسلمان اللہ تعالیٰ اور اللہ کے رسولؐ کے حکموں کا پابند ہو کر چلے.......

پوری زندگی پابند بننے کے لئے ایک دن کافی نہیں.......یہ برس ہا برس کی محنت ہے.......پھر چار مہینے لگانے سے مسئلہ حل نہیں ہوتا.......یہ مستقل محنت ہے کہ روزانہ اپنے ایمان کو سیکھنے کے لئے وقت نکالیں.......بدہضمی ہوتی ہے تو ساری زندگی پرہیز کرنا پڑتا ہے.......اسی طرح ہماری زندگی کی ساری گردش ٹیڑھی ہو چکی ہے.......یہ ایک دن میں تو ٹھیک نہیں ہوگی لیکن ناامید ہونے کی بھی کوئی بات نہیں.......ایک مرتبہ توبہ کرلیں تو پچھلے سارے گناہ معاف ہوں گے.......

ایک ہی وار میں دو ٹکڑے

خیبر کا قلعہ فتح نہیں ہو رہا.......ابوبکرؓ سے نہیں ہوا.......عمرؓ سے نہیں ہوا.......آپؐ نے فرمایا.......کل جھنڈا اس کو دوں گا جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے پیار کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ بھی اس سے پیار کرتے ہیں.......جانبین کی محبت حضرت عمرؓ نے فرمایا کہ کبھی امارت اور حکومت کی خواہش بھی دل میں پیدا نہیں ہوئی.......آج خواہش پیدا ہوئی کہ کاش جھنڈا مجھے مل جائے کیونکہ آپؐ نے جو ارشاد فرمایا، یہ بہت بڑی گواہی ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسولؐ اس سے پیار

کرتے ہیں۔ تو اگلے دن فرمایا آپ نے .... علیؓ کہاں ہیں؟ .... علیؓ کی آنکھیں خراب تھیں .... دیکھ نہیں سکتے تھے۔ کہا کہ جی آنکھیں خراب ہیں .... فرمایا .... بلاؤ ...... بلایا گیا ..... آنکھوں میں لعاب ڈالا .... پھر فرمایا کہ جاؤ .... ان سے پہلے ایک صحابیؓ حملہ آور ہوئے تھے .... حضرت سعید بن عامرؓ بہت بڑے صحابیؓ ہیں .... مخالفین کے حملے سے شہید ہو گئے .... ان کافروں میں سے ایک دندناتا ہوا آیا کہ کوئی ہے میرے مقابلے میں؟ ....

علمت خیبر انی مرحب بشاک السلاح بطل مجرب ....

''میں وہ مرحب ہوں جس کو خیبر جانتا ہے .... ہتھیاروں کا آزمایا ہوا ہوں ....''

حضرت علیؓ جواب میں آگے بڑھے ....

انا الذی سمتنی امی حیدر کلیث الغابات کریهه المنذرا ....

میں بھی آرہا ہوں جس کا نام اس کی ماں نے حیدر رکھا ہے .... حیدر شیر کو کہتے ہیں .... شیر کے عربی زبان میں سو کے قریب نام ہیں .... میں شیر ہوں جنگل کا جس کو دیکھ کر سب کے ہوش گم ہو جاتے ہیں .... کہا ....

کلیث غابات ....

میں جنگل کا شیر ہوں .... ایک ہی وار میں دو ٹکڑے کر دیئے اور خیبر کے قلعے کے دروازے کو اٹھا کر پھینک دیا جس کو بعد میں چالیس آدمیوں نے اٹھایا ....

جو دنیا میں بڑے ہوتے ہیں تو دین میں آنے کے بعد ادھر بھی بڑے بن جاتے ہیں .... تو جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے دنیا میں وجاہت دی ہے تو میرے بھائیو! .... کیوں ضائع کرتے ہو .... کتنے کما لو گے؟ ....

حضرت عمرؓ کا زُہد

میرے بھائیو!

حضرت عمرؓ بوڑھے ہو گئے .... صحابہؓ نے کہا کہ اب یہ بوڑھے ہو گئے ہیں اور یہ بہت

مشقت کرتے ہیں...... انہیں چاہئے کہ یہ اب اپنا طریقہ تبدیل کریں...... اب یہ پتلا کپڑا پہنیں...... اب یہ اچھا کھانا کھائیں...... اب یہ کوئی نوکر رکھ لیں جوان کے لئے کھانا پکایا کرے لیکن بھائی بات کون کرے؟...... انہوں نے کہا کہ بیٹی سے کہو...... وہ بات کریں...... حضرت حفصہؓ کو تیار کیا گیا کہ آپؓ بات فرمائیں...... اگر حضرت مان جائیں تو پھر ہماری بات بتا دینا...... اگر نہ مانیں تو پھر ہمارے نام نہ بتانا اور یہ مشورہ کرنے والے کون تھے؟ حضرت عثمانؓ...... حضرت علیؓ...... حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ...... حضرت سعدؓ اور حضرت زبیرؓ یہ چھ صحابہؓ تھے...... یہ بڑے بڑے صحابہ مشورہ کرنے والے ہیں......

حضرت عمرؓ اپنی بیٹی کے گھر میں آئے۔ بیٹی نے کہا، ابا جان!...... آپؓ بوڑھے ہو گئے ہیں اور ملکوں کے وفد آتے ہیں...... بڑے بڑے بادشاہوں کے وفد آتے ہیں...... اب آپؓ اچھا کھانا کھایا کریں...... اچھا لباس پہنا کریں اور کوئی نوکر رکھ لیں جو آپؓ کی خدمت کیا کرے جس سے آپؓ کو راحت پہنچے...... فرمایا بیٹی!...... گھر والے کو پتہ ہوتا ہے کہ میرے گھر میں کیا ہے؟...... کہنے لگی ہاں۔ فرمایا بیٹی!...... تجھے پتہ ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ دنیا سے تشریف لے گئے اور آپؐ نے کبھی پیٹ بھر کے کھانا نہیں کھایا...... فرمایا، یہ تجھے پتہ ہے۔ کہا، ہاں پتہ ہے کہ صبح کھایا تو شام کو نہ کھایا...... شام کو کھایا تو صبح کو نہ کھایا۔ کہنے لگی...... ہاں۔ فرمایا بیٹی!...... تجھے پتہ ہے کہ ایک دفعہ کھانا تو نے گھر میں ایک چھوٹی سی میز پر رکھ دیا تھا اور حضورِ اکرم ﷺ تشریف لائے تھے...... آپؐ نے کھانے کو میز پر دیکھا تو آپؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا اور آپؐ نے غصے سے وہاں سے کھانا اٹھوا کر زمین پر رکھ کر کھایا تھا...... کہنے لگی، ہاں...... فرمایا بیٹی!...... تجھے یاد ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ کے پاس ایک ہی جوڑا ہوتا تھا، جب میلا ہوتا تھا تو خود ہی دھوتے تھے اور دھو کر اسے خشک کرتے تھے...... یہاں تک کہ نماز کا وقت ہو جاتا تھا اور حضرت بلالؓ اذان دے کر کہتے تھے...... یارسول اللہ ﷺ! الصلاۃ...... تو ابھی آپ کا جوڑا خشک نہیں ہوتا تھا۔ آپؐ انتظار کرتے تھے...... یہاں تک کہ آپ کا جوڑا خشک ہوتا اور اسے پہن کر پھر آپؐ جا کر نماز پڑھا کرتے تھے......

فرمایا...... اے بیٹی! تجھے یاد ہے کہ ایک عورت نے آپؐ کی خدمت میں دو چادریں

ہدیہ بھیجی تھیں.......... ایک چادر پہلے بھیج دی.......... دوسری میں دیر ہوگئی تو آپؐ کے پاس سوائے اس چادر کے کوئی کپڑا نہ تھا تو آپؐ نے چادر کو گانٹھ لگا کر اپنے ستر کو ڈھانکا اور جا کے نماز پڑھائی تھی.......... فرمایا کیا تجھے یاد ہے؟.......... بیٹی نے کہا.......... ہاں یاد ہے.......... پھر حضرت عمرؓ رونا شروع ہوئے..........

فرمایا بیٹی!.......... سن لے میری اور میرے ساتھیوں کی مثال ایسی ہے جیسے تین راہی.......... تین مسافر چلے۔ پہلے ایک چلا اور چلتا چلتا منزل مقصود پر پہنچا.......... پھر دوسرا چلا اور وہ بھی چلتا چلتا منزل مقصود پر پہنچا۔ اب میری باری ہے.......... اللہ کی قسم! میں حضور اکرم ﷺ کے طریقے سے نہیں ہٹوں گا اور اپنے آپ کو اسی مشقت پر رکھوں گا.......... یہاں تک کہ میں اپنے نبیؐ سے جا کر مل جاؤں۔ میرے دو ساتھی ایک جگہ پہنچ چکے.......... اب میری باری ہے، مجھے بھی پہنچنا ہے..........

میرے بھائیو!

حالانکہ حضرت عمرؓ وہ انسان تھے جن کو اللہ تعالیٰ کے نبیؐ نے کہا کہ اے عمرؓ! میں نے جنت میں ایک حسین وجمیل وخوبصورت محل دیکھا۔ میں نے پوچھا، یہ کس کا محل ہے؟.......... تو مجھے کہا گیا کہ یہ ایک قریشی نوجوان کا محل ہے۔ جب میں محل میں داخل ہونے لگا تو فرشتے نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ عمرؓ کا محل ہے..........

میرے بھائیو!

جس کو جنت کی ایسی بشارتیں ملیں اور آپؐ نے فرمایا.......... میرے دو وزیر ہیں دنیا میں ابوبکرؓ اور عمرؓ.......... اور دو وزیر ہیں آسمانوں میں جبرائیلؑ اور میکائیلؑ اور آپؐ نے فرمایا.......... کہ قیامت کے دن اٹھوں گا.......... میرے دائیں طرف ابوبکرؓ اور بائیں طرف عمرؓ اور بلالؓ میرے آگے آگے اذان دیتا ہوگا.......... یہ ساری خوشخبریاں سنی ہیں لیکن بیٹے سے کہہ رہے ہیں.......... میرا سر زمین پر ڈال دے.......... میں اپنے چہرے پر مٹی ملنا چاہتا ہوں کہ میرے رَبّ کو اس پر ترس آجائے گا..........

نبی ﷺ کا وعدہ سچا

میرے بھائیو!

یرموک کی لڑائی کا میدان .... ایک نوجوان لڑکا ابوعبیدہؓ سے کہہ رہا ہے .... اے ابوعبیدہؓ! میں حضورِ اکرم ﷺ کے پاس جا رہا ہوں .... تمہیں کوئی پیغام پہنچانا ہے تو بتاؤ؟ .... جذبے دیکھو۔ حضرت ابوعبیدہؓ رونے لگے اور کہا کہ اے بھائی! حضورِ اکرم ﷺ کو پیغام دے دینا کہ آپؐ نے جو وعدے ہمارے ساتھ کئے تھے .... ہم نے ان کو سچ پایا اور اللہ تعالیٰ کی مدد اپنی آنکھوں سے دیکھ لی .... مر رہے ہیں اور جنت کو جا رہے ہیں ....

ایک صحابیؓ کے بھتیجے کو اٹھا کے لایا گیا .... زخمی ہوئے پڑے ہیں .... ان کے چچا بڑے صحابیؓ تھے .... دیکھا تو رونے لگے اور کہنے لگے .... یا اللہ! میرے بھتیجے کو ٹھیک کر دے۔ بھتیجے کو تھوڑا سا ہوش آیا تو کہنے لگے .... اے چچا! میرے لئے دعا مت کرو .... وہ دیکھو حور مجھے پکار رہی ہے .... میرے لئے دعا مت کرو .... یہ وہ لوگ ہیں جو نیک اعمال کر کے آخرت والے بن گئے ....

ربعی بن عامرؓ کا واقعہ

یہ کام اس امت کو ملا ہے اس لئے .... حضرت ربعی بن عامرؓ .... اللہ تعالیٰ ان کو جزاء دے .... بات کو ایسے کھول دیا جیسے کہ روشندان ہوتا ہے۔ رستم نے پوچھا .... یہ ایران کی فوج کا بڑا سالار لماذا اتیت .... کیوں آئے ہو؟ .... بھوک کی وجہ سے کپڑا اچاہنے کیوں آئے ہو؟ .... ربعی بن عامرؓ نے فرمایا نہیں .... ان اللّٰہ ابتعثنا آئے نہیں نہیں .... ہمیں اللہ تعالیٰ نے بھیجا ہے ....

لنخرج العباد من عبادة العباد الیٰ عبادة ربّ العباد ومن جور الادیان الیٰ عدل الاسلام ومن ضیق الدنیا الیٰ سعتها وارسلنا الیٰ خلقه حتیٰ تنقضی موعد اللّٰه فقال رستم فما موعد اللّٰة؟ قال: الجنة لمن قتل النصر لمن بقیٰ ....

ہمیں اللہ نے بھیجا ہے کہ جاؤ میرے بندوں کو کفر سے نکال کر اسلام میں لے آؤ............ میرے بندوں کو لوگوں کی غلامی سے نکال کر میرا غلام بنادو.......... لوگوں کی عبادت سے نکال کر میرا عبادت گزار بنادو.......... باطل کے ظلم سے نکال کر اسلام کے عدل پر لاؤ.......... دنیا کی تنگی سے نکال کر آخرت کی راحت پر لے آؤ۔ اللہ نے ہمیں دین دے کر بھیجا ہے.......... تمہیں دعوت دیں گے یہاں تک کہ اللہ کا وعدہ پورا ہو.......... اس نے کہا کیا وعدہ ہے اللہ تعالیٰ کا؟.......... کہا، ہم میں سے جو قتل ہوگا جنت میں جائے گا اور جو زندہ رہے گا.......... تمہارا مالک بنے گا.......... تمہاری گردن توڑے گا اور اللہ تعالیٰ ساتھ تھا.......... دعوت الی اللہ کا کام تھا تو ساری طاقتیں ٹوٹتی چلی گئیں۔

قیصر گیا.......... وہ فارس گیا.......... وہ کسریٰ گیا.......... وہ یمن گیا.......... نوے برس میں ترکستان تک.......... استنبول تک.......... اندلس.......... پرتگال.......... جنوبی فرانس.......... اور ادھر الجیریا.......... مراکش.......... لیبیا.......... الجزائر.......... تیونس.......... افریقہ سارا۔ ہمارے پاکستان میں ملتان میں کشمیر تک.......... یہ ۹۰ برسوں میں بونڈری کھینچی گئی ہے.......... یہ جہاز نہیں تھے.......... گھوڑے، اونٹ و خچر گدھے تھے.......... ساری کائنات ان کے قدموں میں سرکتی چلی گئی تو تبلیغ کوئی جماعت نہیں..........

التبلیغ فریضة علیٰ کل مسلم..........

تبلیغ ہر مسلمان کا فرض ہے.......... مسلمان بن کر سارے عالم کو اسلام کی دعوت دیں.......... ہر مسلمان عورت کے ذمے ہے کہ سارے عالم کی عورتوں کو اسلام کی دعوت دے..........

اسی پر اس امت کو امتیاز ہے کیوں؟..........

دعوت الی اللہ..........

ان کا کام ہے یہ ایک نیکی کرے گا.......... میں اس کو دس دوں گا..........

من جآء بالحسنة فلهٗ عشر امثالها..........

اللہ کی بارگاہ میں حضور ﷺ نے عرض کیا۔ یا اللہ! دس بھی ٹھیک ہیں..........

ایک انصاری صحابیہؓ کی محبت

ایک انصاریہؓ کو یہ پتہ چلا کہ حضورِ اکرم ﷺ اُحد کی لڑائی میں شہید ہوگئے.......... وہ

بے قرار نکلی .... ابھی پردہ کا حکم بھی نہیں آیا تھا .... ۵ ہجری میں پردے کا حکم آیا ہے .... یہ غزوۂ اُحد تین ہجری میں ہوا تھا .... تو بڑی بے چینی سے کہہ رہی ہیں:

ماذا فعل رسول اللّٰہ؟ .... ما ذا فعل رسول اللّٰہ؟ ....

ایک آدمی نے آ کر کہا **قتل زوجک** .... عمرو بن جموع کی بیوی نے یہ خبر دی کہ **قتل زوجک** تیرا شوہر قتل ہو گیا کہا .... **انا للّٰہ وانا الیہ راجعون ما ذا فعل رسول اللّٰہ؟** .... یہ بتاؤ کہ اللہ کے رسولؐ کا کیا ہوا؟ .... انہوں نے پھر کہا کہ تیرا بیٹا شہید ہو گیا؟ .... اس نے پھر کہا، **انا للّٰہ وانا الیہ راجعون** .... بتاؤ کہ اللہ کے رسولؐ کا کیا حال ہے؟ .... اس عورت کا خاوند .... بیٹا اور بھائی تینوں شہید ہو گئے تو اس کے پیچھے کوئی نہ رہا لیکن حضورِ اکرم ﷺ کی محبت ایسی ہے کہ اس کو ان کی پرواہ ہی نہیں .... کہا گیا کہ حضور ﷺ ٹھیک ہیں .... **حتیٰ تقر عینی** .... جب تک حضورِ اکرم ﷺ کو دیکھ کر میری آنکھیں ٹھنڈی نہ ہو جائیں تو مجھے چین اور سکون نہیں آ سکتا .... تو دوڑ لگائی اُحد کی طرف .... جب وہاں جا کر حضور ﷺ کو دیکھتی ہیں کہ سامنے سے حضور ﷺ تشریف لا رہے ہیں اور یہ عورت آپؐ کے سامنے بیٹھ کر آپؐ کے کرتے کا دامن کو پکڑ کر کہتی ہے .... یارسول اللہ! آپؐ زندہ ہیں تو سارا جہاں بھی مٹ جائے تو مجھے کوئی غم نہیں ....

آپؐ کی جعفرؓ سے محبت

آپؐ حضرت جعفرؓ کے گھر گئے .... یہ آپؐ کے چچازاد بھائی تھے .... بے چارے پہلے سے دھکے کھا رہے تھے .... پانچ ہجری آپؓ حبشہ میں رہے .... فتح خیبر پر واپس تشریف لے آئے .... ایک سال بھی اپنے پاس نہیں رکھا کہ پھر واپس کر دیا .... جب یہ شہید ہوئے تو آپؐ نے فرمایا .... اے جعفرؓ! تیرا جانا مجھ پر بہت ہی گراں گزر رہا ہے لیکن اس کے باوجود تیرا قربان ہونا مجھے زیادہ محبوب ہے .... تیری جدائی مجھے گراں ہے اور تیرا میرے ساتھ رہنا اتنا پسند نہ ہوتا جتنا یہ پسند آ گیا کہ تو اللہ پر فدا ہو گیا .... جب خیبر کے موقع پر حضرت جعفرؓ آئے تو آپؐ نے فرمایا .... کہ تیرے آنے کی مجھے خیبر کی فتح سے بھی زیادہ خوشی ہوئی۔ ان کے گھر گئے تو حضرت اسماءؓ آٹا پیس کر رکھ کے بچوں کو نہلا کر چولہے پر بیٹھ گئی تھیں .... جب حضورِ اکرم ﷺ تشریف لے آئے

تو آپ کا چہرہ متاثر تھا...... اسماءؓ نے آپؐ کے چہرے پر دیکھا تو تھوڑی حس بیدار ہوگئی کہ جعفرؓ کے ساتھ کچھ ہوگیا ہے...... پوچھنے کی ہمت نہیں تھی...... حضرت جعفرؓ کے تین بیٹے تھے عون...... محمد...... اور عبداللہؓ...... سب سے بڑے تھے عونؓ...... درمیانے محمدؓ...... عبداللہؓ سب سے چھوٹے تھے۔ ان تینوں کو آپؐ نے بلایا اور ان کو پیار کرتے ہوئے رونے لگے...... ان کی طرف منہ کر کے تو حضرت اسماءؓ نے دیکھا...... آنسو ٹپکتے ہوئے...... پوچھا یا رسول اللہ ﷺ! جعفرؓ کا کیا بنا؟...... چونکہ آپؐ کے آنسو چھلک رہے تھے...... وہی بتانے کے لئے کافی تھے لیکن ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کہ شاید زخمی ہوئے ہوں یا شاید زندہ ہوں تو آپؐ نے فرمایا...... اسماء احتسب...... تو اپنے اللہ سے اجر کی امید رکھ...... وہیں گر کر بے ہوش ہوگئیں۔

ایسے گھر ٹوٹے تب اسلام یہاں آ کر ہم تک پہنچا......

بھائیو!

ہمارے گھر نہیں ٹوٹیں گے...... ہم اس قابل نہیں ہیں...... آزمانے کو نہیں تعلق چاہئے...... ہمیں اللہ تعالیٰ اتنا نہیں آزمائے گا...... کچھ تو قدم اٹھائیں...... اس کام کو اپنے ذمے تو سمجھیں کہ دین کا کام کرنا میرے ذمے ہے...... پہنچانا ہمارے ذمے ہے...... تبلیغ درمیان میں ایک واسطہ ہے۔ ایک گھنٹہ میں نے بات کی ہے...... اس میں کہا کہ تبلیغی جماعت کا ممبر بنیں......

دو باتیں کی ہیں اللہ کے واسطے اور اس کے رسولؐ کے حکموں کے پابند بن جاؤ ورنہ برباد ہو جائیں گے...... اپنی عورتوں کو بھی سمجھاؤ اور اپنے آپ کو بھی سمجھاؤ...... اللہ تعالیٰ کے راستے میں خود بھی نکلو اور اپنی عورتوں کو بھی نکالو......

ایک باریکی

امام اسماعیلؒ قرآن پاک پڑھ رہے تھے...... ایک بدو ساتھ بیٹھا ہوا تھا...... جب امام اسماعیلؒ نے یہ آیت پڑھی:

السارق والسارقة فاقطعوا ایدیهما...... الخ۔

چورمرداور چورعورت کا ہاتھ کاٹو گے.........

ان اللّٰہ غفور الرحیم.........

تو بدو کے کان کھڑے ہو گئے اور کہنے لگا......... یہ کس کا کلام پڑھ رہے ہوتو انہوں نے کہا......... کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے تو بدو نے کہا.........

لیس کلام اللّٰہ.........

یہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے......... یہ اونٹ چرانے والا کہہ رہا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام نہیں ہے......... پھر انہوں نے کہا... کیا تم عالم ہو؟......... کہا نہیں......... پھر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ واللّٰہ غفور الرحیم ہے اور یہ واللّٰہ عزیز حکیم ہے۔ بدو نے کہا......... اللہ کے بندے! پیچھے تو دیکھو کیا کہہ رہا ہے......... چور کا ہاتھ کاٹ دو اس حکم کے ساتھ......... غفور رحیم......... کا لفظ جڑتا نہیں......... لو غفور الرحیم لم یحکم بقطع عزیز حکیم......... پچھلے حکم کے ساتھ جوڑ کھاتا ہے......... غفور رحیم......... پچھلے حکم سے جوڑ نہیں کھاتا......... یہ باریکی آج کس کو سمجھ آسکتی ہے......... یہ ترجمہ آپ کو بتایا تھا کسی نے......... تو ضرورت پڑی۔ وہ تو قرآں پاک کی روح کو سمجھتے تھے......... ہم روح نہیں سمجھتے لیکن پھر بھی ہمیں ضرورت ہے......... یا ایھا الذین امنوا......... کتنی دفعہ قرآن پاک میں ہمیں پکارا ہے؟......... کبھی ہم نے سوچا ہے کہ قرآن پاک میں یہ ۹۰ دفعہ ہمیں پکار کر ہم سے مطالبہ کرتا ہے......... اللہ میاں ہمیں اس میں بہت سارے احکام دینا چاہتے ہیں اور اسی طرح بہت سارے احکام ایسے ہیں جو حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں تھے اور ہمارے ذمے نہیں ہیں......... مثال کے طور پر یا ایھا الذین امنوا لا تقولوا راعنا......... یہ حکم آج نہیں ہے۔ یا ایھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی......... آج یہ حکم کوئی نہیں۔ یا ایھا الذین امنوا اذا نادیتم الرسول فقدمو......... الخ۔ یہ حکم آج کوئی نہیں......... اسی طرح کے دس حکم ایسے تھے جو حضور اکرم ﷺ کے زمانے کے ساتھ خاص تھے......... اب کوئی نہیں۔

پھر ان کے علاوہ باقی میں غور کیا کہ اس میں تکرار کتنا ہے؟......... ایک ہی حکم کو اللہ پاک بار بار دہرا رہا ہے.........

یا ایھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ حق تقاتہٖ ولا تموتن الا وانتم مسلمون.........

یا ایھا الذین امنوا ادخلوا فی السلم کافۃ.........

یا ایھا الذین امنوا آمنوا باللّٰہ ورسولہ.........

یا ایھا الذین امنوا قوا انفسکم واھلیکم ناراً.........

یا ایھا الذین امنوا اذا قمتم الی الصلوٰۃ فاغسلوا وجوھکم.........

ان تمام تکرار کو جمع کر دیا جائے......... ایک ہی حکم ہے بار بار کہا جا رہا ہے......... اے ایمان والو! مسلمان ہو جاؤ......... اے ایمان والو! تقویٰ اختیار کرو وغیرہ......... تکرار کو اگر جمع کیا جائے تو پندرہ کے قریب اور نکل جائیں گے تو ۳۰/۴۰ کے قریب احکام رہ جائیں گے تو ان ۳۰/۴۰ باتوں کو آدمی پورا کریں......... اس عدد کو آپ حتمی نہ سمجھیں......... آگے پیچھے ہو سکتا ہے۔ میں اندازے سے کہہ رہا ہوں......... اس وقت پورا میرے ذہن میں نہیں ہے......... جو چند باتیں ہیں......... انہیں آدمی کرلیں تو ہمیشہ کی زندگی بن جائے......... کتنا آسان کام ہے اس کو زندہ کرنے کے لئے......... ہم کہتے ہیں نکلو بھائی۔ ہر مسلمان چلتا پھرتا اسلام بن جائے اور عورتیں اسلام بن جائیں......... اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں کسی عورت کا نام نہیں لیا سوائے مریم کے.........

عورت کی ذات اور اس کا نام تک بھی پردے میں ہیں......... امریکہ میں آنے سے کیا اللہ تعالیٰ کا قانون بدلے گا؟......... قانون ویسے ہی رہے گا اگر اللہ تعالیٰ اور رسولؐ سے محبت ہو تو امریکہ میں رہنا آسان ہے......... اگر محبت اللہ ورسولؐ سے نہیں ہے تو مدینے میں رہتے ہوئے بھی مشکل ہے.........

حضرت آسیہ کا واقعہ

محبت ہو جائے تو کوئی روک نہیں سکتا......... حضرت آسیہؑ فرعون کی بیوی ہے......... محبت ہوگئی آسیہؑ کو......... ایمان لے آئی......... ایمان اندر راسخ ہو گیا......... پوری مصر کی حکومت کو ٹھوکر مار دی......... نہیں چاہئے لٹکا دو سولی پر......... سولی پر لٹکنا آسان ہے......... سب سے پہلے سولی کا ایجاد کرنے والا بھی فرعون ہے......... ہاتھوں میں کیل گاڑ کے لکڑی گاڑ دیتا تھا......... اب باری آئی آسیہؑ کی......... اگر وہ کہتی کہ نہیں مانتی تو دل میں ایمان تھا......... صرف زبان سے کہہ دیتی تو اس کے

لئے جائز تھا......... معاف تھا......... لیکن ایمان کی ایک صفت ایسی آتی ہے کہ جان لگانا اور جان پر کھیل جانا محبوب بن جاتا ہے......... تو وہ اس صفت میں آ گئی تھی۔

ابھی اس آدمی سے جو مرضی آئے منوالو......... اس سے نیچے والا ایمان ہو تو وہ ہزاروں بہانے کرے گا......... یہی بہانہ کافی ہے کہ لوگ کیا کہیں گے؟......... لوگوں کو فرصت ملے گی کچھ کہنے.........

دین کے معاملے میں مخلوق کو نہ دیکھو

ایک چھوٹی کتاب انگریزی میں ہے......... اس میں ایک کہانی تھی......... باپ بیٹے دونوں گدھے پر سوار جا رہے تھے......... لوگوں نے کہا......... دیکھو کیسے ظالم ہیں......... کمزور سا گدھا ہے......... دونوں اس پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ تو باپ نے کہا بیٹا! تو اتر جا......... میں بیٹھا رہتا ہوں ورنہ لوگ اور بھی کچھ کہیں گے تا کہ ان کی زبان بند ہو جائے......... آگے کچھ اور لوگ کھڑے تھے......... انہوں نے کہا، یہ کیسا ظلم ہے خود سوار ہے......... چھوٹے سے بچے کو پیدل چلا رہے ہیں......... تو باپ نے کہا بیٹا! تو اوپر آ جا، میں نیچے چلتا ہوں ورنہ لوگ کیا کہیں گے؟......... تھوڑے لوگ آگے کھڑے تھے، انہوں نے کہا یہ کیسا نافرمان بیٹا ہے......... خود سوار ہے اور باپ کو نیچے چلا رہا ہے.........

اب بیٹا بھی سواری سے اترا اور دونوں پیدل سواری کے ساتھ چل دیئے......... آگے کچھ لوگ کھڑے تھے، انہوں نے کہا یہ کیسے پاگل لوگ ہیں؟......... سواری ساتھ ہے اور پیدل چل رہے ہیں تو باپ نے کہا......... بیٹا! اب کیا کریں؟......... تو بیٹے نے کہا......... گدھے کو سر پر اٹھا لیں۔ گدھے کو سر پر اٹھا کر چل رہے ہیں......... تو وہ تصویر اب بھی میرے ذہن میں ہے جو اسکول کے زمانہ میں کتاب میں دیکھی تھی.........

مالک بن دینارؒ کا واقعہ

مالک بن دینارؒ جا رہے تھے......... بازار میں ایک باندی دیکھی بڑی خوبصورت......... بڑی پرکشش......... آگے اس کا خادم۔ کہا......... بیٹی! کہا......... کیا بات ہے؟ کہا......... میں تجھے خریدنا چاہتا

ہوں........ پہلے باندیوں کی خرید وفروخت ہوتی تھی اور جو رئیس زادے عیاش ہوتے تھے........ ایک ایک لاکھ درہم کی خریدا کرتے تھے۔ کہا...... بٹی! میں تجھ کو خریدنا چاہتا ہوں........ وہ ہنسنے لگی...... اسمثلی...... کیا میرے جیسی کو تو فقیر خریدے گا؟....... کہا..... ہاں میں خریدنا چاہتا ہوں۔ تو اس نے خدام سے کہا........ اس کو پکڑ لو، میں اسے آقا کو دکھاؤں گی........ چلو تماشہ ہی رہے گا........ تو اس نوکرانی کے آگے نوکر تھے تو انہیں پکڑ کر دربار میں لے آئے........ ۔اس کا سردار تخت پہ بیٹھا تھا تو ہنسنے لگی کہا........ آقا آج بڑا لطیفہ ہوا۔ کہا..... کیا؟ یہ بڑے میاں کہتے ہیں میں تمہیں خریدنا چاہتا ہوں........ ساری محفل ہنسنے لگی........ اس نے کہا..... بڑے میاں کیا آپ واقعی خریدنا چاہتے ہیں؟ کہا..... میں خریدنا چاہتا ہوں۔ کہا..... کیا پیسے دو گے؟ کہنے لگے..... ویسے تو بہت ہی سستی ہے میں زیادہ سے زیادہ کھجور کی دو گٹھلیاں دے سکتا ہوں.......... وہ گٹھلیاں جنہیں چوس کر پھینک دیا ہو........ جن پر ذرا بھی کھجور نہ لگی ہو........

وہ سارے ہنسنے لگے........ ، سردار بھی ہنسنے لگا........ بڑے میاں یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ کہا..... بات یہ ہے کہ اس میں بہت ساری خامیاں ہیں اس کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ کہا..... کیا ہیں؟ کہا..... خوشبو نہ لگائے تو اس کے اپنے پسینے سے بدبو پڑ جائے........ روزانہ دانت صاف نہ کرے تو منہ کی بدبو سے قریب بیٹھنا مشکل ہو جائے........ روزانہ کنگھی نہ کرے تو سر میں جوئیں پڑ پڑ کر تیرے سر میں بھی پڑ جائیں........ چار سال اور گزر گئے تو بوڑھی ہو جائے گی........ ۔ پیشاب..... پاخانہ اس میں اور غم اس میں........ دکھ اس میں........ لڑائی اس میں........ غصہ اس میں........ اپنی خواہش پوری کرنے کے لئے تجھ سے محبت کرتی ہے........ اس کی محبت سچی نہیں غرض کی محبت ہے........

ایک لونڈی میرے پاس بھی ہے، خریدو گے........ ؟ کہا..... وہ کون سی ہے؟ کہا..... وہ بھی سن لو۔ کہا..... وہ مٹی سے نہیں بنی مشک..... عنبر..... زعفران اور کافور سے بنی ہے........ اس کے چہرے کا نور اللہ تعالیٰ کے نور میں سے ہے........ اس کی کلائی..... صرف کلائی سات دنیا کے اندھیروں میں آجائے تو ساتوں دنیا کے اندھیرے روشنیوں میں بدل جائیں گے........ ۔ اور اس کی کلائی سورج کو دکھائی جائے تو سورج اس کے سامنے نظر نہیں آئے گا غروب ہو جائے گا........ سمندر میں تھوک

ڈالے سمندر میٹھا ہو جائے .... مردے سے بات کرے تو مردے میں روح پیدا ہو جائے .... زندوں کو ایک نظر دیکھ لے کلیجے پھٹ جائیں .... ۔ اپنے دوپٹے کو ہوا میں لہرا دے سارے جہاں میں خوشبو پھیل جائے .... سات سمندر میں تھوک ڈال دے میٹھے ہو جائیں .... زعفران کے باغات میں .... اور مشک کے باغات میں .... پروان چڑھی ہے .... تسنیم کے چشمے کا پانی پیا .... اور اللہ تعالیٰ کی جنت میں پروان چڑھی ہے .... اپنی محبت میں سچی ہے بے وفا ہرگز نہیں .... محبت میں سچی ہے .... وفا میں پکی ہے .... نہ حیض ہے .... نہ نفاس .... نہ پیشاب ہے .... نہ پاخانہ، نہ غصہ ہے .... نہ لڑائی .... ہمیشہ راضی .... وہ ہمیشہ جوان .... وہ ہمیشہ ساتھ رہتی ہے اس پہ موت نہیں آتی .... اب بتا میرے والی زیادہ بہتر ہے یا تیرے والی زیادہ بہتر ہے؟ .... کہنے لگا جو آپ نے بیان کی وہ بہت بہتر ہے۔ کہا .... اس کی قیمت بتاؤں؟ کہا .... بتاؤ۔ کہا .... دو گٹھلیوں سے بھی زیادہ سستی ہے .... کہا .... اس کی کیا قیمت ہے؟ کہا .... اس کی قیمت ہے اپنے مولیٰ کو راضی کرنے میں لگ جا .... مخلوق کو راضی کرنا چھوڑ دے .... خالق کو راضی کرنا اپنا مقصد بنالے۔ جب آدھی رات گزر جائے .... جب سارے سو رہے ہوں تو اٹھ کے دو رکعت اندھیرے میں پڑھ لیا کر .... یہ اس کی قیمت ہے .... یہ اس کی قدر ہے۔ جب خود کھانا کھائے تو غریب کو بھی یاد کر لیا کر کہ کوئی غریب بھی ہے کہ جس کو پہنچاؤں .... یہ ہو جائے تو یہ تیری ہو گئی۔

کہنے لگا .... اپنی باندی سے .... تو نے سن لیا جو اس نے کہا؟ کہا .... سن لیا۔ کہا .... تو اللہ تعالیٰ کے نام پر آزاد .... سارے نوکر آزاد .... سارا مال صدقہ .... ساری دولت صدقہ اور اپنے دروازے کو جو پردہ تھا اب وہ اتار کے کرتہ بنایا .... اپنا لباس بھی صدقہ۔ اس نے کہا .... جب تو نے فقر اختیار کیا میرے آقا .... میں بھی تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے نکلتی ہوں۔ پھر دونوں کی مالکؒ نے شادی کر دی .... پھر دونوں اپنے وقت کے ایسے لوگ بنے کہ لوگ ان کی زیارت کے لئے آتے تھے۔

اگر حکومت آپ سے مشقت لیتی ہے تو تنخواہ بھی دیتی ہے ناں .... لیکن وہ بیچاری چھوٹی سی ہے کہ اتنی تنخواہ دیتی ہے .... حلال پہ چلنے والے کے لئے زندگی مشکل ہو گئی۔

حضرت اسماءؓ نے اپنا حق معاف کر دیا

حضرت زبیرؓ عشرہ مبشرہ میں سے ہیں .... حواری رسولؐ ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا .... اے طلحہؓ! اے زبیرؓ! جنت میں ہر نبی کے دو حواری .... باڈی گارڈ سمجھ لیں .... عام لفظوں میں دائیں بائیں چلنے والے ہر نبی کے ساتھ ہوں گے .... میرے تم طلحہؓ اور زبیرؓ حواری ہو .... جو میرے دائیں بائیں میرے ہر وقت ساتھ چلو گے .... اس حواری ہونے تک جو پہنچنا ہے۔ یہ حضرت زبیرؓ کا پہنچنا حضرت اسماءؓ کے ساتھ ہوا ہے کہ حضرت اسماءؓ نے اپنا حق معاف کیا .... اپنے حقوق معاف کئے کہ جاؤ تم سے مطالبہ نہیں .... اللہ تعالیٰ سے لے لوں گی .... تم جاؤ، پھر وہ حال آئے۔

خود اپنا حال سناتی ہیں کہ میرا حال یہ تھا کہ زبیرؓ ہر وقت حضور ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور میرے گھر میں کچھ بھی نہیں تھا .... کام بھی خود کرتی تھی .... باہر کا بھی اندر کا بھی .... گھوڑے کا چارہ لانا اور اونٹوں کا چارہ لانا .... پھر گھر کا کام بھی کرنا .... ایک دن ...... دو دن ...... تین دن ...... فاقہ آیا۔ باپ موجود مگر شکایت نہیں .... حضور ﷺ بھی موجود مگر شکایت نہیں .... خاوند موجود مگر لڑائی نہیں .... کہ میرا حق ادا کرو۔ عورتیں تو جلدی سے مطالبہ کرتی ہیں میرا حق ادا کر دو اور جو بہن حق معاف کرے کہ جنت میں اکٹھا لے لوں گی۔

ایک اور حدیث اس کے متعلق سنا دوں .... ایک آدمی آرہا ہے ...... دوسرا اس کے پیچھے آرہا ہے۔ اے اللہ! اس نے میرا حق مارا ہے ...... حق لے کے دو۔ اور وہ آدمی ایسا تھا کہ حق دنیا میں دے نہ سکا مجبوری کی وجہ سے تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا .... کیا لے کر دوں اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے۔ وہ کہے گا .... اس کی نیکیاں لے کر دے دے اور میرے گناہ اس کو دے دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے .... اوپر دیکھو .... وہ اوپر دیکھے گا تو جنت نظر آئے گی .... عالی شان ...... عظیم الشان جنت ...... سونے چاندی کے محلات۔ وہ کہے گا ...... یا اللہ! یہ کس نبی کی جنت ہے؟ ...... کس صدیقؓ و شہید کی جنت ہے تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے .... ان کی نہیں ہے جو قیمت ادا کر دے اس کی ہے۔ کہا ...... یا اللہ! اس کی کیا قیمت ہے؟ کہ جو اپنا حق معاف کر دے یہ اس کی ہے۔ اس نے کہا ...... اچھا

میں اس سے نہیں لیتا...... تجھ سے لیتا ہوں تو دے مجھ کو جنت.........

تو جو عورتیں اپنے خاوندوں کو دین کے لئے آگے بڑھائیں گی اور اپنا حق معاف کر دیں گی......... ان کو اللہ تعالیٰ دے گا......... اپنے خزانوں سے دے گا جیسے حضرت اسماءؓ نے اپنا حق معاف کیا۔ کہتی ہیں...... آئی بھوک نہ خاوند سے شکایت...... نہ اپنے باپ سے شکایت...... نہ دربارِ رسالتؐ میں کوئی شکوہ......... خود صبر اور خاموشی سے جھیل رہی ہیں۔ عورت ذات تو کیا مرد بھی بھوک میں کمزور ہو جاتا ہے۔ ایک پڑوسی عورت نے جو یہودی عورت تھی......... بکری ذبح کر کے اس کا گوشت پکانا شروع کر دیا۔ اب جو اٹھی خوشبو تو کہنے لگی......... میں بھوک سے بیتاب ہوگئی اور میں گئی......... میں نے کہا، آگ لینے جاتی ہوں......... اسی بہانے سے ایک آدھ بوٹی مجھے بھی کھلا دے گی......... کہنے لگی اس اللہ کی بندی نے حال بھی نہ پوچھا......... میرے ہاتھ میں آگ پکڑوا دی۔ میرے گھر میں تو تنکا بھی نہ تھا پکانے کا میں آگ کو کیا کرتی......... میں نے آگ پھینک دی پھر بیٹھ گئی صبر نہیں آیا......... پھر گئی آگ لینے اس نے آگ تو دے دی کھانے کا نہیں پوچھا......... پھر آگ لا کے پھینک دی...... پھر صبر نہیں آیا۔ یہ سارا منظر اللہ تعالیٰ دیکھ رہا ہے۔ یہ چاہتی تو اپنے خاوند سے حق کا مطالبہ کر کے گھر میں بٹھا لیتی......... نہیں بٹھایا تو نبیؐ کا حواری بنا دیا......... اور نبیؐ کے حواری کو جو جنت ملے گی......... تو حضرت اسماءؓ اس میں نہیں جائیں گی؟......... اسماءؓ بھی جائیں گی......... اللہ اکبر......... کیسی عقل مند عورتیں تھیں......... اور کیا عقل مند مرد تھے......... کہ دنیا کی تھوڑی سی تکلیف اٹھا کے اتنے بڑے سودے کر لئے۔ کہنے لگی...... تیسری مرتبہ پھر گئی...... اس نے آگ تو دے دی کھانے کا پوچھا نہیں......... پھر میں آ کے بیٹھ کے بہت روئی۔ میں نے کہا...... اے اللہ! کس کو کہوں...... اب میں کس کو کہوں......... تو ہی ہے اب تو ہی دے......... میں کس کو کہوں۔ اب اللہ تعالیٰ کو رحم آیا.........

یہودی آیا کھانا کھانے کے لئے......... اس نے گوشت کا پیالہ سامنے رکھا، کہنے لگا...... آج کوئی آیا تھا گھر میں؟ کہنے لگی...... یہ پڑوسن عرب عورت آئی تھی آگ لینے کے لئے دو تین دفعہ کہا کہ میں بعد میں کھاؤں گا پہلے اتنا ہی پیالہ بھی اس کو دے کے آؤ......... پیالہ بھرا ہوا اور میں ادھر ہی بیٹھی رو رہی تھی۔ اے اللہ! میں کیا کروں؟......... اے اللہ! میں کیا کروں؟......... اے اللہ! میں کیا کروں؟......... تو کھانا لے کر آئیں...... سامنے رکھا، کہنے لگی...... یہ وہ نعمت تھی جو میرے لئے اس

وقت ساری دنیا سے بہتر تھی .... اللہ اکبر .... اسلام ایسے نہیں پھیلا .... دین ایسے نہیں پھیلا۔ اس کے نیچے بڑی بڑی قربانیاں ہیں .... صحابہؓ کی مائیں اگر اپنے بچوں کو جیسے ہماری مائیں کہتی ہیں .... میری آنکھوں کے سامنے رہو .... میری آنکھوں کے سامنے رہو۔ بیوی کہتی ہے میرے حقوق ادا کرو .... اگر صحابہ کرامؓ کی بیویاں بھی ایسی ہوتیں تو آج ہندوستان میں اسلام کیسے ہوتا؟ ....

محمد بن قاسمؒ اور اس کی بیوی کی قربانی

محمد بن قاسمؒ کے حصے میں یہ سارا اسلام ہے۔ سابقہ سندھ کا سارا اسلام .... دیپال پور سے کشمیر تک پہنچے اور اپنی بیوی کے ساتھ کل چار مہینے رہے .... چار مہینے کے بعد سوا دو برس یہاں گزارے اور پھر شہید کر دیئے گئے .... اس نے اپنی بیوی کو چار مہینے سے زیادہ نہیں دیکھا اور اس کی بیوی نے اپنے خاوند کو چار مہینے سے زیادہ نہیں دیکھا .... لیکن بے شمار انسانوں کا اسلام دونوں میاں بیوی کے کھاتے میں چلا گیا .... قیامت کے دن دونوں میاں بیوی نبیوں کی شان کے ساتھ جنت میں جا رہے ہوں گے .... کوئی اس نے چھوٹا سودا کیا تھا .... بہت بڑا سودا کیا تھا۔

جوانی میں شہادت

حضرت ابوبکرؓ کے بیٹے عبداللہؓ نے .... حضرت عاتکہؓ سے شادی کی .... وہ تھی بڑی خوبصورت اور بڑی شاعرہ عاقلہ .... ایسی محبت ہوئی کہ جہاد میں جانا چھوڑ دیا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے سمجھایا کہ بیٹا ایسا نہ کر .... محبت غالب آئی .... سمجھ نہ سکے۔ آپؓ نے حکم فرمایا .... طلاق دو .... طلاق دے دی۔ یہ ہر ماں باپ کے کہنے پر طلاق دینا جائز نہیں ہوگا۔ ابوبکرؓ جیسا باپ کہہ رہا ہے جو دین کو سمجھتا ہے .... جو دین کو سمجھتا ہی نہیں کہ کس وقت میں کیا کرنا ہے؟ .... حضرت ابوبکر صدیقؓ نے کہا .... طلاق دو .... دے دو طلاق .... بڑے غمگین .... بڑے پریشان اسے کیا خبر .... پھر شعر پڑھنے لگے ....

ترجمہ: ''اے عاتکہ! میں تجھے بھول نہیں سکتا جب تک سورج چمکتا رہے گا۔''

حضرت ابوبکرؓ نے کہیں سن لیا تو ترس آیا، فرمایا............ اچھا **بیٹا** دوبارہ شادی کرلو............ وہ ہماری طرح سے تو تجھے نہیں کہ ٹھک سے تین طلاق دی تھی............ دوبارہ شادی کرلی لیکن وہ جو تازیانہ لگا............ پھر گھر میں نہیں اللہ تعالیٰ کے راستے میں تیر لگا ہے............ وہی تیر موت کا ذریعہ بنا ہے............ وہ بھی تیس سال کی عمر۔ شہزادے کی لاش عاتکہؓ کے سامنے آجاتی ہے............ پھر حضرت عاتکہؓ نے شعر پڑھے ہیں............ ترجمہ:

میں قسم کھاتی ہوں کہ آج کے بعد میرے جسم سے کبھی غبار جدا نہیں ہوگا............ میں قربان اس جوان پر کہ جو اللہ کی راہ میں مرا اور مٹا اور آگے ہی بڑھ کے مرا اور آگے ہی بڑھ کے مٹا............ موت کو گلے لگایا اور پیچھے لوٹ کے نہ آیا............ جب تک زمانہ قائم ہے اور جب تک بلبلیں درختوں پر بیٹھ کر نغمے گا رہی ہیں اور جب تک رات کے پیچھے دن اور دن کے پیچھے رات چل رہی ہے............ اے عبداللہ! تیری یاد بھی میرے سینے میں ہمیشہ ناسور کی طرح رستی رہے گی............"

یہ ایسے گھر اجڑے اور اسلام یہاں تک پہنچا............ ہاں آج بازار آباد ہوئے اسلام اجڑ گیا............ میں آپ کو تبلیغی جماعت کی دعوت نہیں دے رہا بلکہ ختم نبوت کی ذمہ داری عرض کررہا ہوں کہ آپ کے ذمے ہے............ میں نہیں لگا رہا............ میں تو ذمہ داری اوپر والی پہنچا رہا ہوں تو اس سارے دین کی محبت کا خلاصہ یہ دو باتیں ہیں............

حضرت ابوذر غفاریؓ کی موت کا واقعہ

حضرت ابوذر غفاریؓ کے سکرات طاری............ جنگل میں پڑے ہوئے بیابان............ ایک بیوی ایک بیٹی............ کوئی ساتھ نہیں۔ حضرت ابوذر غفاریؓ کی بیوی کہنے لگی وا کــربــا وا حــزنــا............ ہائے غم............ ابوذرؓ کہنے لگے............ کیوں کیا بات ہے؟ کہا کون تیرا جنازہ پڑھے گا؟............ کون تجھے غسل دے گا؟............ کون تیری قبر کھودے گا؟............ کون تجھے کفن دے گا؟............ ہمارے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے............ اس وقت کفن کا کپڑا بھی کوئی نہیں تھا تو ابوذرؓ کہنے لگے............ ومــا

کـذبت اللہ کی بندی میں نہ جھوٹ بول رہا ہوں .... نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے۔ میں ایک محفل میں تھا تو میں نے اپنے حبیبؐ سے سنا .... ان کانوں نے سنا دل نے سنا .... یاد رکھا کہ آپؐ نے فرمایا تھا کہ تم میں ....

یعیش وحیداً ویموت وحیداً ویحشر وحیداً ویصلی علیه طائفة من المسلمین ....

کہ تم میں سے ایک اکیلا زندہ رہے گا .... اکیلا مرے گا .... اکیلا اٹھے گا .... اور اس کی نماز جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت پڑھے گی اور میں دیکھ رہا ہوں .... اکیلا مرنے لگا ہوں میرے رَبّ کی قسم! میرے نبی کا فرمان ..... لا ریب فیه ہے .... اس میں کوئی شک نہیں .... مجھے یہ نہیں پتہ کہ کہاں سے آئیں گے اور کون آئیں گے لیکن کوئی آئے گا میرا جنازہ پڑھنے ضرور آئے گا .... کہنے لگی ..... وانی کہاں سے آئے گا؟ .... وقد انقطع الحاج جب کہ حج کا ماہ گزر گیا .... زبذہ مکہ اور عراق کے درمیان راستہ میں پڑتا تھا جو حاجی عراق سے آتے تھے زبذہ سے گزرتے تھے تو بیوی نے کہا .... حاجی چلے گئے ..... حج سر پر آ گیا اب حاجی بھی کوئی نہیں آئے گا .... اتنے قریب عمرے کرنے کون آتا ہے تو لہٰذا اب مجھے تو کوئی شکل نظر نہیں آتی .... کہا چل، چل .... تتبعیٰ الطریق .... جا دیکھ راستہ کوئی آئے گا .... ایک دن گزرا کوئی نہیں آیا .... دوسرا دن گزرا کوئی نہیں اور وہ تیسرے دن آخری دموں پر ہیں تو بیٹی کو بلا کر فرمایا .... بیٹی! میرے مہمان آئیں گے جنازہ پڑھنے .... ان کے لئے کھانا تیار کیا جائے .... اتنا یقین لا ریب فیہ .... ایسا یقین کہ تین دن گزر چکے ہیں .... سانس اکھڑ چکا ہے .... بیٹی کو بلا کر کہہ رہے ہیں .... بیٹی! کھانا پکاؤ .... آج مہمان آئیں گے .... میرا جنازہ پڑھا جائے گا۔

تھوڑی دیر گزری تو دیکھا کہ غبار اڑ رہا ہے تو ان کی بیوی نے کھڑے ہو کر ہاتھ ہلائے تو ان کی سواریاں تیس اونٹنیوں پر سوار کون؟ .... عبداللہ بن مسعودؓ اور ان کے ساتھ انتیس آدمی تو بیوی نے کہا کہ ....

هل لكم من رغبة الىٰ ابى ذرٍ رضى الله عنه ....

کہا کیا تمہیں ابوذرؓ کی رغبت ہے۔ انہوں نے کہا کیا ہوا؟ ....

وھو فی سیاقة الموت..........

کہا..... وہ سکرات میں ہے..... کوئی جنازہ پڑھنے والا نہیں تو سارے رونے لگ پڑے تو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا........ نفدیہ امھاتنا و اباء نا........ ہمارے ماں باپ ابوذرؓ پر قربان........ ہم کیوں نہ کریں گے........ دوڑ کر گئے، وہ آخری دموں پر تھے........ کہنے لگے بھئی مجھے کفن دو........ جس نے کبھی حکومت کا کوئی کام نہ کیا ہو وہ مجھے کفن دے........ تو یہ سب آنے والے سارے ہی کچھ نہ کچھ کر چکے تھے........ ایک انصاری نوجوان نے کہا........ میں نے آج تک حکومت کا کوئی کام نہیں کیا........ یہ میری ماں نے اپنے ہاتھ سے احرام کی چادریں بنائیں ہیں........ کہا کہ بس تو مجھے کفن دے گا اور جب انتقال ہو گیا........ جنازہ پڑھا گیا........ فارغ ہو کر چلنے لگے تو بیٹی نے کہا........ کھانا تیار ہے کھا لیجئے........ کہا..... کیسے پتہ ہے آپ کو........ کہا..... میرے ابا نے کہا تھا کہ میرے مہمان آئیں گے میرا جنازہ پڑھنے آئیں گے........ ان کے لئے کھانا تیار کر کے رکھنا ہے........ کہیں میری موت کی مشغولی تمہیں ان کی خدمت سے غافل نہ کر دے تو حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ رونے لگے اور کہا........ واہ ابوذرؓ! تو زندہ بھی سخی اور مر کر اور بھی سخی........

یہ صحابہؓ کیسے پہنچے تھے؟

حضرت عثمانؓ کو خصوصی تقاضا پیش آیا عبداللہ بن مسعودؓ کے ساتھ قرآن پاک کی اشاعت کے مشورہ کے بارے میں کہا........ عبداللہ فوراً میرے پاس پہنچو چاہے تجھے حج ملے نہ ملے........ حضرت عثمانؓ کا امر پہنچا اور وہ وہاں سے نکلے ہیں عمرے کی نیت کر کے کیونکہ حج پر تو پہنچ نہیں سکتے تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ عمرے کے لئے نہیں نکلے........ حضرت عثمانؓ نے نہیں بلایا تھا۔ ابوذرؓ نے بلایا تھا حبیبؐ کے فرمان نے بلایا تھا کہ میرے ایک صحابیؓ کا وقت آ چکا ہے اور میں کہہ چکا ہوں کہ اس کا جنازہ پڑھا جائے گا اور میری امت کی ایک جماعت پڑھے گی۔ نکلو عمرے کا بہانہ بنا کر........ حضرت عثمانؓ کے بلانے کا بہانہ بنا وہ تو محمد ﷺ کا کلام پورا ہوا........

تو آج ہم نے لاریب فیہ نہیں سیکھا اس لئے قرآن مجید سمجھ میں نہیں آتا........ قرآنی زندگی

سمجھ میں نہیں آتی .... وہ عمل سمجھ میں نہیں آرہا .... اس کے لئے دربدر کی ٹھوکریں کھانی پڑیں گی .... دھکے کھانے پڑیں گے .... بسیار سفر باید تا پختہ شود خوانی کتنے دھکوں کے بعد پختگی پیدا ہوتی ہے ....

تو میرے بھائیو!

صحابہؓ نے قرآن مجید کالاریب فیہ سیکھا .... پنکھے کے نیچے بیٹھ کرنہیں ....

چھت کے نیچے بیٹھ کرنہیں ....

کبھی بدر کے میدان میں ....

کبھی احد کے میدان میں ....

کبھی حنین کے میدان میں ....

کبھی تبوک کے سفر میں ....

کبھی خیبر کے سفر میں .... کبھی

کسی سفر میں ....

کبھی کسی ہجرت میں ....

کبھی کسی طرف .... کبھی کسی طرف ....

قرآن مجید ایک جگہ نہیں آیا جو اللہ تعالیٰ نے کہہ دیا وہ ہو کر رہے گا .... وہ حق سچ ہے۔ ساری دنیا کے انسان اس کے سامنے کچھ حیثیت نہیں رکھتے .... یہ بھی سیکھنا پڑے گا۔ یہ سیکھے گا تو قرآن پاک بھی سمجھ میں آئے گا .... یہ سیکھے گا تو دین بھی سمجھ میں آئے گا .... یہ نہیں سیکھے گا تو کچھ بھی سمجھ میں نہیں آئے گا .... سب اوپر اوپر سے گزر جائے گا ....

پختہ یقین

حیاۃ الصحابہ میں لکھا ہوا ہے .... ایک عورت اللہ تعالیٰ کے راستے میں گئی .... اس کی دو بکریاں تھیں .... دو برش تھے۔ جب واپس آئی تو ایک بکری گم تھی .... برش گم تھا دھاگہ سیدھا کرنے والا .... کہنے لگی ....

یا رَبّ ضمنت لمن خرج فی سبیلک..........

اللہ تو ضامن ہے جو تیرے راستے میں نکلے اس کے مال کا بھی اس کی جان کا بھی..........

اے اللہ!..........

وعنزتی وصیصتی..........

میری بکری گم ہوگئی.......... میرا برش گم ہوگیا.......... پھر اس نے کہا..........

وعنزتی وصیصتی..........

میری بکری..... میرا برش.......... حضور ﷺ بھی سن رہے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا.......... ارے اللہ کی بندی! اللہ پر ایسے دعوے نہیں کئے جاتے.......... اللہ کے ذمہ تو کوئی چیز نہیں ہے.......... وہ تو احساناً اپنے ذمہ لے لیتا ہے.......... اللہ کے ذمہ کوئی نہیں کہ ہمیں جنت میں ڈالے.......... اللہ نے تو یہ احساناً اپنے ذمے لے لیا ہے۔ اللہ کے ذمے نہیں کہ ہمیں روئی دے.......... اللہ نے تو احساناً اپنے ذمے لے لیا ہے.......... حضور ﷺ نے فرمایا.......... اللہ کی بندی! ایسے دعوے نہ کر.......... اس اللہ کی بندی نے حضور ﷺ کی بھی نہ سنی بس یہی کہتی رہی.......... وعنزتی وصیصتی.......... میری بکری.......... میرا برش بھیج دیجئے کہ.......... یخلفه فی اهل ومال.......... تم میرا کام کرو..... میرا پیغام پھیلاؤ.......... نماز پر اللہ تعالیٰ کی حفاظت کا وعدہ نہیں ہے.......... روزے پر حفاظت کا وعدہ نہیں ہے.......... روزے پر تقویٰ کا وعدہ ہے.......... نماز پر برائی سے بچنے کا وعدہ ہے.......... حج پر غنی ہونے کا وعدہ ہے.......... صرف تبلیغ کے کام پر حفاظت کا وعدہ ہے.......... اس کے علاوہ حفاظت نہیں ہے..........

جب چنگیز خان حملہ آور ہوا ہے اسلامی سلطنت پر ۶۱۰ھ.......... چھ سو دس ہجری میں اس نے حملہ کیا ہے تو اس سے زیادہ نمازی تھے.......... اس سے زیادہ متقی تھے.......... اس سے زیادہ روزے دار تھے.......... اس سے زیادہ حاجی تھے.......... اس سے زیادہ علماء تھے.......... اس سے زیادہ مدارس تھے.......... اس سے زیادہ متقی تھے۔ غلام سے لے کر اوپر کا سارا طبقہ آج سے لاکھوں گنا زیادہ دین دار تھا لیکن یہ آیت نہیں بلغ والی آیت کوئی نہیں تھی.......... جس طرف سے اس کا لشکر آیا.......... شہروں کو راکھ کے ڈھیر بناتا ہوا.......... کھوپڑیوں کے مینار بناتا ہوا.......... اور وحشت کی علامتیں چھوڑتا ہوا وہ شخص

پوری اسلامی سلطنت کو ۴۰ برس میں زیروزبر کرتا ہوا چلا گیا......... اور ہلاکو خان نے چھ سو چھپن ہجری میں بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی......... بیس لاکھ آبادی میں سے پندرہ لاکھ ذبح ہو گئے......... صرف پانچ لاکھ کی جان بچی......... پندرہ لاکھ ذبح ہو گئے۔ آج سے زیادہ اہل حق اللہ والے لیکن ایک کام نہیں تھا......... بلغ ما انزل الیک من ربک نہیں ہو رہا تھا......... جب تبلیغ کا کام نہیں ہوگا......... اللہ تعالی کی حفاظت کا وعدہ نہیں......... تبلیغ کا کام ہوگا اللہ کی حفاظت کا نظام حرکت میں آئے گا......... کہا ہے کہ میں حفاظت کروں گا چونکہ تبلیغ پر آدمی اللہ تعالی کا نمائندہ بن جاتا ہے.........

قرآن پاک کی برکت

حجاج بن یوسف اس امت کا سفاک گنا جاتا ہے......... اس کی زندگی میں کبھی تہجد قضاء نہیں ہوئی اور ہفتے میں قرآن پاک اس کا ختم ہوتا تھا......... ہفتے میں قرآن پاک ختم کرتا تھا......... تین دن میں پانچ دن میں قرآن پاک ختم کرتا تھا......... کبھی زندگی میں جھوٹ نہیں بولا مرتے دم تک اور یقین ایسا تھا کہ ایک دفعہ اس کی بیوی پر کچھ اثرات ہوئے......... اس نے کسی عامل کو بلوایا......... اس نے دم کر کے لوہے کا کیل سار کھ دیا کہ اس کو دفن کر دو......... انہوں نے کہا یہ کیا چیز ہے؟......... اس نے کہا......... تم اپنے حبشی بلاؤ......... دو حبشی بلائے کہ لکڑی ڈال کر اس کو اٹھاؤ......... دو غلام زور لگا رہے ہیں......... اٹھا رہے ہیں......... وہ چھوٹا سا کیل نہیں اٹھتا......... پھر دو اور لگائے چار......... پھر دو اور لگائے چھ......... پھر دو اور لگائے آٹھ......... دو اور لگائے دس......... بارہ غلام لگائے......... چھ اس طرف......... چھ اس طرف۔ چھوٹے سے کیل کو اٹھا رہے ہیں وہ اٹھتا ہی نہیں۔ اس نے کہا......... دیکھی اس کی طاقت یہ ہے......... اس نے کہا......... پیچھے ہٹ جاؤ......... اپنی چھڑی اٹھائی.........

ان ربکم اللہ الذی خلق السموٰت والارض فی ستۃ ایام ثم استوی علی العرش.........

یہ آیت پڑھ کر جو چھڑی ڈالی اور یوں کیا تو گنبد کیطرح ہوا میں اڑتا ہوا وہ گیا۔ انہوں نے کہا......... بھاگ جاؤ......... میں تمہارے عملوں کا محتاج نہیں ہوں......... یقین کی طاقت نے اس

کے سحر کو توڑ دیا............

فرزدق شاعر اور حسن بصریؒ

فرزدق ایک شاعر گزرا ہے.......... بیوی کے جنازے میں شریک ہے۔حسن بصریؒ بھی آئے ہوئے ہیں۔حضرت حسن بصریؒ نے کہا..... فرزدق لوگ کیا کہہ رہے ہیں؟.......... فرزدق نے کہا..... آج یوں کہہ رہے ہیں کہ اس جنازے میں ہمارے شہر کا سب سے بہترین انسان (حسن بصریؒ) آیا ہوا اور میری طرف اشارہ کر رہے ہیں اور لوگ یوں کہہ رہے ہیں کہ اس جنازے میں ہمارے شہر کا بدترین انسان بھی آیا ہوا ہے.......... تو حسن بصریؒ نے کہا..... تو پھر آج کے دن کے لئے تو نے کیا سامان تیار کر رکھا ہے؟ انہوں نے کہا..... حسن بصریؒ! میرے پاس کچھ بھی نہیں.......... اتنا ہے کہ اسلام میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں.......... میرے پاس اسلام کا بڑھاپا ہے اور میرے پاس کچھ نہیں.......... جب انتقال ہوا تو خواب میں ملا ایک آدمی تو اس نے پوچھا.......... کہ تیرے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ کہنے لگا.......... اللہ پاک نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا۔ارشاد فرمایا.......... تو نے حسن بصریؒ سے کیا بات کہی تھی؟ یاد ہے تجھے؟.......... میں نے کہا..... یا اللہ! یاد ہے۔کہا دہراؤ..... میرے سامنے دہراؤ تو میں کہنے لگا.......... میرے پاس اس دن کے لئے اللہ تعالیٰ کے سامنے کچھ نہیں ہے سوائے اس کے کہ میں اسلام میں بوڑھا ہوا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ.......... بس تجھے اسی پر معاف کیا۔..........

ڈائجسٹ نہ پڑھیں

حضرت بشیر ابن عکرمہ ایک صحابی ہیں.......... ان کے باپ اللہ تعالیٰ کے راستے میں گئے..... وہاں شہید ہو گئے۔ماں پہلے انتقال کر گئی تھیں.......... یہ اکیلے تھے۔جب لشکر واپس آیا تو اپنے باپ کے ملنے کے شوق میں مدینے سے باہر جا کر کھڑے ہو گئے کہ باپ کو جا کر ملوں تو جب سارا لشکر گزرا تو باپ نظر نہیں آیا.......... تو پھر بھاگے ہوئے حضور ﷺ کی طرف گئے.......... آپ ﷺ آگے آگے جا رہے تھے پیدل ہی تھے..... آگے جا کر کھڑے ہو گئے.......... یا رسول اللہ! ماذا فعل ابی یا رسول

اللہ .... میرے باپ نظر نہیں آ رہے۔ تو آپؐ نے نظریں چرالیں ..... نظریں چرالیں ....
فاعرض عنی تو آپ ضبط نہ کر سکے اور آنسو بہنے لگے تو حضرت بشیر فرماتے ہیں .... میں آپ کی ٹانگوں
سے لپٹ گیا اور میں نے رونا شروع کر دیا کہ یارسول اللہ ﷺ میری ماں پہلے چلی گئی .... باپ بھی
چلا گیا .... اب میرا دنیا میں کوئی نہیں .... تو حضور ﷺ نے فوراً فرمایا ....

اما ترضی ان یکون رسول اللہ اباکم وعائشة امک ....

'کیا تو راضی نہیں کہ آج کے بعد اللہ تعالیٰ کا رسولؐ تیرا باپ ..... عائشہؓ تیری ماں ہے ....

تو ہم اپنے پہلوں کی کہانیاں پڑھیں .... ڈائجسٹ نہ پڑھیں .... صحابہؓ کی زندگیاں
پڑھیں انہوں نے کس طرح اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور لوگ ہم سے کہتے ہیں .... کہاں لکھا ہوا ہے کہ
بیوی چھوڑ کے چلے جانا .... میں ان سے کہتا ہوں جہاں لکھا ہے وہاں آپ پڑھتے نہیں اور جہاں آپ
پڑھتے ہیں وہاں لکھا نہیں .... جنگ اخبار میں تو نہیں لکھا ہوگا .... اور ڈائجسٹ میں تو نہیں لکھا
ہوگا .... یہ تو قرآن پاک میں لکھا ہوگا ..... حدیث پاک میں لکھا ہوگا ..... صحابہؓ کی سیرت میں لکھا ہو
گا .... کیسے کیسے انہوں نے اللہ تعالیٰ کے کلمے کو پھیلانے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگائی اور ان نسلوں
تک اسلام پہنچایا۔

تو آپ بھائی ..... بہنیں بھی اس کے ارادے کریں کہ آج کے بعد اے اللہ! تیری مان کر
چلیں گے اور تیرے حکموں پر چلیں گے ....

محبتِ نبی ﷺ

حضرت سعدؓ صحابی ہیں .... حضور ﷺ کے پاس آئے، رنگ کے کالے تھے ....
عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ شادی کرنا چاہتا ہوں .... آپ ﷺ نے فرمایا .... عمروؓ بن
وہب سے کہو .... **عمروؓ** بن وہب ثقفی خوبصورت بھی تھے ..... مال دار بھی تھے .... یہ بیچارے
کالے بھی تھے اور غریب بھی تھے۔ جب رشتہ کے گھر پہنچے تو باپ نے بیٹی کی محبت میں سوچا کہ میری بیٹی
اس غریب ..... بدصورت سے کیسے گزارا کرے گی؟ .... انہوں نے انکار کر دیا۔ بیٹی نے پیچھے سے
سن لیا کہ میرے باپ نے نبیؐ کے بھیجے ہوئے کو انکار کر دیا ہے۔ ابا جان! آپ کس کی بات کو ٹھکرا رہے

ہیں.......... نبیؐ کی بات کوٹھکرا رہے ہیں؟.......... آپ فوراً جا کر ہاں کر دیجئے۔قبل اس کے کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب ہم پر آئے.......... نبیؐ کی بات کوٹھکرانا ہلاکت ہے.......... آپ رشتہ قبول کر لیں.......... جیسا ہے کالا ہے.... فقیر ہے.... مجھے قبول ہے۔ نبیؐ کا بھیجا ہوا ہے۔ نبیؐ کی بات پر سارے جذبات قبول کئے جا سکتے ہیں..........

یہ ان کے اندر کے جذبات تھے.......... یہی ان کی اندر کی دنیا تھی.......... جو اللہ تعالیٰ اور اس کے نبیؐ کی محبت میں بھری ہوئی تھی..........

عروہ بن زبیرؓ کی نماز

عروہ بن زبیرؓ کے پاؤں میں پھوڑا نکلا..... وہ بڑھنے لگا.......... وہ بڑھتے بڑھتے گھٹنے تک آ گیا.......... طبیب نے کہا..... کاٹنا پڑے گا..... ورنہ سارا پاؤں بے کار ہو جائے گا.......... طبیب نے کہا..... تو نشے والی چیز پی لے میں کاٹتا ہوں.......... انہوں نے کہا نہیں، نہیں نشہ آور چیز اور ایمان دونوں ایک پیٹ میں نہیں آ سکتے.......... کہا..... میں نماز پڑھتا ہوں تو کاٹ لے.......... طبیب نے جراح کا کام شروع کیا اور زخم کی مرہم پٹی کی لیکن ان کی نماز میں ایک رائی کے برابر فرق نہیں آیا.......... سلام پھیرنے کے بعد کہا کاٹ لیا؟.......... کہا جی کاٹ لیا۔فرمایا.......... مجھے تو خبر ہی نہیں ہوئی.......... فرمایا..... اے لوگو گواہ رہنا کہ میرا یہ پاؤں تیری نافرمانی میں کبھی نہیں چلا..........

نماز قوت پیدا کر کے پوری زندگی کو بدل دے گی.......... اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایسی طاقت ور چیز عطا فرمائی ہے کہ جس کی پرواز عرش تک چلی جاتی ہے.......... جوں ہی آدمی کہتا ہے کہ اللہ اکبر.......... تو اس کے لئے عرش تک دروازے کھل جاتے ہیں.......... اللہ تعالیٰ متوجہ ہو جاتے ہیں..... فرشتوں کے قلم چلنے لگتے ہیں.......... جنت کی کھڑکیاں کھول کر جنتی حوریں نمازی کو دیکھنا شروع کر دیتی ہیں.......... اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے.......... میرے بندہ جب تو ماتھا زمین پر رکھتا ہے تو تیرا سر میرے قدموں میں ہوتا ہے.......... سب سے زیادہ قریب آدمی اللہ تعالیٰ کے اس وقت ہوتا ہے جب سجدے میں پڑا ہوتا ہے.......... عبادات میں سب سے بڑی عبادت نماز ہے جو سارے نظام کو درست کر دے گی.......... پھر دنیا بھی عبادت بنے گی.......... ہر چیز عبادت بنے گی جیسے آپؐ نے فرمایا.......... جس

نے دنیا کی کمائی حلال راستے سے .... اپنی اولاد پر خرچ کرنے کے لئے .... پڑوسیوں پر خرچ کرنے کے لئے .... سوال سے بچنے کے لئے تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے ایسے ملے گا کہ اس کا چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکے گا ....

امت احمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت

ایک یہودی کہنے لگا حضرت عمرؓ سے .... تمہارے نبی کا کوئی درجہ نہیں تو آپؓ نے اس کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا .... وہ روتا ہوا آپؐ کے پاس آیا .... پوچھا کیا ہوا؟ .... کہا مجھے عمرؓ نے مارا ہے .... پیچھے حضرت عمرؓ تھے .... پوچھا تو نے کیوں مارا ہے؟ .... کہنے لگا .... اس نے آپؐ کی شان میں گستاخی کی ہے .... کہا، اے عمرؓ! اسے راضی کرو۔ یہودی تو سن۔ ابراہیم خلیل .... موسیٰ کلیم .... عیسیٰ روح .... میں اللہ کا حبیب ہوں، فخر سے نہیں کہتا .... پھر آپؐ ایک دم اپنی ذات سے ہٹے .... اپنی امت پر آئے۔ میرا کیا پوچھتا ہے، میری امت کا پوچھ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے دو ناموں میں سے میری امت کا نام چنا ہے .... اللہ کا نام سلام ہے .... میری امت کا نام مسلمین ہے .... اللہ کا نام مؤمن ہے .... میری امت کا نام مؤمنین ہے .... تم پہلے آئے ہم بعد میں آئے .... جنت میں تم سے پہلے جائیں گے .... آپؐ نے فرمایا، میں جنت کی اونٹنی پر سوار ہوں گا اور میری اونٹنی کی نکیل بلال حبشی کے پاس ہوگی اور وہ میرے ساتھ سب سے پہلے جنت میں جائے گا۔ پھر آپؐ نے ابوبکرؓ کو دیکھا .... میں ایک آدمی کو جانتا ہوں جس کے ماں باپ کو بھی جانتا ہوں .... جنت میں آئے گا تو آٹھوں دروازے کھل جائیں گے۔ فرشتے کہیں گے مرحبا مرحبا ادھر آئیں .... سلمان فارسیؓ نے گردن اٹھائی .... اس اونچی شان والا کون ہے یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا .... ابوبکرؓ ....

پھر آپؐ نے فرمایا .... اللہ تعالیٰ لوگوں کو دیدارِ عام کرائے گا .... ابوبکرؓ کو دیدارِ خاص کرائے گا۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا .... میں نے جنت میں محل دیکھا جس کی اینٹ یاقوت کی ہے .... میں نے سمجھا میرا ہے۔ میں اس میں جانے لگا تو دربان نے کہا .... یہ تو عمرؓ بن الخطاب کا محل ہے .... یا رسول اللہ! آپؐ نے فرمایا .... تیرا غصہ یاد آیا اس لئے اندر نہیں گیا ہوں ورنہ اندر

جا کر دیکھ ہی لیتا۔ حضرت عمرؓ نے رونے لگے کہا...... میں آپؐ پہ غصہ کھاؤں گا یارسول اللہ! پھر آپؐ نے حضرت عثمانؓ کو دیکھا...... عثمان اے عثمان! جنت میں ہر نبی کا ایک ساتھی ہے...... میرا ساتھی تو ہے اے عثمان...... پھر آپؐ نے حضرت علیؓ کا ہاتھ پکڑا...... ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچ کر فرمایا...... اے علی! تو راضی ہو جنت میں تیرا گھر میرے گھر کے سامنے ہوگا تو فاطمہ کے ساتھ اس گھر میں میرے سامنے رہے گا...... حضرت علیؓ رونے لگے۔ میں راضی ہوں یارسول اللہ! پھر آپؐ نے طلحہ اور زبیر کو کہا...... اے طلحہ! اے زبیر! جنت میں ہر نبی کے مددگار دربان جیسے بادشاہوں کے دائیں بائیں کھڑے ہوتے ہیں۔ کہا...... ایسے میرے دائیں بائیں طلحہ اور زبیر ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ نے اس امت کو عزت بخشی...... لوگوں کو جنت کا شوق اور جنت کو حضرت سلمانؓ کا شوق...... حضرت مقداد کا شوق...... حضرت علیؓ کا شوق......

ایک حدیث پاک میں آتا ہے جنت کو مقداد کا شوق ہے...... علی وسلمان کا شوق ہے...... یہ کہاں سے عزت آئی۔ ختم نبوت کا کام ملا ہے۔ لمبی عمروں کی وجہ سے نمازیں تو پہلی امتوں کی زیادہ...... روزے ان کے زیادہ...... حج ان کے زیادہ...... زکوٰۃ ان کی زیادہ...... درجہ ہمارا زیادہ...... موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی اے اللہ! میری امت سے اچھی بھی کوئی امت ہے...... جس پر بادلوں کے سائے ہوئے...... من و سلویٰ اترا...... اللہ تعالیٰ نے فرمایا...... آپ کو پتہ نہیں ہے کہ اے موسیٰ! ساری امتوں پر امت احمدؐ کو وہ عزت حاصل ہے جو مجھے تمام مخلوقات پر حاصل ہے......

مثالی عدل اور انصاف

حضرت علیؓ نے ایک یہودی کو دیکھا وہ زرہ بیچ رہا تھا...... آپؓ نے فرمایا یہ زرہ میری ہے۔ امیر المومنین! اس نے کہا یہ میری ہے...... آپؓ نے کہا یہ میری ہے۔ کہا...... آپؓ کے پاس کوئی گواہ ہو تو مقدمہ عدالت میں قاضی کے پاس لے کر جا رہے ہیں۔ امیر المومنین! یہ زرہ میری ہے۔ یہودی کہتا ہے میری ہے۔...... قاضی نے کہا...... کوئی گواہ ہے؟ کہا ہے...... وہ ہیں حسنؓ اور قنبر...... حسنؓ بیٹے، اور قنبر غلام تو انہوں نے کہا قنبر کی گواہی تو قبول ہے حسنؓ کی قبول نہیں......

اسلام کا نظام عدل باپ کے حق میں بیٹے کی گواہی کو رد کرتا ہے۔ حسنؓ...... حسینؓ کے بارے میں حضورِ اکرم ﷺ نے جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں قاضی نے کہا وہ تو ٹھیک ہے مگر آپ ہی سے ہے کہ حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا...... بیٹا باپ کے حق میں قبول نہیں...... آپ کے خلاف قبول ہے...... اس نے عدل کی بنیادیں قائم کیں۔ حسن کی قبول نہیں لہٰذا ایک گواہی سے تو کام نہیں چل سکتا...... کہا اچھا بھائی لے جا۔ یہ زرہ تیری ہے تو میں قسم اٹھاتا ہوں کہ یہ تعلیم اسلام کے علاوہ کسی کی نہیں ہوسکتی...... امیر المومنین کے خلاف اس کا نوکر فیصلہ کرے...... یہودی نے یہ عدل دیکھا تو وہیں کلمہ پڑھا اور حضرت علیؓ کے دن رات کا خادم بنا اور شہید ہوا۔

فریادی اونٹ دربارِ رسالت میں

ایک اونٹ آیا دوڑا دوڑا آپ کے قدموں میں سر رکھ کر رونے لگا...... صحابہ سے فرمایا کہ تمہیں خبر ہوئی کہ یہ اونٹ کیا کہہ رہا ہے؟ پتہ نہیں کیا کہہ رہا ہے...... کہا کہ یہ کہہ رہا ہے...... یا رسول اللہ جب میں جوان تھا تو مجھ سے کام لیا میرے مالک نے...... اب میں بوڑھا ہوگیا ہوں تو مجھے ذبح کرنا چاہتا ہے...... یا رسول اللہ میری جان بچائیں۔ آپ نے اس کے مالک سے کہا کہ بھائی یہ اونٹ تیری شکایت کر رہا ہے...... کیا کہہ رہا ہے؟ یہ کہہ رہا ہے تو عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپ جو فرمائیں میں تیار ہوں۔ کہا اس کو چھوڑ دو، صحابی نے چھوڑ دیا......

تو جانوروں کو آپ کی رحمت سے حصہ ملا وہ باغ باغ ہوگئے...... نہال ہوگئے اور بے زبان جانور...... بے جان نباتات، جمادات آپ کی نبوت کو پہچانتے ہیں...... محسوس کرتے ہیں......

سنت نبویﷺ کی محنت......تبلیغ

اس نبی کے طریقوں کی محنت ہے اور اس نبی کے سانچوں میں ڈھلو، یہ نافذ کرنے تھے نہیں آتے...... یہ دل میں پہلے محبت پیدا ہوتی ہے...... پھر اطاعت پیدا ہوتی ہے...... یہ نبی ﷺ ہے۔ اس کا آخری پیغام دنیا میں پھیلاؤ...... یہ ہمیں وراثت میں ملا ہے...... تبلیغی جماعت

نے ہمیں وراثت میں نہی دیا......... ہمیں اللہ کے رسول ﷺ نے وراثت میں دین دیا......... اللہ تعالیٰ نے ہمیں وراثت میں کتاب عطا فرمائی......... ہم اللہ تعالیٰ کی کتاب کے وارث......... ہم اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے دین کے وارث......... اور اپنے نبی ﷺ کے نائب ہیں۔ دیکھو تو سہی کہ ہمارا رشتہ کہاں سے جڑ رہا ہے؟ ہمیں کس کی نیابت مل رہی ہے؟......... بحر و بر......... عرش و فرش......... نباتات......... جمادات......... حیوانات جانتے ہیں کہ یہ اللہ کا رسول ﷺ ہے......... صرف ہم نہیں جانتے......... ماننا کافی نہیں......... پیچھے چلنا ہے......... تبلیغ پیچھے چلنے کی محنت ہے......... اور تبلیغ آگے پھیلانے کی محنت ہے.........

رسول اللہ ﷺ کے بالوں کی برکت

آپ نے معمر بن عبداللہ انصاری کو بلوایا......... ان کو بلوایا......... ان کے سامنے ایسے بیٹھ گئے......... اس طرح اور کہا......... کہ رسول ﷺ نے اپنا سر تیرے آگے کر دیا ہے......... بال کٹوانے کیلئے اور استرا تیرے ہاتھ میں ہے......... وہ کہنے لگے اس میں میرے اللہ اور میرے رسول ﷺ کا احسان ہے یارسول ﷺ، اس میں میرا کوئی کمال نہیں ہے......... تو اس سے آپ ﷺ نے بال منڈوائے......... سامنے ابوطلحہؓ کھڑے تھے سارے ان کو ہدیہ کر دیئے......... ابوطلحہؓ پہ چھپٹا مارا خالدؓ بن ولید نے اور ان سے پیشانی کے بال چھین لئے......... اور پھر وہ بال انہوں نے اپنی ٹوپی میں رکھ لئے تھے......... جب کبھی کسی بھی لڑائی میں شرکت کرتے پہلے ٹوپی سر پر رکھتے......... پھر اوپر لوہے کا خود رکھتے......... پھر حملہ کیا کرتے تھے.........

اور علماء فرماتے ہیں کہ بڑے سے بڑے لشکروں سے خالدؓ ٹکرائے......... اور ان کو ایسے گاجر مولی کی طرح کاٹ کر رکھ دیا اور اس میں برکت اللہ تعالیٰ کے نبی ﷺ کے بالوں کی تھی.........

ہر چیز اللہ تعالیٰ کی محتاج

تو اللہ تعالیٰ ایک ذہن بناتا ہے......... میرے بندو! اللہ سب کچھ ہے وہ کسی سبب کا محتاج نہیں......... بھڑکتی آگ ہے اور یوں ہی ابراہیم علیہ السلام اوپر پہنچ چکے ہیں......... پانی کا فرشتہ

ہے......ادھر جبرائیل علیہ السلام ہیں کہ یہ کیا ہو گیا؟......یہ تو ابھی گئے اور چلے......پانی کا فرشتہ بے تاب ہے کہ ابراہیم علیہ السلام کہیں کہ میری مدد کریں تو میں پانی برسا کر اس کو بجھا دوں...... جبرائیل علیہ السلام بے تاب ہیں کہہ یہ کہیں کہ میری مدد کرو اور میں فوراً ان کو اپنی آغوش میں لے کر اوپر اٹھا دوں......آگے لے جاؤں......دائیں بائیں کر دوں......لیکن وہ ایمان کی اس سطح پر تھے کہ انہیں جبرائیل علیہ السلام بھی ایک مخلوق نظر آ رہا تھا......کہ اس سے کچھ بھی نہیں ہوتا......کرنے والا صرف ایک اللہ ہی ہے تو انہیں یہ نہیں کہا کہ جبرائیل علیہ السلام میری مدد کرو......کہا......

حسبی اللّٰہ و نعم الوکیل......

''میرا اللہ مجھے کافی ہے......''

اللہ تعالیٰ نے اسباب کی دنیا میں انقلاب پیدا کیا اور یہ قصہ قرآن پاک میں بتا کر ہمارے ذہنوں کو جھنجھوڑا کہ پیسے کی غلامی سے نکل......مال کی غلامی سے نکل......سونے چاندی کی غلامی سے نکل اللہ تعالیٰ کا غلام بن......وہ توحید لے کر کہ جب تو نماز میں آئے......تو صرف میں ہی میں ہوں اور کوئی نہ ہو......اگر نماز میں اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور ہے تو توحید میں کچرے مل چکے ہیں......ایک کچرا آتا ہے......گاڑی کھڑی ہو جاتی ہے......ایک کچرا آتا ہے اور موٹر سائیکل کھڑا ہو جاتا ہے......ایک کچرا آتا ہے اور انجن بند ہو جاتا ہے......یہاں کچرے نہیں آئے یہاں پتھر آئے پڑے ہیں......

حضرت خلیلؑ آتش نمرود میں

آپ اندازہ فرمائیں......نماز پڑھنے والوں کو نماز میں اللہ یاد نہیں......تو ان کو دکان میں کیسے یاد ہو گا......جو نماز پڑھتا ہی نہیں اس کو اللہ تعالیٰ کیسے یاد آئے گا......

تو آگے......حسبی اللّٰہ و نعم الوکیل......یا اللہ! تو ہی تو بس۔ تو اللہ تعالیٰ نے اپنا غیبی نظام چلایا......ایک دھکا دے دیتے تو ابراہیم علیہ السلام آگ کے اوپر جا گرتے......یا اللہ ایک جھٹکا دے دیتے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام آگ سے پہلے گر جاتے...... سیدھا آگ کے اوپر اور وہاں سے نیچے گرایا لیکن ساتھ ہی ارشاد فرمایا......

یا نار کونی بردا و سلما ....

ٹھنڈی ہو جا سلامتی کے ساتھ .... جب کہا .... بردا .... تو ایسی ٹھنڈی ہوئی کہ ابراہیم علیہ السلام کانپنے لگے ..جب کہا سلاما .... تو آگ نے یوں جھولی پھیلا دی جیسے ماں اپنے بچے کے لئے جھولی پھیلاتی ہے اور یوں اتار کر انگاروں پر بٹھا دیا .... اور اللہ تعالیٰ نے ایک دم آپ کو شفاف کر دیا .... سب نے دیکھا کہ یہ تو ابراہیم علیہ السلام بیٹھے ہیں مزے سے .... ننگے پھینکا تھا کپڑے پہنے ہوئے ہیں .... ایک آدم زاد کے منہ سے بھی نکلا ....

نعم الرب ربک یا ابراھیم ....

ابراہیمؑ! تیرے رَبّ کے کیا کہنے .... بڑا ہی زبردست ہے تیرا رَبّ .... ایمان تو نہیں لایا .... مگر بڑا ہی زبردست ہے تیرا رَبّ ....

عبداللہ محبت میں کامل

تو دعویٰ محبت عبداللہ ابن زیدؓ کا .... اپنے کھیت میں کام کر رہے ہیں .... ایک دن ان کے بیٹے بھاگے ہوئے آئے .... ابا ابا اللہ کے رسول ﷺ انتقال کر گئے ہیں .... وہیں جو انہوں نے کسی پکڑی ہوئی تھی پھینک دی کہ اللہ تعالیٰ نے تو آنکھیں دی تھیں کہ تیرے حبیب ﷺ کا دیدار کروں .... جب تم نے اسے اٹھا لیا تو مجھے بھی اندھا کر دے .... میں کسی اور کو نہیں دیکھنا چاہتا .... وہیں اندھے ہو گئے اور کہا میں اب کسی اور کو نہیں دیکھنا چاہتا ....

حمص کا محاصرہ

مسلمانوں نے حمص کا محاصرہ کیا .... ابو عبیدہؓ بن جراح امیر تھے .... تو پادریوں نے کہا کہ ان سے صلح کر لیں .... ان سے لڑنا فضول ہے .... یہ آخری نبی ﷺ کے لوگ ہیں .... ان سے ٹکر نہیں لی جا سکتی .... تو نوجوانوں نے اندر جو فوج تھی .... انہوں نے کہا نہیں .... نہیں ہم نے ایران کے دانت کھٹے کر دیئے .... یہ عرب ہمارے سامنے کیا ہیں؟ .... تو حضرت عبیدہؓ کو محاصرہ کرنا پڑا .... تو آپ نے فرمایا دیکھو میں جب تکبیر کہوں تو تم وضو کر لینا اور ا...

سامان تیار کر لینا اور حملے کے لئے تیار ہو جاتا .... تو جب وہ قریب آئے اور کہا .... اللہ اکبر .... تو سارے شہر میں زلزلہ آ گیا پھر کہا .... اللہ اکبر .... تو سارے قلعے کی دیواریں جگہ جگہ سے ٹوٹ کر زمین پر گر پڑیں .... ان کے پادریوں نے کہا کہ ہم تو پہلے ہی کہتے تھے کہ ان سے نہ لڑو .... ان کے بول سے یہ ہو گیا .... یہ جب تلوار اٹھائیں گے تو کیا ہوگا؟ ....

اب یہ اللہ اکبر ہم بھی کہتے ہیں .... ان کی اللہ اکبر نے قلعے توڑ دیے .... ہماری اللہ اکبر ہماری زبان سے جھوٹ نہیں نکال سکی .... نظروں سے بے حیائی نہیں نکال سکی .... کانوں سے گانا بجانا نہیں نکال سکی .... ہاتھوں سے ظلم نہیں نکال سکی .... دکانوں سے خیانت نہیں نکال سکی .... تو معلوم ہوا کہ توحید اور کبریائی بھی عقلی ہے .... قلبی نہیں .... ابھی دل نہیں بولا .... لا الہ الا اللہ .... یہ بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ دل میں ہے .... لا الہ الا اللہ .... لیکن ایسا نہیں ہے کہ جو ہمیں اس کے کلمہ پر کھڑا کر دے اور .... محمد رسول اللہ .... ایسا نہیں کہ جو ہماری لگاموں کو روک دے اور لگا دے پورے کا پورا حضرت محمد ﷺ کے مبارک اور صحیح طریقے پر ....

عظمت سیدہ فاطمہؓ

حضرت فاطمہؓ حضور ﷺ کے ہاں تشریف لا رہی ہیں .... یا رسول اللہ! گھر میں بہت فاقہ ہے .... فرشتے تو تسبیح پڑھ کر پیٹ بھرتے ہیں کچھ ہمارا علاج فرمائیں .... اور آپؐ آگے ارشاد فرما رہے ہیں .... میری بیٹی فاطمہؓ! تو کیوں غم کرتی ہے .... تیرے گھر میں اگر تین دن سے فاقہ ہے .... تیرے باپ کے گھر میں ایک مہینہ ہوا چولہا ہی نہیں جلا .... میرے پاس بکریاں کھڑی ہیں ....

اب دیکھو تربیت .... میرے پاس بکریاں کھڑی ہیں چاہو تو میں تمہیں پانچ بکریاں دیتا ہوں اور چاہو تو پانچ دعائیں مجھ سے سیکھ لے .... بول کیا لیتی ہے؟ نبی ﷺ ہو اور پھر فاطمہؓ جیسی بیٹی ہو .... اور ایسی محبت ہو کہ جب کبھی آپؐ سفر پر تشریف لے جاتے .... تو اپنی بیویوں کو ملتے اور سب سے آخر میں حضرت فاطمہؓ سے ملتے .... پھر اس کے بعد آپ گھر واپس آتے تو سب سے

پہلے حضرت فاطمہؓ کو ملتے .... پھر آپؐ اپنی باقی بیویوں کو ملتے .... ایسی محبت تھی .... اور فرمایا .... فاطمہؓ میرے جگر کا ٹکڑا ہے .... میرے دل کا ٹکڑا ہے .... جس نے اسے تکلیف دی اس نے مجھے تکلیف دی .... جس نے اسے راضی کیا اس نے مجھے راضی کیا ....

اور ان سے سب سے پہلے خوشخبری سنائی کہ آپؐ جب قریب الوفات تھے .... تو حضرت فاطمہؓ بیٹھی رو رہی ہیں .... ہائے میرے باپ کا درد .... ہائے میرے باپ کا غم .... آپؐ نے فرمایا .... کہ میرے قریب کان کرو تو ایسے کان میں کچھ کہا تو وہ رونے لگیں .... پھر دوبارہ کان میں کچھ کہا تو وہ ہنسنے لگیں تو جب آپؐ کے پاس سے اٹھ کر گئیں تو حضرت عائشہؓ نے پوچھا کیا ہوا؟ کہا نہیں بتاؤں گی .... ابھی نہیں بتاؤں گی .... تو جب آپؐ کا انتقال ہو گیا تو پھر پوچھا کہ اب بتاؤ کہا کہ جب پریشان بیٹھی .... تو میرے ابا نے میرے کان میں کہا بیٹی پریشان نہ ہو میرے جانے کا وقت آ چکا ہے .... تو مجھے ایک دم رونا آ گیا .... پھر میرے کان میں کہا بیٹی رو نہیں، سب سے پہلے تو ہی آ کر مجھے ملے گی .... چھ مہینے کے بعد خود بھی باپ کے پاس پہنچ گئی .... چوبیس سال کی عمر میں انتقال ہو گیا .... عین جوانی میں ....

سیدہ کو پانچ دعائیں

تو جس بیٹی سے **ایسی** محبت ہو .... اور وہ بھوک کی شکایت لے کر آئے .... پھر نبی فرمائیں کہ بول پانچ بکریاں دوں کہ پانچ دعائیں دوں؟ یہ کیا ہے؟ یہ ترتیب ہے ہمیں بتایا جا رہا ہے کہ ترتیب ہے ....

حضرت فاطمہ ہماری طرح کہتیں کہ یا رسول اللہ ﷺ ہماری شریعت اور ہمارے مطابق جو آج کی شریعت ہے کہ بکری بھی دے دو، اور دعائیں بھی دے دو .... آپ ﷺ کا کیا جاتا ہے .... لیکن وہ مزاج نبوت سمجھ گئیں .... کہ میرا ابا مجھ سے قربانی چاہتے ہیں .... کہا یا رسول اللہ ﷺ! پہلے بھی بن رہی ہے بعد میں بھی بن جائے گی۔ آپؐ مجھے پانچ دعائیں سکھا دیں .... میں پانچ بکریاں نہیں لیتی .... آپؐ نے کہا بیٹا! واہ واہ کہہ ....

یا اول الأخرین.........

یا آخر الأخرین.........

یا ذی القوۃ المتین.........

یا راحم المساکین.........

یا ارحم الراحمین.........

جا بکریوں سے بھی بہتر ہے......... اب واپس آئیں تو حضرت علیؓ بھی انتظار میں تھے کہ کچھ لائے گی......... تو کھائیں گے......... دیکھا تو خالی ہاتھ۔ کہنے لگے کچھ لائی نہیں۔ فرمایا.........

ذھبت للدنیا و جئت بالأخرۃ.........

میں دنیا لینے گئی تھی......... لیکن آخرت لے کر آ گئی......... حضرت علیؓ نے فرمایا.........

خیر ایامک ھذا.........

تجھے مبارک ہو......... آج کا دن تیری زندگی کا سب سے کامیاب دن ہے......... پھر حضرت علیؓ کو آزمائش میں ڈال دیا......... ایک اور موقع.........

حضرت علیؓ کو دعا سکھائی

آپؐ کو پتہ ہے میرے داماد ہیں......... میرے بچوں کے باپ ہیں......... حسنینؓ کے والد ہیں......... حسنینؓ کون ہیں؟......... جن کو آپؐ کہتے تھے......... میری آنکھوں کی ٹھنڈک حسنینؓ......... ایسے شہزادے کہ جن کی بھوک حضور ﷺ کو آتی ہو اور انہیں کے گھر میں ایسی آزمائش میں ڈال دیں......... کہ علیؓ بول پانچ ہزار بکریاں دوں کہ پانچ دعائیں دوں؟ ادھر تو پانچ بکریاں تھیں......... اب آزمائش اور بڑھا دی......... پانچ ہزار بکریاں دوں یا پانچ دعائیں دوں؟.........

وہ بھی ہماری طرح سیاست دان ہوتے تو کہتے کہ یارسول اللہ ﷺ! دین دنیا سب ساتھ ہیں دونوں ہی دے دیں......... میں آپ کا بھائی بھی ہوں......... آپ کا داماد بھی ہوں......... آپؐ کے اہل بیتؓ میں سے ہوں......... یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ دین دنیا ساتھ ساتھ اور آپؐ کو پتہ نہیں ہے......... فاطمہؓ کا کیا حال ہے؟......... حسنینؓ کا کیا حال ہے؟......... چلو آپ سو دو سو بکریاں

دے دو اور کچھ دعائیں دے دو......... ہمارا گھر پورا ہو جائے گا......... وہ بھی مزاج نبوت سمجھے.........

میرے بھائیو!

میں یہ واقعات لا کر ایک چیز واضح کرنا چاہتا ہوں کہ تربیت سیکھے بغیر نہیں ہوگی.........

اسلام اعلان کرنے کی چیز نہیں......... اسلام نافذ کرنے کی چیز نہیں......... اسلام دلوں سے اٹھانے کی چیز نہیں......... دل اسلام کے لئے نہیں اٹھتا کوئی اٹھا نہیں سکتا.........

آپؓ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ!......... بے شک پانچ ہزار بکریاں بڑی دولت ہیں لیکن آپؐ مجھے صرف پانچ دعائیں دے دیں......... مجھے اور کچھ نہیں چاہئے تو بیٹی بھی پاس ہو گئی......... داماد بھی پاس ہو گیا......... آپؐ نے فرمایا......... اچھا دعا کیا ہے.........

اللھم اغفرلی ذنبی وطیب لی کسبی وسع لی خلقی وقنعنی بما رزقتنی ولا تذھب قلبی الیٰ شیء صرفتہ عنی.........

جو مجھے دیا نہیں اس کا خیال بھی دل سے نکال دے......... یہ پانچ دعائیں ہیں جو روزانہ ایک دفعہ پڑھ لے تو گویا پانچ ہزار بکریوں کی دولت سے زیادہ دولت مند بن گیا......... اور پانچ دفعہ پڑھ لے تو پچیس ہزار بکری اور دس دفعہ پڑھ لے تو پچاس ہزار بکری......... اسی طرح لگاتے جاؤ......... لگاتے جاؤ۔ فرمایا......... جا موج کر تجھے یہ دعا دے دی.........

اے اللہ میرا گناہ معاف کر دے......... **اللھم غفرلی ذنبی** .... **وطیب لی کسبی** .... میرا رزق حلال کر دے......... **وسع لی خلقی** .... میرے اخلاق بلند اور وسیع کر دے......... **وقنعنی بما رزقتنی**۔ جو مجھے رزق دیا ہے اسی پہ قناعت کرنے والا بنا دے **ولا تذھب قلبی شئ صدقتہ عنی**... جو مجھے دیا نہیں اس کا خیال بھی میرے دل سے نکال دے۔

ابوایوب انصاریؓ کا شوق

ترکی کے دروازے پر حضرت ابوایوب انصاریؓ کی قبر بنی......... جب ان کا انتقال ہونے لگا تو انہوں نے امیر کو بلایا......... کہا دیکھو جہاں تک لے جا سکو لے جانا اور میں مر جاؤں تو مجھے وہیں

دفن نہ کرنا بلکہ جہاں تک تم دشمن کی طرف بڑھ سکتے ہو.......... مجھے لے کر چلنا........... تمہارے جب قدم رک جائیں............ بس وہاں میری قبر بنادینا......... مردہ بھی اللہ تعالیٰ کے راستے میں چلا اور زندہ بھی اللہ کے راستے میں.......... تو استنبول جس کو قسطنطنیہ کہتے ہیں......... شہر کا نام ہے قسطنطنیہ........... اور استنبول..... قسطنطنیہ تھا.......... پہلا بادشاہ جو عیسائی ہوا.......... اس نے یہ شہر بنایا.......... اس لئے اس کو قسطنطنیہ کہتے ہیں......... پھر وہ مکمل نہیں کر سکا، مرگیا.......... تو اس کے بیٹے نے اس کو مکمل کیا........ بیٹے کا نام استنبول تھا.......... اس لئے اس کو استنبول بھی کہتے ہیں.......... اور قسطنطنیہ بھی کہتے ہیں..........

قسطنطنیہ ہر جہاد کرنے والوں کے لئے خوشخبری

آپ ﷺ نے فرمایا تھا.......... میری امت کے وہ افراد جو قسطنطنیہ پر حملہ کریں گے.......... ان سب کی بخشش ہوگی.......... اور فرمایا کہ سب سے بہترین فاتح میری امت کا وہ ہوگا ..... جو استنبول کو فتح کرے گا.......... جس کو اللہ تعالیٰ نے سلطان محمد فاتح کے ہاتھ سے فتح کروایا.......... ترکی بادشاہ.......... تو جب اس نے فتح کیا تو تقریباً کوئی چھ سو سال..... سات سو سال گزر چکے تھے........ ابوایوب انصاریؓ کو وہاں انتقال ہوئے تو ان کی قبر کا کوئی نشان ہی نہیں نظر آرہا تھا.......... چاروں طرف دیکھا کہیں پتہ نہیں چلا.......... تو وہاں ایک بہت بڑے اللہ تعالیٰ کے ولی تھے........ لشکر میں...... بڑے صاحب نسبت۔ ان سے محمد فاتح نے کہا کہ آپ کوئی ہماری رہنمائی فرمائیں.......... تو انہوں نے قلعے کی دیوار پر بیٹھ کر مراقبہ کیا.......... اس کے بعد وہاں ارشاد فرمایا کہ یہاں کھدائی کرو.......... وہاں کھدائی کی تو کوئی تین چار ہاتھ نیچے جب زمین کھودی.......... تو قبر نکل آئی.......... پوری محفوظ۔ تو انہوں نے کہا کہ یہ کیسے پتہ چلا کہ یہ وہی قبر ہے تو فرمایا کہ چاروں طرف ظلمت ہی ظلمت ہے اور فرمایا کہ یہ وہ جگہ ہے کہ یہاں سے نور اٹھتا ہے اور آسمان تک جارہا ہے.......... چاروں طرف اندھیرا ہی اندھیرا ہے.......... چاروں طرف کفار ہی کفار تھے.......... کہا...... یہاں سے ایک نور اٹھتا ہے اور آسمان کی طرف کو چلا جارہا ہے..........

حسن انتخاب کی وجہ

حجاج کے دربار میں ایک کیس آیا...... ان کے قتل کا حکم دیا...... ایک خاتون تھی ساتھ...... اس نے کہا... چھوڑ دے تیری بڑی مہربانی...... کہنے لگا... ایک چن لے...... ایک بیٹا تھا... ایک خاوند تھا... ایک بھائی تھا تو کہنے لگی......

الزوج موجود والولد مولود والاخ مفقود ان اخی......

حجاج سے کہنے لگی...... خاوند اور بھی مل جائے گا...... بچے اور بھی پیدا ہو جائیں گے...... ماں باپ مر گئے...... بھائی اب کوئی نہیں ملے گا...... میرا بھائی چھوڑ دے... باقی سب کو قتل کر دے تو حجاج نے کہا... کہ میں تیرے حسن انتخاب پر تینوں کو چھوڑتا ہوں......

بھائی بھائی سے لڑے پیسے پر... جائیداد پر... فیکٹری پر... چند ٹکوں پر...... بہنیں بہنوں سے لڑیں... زیور پر... کپڑوں پر... رشتوں پر... کیا ظلم وستم...... کیا دیوانگی......

ایک اہم بات

عمل کرنا... دعوت دینا پورا مسلمان...... عمل کرنا... دعوت نہ دینا...... آدھا مسلمان...... دعوت دینا... عمل نہ کرنا آدھا مسلمان...... پورا مسلمان دعوت بھی دے... عمل بھی کرے...... پھر بھی صحیح لیکن اگر خود عمل نہیں تو باپ بیٹے کو نصیحت نہ کرے...... باپ اگر بیٹے کو کہہ دے کہ بیٹا پڑھ لے... میں تو نہیں پڑھ سکتا...... وہ کہے گا کہ ابا جان! آپ خود نہیں پڑھتے...... مجھے نصیحتیں کرتے ہو...... پہلے خود پڑھو پھر مجھے کہنا...... شرابی کہتا ہے... بیٹا! شراب نہ پینا مجھے عادت پڑ گئی ہے...... تو نہ پیا کر...... آگے وہ کہتا ہے تو پیتا ہے... مجھے کیوں کہتا ہے؟ یہ جرم ہو گیا......

لم تقولون مالا تفعلون......

کا کیا مطلب ہے...... کیوں کہتے ہیں جو کرتے نہیں......

کبر مقتا عند اللہ ان تقولوا مالا تفعلون......

بہت بڑا گناہ ہے تم وہ کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو........ اس آیت سے دھوکہ کھایا ایک مجمع نے........ وہ یہ سمجھا کہ اگر عمل نہیں تو تبلیغ بھی کوئی نہیں........ اچھا پہلے اس آیت کا ترجمہ سنو........ **لم تقولون**........ کیوں کہتے ہو؟........ **ما**........ وہ........ **لا تفعلون**........ جو کرتے نہیں........ **کبر مقتا**........ کبیرہ گناہ ہے........ **ان تقولوا**........ تم کہو........ **ما لا تفعلون**........ جو کرتے نہیں........ گناہ کبیرہ قرآن پاک کہہ رہا ہے........

اب آپ میری بات سنیں........ اور خود اپنی عقل سے سوال کریں........ بے نماز باپ بیٹے کو کہہ دے کہ بیٹا نماز پڑھ........ یہ کبیرہ گناہ ہے؟........ نہیں........ جاہل باپ بیٹے کو کہہ دے بیٹا! علم حاصل کرو........ یہ کبیرہ گناہ ہوسکتا ہے؟........ نہیں........ شرابی اپنے دوست کو کہتا ہے اللہ کے واسطے! شراب نہ پینا........ کیا یہ گناہ ہوسکتا ہے؟........ نہیں........ تو قرآن پاک کہتا ہے کہ کبیرہ گناہ ہے........ کبر مقتا........ اب دو باتوں میں ایک غلط ہے........ قرآن پاک تو غلط ہو ہی نہیں سکتا........ ہم سمجھنے میں غلطی کر رہے ہیں........ ہم اس آیت کا مطلب غلط سمجھ رہے ہیں........ کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں ہو؟........ ہم محاورہ نہیں جانتے........ ترجمے سے دھوکہ کھا گئے........

ہر زبان کا ایک محاورہ ہوتا ہے........ ہاتھی کے پاؤں میں سب کا پاؤں........ اب جو ترکی والا یہ سنے گا........ عرب سنے گا تو کہے گا کہ ہاتھی ہے کہاں؟........ یہاں تو بھائی جوتیوں میں دال بٹ رہی ہے........ وہ کہے گا کہ کہاں جوتیوں میں دال بٹ رہی ہے؟ جوتے تو وہ پڑے ہیں........ یہ تو ڈبوں میں بٹ رہی ہے........ کیوں وہ محاورہ نہیں سمجھا........ یہ تو بھائی بندر بانٹ ہو رہی ہے........ بندر ہے کہاں جو بانٹ رہا ہے؟........ اب کیوں نہیں سمجھے آپ اہل زبان نہیں ہیں........ عرب کیوں نہیں سمجھے گا؟........ صرف ترجمہ جانتا ہو وہ اہل زبان نہیں ہے........ کیونکہ ہم عربی نہیں جانتے........ میں تو مدرسہ کے طلباء سے کہتا ہوں کہ ان کی عربی کا حال اس پٹھان کی اردو والا ہے........

.... جماعت کھڑا ہو گیا........ امیر بلاتی ہے........ یہ تو مدرسے کے طلباء کا حال ہے........ میں آپ کے سامنے کیا روؤں؟........ قصہ پٹھان کا ہے........ کوئی پٹھان ہو تو ناراض نہ ہو........

لطیفہ

ایک پٹھان مرید ہوگیا مرزا مظہر جان جاناںؒ کا۔۔۔۔۔۔ دہلی میں رہتے ہوئے کچھ اردو بھی سیکھ گیا۔۔۔۔۔۔ ایک دن وہ بیٹھا تھا۔۔۔۔۔۔ حضرت نے فرمایا۔۔۔ کہ خان صاحب صراحی لاؤ پانی والی۔۔۔۔۔۔ تو وہ خان صاحب جب اٹھے تو حضرت کو خیال ہوا کہ کہیں یہ صراحی توڑ نہ دے۔۔۔۔۔۔ تو دہلی کی زبان میں صراحی کے پیندے کو پیٹ کہتے تھے تو ان کو خیال آیا کہ اس کو اوپر سے اٹھانا چاہئے۔۔۔۔۔۔ نیچے سے سہارا دینا چاہئے۔۔۔ تو انہوں نے پیچھے سے کہا کہ خان صاحب پیٹ پکڑ کر اٹھائیو۔۔۔۔۔۔ پیٹ پکڑ کر اٹھائیو۔۔۔۔۔۔ خان صاحب نے ایک ہاتھ سے پیٹ کو پکڑا۔۔۔ ایک ہاتھ سے صراحی کو۔۔۔۔۔۔

تو ہمارا عربی کے معاملے میں یہی حال ہے۔۔۔۔۔۔ یہ تو مدرسے کے طلباء کو کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔۔ آپ کو تو ویسے ہی نہیں پتہ۔۔۔۔۔۔ محاورہ۔۔۔ لہجہ۔۔۔ موقع محل۔۔۔ معنی کو بدل دیتا ہے۔ سنو کیا بات ہے؟ کیا بات ہے؟۔۔۔۔۔۔ یہ ایک ہی لفظ ہے۔۔۔۔۔۔ مطلب تو تین ہیں۔۔۔۔۔۔ کیا بات ہے؟۔۔۔ سوال۔۔۔ کیا بات ہے؟۔۔۔ جواب۔۔۔ کیا بات ہے؟۔۔۔ لڑائی۔۔۔۔۔۔ اگر کوئی یہاں عرب بیٹھا ہو تو وہ کہے گا کہ ایک ہی بات کی۔۔۔۔۔۔ لیکن آپ کو پتہ نہیں کہ تین باتیں ہوئیں ہیں۔۔۔۔۔۔ لہجے سے مطلب بدلا۔۔۔ میں یہاں کھڑا ہوں۔۔۔ پانی دینے کے لئے میری آج دہری مشق ہے۔۔۔۔۔۔ مجھے بار بار پانی پینا پڑتا ہے۔۔۔۔۔۔ میں بیٹھا مجمع کو نظر نہ آتا۔۔۔ کھڑا ہوتا پیتا کیسے؟۔۔۔ لوگوں کو مسائل کا پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔

دو حدیثوں میں جوڑ کے لئے

حضرت علیؓ نے یوں پانی پیا۔۔۔۔۔۔ کھڑے ہو کر۔ پھر فرمایا۔۔۔ اس طرح میں نے حضور ﷺ کو دیکھا پانی پیتے ہوئے۔۔۔۔۔۔

پھر حدیث میں آتا ہے کہ کھڑے ہو کر پیئو تو کلی کر دو۔۔۔۔۔۔ باہر پھینک دو۔۔۔۔۔۔ تو کیا مطلب؟۔۔۔۔۔۔ دونوں حدیثیں صحیح ہیں۔۔۔۔۔۔ جوڑ کیسے بیٹھے گا۔۔۔۔۔۔ جب ایسی صورتحال ہو تو

جہاں بیٹھنے میں مشقت ہوتو کھڑے ہوکر پینا سنت ہے۔۔۔۔۔۔ ہاں جہاں بیٹھنے میں تکلف کوئی نہ ہو پھر اس کو چاہئے کہ پانی کو باہر پھینک دے۔۔۔۔۔۔ پھر بیٹھ کر پینا سنت ہے لیکن میں نے اس لئے نہیں پیا کہ لوگوں کو مسئلے کا تو پتہ نہیں۔۔۔۔۔۔ مجھ پر فتویٰ لگائیں گے۔۔۔۔۔۔ سنت کی تبلیغ کر رہا ہے اور خود کھڑا ہو کر پانی پی رہا ہے۔۔۔۔۔۔

تین انداز

تو اب میں نے پانی مانگا تو انہوں نے مجھے کس چیز میں دیا ہے۔۔۔ گلاس میں۔۔۔۔ یہی پانی وہاں مسجد کے ٹائلٹ کے دروازے میں کھڑے ہو کر کہتا ہوں۔۔۔۔۔۔ بھائی عامر! پانی دینا تو اب یہ کیا کرے گا؟۔۔۔۔۔۔ لوٹے میں لائے گا۔۔۔۔۔۔ اب گلاس میں لاسکتا ہے؟۔۔۔۔۔۔ نہیں۔۔۔۔ کس میں لا رہا ہے؟۔۔۔۔۔۔ لوٹے میں۔۔۔۔ پھر اسی شخص کو میں غسل خانے کے دروازے پر کھڑا ہو کر کہتا ہوں بھائی عامر! پانی لانا۔۔۔۔ تو اب یہ کیا کرے گا؟۔۔۔۔۔۔ بالٹی میں لائے گا۔۔۔۔ لوٹے میں نہیں لائے گا۔۔۔۔۔۔

ایک لفظ پانی لاؤ۔۔۔۔۔۔ وہ گلاس وہ لوٹا۔۔۔۔ وہ بالٹی۔۔۔۔ پہلے گلاس میں آیا۔۔۔۔ پھر لوٹے میں آیا۔۔۔۔ پھر بالٹی میں آیا۔۔۔۔ یہ کس وجہ سے؟۔۔۔۔۔۔ جگہ کے بدلنے سے۔۔۔۔۔۔

معلوم ہوا جگہ کے بدلنے سے لفظ کی بھی دلالت بدل جاتی ہے۔۔۔۔۔۔ لہجے کے بدلنے سے لفظ کی دلالت بدل جاتی ہے؟ کیا بات ہے؟۔۔۔۔ کیا بات ہے؟۔۔۔۔ کیا بات ہے؟۔۔۔۔ لہجے کے بدلنے سے لفظ کا معنی بدل گیا۔۔۔۔۔۔ جگہ کے بدلنے سے لفظ کا معنی بدل گیا۔۔۔۔۔۔ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم قرآن پاک کا لہجہ نہیں سمجھتے۔۔۔۔۔۔ ترجمے سے کیا پتہ چلتا ہے۔۔۔۔۔۔ تھوڑا بہت اندازہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ حقائق کا تو نہیں پتہ چلتا۔۔۔۔۔۔ اب غور سے ترجمہ سننا۔۔۔۔۔۔

لم تقولون۔۔۔۔۔۔ کیوں کہتے ہو؟۔۔۔۔ ما لا تفعلون۔۔۔۔۔۔ جو کرتے نہیں ہو۔۔۔۔۔۔ جو تم نے نہیں کیا اس کا دعویٰ کیوں کر رہے ہو کہ میں نے کیا ہے؟۔۔۔۔۔۔ پڑھی فجر بھی نہیں اور کہتے ہیں ساری رات تہجد میں گزاری۔۔۔۔۔۔ لم تقولون۔۔۔۔۔۔ کیوں کہا ہے؟۔۔۔۔ کیوں کہہ رہے ہو؟۔۔۔۔ جو تم نے کیا نہیں وہ کیوں کہہ رہے ہو کہ میں نے کیا ہے۔۔۔۔۔۔ کبر مقتا۔۔۔۔۔۔ بڑا کبیرہ گناہ۔۔۔۔ ان تقولوا۔۔۔۔۔۔ تم وہ بات لوگوں سے کہو جو تم نے کی نہیں ہے لیکن کہتے پھرو کہ میں

نے کی ہے ...... میں نے کی ہے ...... سمجھ میں آیا؟ ...... یہ ہے کبیرہ گناہ کیوں جھوٹ بولا؟ ......

یہ نہیں کہ کسی کو نیکی کی بات نہ کرو ...... خود توبہ نہ کرو تو بات نہ کرو ...... لــــم تـقـولـون ...... کیوں کہہ رہا ہے ...... مـا ...... وہ ...... لا تـفـعـلـون ...... جو کرتے نہیں ہو ...... کیوں کہہ رہے ہو؟ ...... یہ نہیں اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے کہ کیوں نصیحت کر رہے ہو؟ ...... کیوں دعوت دے رہے ہو؟ ...... کیوں سمجھا رہے ہو؟ ...... کیوں کہہ رہے ہو جو تم کرتے نہیں؟ ......

دیتا ایک پیسہ نہیں ہے ...... کہتا ہے کہ میں تو ساری زکوٰۃ دیتا ہوں ...... یہ ہے فریب اور جھوٹ جو کہ کبیرہ گناہ بنتا ہے ......

حضرت سلیمان علیہ السلام کا فیصلہ

سلیمان علیہ السلام کے پاس ایک بچے کا جھگڑا آ گیا ...... دو بچے کھیل رہے تھے ایک جھیل میں گر کر مر گیا ...... ایک بیٹا ہے ...... ایک کہتی ہے میرا ہے ...... دوسری کہتی ہے کہ میرا ہے ...... گواہ کسی کے پاس کوئی نہیں ...... سلیمان علیہ السلام کے پاس لے کر آئیں ...... دونوں کہیں کہ میرا ہے ...... سلیمان علیہ السلام نے فرمایا کہ ایسے تو فیصلہ ہو نہیں سکتا ...... تو فرمایا کہ اس طرح کرتے ہیں کہ چھری لاؤ اور دو ٹکڑے کر کے آدھا ایک کو دے دو ...... آدھا ایک کو دے دو تو جو اصل ماں تھی وہ کہنے لگی ...... کہ اس کو دے دو ...... اس کو دے دو ...... دو ٹکڑے نہ کرو ...... سلیمان علیہ السلام نے فرمایا ...... اس کو دے دو اس کا بیٹا ہے ...... اس لئے چیخ پڑی کہ اپنا تھا ...... یہ کٹتا نہیں دیکھ سکتی تھی ...... جس کا نہیں تھا وہ چپ رہی ...... جس کا تھا وہ چیخ پڑی ......

ماں ہو اور وہ اپنے جذبات کا اظہار نہ کرے ...... اور یہ اللہ تعالیٰ ہے کہ جو محبتیں ڈالتا ہے اور دل کو نرم فرماتا ہے ......

ابوذر غفاریؓ کا خوفِ خدا

ابوذر غفاریؓ کو ایک آدمی نے گالیاں دیں ...... کہنے لگا بیٹا! آگے ایک پل صراط آ رہا

ہے.......... وہ پار کر گیا تو تیری گالیوں کی پرواہ نہیں اور اگر نہیں گیا تو جو تو کہہ رہا ہے.......... اس سے بھی زیادہ میں براہوں..........

عزت وذلت کا معیار

سلمان فارسیؓ پر لوگوں نے فخر کیا تو ایرانی ہے.......... ہم قریشی ہیں.......... ہم عرب ہیں.......... وہ فرمانے لگے..... میں تو ایرانی بھی نہیں ہوں.......... میں تو گندے پانی سے بنا ہو.......... عنقریب مردار ہو جاؤں گا..... مٹی ہو جاؤں گا.......... پھر اپنے رَبّ کے سامنے کھڑا کیا جاؤں گا.......... اس دن اگر میری نیکیاں بڑھ گئیں تو مجھ سے بڑھ کر عزت والا کوئی نہیں اور اگر میری نیکیاں گھٹ گئیں تو مجھ سے بڑا ذلیل کوئی نہیں ہے..........

حضور ﷺ کی دعا کی برکت

حضرت علیؓ سردیوں میں باریک کپڑا پہنتے..... گرمیوں میں موٹا کپڑا پہنتے.......... ابویعلیٰ کے بیٹے ہیں عبدالرحمٰن انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ کیا بات ہے کہ امیر المومنین الٹا کام کرتے ہیں؟.......... گرمیوں میں موٹا لباس پہنتے ہیں..... سردی آتی ہے تو باریک لباس پہنتے ہیں.......... تو انہوں نے کہا کہ میں پوچھتا ہوں.......... پوچھ کر بتاتا ہوں تو ابویعلیٰ نے حضرت علیؓ سے پوچھا.......... کہ لوگ پوچھ رہے ہیں کہ یہ آپ کیا کرتے ہیں؟.......... الٹا کام کرتے ہیں.......... تو فرمایا کیا تم خیبر میں میرے ساتھ تھے؟.......... جی ہاں..... کہا کہ جب حضور ﷺ نے مجھے جھنڈا دیا تھا.......... تو میرے لئے دعا کی تھی..........

اللھم قیه الحر والبرد..........

اے اللہ! اس کو گرمی سے بھی بچا..... سردی سے بھی بچا.......... وہ دن اور آج کا دن نہ مجھے گرمی لگتی ہے.......... نہ سردی لگتی ہے.......... اللہ تعالیٰ جس کی چاہے دور کر دے.......... ان کو ضرورت نہیں ہے کہ وہ موٹا کوٹ پہنیں.......... اور ضرورت نہیں ہے کہ باریک کپڑا پہنیں.......... اللہ تعالیٰ نے اندر سے گرمی اور سردی کے نکلنے کی صفت کو نکال دیا.......... اپنے نبیؐ کی دعا کی برکت

ہے..........

تو یہ اللہ ہر ایک کی بھی کرسکتا ہے.......... سب کے لئے کرسکتا ہے.......... تمہیں نہیں سب کے لئے نہیں ہے.......... یہ دنیا اسباب کی دنیا ہے.... معجزات کی دنیا نہیں ہے.......... یہ کراموں کا جہان ہے.......... اسباب کا جہان ہے.......... لہٰذا کسی خاص الخاص کے لئے تو یہ کام ہو سکتا ہے.......... عام کے لئے نہیں ہوسکتا.......... انہیں جرسی پہننی پڑے گی.......... جرابیں پہننی پڑیں گی.......... انہیں ہیٹر چلانے پڑیں گے.......... اسباب کا جہان ہے.......... تو اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے ساری..........

تذکرہ دو پیغمبروں کا

یحییٰ علیہ السلام.... زکریا علیہ السلام.... یہ وہ نبی ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں خطاب کیا.......... سوا لاکھ نبیوں میں سے پچیس نبیوں کا نام قرآن پاک میں ہے.......... پچیس میں سے نو نبیوں سے اللہ تعالیٰ نے بات کی ہے.......... **یا آدم.......... یا نوحؑ.......... یا ابراھیم.......... یا موسیٰ.......... یا داؤد.......... یا زکریاؑ.......... یا یحییٰؑ.......... یا عیسیٰؑ ابن مریمؑ.......... یا ایھا النبی**.......... **نو نبیوں سے اللہ تعالیٰ نے بات کی ہے**..........

ہمارے نبیؐ کے علاوہ آٹھ نبی اور ہیں جن سے اللہ تعالیٰ نے خطاب کیا ہے.......... سارے نبیوں کا خلاصہ پچیس ہیں.......... اور نو کا خلاصہ ہمارے نبی پاک ﷺ ہیں.......... تو یحییٰ علیہ السلام اور زکریا علیہ السلام باپ بیٹا ہیں جن سے قرآن پاک خطاب کرتا ہے..........

یا ذکریا انا نبشرک بغلام.......... یا یحییٰ خذالکتاب بقوۃ..........

ایک باپ سے خطاب.... ایک بیٹے سے خطاب.......... ایک بیٹے سے خطاب لمبا سلام چلتا ہے..........

ذکر رحمت ربّک عبدہ زکریا اذ نادی ربہ نداء خفیا.......... قال ربّ انی وھن العظم منی واشتعل الرأس شیبا ولم اکن بدعائک ربی شقیا وانی خفت الموالی من ورائی وکانت امراتی عاقرا فھب لی من لّدنک ولیاً یرثنی ویرث من ال یعقوب

وجعلہ رب رضیا.........

اللہ بولا......... پیچھے زکریا علیہ السلام کی دعا......... یہ سارا قرآن......... قرآن ربّ اللہ بولے.........

یا زکریا انا نبشرک بغلام اسمہ یحیی لم نجعلہ من قبل سمیا.........

تجھے بیٹے کی بشارت ہو......... نام بھی میں رکھتا ہوں......... یحییٰ علیہ السلام......... یہ نام کسی نے نہیں رکھا میں رکھتا ہوں......... دونوں باپ بیٹا اتنے اونچے......... اتنے اونچے ایک نبی اور پھر اللہ تعالیٰ کا خطاب......... پھر قرآن پاک میں ان کے تذکرے بار بار.........

ان دونوں باپ بیٹے کا کیا ہوا؟......... یہود کے دربار میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کو اس طرح ذبح کیا گیا کہ جیسے بکرے کو ذبح کیا جاتا ہے؟......... سر الگ کر دیا گیا......... دھڑ الگ کر دیا......... تو کیا یحییٰ علیہ السلام ناکام ہو گئے؟......... شکست ہوئی ہے......... ناکام نہیں ہوئے......... اور یہودی کامیاب ہو گئے؟......... نہیں......... نہیں فتح پائی ہے کامیاب نہیں ہوئے......... اور باپ کے ساتھ کیا ہوا؟......... زکریا علیہ السلام کے سر پر آرا رکھا......... اور یوں چیر دیا گیا جیسے لکڑی کو چیرا جاتا ہے......... دو ٹکڑے کر کے پھینک دیا......... کیا یہ ناکام ہو گئے؟......... ناکام نہیں ہوئے شکست ہوئی ہے؟.........

کامیابی کی آزمائش شرط

اُحد کی لڑائی میں ہمارے نبی ﷺ کو شکست ہوئی......... تو کیا ہوا؟ ناکام ہو گئے؟......... نہیں......... نہیں ناکام نہیں ہوئے......... اللہ تعالیٰ تنگی میں بھی آزمائے گا......... فراخی میں بھی آزمائے گا.........

الم احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون.........

کلمہ پڑھنے کے بعد میری آزمائش آئے گی......... سنبھل کر چلنا.........

ام حسبتم ان تدخلوا الجنۃ ولما یاتکم مثل الذین خلوا من قبلکم.........

کیا خیال ہے......... جنت میں سستے چلے جاؤ گے......... اور میں تمہیں آزماؤں گا

نہیں؟........ نہیں نہیں آزمائش آئے گی........

تو بھائیو!

یہاں پیسے کا آنا کوئی کامیابی نہیں اور چلے جانا کوئی ناکامی نہیں........ فتح کے جھنڈے گاڑ دینا کوئی کامیابی نہیں ہے........ اور جھنڈوں کا گر جانا کوئی ناکامی نہیں ہے........ فتح و شکست کبھی اچھوں کے لئے ہے اور کبھی بروں کے لئے........

فضیلت امام حسنؓ و حسینؓ

جس وقت حضرت امام حسینؓ شہید کئے گئے........ اس وقت ان سے افضل اور اعلیٰ اور برتر کوئی شخص کائنات میں نہیں تھا........ جن کی شرافت کو بیان کرنے کے لئے لفظ شرفت بھی ناکافی ہے........ جن کی بڑائی کو بیان کرنے کے لئے ناکافی ہے........ یہ وہ وجود اطہر ہے جو گھنٹوں نبیؐ کے سینے پر لیٹا ہوتا تھا اور یہ وہ گال ہیں کہ جن کو ہزاروں دفعہ نبیؐ کے ہونٹوں نے چوما........ اور یہ وہ ہونٹ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ کے نبیؐ نے اوپر یوں ہونٹ رکھے........

کائنات میں یہ فضیلت ان ہونٹوں کو حاصل ہے حسینؓ کے ہونٹوں کو........ یہ فضیلت حاصل ہے کہ ان پر نبیؐ کے ہونٹ لگے........ ایک دفعہ نہیں ہزاروں دفعہ لگے........ ایک پل کے لئے نہیں........ دیر دیر تک لگے........ اور یہ وہ منہ ہے جس میں نبیؐ کی زبان گئی ہے........

بھوک سے دونوں بھائی روتے ہیں... اماں پکڑ کر لاتی ہیں........ نہ روٹی ہے نہ سالن ہے........ سوکھی روٹی بھی نہیں کہ بچے کے منہ میں ڈال دی جائے........ تو اللہ کا نبیؐ بڑے بھائی کو لیتا ہے........ منہ میں زبان ڈالتے ہیں........ وہ چوستا ہے پیٹ بھرتا ہے........ پھر چھوٹے بھائی کو اٹھاتے ہیں........ اپنی زبان اس کے منہ میں ڈالتے ہیں........ وہ چوستے ہیں........ پیٹ بھرتا ہے........

یہ وہ دو وجود ہیں........ حضرت حسنؓ سر سے لے کر کمر تک حضور ﷺ کے مشابہ تھے........ کمر سے لے کر پاؤں تک حضرت علیؓ کے مشابہ تھے........ حضرت حسینؓ اس کا الٹ تھے........ سر سے لے کر کمر تک حضرت علیؓ کے مشابہ........ اور کمر سے لے کر پاؤں تک حضورؐ کے

مشابہ تھے .... اس وجود پر تیر ... تلوار ... اور نیزہ کون سی چیز ہے جونہیں لگی .... کون سی جگہ ہے جہاں زخم نہیں لگا .... تو کیا اللہ تعالیٰ کی مدد نہیں آئی؟ .... یہ شکست اس لئے ہے کہ مدد نہیں آئی .... تو اس کا مطلب ہے کہ ابن زیاد کی مدد ہوئی .... شمر کی مدد ہوئی .... یزید کی مدد ہوئی .... کوئی نادان یہ بول سکتا ہے ... بول سکتا ہے .... میں تو سوال کر رہا ہوں اس لئے کہہ رہا ہوں مدد کس کی ہوئی؟ .... اور یہ وہ وجود ہے کہ جس نے نبی ﷺ کے کندھے پر سواری کی .... پشت پر سواری کی .... سینے پر سواری کی ہے ....

سوار و سواری دونوں اعلیٰ

حضور ﷺ یوں ہاتھ ٹیک دیتے ہیں .... ہاتھ پاؤں ٹیک کر دونوں بھائیوں کو اپنے کندھوں پر بٹھایا ہوا اور کمرے میں چکر لگا رہے ہیں ....

حضرت عمرؓ فرمانے لگے .... **نعم المطیہ** .... کیا کہنے ہیں .... کیسی بڑی سواری ہے؟ .... جس پر یہ سوار ہیں تو آپؐ نے فرمایا .... **نعم الرکبان** .... صرف سواری ہی نہیں سوار بھی بڑے اعلیٰ ہیں ....

حضرت فاطمہؓ فرمانے لگیں .... یارسول اللہ ﷺ! میرے بچوں کے لئے تو کچھ طے فرمادیں .... تو آپؐ نے دونوں بچوں کو وراثت دی .... کیا وراثت دی؟ .... کہ نہ ٹکا ... نہ پیسہ ... نہ مال ... نہ ملک ... ساری زندگی فقر میں .... پیٹ پر دو پتھر باندھے زندگی گزر گئی .... تو کہا ....

ام الحسنؓ خله وھیبتی وام الحسینؓ فله جرأتی وجوده ....

حسنؓ کو میں اپنی سرداری دیتا ہوں اور اپنی ہیبت دیتا ہوں .... حسینؓ کو میں اپنی شجاعت دیتا ہوں اور اپنی سخاوت دیتا ہوں .... وراثت تقسیم ہو رہی ہے ....

اتنے بڑے فضائل والی ہستی کن کے ہاتھوں قتل ہوگئی .... جن کو انسان کہنا بھی انسانیت کے نام پر داغ ہے ... اگر یہ دنیا فیصلے کی جگہ ہوتی تو حسینؓ قتل نہ ہوتے .... یزید تخت پر نہ ہوتا .... ابن زیادہ تخت پر نہ ہوتا ....

ظلم در ظلم

ابن زیاد کے ہاتھ میں چھڑی ہے ...... طشت میں امام حسینؓ کا سر پڑا ہوا ہے اور وہ چھڑی سے ہونٹوں پر مار رہا ہے ...... یوں مار رہا ہے ...... نہ زمین پھٹی ...... نہ آسمان گرا ...... کہ یہ امتحان کی جگہ ہے ...... فیصلے کی نہیں ہے ......

مالک ابن سنانؓ وہاں بیٹھے تھے ...... تڑپ کر اٹھ گئے کہنے لگے ...... ظالم چھڑی پیچھے کر لے ...... میں نے ہزاروں دفعہ ان ہونٹوں پر نبی ﷺ کے ہونٹوں کو لگتے دیکھا ہے لیکن وہ قتل ہو گئے ...... شہید ہو گئے ...... ایک قبر بھی نصیب نہ ہوئی ...... سر کہیں دفن ...... دھڑ کہیں دفن ...... سر کی نمائش ہو رہی ہے ...... نیزوں پر لٹکائے جا رہے ہیں ......

عاشق کا جنازہ ہے ذرا دھوم سے نکلے

تو کیا یہ ناکام ہیں؟ ...... کیا ہم نے کبھی حسینؓ کو ناکام کہا؟ ...... کیا ہم نے کبھی یزید کو کامیاب کہا؟ ...... کبھی ابن زیادہ اور شمر کو ہم نے کامیاب کہا؟ ...... وہ تو اپنے گلے میں لعنت کا ایسا طوق ڈال گئے کہ جو قیامت تک ان کے گلے سے نہیں نکل سکتا ...... تو صرف ان کے تذکرے کرنے ہیں بس؟ ...... ان کی سیرت پر نہیں چلنا ...... سود چھوڑ نہیں سکتے ...... جھوٹ نہیں چھوڑ سکتے ...... یہ کیسی محبت ہے؟ ...... یہ کیسا دعویٰ عشق ہے؟ ...... وہ کس حال میں معصوم بچوں سمیت اللہ تعالیٰ کے ہاں پہنچ گئے ......

یوم الحساب

میرے بھائیو!

فیصلہ آگے ہونے والا ہے ...... یہاں اللہ تعالیٰ کافر کو بھی دے دیتا ہے ...... اچھے کو بھی دے دیتا ہے ...... برے کو بھی دیتا ہے ...... فیصلہ آگے ہوگا اور اس فیصلے کا دارومدار حضرت محمد ﷺ کی زندگی پر ہے ...... ایسے نبیؐ کی زندگی پر آؤ ...... توبہ کرو ...... جو آج تک زندگی گزر چکی ......

کیا جواب دے سکتے ہیں؟........ ہم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جب لوگ ایسی قربانیاں لے کر آئیں گے........ اس لئے اللہ تعالیٰ کے نبیؐ نے اپنے گھر میں قربانی رکھی........

حضرت امام حسینؓ شہید ہوں گے

اُمّ سلمیٰؓ سے فرمایا کہ کسی کو اندر نہ آنے دینا........ ایک خاص فرشتہ میرے پاس آ رہا ہے........ دروازہ بند........ حضور ﷺ اندر........ اُمّ سلمیٰؓ دروازے پر پہرہ پر ہیں........ اتنے میں امام حسینؓ آ گئے کھیلتے ہوئے........ تو انہوں نے زور لگایا اندر جانے کو........ اُمّ سلمیٰؓ نے پکڑا تو انہوں نے ہاتھ چھڑایا اور اندر........ تھوڑی دیر کے بعد اندر سے رونے کی آواز آئی........ تو اُمّ سلمیٰؓ رہ نہ سکی........ اندر تشریف لے گئیں تو آپؓ نے دیکھا کہ حضور ﷺ نے حضرت حسینؓ کو سینے سے لگایا ہوا ہے اور رو رہے ہیں........ تو آواز سے رو رہے ہیں........ آواز باہر گئی تھی تو وہ اندر آ گئیں........

تو اُمّ سلمیٰؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ!........ میرے ماں باپ آپؐ پر قربان........ آپ ﷺ کو کیا ہوا؟........ کیوں رو رہے ہیں؟........ تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ جو فرشتہ آیا تھا میرے پاس خصوصی........ وہ مجھے بتا کر گیا ہے کہ میرے اس بچے کو میری امت شہید کر دے گی........

اگر یوں ہاتھ اٹھا دیتے تو شاید ان کی نسل ہی پیدا نہ ہوتی........ لیکن پھر امت کو تسلی کون دیتا؟........ جب امت پر آفت آتی........ کہیں بچوں کے جنازے........ کہیں بیٹیاں بے گور و کفن........ کہیں بوڑھا باپ........

پکار سارے چمن میں تھی وہ سحر ہوئی وہ سحر ہوئی
میرے آشیاں سے دھواں اٹھا تو مجھے بھی اس کی خبر ہوئی

حضور ﷺ کی قناعت

اپنی امت کو تسلی دینے کے لئے سارے دکھ اپنے اوپر لے گئے........ پھر پیٹ پر پتھر ہے........ کوئی امتی کہہ سکتا ہے کہ میں پیسے کے بغیر مل کیسے چلاؤں؟........ سود کے بغیر تو نہ

چلاؤ........ کیا جواب دو گے اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ کو جب وہ پیش کریں گے........ اپنے پیٹ کے پتھر کو........ کس نے کہا ہے کہ جھوٹ بول کر سیاست کرو........ نہ کرو گھر بیٹھ جاؤ........ کیوں ایسی سیاست کرتے ہو جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ کے نبیؐ کے سامنے ذلیل وخوار ہونا پڑے........

جو اشارہ کرے تو جنت کے کھانے اتر آئیں........ جنت کے بستر اتر آئیں........

حال یہ تھا کہ اپنی بیٹی سے ملنے گئے........ حضرت فاطمہؓ نے پردہ لگایا........ حضور ﷺ وہیں سے واپس چلے گئے........ حضرت فاطمہؓ کی نظر پڑ گئی کہ ابا آئے اور چلے گئے........ حضرت علیؓ پیچھے آئے بعد میں........ دیکھا حضرت فاطمہؓ غمگین بیٹھی ہیں........ پوچھا کیا ہوا؟........ کہا........ حضورؐ آئے اور دروازے سے لوٹ گئے........ کچھ بات ہوگئی ہے........

تو حضرت علیؓ بھاگے ہوئے گئے........ یارسول اللہ ﷺ! خیر تو ہے آپؐ آئے تو واپس چلے گئے........ کہا........ نبیؐ کی بیٹی ہے اور پھول دار پردے لٹکاتی ہے........ میں اس گھر میں نہیں جا سکتا جس گھر میں پھول دار پردے لگے ہوں........ اسے کہو کہ وہ پردہ ہٹائے........

حضرت عائشہؓ کے پاس ایک عورت آئی........ اس نے حضور ﷺ کی رضائی دیکھی........ پرانی........ پھٹی ہوئی........ اس نے کہا کہ میں نئی رضائی بھیجتی ہوں........ اس نے نئی رضائی پھولدار بھیجی........ حضرت عائشہؓ بہت خوش ہوگئیں........ حضور ﷺ آئے........ عائشہؓ یہ رضائی کیسی؟........ کہا........ یارسول اللہ ﷺ! آپؐ کے لئے........ کہا میرے لئے........ جی آپ کے لئے........ کہا عائشہؓ یہ واپس بھیج دو........ کہا نہیں........ یارسول اللہ ﷺ آپؐ پرانی رضائی میں سوتے تھے........ یارسول اللہ ﷺ! یہ بہت خوبصورت رضائی ہے........ آپؐ اسے ضرور استعمال کریں........ کہا عائشہؓ اسے واپس بھیج دو........ کہا نہیں یارسول اللہ ﷺ! میں تو آپؐ کے لئے کر رہی ہوں........ آپؐ اسے واپس نہ بھیجیں........ کہا عائشہؓ میں چاہتا تو یہ اُحد پہاڑ سونا بن کر میرے قدموں میں ڈھیر ہو جاتا........ میں نے اس دنیا کو خود ٹھوکر ماری ہے........ محمد رسول اللہ ﷺ اور یہ رضائی اس ایک چھت کے نیچے جمع نہیں ہو سکتے........ واپس بھجوا دی........ یہ معیار خود رکھا تاکہ کوئی حجت نہ کر سکے........ کوئی لولے لنگڑے عذر نہ کر سکیں........

میرے بھائیو!

اگر مرنا ہے اور اس رسول ﷺ کے سامنے آنا ہے تو اس زندگی پر توبہ کرو......غفلت کی زندگی ہے......نادانی کی زندگی ہے......یہ مسجد بتا رہی ہے کہ سارے منڈی والے نماز نہیں پڑھتے ورنہ یہ مسجد چھوٹی ہے......اگر یہ نمازی ہوں تو یہ مسجد بڑھانی پڑے......یہ مسجد شکایت کر رہی ہے کہ یہ منڈی والے نمازی نہیں ہیں......تھوڑے ہیں......نہ پڑھنے والے زیادہ ہیں......

تو اگر اس اللہ کے سامنے پہنچنا ہے اور اس محبوبؐ کے سامنے پہنچنا ہے جو آپ کے لئے لٹ گیا......ساری ساری رات روتا چلا گیا......ساری زندگی اپنی ختم کر دی امت کے پیچھے......امت نے صلہ کیا دیا کہ نماز ہی ختم......اخلاق ختم......حیاء ختم......پاکدامنی ختم......ظلم زندہ......بدکاری زندہ......سود زندہ......جھوٹ زندہ......ہر وہ کام زندہ ہو گیا جس کو مٹاتے مٹاتے ہمارے نبی ﷺ دنیا سے اٹھ گئے......پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے آخری رات دنیا کی ہے......کل جانا ہے......اور آج کی رات آپؐ کے گھر میں تیل نہیں تھا......چراغ جلانے کیلئے......پڑوسی کے گھر سے حضرت عائشہؓ تیل لے کر آئی ہیں......

سود سے پاک کاروبار

تو معاملات کی توبہ بھی آسان ہے......وہ کہتا ہے کہ اتنا کھا لیا توبہ کیسے کریں گے؟......کرو تو سہی......پھنس گئے سود میں......ستارہ والوں سے بڑے تاجر بیٹھے ہیں......ان میں جلال پور والوں کے سارے تاجر مل جائیں......ستارہ والوں کو نہیں پہنچ سکتے......تو ان کا بڑا چیئرمین فوت ہوا عبدالغفور مرحوم......تو اس کے بھتیجے ادریس سے اور اس کے بھائی بشیر سے میں نے گھر بیٹھ کر بات کی......میں نے کہا کہ اب سود سے توبہ کرو......آپ کو اللہ تعالیٰ نے اتنا دیا ہے کہ اگلی بھی گیارہ پشتیں بیٹھ کر کھا سکتی ہیں......اور میں آپ کو طریقہ بتاتا ہوں......باپ بیٹا تھے......میں آپ کو طریقہ بتاتا ہوں......کاروبار آگے مت بڑھاؤ......جتنا ہے اس پر فل سٹاپ لگا دو کہ اس سے آگے نہیں بڑھنا......جب تک سود نہ اتر جائے......اور کوئی جائیداد خریدنی چھوڑ دو......یہ دو کام تم کر لو......سود اترنا شروع ہو جائے گا......اور تیسرا کام ہے کہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرو......اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرتے ہیں۔ ایک سال کے بعد میری ملاقات ہوئی تو میاں

ادریس صاحب کہنے لگے۔ کہا.......... ایک سال ہو گیا ہے میں نے ایک روپیہ کی اینٹ بھی نہیں خریدی..........

جو نیت کرتے ہیں پھر اس طرح کرتے ہیں.......... اگر فیصل آباد میں کوئی جائیداد بکے.......... پہلے ہمیں فون آتا ہے کہ میاں صاحب خریدیں گے کہ نہیں؟.......... ایک روپے کی اینٹ نہیں خریدی.......... ایک آنے کا کاروبار نہیں بڑھایا.......... سٹاپ لگا دیا ہے.......... میں نیت کرتا ہوں کہ ایک کروڑ دینا ہے.......... اللہ تعالیٰ میرے ہاتھ میں دو کروڑ پکڑا دیتا ہے.......... چار سال میں سود سے پاک ہو کر رہ گئے.......... اتنا بڑا ادارہ سود سے پاک کر گیا اپنے آپ کو.......... تو اگر یہ جلال پور والے توبہ کریں تو کیا نہیں ہو سکتا؟.......... لیکن کوئی نیت تو کرے..........

جان قربان کر کے عزت بچالی

ہلاکو خان نے جب بغداد کو فتح کیا تو امیر المومنین آخری عباسی خلیفہ معتصم باللہ کو اس نے قتل کیا اور اس کی بیگم کو قبضے میں لے لیا.......... اس کی بیوی نے سوچا کہ میری عزت تو گئی میں کیا کروں؟.......... تو اس نے اپنی ایک کنیز کو پٹی پڑھائی.......... اس کے کان میں کچھ کہا.......... تو وہ دونوں آئیں ہلاکو خان کے پاس.......... تو کنیز نے کہا.......... اے خاقان اعظم! عباسی خاندان کی خواتین میں ایک صفت تھی.......... کہ ان پر تلوار اثر نہیں کرتی.......... وہ اکھڑ دماغ تھا.......... یہ کیسے ہو سکتا ہے؟.......... ان پر کوئی تلوار اثر نہیں کرتی.......... یہ کیسے ہو سکتا ہے؟.......... اگر اجازت ہو تو آپ کو تجربہ کر کے دکھاؤں؟.......... کہا دکھاؤ.......... اور اس نے ایک وار کیا اور گردن اڑا کر رکھ دی..........

اپنے اللہ کا ایسا خوف تھا.......... اپنی عزت کو بچانے کے لئے اپنی گردن اڑوادی.......... **تو** ہلاکو کو اتنا غصہ آیا کہ غصے سے اپنے بال نوچنے لگا کہ یہ عورت تو مجھے دھوکہ دے گئی.......... تو اس نے اس کنیز کو عذاب دے دے کر اتنی بے دردی سے مارا.......... اتنی بے دردی سے قتل کیا کہ دیکھنے والوں کے بھی رونگٹے کھڑے ہو گئے.......... لیکن اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والی عورت نے گردن دے کر اپنی عزت بچالی..........

الخاشعين والخاشعات.......... والمتصدقين والمتصدقات..........

اللہ کے نام پر خرچ کرنے والے مرد......... خرچ کرنے والی عورتیں.......... عام طور پر بچا بچا کر رکھنا عورتوں کی عادت ہے.......... اب تو مردوں کا بھی یہی حال ہے کہ جوڑ جوڑ کر رکھنا.......... بچا بچا کر رکھنا.......... اور اللہ تعالیٰ **کہتا ہے** کہ لگا تا جا اور دیکھو کہ میں کیسے واپس کرتا ہوں.......... تم لگانے کی عادت ڈالو اور مجھ سے لینا دیکھ لو گے.......... تم اللہ تعالیٰ کے نام پر دینا شروع کرو.......... اللہ تعالیٰ واپسی شروع کرے گا..........

ولی کی خیرات

ایک ولی کی بیوی آٹا گوندھ کر پڑوسن کے پاس گئی.......... آگ لینے کے لئے.......... چولہا جلانے کے لئے.......... پیچھے فقیر آیا.......... انہوں نے ساری پرات اٹھا کر اس کو دے دی.......... اور گھر میں کچھ تھا ہی نہیں.......... صرف آٹا ہی تھا۔ واپس آئی تو آٹا غائب.......... بیوی نے کہا کہ آٹا کہاں گیا؟.......... کہا ایک دوست آیا تھا اس کو پکانے کے لئے دے دیا ہے.......... تھوڑی دیر گزر گئی کوئی بھی نہ آیا.......... کہنے لگی کہ معلوم ہوتا ہے کہ تو نے صدقہ کر دیا ہے.......... کہنے لگے ہاں.......... کہنے لگی.......... اللہ کے بندے! ایک روٹی کا ٹکڑا تو رکھ لیتے.......... روٹی میں پکا دیتی آدھی تو کھا لیتا آدھی میں کھا لیتی.......... کہنے لگے کہ بہت ہی اچھے دوست کو دیا ہے فکر نہ کر.......... تھوڑی دیر گزری تو دروازے پر دستک ہوئی تو ان کے دوست آئے.......... تو ان کے ہاتھ میں گوشت کا پیالہ بھرا ہوا.......... اور روٹیوں کی پرات بھری ہوئی.......... تو ہنستے ہوئے اندر آئے.......... کہنے لگے کہ میں نے تو صرف دوست کو آٹا بھیجا تھا.......... وہ ایسا مہربان نکلا کہ اس نے روٹیاں پکا کر ساتھ گوشت بھی بھیج دیا ہے..........

تو ہم اپنے بچوں کو بھی اللہ تعالیٰ کے نام پر خرچ کرنا سکھائیں.......... یہ **کہتے ہیں کہ بچہ** جمع کر.......... جمع کر.......... بچا کر رکھ.......... کل تیرے کام آئے گا.......... پیسے جوڑو.......... پیسہ جوڑو.......... نہیں لگاؤ.......... لگاؤ.......... اللہ کی قسم! اللہ واپس کرتا ہے..........

عورتیں زکوٰۃ نہیں دیتیں.......... زیور ہے اس کی زکوٰۃ نہیں دیتیں.......... تو یہی زیور ان کے لئے آگ بن جائے گا.......... کتنے مرد ہیں پیسہ ہے زکوٰۃ نہیں دیتے.......... تو زکوٰۃ تو عین فرض

ہے .... اس کے اوپر دو پھر تماشے دیکھو .... اللہ تعالیٰ کیسے واپس کرتا ہے ....

عائشہ صدیقہؓ کا صدقہ

حضرت عائشہ صدیقہؓ کا روزہ ہے .... ایک لاکھ درہم ہدیئے میں آئے .... اگر درہم کی آج کی جو قیمت ہے وہ لگائیں تو بیس لاکھ روپیہ ہے .... تو تھال رکھا کپڑا ڈالا .... کنیز کو کہا کہ جا مدینے کے فقیروں میں صدا لگا دے .... اب فقیر آ رہے ہیں اور مٹھیاں بھر بھر کر دیتی جا رہی ہیں .... دیتی جا رہی ہیں .... گھر میں فاقہ ہے .... ایک دانہ نہیں ہے .... عصر تک سارا تھال خالی کر دیا .... کنیز کہنے لگی اماں جان! ایک درہم تو آپ رکھ لیتیں .... میں آپ کے لئے گوشت پکا دیتی .... آپؓ کا روزہ تھا .... گھر میں تو کچھ نہیں .... فرمایا بیٹی! پہلے کیوں نہ یاد دلایا .... پہلے یاد دلاتی تو میں رکھ لیتی .... جس گھر میں فاقہ ہو اس کو یاد نہ ہو .... ایسی بھی کوئی عورت دیکھی؟ .... کہا بیٹی پہلے کیوں نہیں یاد دلایا .... تو میں ایک درہم اپنے لئے رکھ لیتی .... اور پھر ہم مل کر کھا لیتے ....

سائل ولی کے در پر

ابرامامہ باہلیؒ کے در پر سائل آیا تو ان کے پاس کوئی تین درہم رکھے ہوئے تھے .... انہوں نے سارے اٹھا کر اس کو دے دیئے .... ان کی ایک کنیز تھی عیسائی .... ان کا روزہ تھا .... ان کی باندی کہتی ہے کہ مجھے بڑا غصہ آیا .... کہ اللہ کے بندے نے سارے اٹھا کر دے دیئے .... نہ اپنے لئے کچھ چھوڑا نہ میرے لئے لئے کچھ چھوڑا .... روزہ ہے .... تو یہ مصیبت خانہ خود بھی بھوکا مرا .... مجھے بھی بھوکا مارا .... عصر کا وقت آیا تو مجھے رحم آیا .... میں نے کہا اللہ کا نیک بندہ ہے .... تو چلو میں اس کے روزے کا انتظام کروں .... تو پڑوسن سے ادھار لے کر چیزیں لے آئی اور ان کے لئے افطاری تیار کی .... پھر ان کا بستر ٹھیک کرنے لگی .... جب سرہانہ الٹا تو اس میں تین سو دینار پڑے ہوئے تھے .... کہنے لگی .... اچھا اس لئے سارا صدقہ کر دیا .... یہ چھپا کر رکھے ہوئے ہیں مجھے بتایا نہیں ....

جب شام کو واپس آئے...... تو کہنے لگی اللہ کے بندے! مجھے تو بتا دیتے کہ یہاں پیسے پڑے ہوئے ہیں...... میں پڑوسن سے ادھار لے کر آئی ہوں...... تو میں انہیں پیسوں کا سودا لے آتی...... کہنے لگے کہ کون سے پیسے؟...... کہنے لگی کہ وہ **جو سرہانے** کے نیچے تھے...... کہنے لگے اللہ کی قسم! ایک پیسہ بھی نہیں تھا...... کہتی ہے کہ کہاں سے آئے؟...... کہنے لگے میرے رب کی طرف سے آئے اور کہاں سے آئے...... تو ہماری عورتیں بچوں کو بھی اس پر لگائیں......

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆